عالمِ برزخ

مرنے کے بعد قیامت سے پہلے ہم سب پر کیا گزرے گی؟

قرآن و سنت کی روشنی میں

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

ناشر رحمانیہ دارالکتب
امین پور بازار فیصل آباد
پاکستان فون ۳۲۹۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

اور (موت کے بعد)
اُن کے آگے (قبروں سے) اٹھائے جانے دن تک پردہ ہے

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد قیامت سے پہلے
ہم سب پر کیا گزرے گی

مرنے کے بعد عرصہ حشر تک کے زمانے میں میّت پر کیا گزرتی ہے؟ جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اُس کی خاک کو ہوا میں اُڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اُسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے،

کیا ان سب حالات میں میّت کی روح، یا جسم، یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً اور نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے، قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز، سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں، نیز اُن اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجبِ عذاب و ثوابِ قبر ہیں۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المؤمنون)

(اور موت کے بعد) اُنکے آگے (قبروں سے) اُٹھائے جانے تک پردہ ہے

عالمِ برزخ

موت سے قیامت تک ہم سب پر کیا گزرے گی؟

(قرآن وسُنّت کی روشنی میں)

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
فیصل آباد پاکستان
فون ۳۲۹۱-۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت : ۸۵ روپے

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

عالم برزخ

نہایت مفید اضافوں اور ترامیم کے ساتھ

		تعداد
طبع اول	فروری سنہ ۱۹۸۱ء	۱۱۰۰
طبع دوم	اکتوبر سنہ ۱۹۸۱ء	۱۱۰۰
طبع سوم	اکتوبر سنہ ۱۹۸۲ء	۲۰۰۰
طبع چہارم	نومبر سنہ ۱۹۸۵	۵۰۰
طبع پنجم	اکتوبر سنہ ۱۹۸۹	۱۱۰۰

لائل پور نفیس پرنٹنگ پریس گول بھوانہ بازار فیصل آباد فون 30488

مؤلف عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر:- ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹... بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
انتساب	۲۱	خوش ہوتا ہوں	
اللہ تعالیٰ آخر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر خود پکارتا ہے ہے کوئی اس وقت مجھ سے بخشش مانگنے والا	۲۲	اگر رات عبادت کے لئے نہ ہوتی میں دنیا کی زندگی نہ چاہتا	۲۴
فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔	۲۳	حبیب اپنے محبوب کے پاس رات کی تنہائی میں آتا ہے۔	۲۷
نماز تہجد قرب الٰہی کا ذریعہ اور نیک لوگوں کا شعار ہے	۲۴	وہ کس طرح آرام سے سو رہا ہے جسکے محافظ دونوں فرشتے اسکے نامۂ اعمال میں اسکی ہر نیکی اور بدی لکھتے جا رہے ہیں اور نہ وہ رات کو سوتے ہیں اور نہ دن میں۔	۲۸
میں اپنے رب کے ساتھ خلوت کیلئے رات کے اندھیرے سے	۲۴	کتاب عالم برزخ پر تبصرہ	۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ریاستہ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمۃ	۲۹	تقریظ از رشحات قلم شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح	۴۶
عبدالغفار حسن المدرس بالجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ	۳۰	حرف اوّل	۵۰
ابوالحسن عبداللہ بڈھیمالوی شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد	۳۴	اوّلین مودبانہ گزارش	۵۴
غلام احمد حریری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	۳۶	عالم برزخ نظم	۵۵
جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)	۳۷	برزخ کا مفہوم	۵۶
تقریظ محمد عبدالفلاح العلامۃ شیخ الحدیث والتفسیر بالجامعۃ السلفیۃ فیصل آباد	۳۸	برزخ دنیا و آخرت کے درمیان کا وقت ہے	۵۶
تقریظ فضیلۃ الشیخ الاستاذ عبدالقادر بن حبیب السندی المدرس بالجامعۃ الاسلامۃ بالمدینۃ المنورہ	۳۹	عالم برزخ میں جزا و سزا عقل کی روشنی میں	۵۹
تبصرہ ریاستہ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمۃ	۴۱	خواب عالم برزخ کا ایک نمونہ ہے	۶۵
حضرت علامہ عبدالغفار حسن المدرس بالجامعۃ الاسلامۃ بالمدینۃ المنورہ	۴۲	اگر موت کے بعد کچھ ہوا تو پھر	۶۸
تبصرہ فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی المدرس بالجامعۃ المدینۃ المنورہ	۴۵	کیا قبر کی زندگی خواب کی طرح ہے	۶۹
		موت و حیات کی منزلیں	۷۳
		نیند اور موت کی مشابہت	۷۵
		خواب میں لذت و الم	۷۶
		بعض بداعمال کے نتائج آنحضرت کو خواب میں دکھائے گئے	۷۸
		مرا ہوا انسان دوبارہ زندہ ہوگیا	۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
قبر میں فرشتے داخل کس طرح ہوتے ہیں	۸۷
فرشتے قبر کے باہر پڑی ہوئی لاش سے بھی سوال کر سکتے ہیں	۸۸
ٹیلیویژن	۹۰
اکسرے پلانٹ	۹۲
میسل ڈیٹیکٹر	۹۲
عالم برزخ میں عذاب و ثواب	۹۵
قرآن کریم کی روشنی میں (۱، اقامات)	۹۵
اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے برزخ کی زندگی ثابت ہے	۹۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں مومنوں اور کافروں کا حال بیان فرما رہے ہیں۔	۹۸
بلکہ وہ برزخ میں زندہ ہیں	۱۰۲
جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوگئے	۱۰۴
سورۂ انعام آیت نمبر ۹۳ قبر میں عذاب و ثواب پر نص صریح ہے	۱۰۹
یہ آیت شریفہ بھی برزخ کا عذاب ثابت کر رہی ہے۔	۱۱۴

مضامین	صفحہ
منافقین اہل مدینہ منورہ کیلئے دوہری سزا سے مراد دنیا اور قبر کا عذاب ہے	۱۱۶
اللہ تعالیٰ قبر میں مومن کو منکر و نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدم رکھتا ہے	۱۲۳
قبر میں سوال کے وقت مسلمان جواب دیتا ہے۔	۱۳۴
دو فرشتوں منکر و نکیر کا قبر میں سوال پر ایمان لانا واجب ہے	۱۳۴
مندرجۂ ذیل آیت کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان	۱۳۶
اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں (کفار) کو موت کے وقت عذاب قبر کی اطلاع	۱۳۹
اللہ کے ذکر (عبادت) سے اعراض کرنے والے کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جاتی ہیں	۱۴۳
معیشۃ ضنکاً سے مراد قبر کا عالم ہے	۱۴۵
کافر کی قبر میں اُس پر ننانوے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو کہ قیامت قائم ہونے تک اُسکا گوشت نوچتے رہتے ہیں۔	۱۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
معیشۃ الضنک سے مُراد عذاب قبر ہے	۱۴۶
موت اور قبر سے دوبارہ اُٹھنے کا درمیانی وقت عالم برزخ میں داخل ہوگیا وہ کسی بھی مقام اور کسی بھی حالت میں ہو!	۱۴۸
سورۃ یٰسین کی مندرجہ ذیل آیات میں مفسرین کے نزدیک قبر کے عذاب و ثواب کا واضح ثبوت ہے۔	۱۵۰
پہلی زندگی دنیا کی دُوسری قبر کی	۱۵۲
عذاب برزخ یعنی عذاب قبر مرنے کیساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے	۱۵۴
فرعون کے ساتھیوں کو صبح و شام برزخی زندگی میں دوزخ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے کہ دیکھتے رہیں اُن کا اصلی ٹھکانہ یہ ہوگا۔	۱۵۶
موت کے وقت مُردوں کو برزخ اور قیامت میں پیش آنے والے عذاب کی تصویر دکھلائی جارہی ہے	۱۶۲
قبر میں عذاب و ثواب رُوح اور بدن دونوں کے لئے ہے	۱۶۴
مومن کیلئے موت قبر اور قبر سے اُٹھنے کے رحمتِ الٰہی کی بشارت	۱۶۶
اللہ تعالےٰ کے نافرماں کی موت	۱۶۷
مندرجہ ذیل آیات بھی برزخ میں عذاب کی نشاندہی کر رہی ہیں	۱۶۹
حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم کو پانی میں غرق کر دیا گیا اور آگ میں جھونک دیا گیا	۱۸۴
مومن کیلئے موت کے ساتھ ہی بشارتِ عظمیٰ	۱۸۹
عجیب و غریب واقعہ	۱۹۱
مومن کو موت کے وقت اُسکی منزل جنت دکھلا دی جاتی ہے۔	۱۹۳
مومن کو موت کے وقت فرشتہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سلام بھیجتا ہے	۱۹۵
سورۃ تکاثر میں عذاب قبر کا ثبوت	۱۹۶
پسِ پردہ موت	۱۹۸
علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین	۱۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
سکرات کے وقت انکشافِ حقیقت	۲۰۰
حقیقتِ رُوح	۲۰۱
رُوح بدن سے نکل کر کہاں چلی جاتی ہے	۲۰۲
رُوح کی ماہیت وکیفیت	۲۰۴
تناسخ (جو ایک لغو عقیدہ ہے)	۲۰۶
روحوں کا مستقر (ٹھکانا) ان کے اعمال کے مطابق ہے۔	۲۰۷
کیا رُوحیں قبروں میں مستقل رہتی ہیں؟	۲۰۹
رُوحوں کا قبروں سے تعلق	۲۰۹
رُوحوں کے حالات اجسام کے حالات سے مختلف ہیں۔	۲۱۱
ارواح الانبیا علیہم السلام	۲۱۲
مرنے کے بعد مومن اور کافر کی رُوح	۲۱۳
آسمان کیطرف لیجائی جارہی ہے۔	
شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں	۲۱۵
ارواحِ شہداء	۲۱۷
جنت کے دروازے پر نہر کے کنارے سبز گنبد میں	

مضامین	صفحہ
مومن کی رُوح ایک پرندہ ہے، جو کہ جنت کے پھل کھاتی پھرتی ہے	۲۱۷
مومن کی رُوح: ایک پرندے کی صورت میں جنت کی سیر کرتی ہے	۲۱۸
روحوں کے مسکن سے متعلق ابن قیمؒ کی تحقیق	۲۱۸
علیین، سجین اور سدرۃ المنتہیٰ	۲۲۰
مومن اور کافر کی رُوح	۲۲۱
سدرۃ المنتہیٰ	۲۲۲
مقام ومحلِ جنت	۲۲۴
جنت ودوزخ کا موجودہ مقام	۲۲۶
جہنم اس وقت بھی موجود ہے	۲۲۷
قیامت کے روز جہنم کو محشر میں لایا جائے گا	۲۲۸
کفِ افسوس وحسرت	۲۲۹
سلف کا عذابِ قبر سے خوف	۲۳۱
تم جب مجھے میری قبر میں دیکھو گے (عمر بن عبدالعزیزؒ)	۲۳۲
بغداد کا سعدون: دیوانہ یا فرزانہ؟ بظاہر پاگل در پردہ عاقل۔	۲۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
عقلمند اور پاگل کی پہچان	۲۳۶
بہلول قبرستان میں	۲۳۷
قبر کے اندھیرے کے سامنے رات کا اندھیرا ماند پڑ جاتا ہے۔ حضرت ابوعلی المتوہ	۲۳۹
حضرت عیسیٰؑ مع اپنے حواریوں کے ایک قبر پر	۲۴۰
قبر میں اس حال میں داخل نہ ہو (حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے سام کو نصیحت)	۲۴۰
خبردار! کوئی شخص اہل قبور کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھائے	۲۴۱
حضرت علی ایک قبر پر اے کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے	۲۴۱
تین چیزیں میت کے ساتھ قبر تک جاتی ہیں	۲۴۲
کچھ مُردے قبروں کے اندر کچھ باہر۔	۲۴۳
مُردے کی تعزیت مُردے مُردوں سے کرتے ہیں۔	۲۴۴
حضرت ابونصر المصابؒ المدنی	۲۴۶
اپنا ساتھی ایسے بناؤ جو قبر میں تمہارا ساتھی ہو	۲۴۷
قبرستان میں مردوں کے کاسہ ہائے سر	۲۴۸
انسان کے تین دوست	۲۵۰
انکارِ آخرت	۲۵۴
مکافاتِ عمل کا متفقہ عقیدہ	۲۵۷
دنیا۔ برزخ۔ آخرت	۲۵۸
عالم برزخ سے بھی زیادہ حیرت انگیز واقعات	۲۵۹
برزخ کے واقعات کا قیاس مشاہدات پر کرنا غلط ہے	۲۶۰
اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ کر دیا	۲۶۵
حیرت انگیز سچا واقعہ	۲۶۹
بعض صالحین کی وفات کے ایک عرصہ بعد ضرورتاً اُنکی قبریں کھولی گئیں	۲۷۲
بعض شہداءِ اُحد کو پچاس سال بعد اُنکی قبروں سے نکالا گیا تو وہ ایسے معلوم ہو رہے تھے کہ کل دفن ہوئے ہیں	۲۷۳
سُورۂ بُروج میں قصہ اصحابِ اُخدود	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
وہ نوجوان جسے اُس کی کنپٹی پر تیر مار کر شہید کیا گیا۔	۲۷۳
اصحابِ کہف	۲۸۳
جن لوگوں کو عذاب و ثواب عالم برزخ میں شک ہے وہ اصحابِ کہف کا قصہ مطالعہ فرمائیں۔	
اصحاب الکہف واصحاب الرقیم	۲۸۴
مقام اصحابِ کہف اور ان کا زمانہ	۲۸۶
اصحابِ کہف شاہی خانوادے سے تھے	۲۸۸
کیا اصحابِ کہف اب بھی زندہ ہیں؟	۲۹۰
اصحابِ کہف کون تھے اور ان کا تعلق تاریخ کے کس دور سے تھا	۲۹۱
قصہ اصحابِ کہف قرآن مجید میں	۲۹۲
معارف و مسائل	۲۹۵
اصحابِ کہف طویل نیند کے دوران اس حالت پر تھے کہ دیکھنے والا انہیں بیدار سمجھے۔	۲۹۵
اصحابِ کہف کا کتا	۲۹۶
نیک صحبت کی برکات کہ اُس نے کتے کا	۲۹۶

مضامین	صفحہ
اعزاز بھی بڑھا دیا	
تم جس سے محبت رکھتے ہو قیامت	۲۹۷
کے دن اسی کے ساتھ ہو گے	
اصحابِ کہف تین سو سال سونے کے	۲۹۷
بعد بیدار ہوتے ہیں	
اصحابِ کہف آپس میں ایک دوسرے	۲۹۸
سے پوچھتے ہیں کہ ہم کتنی دیر سوتے رہے	
اصحابِ کہف کی حقیقت اہل شہر پر	۲۹۹
کھل گئی	
حضرت ابراہیمؑ اور چار پرندے	۳۰۱
برزخ و آخرت کے معاملات احساس و	۳۰۴
ادراک سے باہر ہیں	
سکرات موت اور چند واقعات	۳۰۵
خیر النساج کا واقعہ	۳۰۵
عمر بن عبد العزیزؒ	۳۰۵
محمد بن واسع	۳۰۶
وسعتِ قبر	۳۰۷
قبر کی نار اور بہار	۳۰۸
حضرت یزید بن ابان الرقاشی	۳۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
عاقل کے تین اوصاف	۳۱۰
یحییٰ بن معاذ جعفر الرازی	۳۱۰
اگر تیرا قرآن پر ایمان ہے۔ تو دنیا میں تیرا خوف اور رونا شدید ہو جانا چاہیئے	۳۱۲
اللہ سے حیا کرنے والا	۳۱۴
قبر اور اس میں پیش آنے والے معاملے کو نہیں بھولتا	
صحابۂ کرام اور فکرِ آخرت	۳۱۵
حضرت ابوذر غفاریؓ کی تمنا۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا	
میں موت کے بعد پیش آنے والے سفر (قبر و قیامت) پر رو رہا ہوں (حضرت ابوہریرہؓ)	۳۱۸
سب سے زیادہ حسرتناک انجام	۳۱۹
دوزخ کے خوف نے ربیع کی نیند اڑا دی۔	۳۱۹
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی وفات کے وقت	۳۲۰

مضامین	صفحہ
مالک بن دینار	۳۲۱
وفات اور اس کا سبب۔	
مسلم بن یسارؒ	۳۲۲
اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے دنیا میں قیام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے	۳۲۳
اگر جائز ہوتا تو میں وصیت کر جاتا کہ میرے ہاتھ پاؤں باندھ کر مجھے دفن کیا جاتا	۳۲۴
دفنانے والے میت دیکھ کر اپنے آپ سے خطاب	۳۲۶
موت جس کا انجام ہو اور قبر جس کا مقام	۳۲۷
اہل قبور مجھے جواب نہیں دے رہے	۳۲۸
مالک بن دینار نے ایک قبر پر کیا لکھا دیکھا	۳۲۹
اے اللہ تو اہل جنت اور جہنم دونوں سے واقف ہے۔	۳۳۰
مالک کن میں سے ہے؟	
کلماتِ طیبات	۳۳۱
بدکردار ساتھی کتے سے برا ہے	۳۳۳
جو شخص اپنی خواہشات پر غالب آ گیا	۳۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
شیطان اس کے سائے سے الگ کر دیا گیا	
ابا جان آپ رات کو سوتے کیوں نہیں؟	۳۳۳
اہل دنیا، دنیا کی بہترین چیز کا ذائقہ چکھے بغیر چلے جاتے ہیں	۳۳۴
جس طرح سکونت کے بغیر مکان خراب ہو جاتا ہے اسی طرح غم کے بغیر دل بھی خراب ہو جاتا ہے	۳۳۴
بادشاہوں کو کوسنے میں مصروف نہ رہو بلکہ اللہ کی طرف توبہ کرو	۳۳۵
چوروں کو مالک بن دینار کے مکان میں کچھ نہیں ملا	۳۳۵
دارِ فرار کے مقابلے میں دارِ قرار حاصل کرو	۳۳۶
سورۂ زلزال سن کر مالک بن دینار بے ہوش ہو گئے	۳۳۷
قلت و کثرت	۳۳۷
بصرہ میں آگ لگ گئی مالک بن دینار نے کمبل اٹھایا اور چل پڑے	۳۳۷

مضامین	صفحہ
حضرت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ تو وحشت اور تاریکی اور کیڑوں کے گھر منتقل ہونے والا ہے، وہ منکر و نکیر تیری زیارت کو آئینگے	۳۳۸
میت کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنا چاہیئے۔	۳۳۹
ایک بصری گورکن کا واقعہ	۳۳۹
قبر ضرورت سے زیادہ گہری کھودنا مناسب نہیں۔	۳۴۰
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تمنا اے اللہ مجھے شہادت نصیب ہو اور میری موت مدینہ منورہ میں آئے	۳۴۱
باپ کی وفات کے بعد اُس کی قبر میں بیٹے کی طرف سے تحفہ بھیجنے کا طریقہ	۳۴۱
والدین کی وفات کے بعد اُن سے حُسنِ سلوک کی بہترین صورت	۳۴۲
اے عمر رضی اللہ عنہ تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا	۳۴۴
شہید کی شہادت کا ثواب یا عذاب اُسکی نیت کے مطابق دیا جائے	۳۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
جو بد قسمت نشے کی حالت میں مرجاتا ہے	۳۴۹
منشیات	۳۵۰
حسرت و حیرت انگیز منظر	۳۵۲
احرام کی حالت میں مرنے والا تکبیرات پڑھتا ہوا قبر سے اٹھے گا	۳۵۲
ظالموں کی قبروں اور ان مقامات سے گزرنے کا اتفاق ہو جہاں اُن پر عذاب نازل ہوا تو روتے ہوئے وہاں سے جلدی گزر جاؤ	۳۵۴
قرنِ اول کی خواتین اور قبر کی فکر	۳۵۵
معاذۃ بنت عبداللہ عدویہ بصریہؒ	۳۵۷
اُمِ نہار عدویہؒ	۳۵۸
کوفہ کی ایک عابدہ و زاہدہ	۳۶۱
بیت المقدس کی ایک عابدہ	۳۶۲
سوئے منزل قافلہ	۳۶۴
عالم برزخ میں راحت و کلفت احادیث کی روشنی میں	۳۶۵

مضامین	صفحہ
روزانہ قبر کی پکار	۳۶۶
مومن اور کافر کے ساتھ قبر کا سلوک	۳۶۶
زاہد کون ہے؟ (جو قبر کو یاد رکھتا ہے)	۳۶۸
منظرِ قبر دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار رو پڑے	۳۶۹
میں کیڑوں کا گھر ہوں	۳۶۹
جو چاہو خوب کھا پی لو میں بھی عنقریب تمہارا گوشت اور پوست کھانے والی ہوں۔	۳۷۰
حقیقی امن میں: وہ ہے جو قبر کے عذاب سے محفوظ رہا	۳۷۱
مومن کے لئے موت اور قبر دونوں انعام الٰہی ہیں	۳۷۲
قبر مومن کے لئے مقام اکرام ہے	۳۷۴
انسان مٹی سے پیدا کیا گیا مرنے کے بعد مٹی ہی میں مل جاتا ہے	۳۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
ریڑھ کی ہڈی کے سوا میت کے تمام اعضا کو مٹی کھا جاتی ہے	۳۷۶
منکر و نکیر کی وجہ تسمیہ	۳۷۷
میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہیں آزمایا جائے گا	۳۷۸
ایک اہم مسئلہ کا اثبات	۳۷۹
حضرت ابوذر غفاریؓ قبر کے اندھیرے کیلئے رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو۔	۳۸۵
قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور مُردوں کو نہلانا کھوکھلے دل کا علاج اور اس کیلئے مؤثر ترین وعظ ہے	۳۸۷
قبر میں میت جو مشاہدہ کرتی ہے اگر لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو اُن کی عقلیں زائل ہو جائیں	۳۸۸
بیماروں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو یہ عمل تمہیں آخرت یاد دلائے گا۔	۳۸۹
مومن (میت) جب قبر میں داخل ہوتا ہے	۳۹۰
یہ حسرتناک اور حیرتناک منظر	۳۹۱
مسلمان اور بے نماز	۳۹۱
ربّ کائنات اپنے نیک بندوں کے خصائل بیان فرما رہا ہے۔	۳۹۳
جو لوگ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں۔	۳۹۵
جب نیک لوگ فوت ہو جاتے ہیں	۳۹۶
نماز عصر کی حفاظت کے سلسلہ میں خصوصی تاکید	۳۹۷
نماز عصر کی اہمیت	۳۹۸
آپکا یہ فرمانا کہ اللہ پاک ان کافروں کی قبریں آگ سے بھر دے	۳۹۹
صبح کی نماز اور عصر کی نماز کے وقت	۴۰۰
جنگ احزاب (یوم خندق) کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر فوت ہو گئی	۴۰۲
اسلام کے بنیادی ارکان۔	۴۰۴
دین میں نماز کا مقام	۴۰۶
جنت کی چابی نماز ہے	۴۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا	۴۰۷	قبر میں سوال وجواب کے وقت مردے کی طرف روح لوٹائی جاتی ہے	۴۱۷
افضل ترین اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے	۴۰۸	وہ اعمال جن میں سے بعض کی سزا قبر میں ملے گی اور بعض کی جہنم میں	۴۲۱
نماز مومن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی	۴۱۱	عذاب قبر میں اکثر لوگ مبتلا ہوتے ہیں	۴۲۳
برزخ میں کیا ہے ؟	۴۱۲	قبروں کی آواز	۴۲۴
بلند و بالا محلات میں رہنے والو!	۴۱۲	قبر میں پہنچتے ہی میت کے پاس سوالات کے لئے فرشتے آجاتے ہیں	۴۲۴
عنقریب تمہیں مٹی میں دفن کر دیا جائے گا		قبر میں منکر نکیر کے سوالات	۴۲۶
آغاز و انجام سفر	۴۱۳	مومن کی قبر ستر ہاتھ لمبی اور ستر ہاتھ چوڑی کر دی جاتی ہے	۴۲۶
قبر موت سے پہلے	۴۱۴	قبر میں جنت اور جہنم	۴۲۹
صالح مرد یا عورت: ان کے جسم قبر کی خاک میں خاک ہو گئے	۴۱۴	اہل قبور پر اُن کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔	۴۳۱
پانچ چیزوں سے محبت؛ پانچ چیزوں سے غفلت۔	۴۱۵	قبر میں میت پر صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے	۴۳۱
قبر میں توشۂ اعمال (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)	۴۱۶	قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے	۴۳۴
قبر کے لئے تیاری فرض ہے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ)	۴۱۶		
فرزند آدم پر یلغار، فرزند آدم چاروں طرف سے لوٹا جا رہا ہے	۴۱۷		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں دعا کرتا کہ میری طرح اللہ تعالیٰ تمہیں بھی عذاب قبر سنا دے	۴۳۴
قبر کا عذاب سن کر ایک جانور کے بدکنے کا واقعہ	۴۳۷
عذاب قبر کا منظر	۴۳۹
قبر میں کافر کے پاس دو سانپ آتے ہیں	۴۳۹
کافر کی قبر میں ننانویں اژدہے ہوتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں	۴۳۹
مومن کے لئے اس کی قبر سرسبز باغ بن جاتی ہے	۴۴۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین کہ عذاب قبر سے پناہ مانگو	۴۴۱
کلمۂ طیبہ اور نکیرین	۴۴۴
احوال قبر اور صحابہ کرام	۴۴۷
قبر میں تین سوال	۴۴۸
یہودیوں کو قبروں میں عذاب	۴۵۱
جنازہ کاندھوں پر	۴۵۱
اسباب عذاب قبر (غیبت)	۴۵۳
اہل غیبت سے فضا کا بدبودار ہونا	۴۵۷
اہل غیبت مردار کا گوشت کھاتے ہیں	۴۵۷
غیبت کی مختلف صورتیں	۴۵۹
غیبت نامۂ اعمال سے نیکیوں کو مٹا دیتی ہے	۴۵۹
معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبت کرنے والوں کا ہولناک انجام دکھایا گیا	۴۶۰
چغل خوری کے سبب عذاب قبر آنحضرتؐ نے سنا	۴۶۱
غیبت کرنا اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا	۴۶۲
غیبت ایک بدترین گناہ اور بہت ہی گھناؤنا جرم ہے	۴۶۲
سود کا کم از کم گناہ ماں کے ساتھ نکاح کے برابر ہے غیبت سود سے بھی بدتر ہے	۴۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
غیبت اور بہتان کی تشریح اور اُن میں فرق	۴۶۶	میزانِ اعمال میں کلمہ شہادت کا وزن	۴۷۹
جو ڈر گیا وہ چل پڑا، جو چل پڑا وہ منزل پر پہنچ گیا۔	۴۶۹	مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور اُن کے پوشیدہ عیب نہ کریدو	۴۸۲
مومن کو ہمیشہ دو خوف لگے رہتے ہیں	۴۷۱	تیرا گناہ یہی کافی ہے کہ تُو اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے اسے آگے بیان کرے۔	۴۸۵
خوفِ جہنم سے جملہ خاندان اشک بدامان ہوگیا۔	۴۷۲		
حساب ہونے سے پہلے اپنا حساب خود کر لو	۴۷۳	اپنے بھائی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے	۴۸۶
آخرت کا خوف بے خوفی سے مبارک ہے۔	۴۷۴	غیبت کرنے والی دو عورتوں سے آنحضرت نے قے کروائی تو ان کے پیٹ سے خون کے لوتھڑے نکلے	۴۸۷
خوف درد و جہنم	۴۷۴	چار شخص اہل جہنم کے عذاب میں اضافہ کا سبب ہوں گے اُن میں ایک وہ ہو گا جو غیبت کیا کرتا تھا	۴۸۹
جب جہنم کے پل سے مومن گزریں گے تو جہنم کی آگ سرد ہو جائے گی	۴۷۵		
اے مومن! جلد گزر جا تیرے نور نے میری آگ بجھا دی ہے	۴۷۶	غیبت سے وضو، نماز اور روزہ تمام فاسد ہو جاتے ہیں	۴۹۱
اہل ایمان، جہنم کا پل اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلدی پار کر لینگے	۴۷۷	چغل خور اور پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے والا عذاب قبر کی گرفت میں	۴۹۴
کسی نیکی کو حقیر نہ جانو	۴۷۸	پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنا	۴۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
بھی عذاب قبر کا سبب ہے	
اہل قبا کی تعریف میں آیت شریفہ نازل ہوئی وہ بول وبراز سے بعد پانی سے طہارت کرتے تھے	۴۹۷
پاکیزگی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے	۴۹۷
طہارت (پاک رہنا) نصف ایمان ہے	۴۹۸
وضو سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے	۴۹۹
قضائے حاجت پردے میں کرنا چاہیئے	۵۰۱
پیشاب نرم جگہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ بدن پر چھینٹے نہ پڑیں۔	۵۰۱
بول وبراز (پیشاب اور پاخانہ) سے متعلق فرامین رسولؐ اور آپ کا عمل	۵۰۲
رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے	۵۰۲
عذاب قبر سے حفاظتؐ کے اسباب	۵۰۳
احادیث رسول	۵۰۴
آنحضرتؐ کا ایک خواب	۵۰۵
"اعمال صالحہ ہی قبر سے حفاظت کا	۵۰۷

مضامین	صفحہ
سبب ہیں	
دارالامن	۵۰۹
مومن کے لیے سب سے زیادہ امن کی جگہ اس کی لحد ہے	
مومن اپنی قبر میں اللہ کے عذاب اور	۵۱۰
دنیا کے تفکرات سے آزاد ہوتا ہے	
مومن کے نیک اعمال قبر میں اس کی حفاظت کرتے ہیں	۵۱۰
مومن کو قبر سے اٹھنے کے وقت جنت کی بشارت	۵۱۱
محافظین عذاب قبر	۵۱۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہؓ کو نصیحت	۵۱۸
مندرجۂ بالا احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باحیا آدمی کی علامت یہ فرمائی ہے	۵۲۰
اللہ تعالیٰ کے نافرمان پر جب قبر میں مار پڑتی ہے۔	۵۲۱
جاہلیت میں مرنے والوں کو اُن کی قبروں	۵۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
...ں عذاب ہو رہا ہے۔	
...یک یہودی مبتلائے عذاب قبر	۵۲۴
...و شخص اپنی ایذا سے لوگوں کو محفوظ ...کھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ ...بر کے عذاب سے اس کی حفاظت فرمائے	۵۲۵
...ے پاکیزہ خوشبو کا ظہور	۵۲۸
...بیر و تحمید اور درود شریف پڑھنے ...کا انعام	
...ات اعمال جن کا ثواب میت کو ...بر میں ملتا ہے	۵۲۹
...یک اولاد کی دعا	۵۳۰
...چار اعمال جن کا ثواب میت کو قبر ...یں ملتا ہے۔	۵۳۱
قبر کے اندھیرے کے لیے رات کے ...ندھیرے میں نماز پڑھو حضرت ابوذر غفاری ...ملرسے پر ہلکی پھلکی دو رکعت	۵۳۲
...ت کے قیام اور غافل دل کے ساتھ ...ے سے بڑے عمل سے افضل ہیں	۵۳۳
سورۂ ملک کی قرأت	۵۳۳

مضامین	صفحہ
جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہونے ...والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے	۵۳۵
جو بیمار رہ کر مرتا ہے وہ عذاب قبر سے ...محفوظ رہتا ہے	۵۳۶
اچانک موت مومن کیلئے راحت اور ...فاجر کیلئے گرفت ہے۔	۵۳۷
شہید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے	۵۳۷
مجاہدین کا پہرہ دار	۵۳۸
راہ خدا میں ایک دن ایک رات پہرہ ...دینے کا ثمرہ عذاب قبر سے چھٹکارا ہے	۵۳۸
مرض الموت میں قل ھو اللہ احد کا ورد ...فتنہ قبر سے حفاظت کا سبب ہے	۵۳۹
فضائل سورۂ اخلاص	۵۴۰
قل ھو اللہ احد کی تلاوت سے جنت ...واجب ہو گئی	۵۴۱
جہری نمازوں میں الحمد کے بعد قرأت ...سے پہلے یا بعد قل ھو اللہ پڑھنا	۵۴۲
اہل قبور کو دعا اور صدقات کا تحفہ بھیجو	۵۴۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی	۵۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے	
عذاب قبر کو چند پرند سنتے ہیں	۵۴۶
فتنۂ قبر سے حفاظت کیلئے آنحضرتؐ کی دعا	۵۴۸
عذاب قبر سے حفاظت کی دعا جو کہ آنحضرتؐ	۵۴۸
قرآن کی سورتوں کی طرح سکھاتے تھے	
عذاب قبر سے حفاظت کی مختصر دعا	۵۴۹
القسم الثانی	۵۵۰
الامام محمد بن جریر الطبری	۵۵۰
میت کو دفن کرتے ہی اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو	۵۵۷
وہ خوش نصیب لوگ جن سے قبر میں سوال نہیں ہوگا	۵۵۸
عالم برزخ میں راحت و تکلیف سے متعلق	۵۶۰
علماء و فقہاء اُمت کے اقوال	
میت کا تعلق روح کے ساتھ	۵۷۱
برزخ کے عذاب و ثواب میں روح اور بدن	۵۷۳
دونوں برابر کے شریک ہوتے ہیں	
قبر کا شکنجہ	۵۷۴
قبروں کی زیارت موت یاد دلاتی ہے	۵۷۶
زیارت قبور کے ثمرات	۵۷۷

مضامین	صفحہ
قبروں کی زیارت موثر ترین نسخہ عبرت ہے	۵۷۸
زیارت قبور کے آداب	۵۸۱
ملکی اور غیر ملکی اخبارات و رسائل	۵۸۴
کے تبصرے ۔ ہفت روزہ المنبر	
فیصل آباد پاکستان	
سلسلۂ منشورات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ	۵۸۶
حضرت مولانا میاں محمد یوسف سجاد	
ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم انگلینڈ	۵۸۸
تبصرہ حضرت مولانا عبدالاعلیٰ رحمانی	
مدینہ منورہ	
شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجرہ	۵۹۰
منڈی ضلع فیصل آباد	
ماہنامہ محدث ۔ جناب طالب ہاشمی	۵۹۱
ماہنامہ ترجمان الحدیث ۱۹۸۴ء	۵۹۴
تبصرہ مولانا محمد اسلم سیف	
ہفت روزہ خدام الدین لاہور	۵۹۷
ماہنامہ حکمت قرآن اکتوبر ۱۹۵۸ء	۵۹۸
حضرت مولانا ڈاکٹر اسرار احمد	۵۹۸
ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۶۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
حضرت مولانا محمد خالد سیف۔	
روزنامہ مشرق بروز جمعہ	۶۰۳
روزنامہ وفاق لاہور	۶۰۴
اخبار اظہار (ہفت روزہ) گجرات	۶۰۶
غلام احمد حریری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	۶۰۷
جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)	۶۰۹
تبصرہ حضرت مولانا قدرت اللہ فوق شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد	۶۱۲
الجامعۃ العلمیۃ ڈی بلاک سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	۶۱۵
درس آل محمد جعفریہ کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد	۶۱۶
تاثرات	۶۱۶

مضامین	صفحہ
رئیس امروہوی۔ اخبار جنگ	۶۱۸
محمد اشرف خان شوق عرفانی	۶۱۹
رانا صفدر حسین خان پروفیسر میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد	۶۲۱
مصنف متعدد کتب بلند پایہ شاعر اسلام جناب راسخ عرفانی صاحب	۶۲۲
عبدالحمید حبیب اللہ نشاطی مدینہ منورہ	۶۲۳
حضرت مولانا محمد خالد ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ گوجرانوالہ	۶۲۳
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گورداسپوری خطیب جامع مسجد اہلحدیث بورے والا	۶۲۴
مصنف عالم برزخ کی دوسری تصانیف	۶۲۶
کتابیات عالم برزخ	۶۲۸
فہرست عربی کتب	۶۳۰
فہرست اردو کتب	۶۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

اِنتساب

میں یہ "عالم برزخ" اپنی قوم کی ہر اُس لختِ جگر، سکونِ قلب، قرۃ العین۔ راحتِ جاں معصوم بچی کے نام منسوب کرنے میں مسرت محسوس کر رہا ہوں جس کا آفتاب شباب امور خانہ داری کے فرائض کی انجام دہی، لواحقین کی خدمت اور تحصیلِ علم کے ساتھ ساتھ اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت و اطاعت میں ڈھل رہا ہے وہ قبر کی تاریکی و تنہائی کا خوفناک منظر یاد کر کے رات کی تاریکی و تنہائی میں جبکہ اس کے اہلِ خانہ نیند کی آغوش میں دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوتے ہیں یخ بختہ سیاہ رات میں اپنے نرم و گرم بستر کو پسِ پشت ڈالتی ہوئی اپنی خوابگاہ سے چپ چاپ اُٹھتی ہے۔ اور رات کو ٹھنڈے پانی ہی سے وضو کر لیتی ہے۔ اور اس خیال سے نل سے تازہ پانی حاصل نہیں کرتی کہ مبادا اس کی آواز سے کسی کی آنکھ کھل جائے۔ اور اس کا یہ عمل تہجد (جو کہ اس کے اور اس کے محبوبِ حقیقی کے درمیان رازِ محبت ہے) کسی پر آشکارا ہو جائے ـــــ وہ چپکے سے وضو کر کے مکان کے آخری حصے (کوٹھڑی) میں چلی جاتی ہے۔ اندھیرے میں۔ رات کے سناٹے میں اپنے کریم آقا۔ اپنے حقیقی محبوب۔ اپنے عظیم محسن۔ اپنے سچے معبود کے سامنے اپنے اعترافِ عبدیت کے لیے نمازِ تہجد میں مشغول ہو جاتی ہے۔ کبھی قیام۔ کبھی رکوع۔ کبھی سجدہ کرتی ہے۔ اور گذشتہ زندگی میں جو خطائیں اور لغزشیں، دین میں جو تساہل اور آخرت کے بارے میں جو غفلت ہوئی ہے اس کے لیے اپنے رحیم و کریم ستار و غفار مالکِ دو جہان سے آبدیدہ ہو کر طالبِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سابقین نیکوکار بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (الذاریات:۱۸)

وہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الزمر)

جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو، آخرت سے ڈر رہا ہو، اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو، آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر بھی ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ان نیک بختوں کی تعریف میں فرماتا ہے:۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۝ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(راتوں کو) اُن کے پہلو ان کی خواب گاہوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طلب میں اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے ہیں اور ہمارے عطا کئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی کو علم نہیں جو جو سامان (آنکھوں کی ٹھنڈک) کا اُن کے لیے خزانہ (السجدہ ۔ ۔) عیب میں ہے۔ یہ صلہ ہے اُن کے (نیک) اعمال کا۔

[illegible] ہے فکر اپنے گناہوں کی مغفرت کی ہے

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ [illegible] رات کی نماز کے لیے کھڑے ہونا [illegible] کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَاوَاقَوْمُ قِيْلًا (المزمل ۶) زیادہ کچلنے والا عمل ہے۔

سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی صفات یوں بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان ۶۵) اور وہ لوگ راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ و قیام میں لگے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آخر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر خود پکارتا ہے ہے کوئی اس وقت مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کوئی اس وقت مجھ سے اپنی حاجت طلب کرنے والا میں اس کی حاجت پوری کردوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہر رات آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ جب کہ رات کا تیسرا حصہ باقی رہتا ہے۔ تو فرماتا ہے۔ ہے کوئی اس وقت مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں مجھ سے کچھ مانگے میں اُسے عطا کروں مجھ سے گناہ بخشوائے میں اس کے گناہ بخش دوں۔

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز وہ نماز تہجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ (مسلم)

ہے) جو کہ رات کے کسی حصے میں پڑھی جاتی ہے۔

نماز تہجد قرب الٰہی کا ذریعہ اور نیک لوگوں کا شعار ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَقُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے قیام (نماز تہجد) کو لازم پکڑو اس لیے کہ یہ نیک لوگوں کا شعار اور تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ۔ اور گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے روکنے کا سبب ہے۔

میں اپنے رب کے ساتھ خلوت کے لئے رات کے اندھیرے سے خوش ہوتا ہوں

حضرت فضیل بن عیاضؒ

وَقَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَرِحْتُ بِالظَّلَامِ لِخَلْوَتِيْ بِرَبِّيْ وَاِذَا طَلَعَتْ حَزِنْتُ لِدُخُوْلِ النَّاسِ عَلَيَّ (احیاء العلوم للغزالی)

جب سورج غروب ہوتا ہے تو میں ظلمت شب سے خوش ہوتا ہوں اس لیے کہ وہ وقت میرے رب کے ساتھ میری خلوت کا ہوتا ہے۔ اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو میں غمگین ہو جاتا ہوں کہ اب میرے پاس لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔

اگر رات عبادت کیلئے نہ ہوتی میں دنیا کی زندگی نہ چاہتا

وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ اَهْلُ اللَّيْلِ فِيْ لَيْلِهِمْ اَلَذُّ مِنْ اَهْلِ

ابوسلیمان فرماتے ہیں۔ کہ رات کو جاگنے والے (عبادت میں) زیادہ لطف اٹھاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ فِي لَهْوِهِمْ وَلَوْلَا ہیں۔ اُن کی نسبت جو فضول مشاغل میں لذت
اللَّيْلُ مَا أَحْبَبْتُ الْبَقَاءَ حاصل کرتے ہیں۔ اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا
فِي الدُّنْيَا (احیاء) میں رہنا پسند نہ کرتا۔

بخش تُو نے متاعِ لذتِ سوز و گداز کر دیا جینے کے قابل تُو نے اے بندہ نواز

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَذَّةُ الْمُنَاجَاةِ بعض کا قول ہے مناجاتِ سحری
لَيْسَتْ مِنَ الدُّنْيَا إِنَّهَا هِيَ مِنَ لذت کے سوا کوئی چیز جنت
الْجَنَّةِ فَهِيَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ کی کسی شے سے مشابہ نہیں
لَيْلَةٍ لَا يَجِدُ هَا سِوَاهُمْ (حلیہ، العلوم) ہے۔

جہنم کے خوف نے عابدوں کی نیند اُڑا دی (طاؤس بن کیسان)

قَالَ طَيْرِ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِينَ (صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی) فرمایا: جہنم کے ذکر (خوف) نے عابدوں کی نیند ختم کر دی ہے

تیرا غم میرے اور میری نیند کے درمیان حائل ہے۔

(ابو سلیمان داؤد بن نصیر الطائی)

كَانَ يَقُولُ يَا لَيْلِ إِلَهِي داؤد طائی رات کے وقت یوں کہا کرتے خدایا!
هَمُّكَ عَطَّلَ عَلَيَّ الْهُمُومَ تیرے غم نے تمام دنیوی غموں کو معطل (زائل) کر
لِلدُّنْيَا وَحَالَ بَيْنِي وَ دیا ہے اور یہ غم میرے اور میری نیند کے درمیان
بَيْنَ الرُّقَادِ حائل ہے۔

جب داؤد طائی کی وفات ہوئی تو ایک نیک (صالح) شخص نے انہیں خواب میں دیکھا۔ کہ دوڑ رہے ہیں پوچھا کیا بات ہے۔

فَقَالَ السَّاعَةَ تَخَلَّصْتُ فرمایا ابھی ابھی (دنیا کے) قید خانے سے
مِنَ السِّجْنِ فَاسْتَيْقَظَ چھٹکارا پا کر آیا ہوں۔ اس کے بعد اُس آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ مِنْ مَنَامِهٖ فَارْتَفَعَ الصِّيَاحُ يَقُوْلُ النَّاسُ مَاتَ دَاوٗدُ الطَّائِيُّ

کی آنکھ کھل گئی اور رونے اور چیخنے کی آواز بلند ہوئی، لوگ کہہ رہے تھے کہ حضرت داؤد طائی وفات پاگئے رحمہ اللہ

آنکھ سے آنسو محبت میں تری یاد لب پر تیرا افسانہ رہے — دل میں تری یاد لب پر تیرا افسانہ رہے

احمد بن ابی الحواری بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک روز میں ابوسلیمان عبدالرحمٰن دارانیؒ کے پاس گیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ فرمانے لگے:

وَمَا لِيَ لَا اَبْكِيْ وَاِذَا جَنَّ اللَّيْلُ وَنَامَتِ الْعُيُوْنُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ وَافْتَرَشَ اَهْلُ الْمَحَبَّةِ اَقْدَامَهُمْ وَجَرَتْ دُمُوْعُهُمْ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ

احمد! میں کیوں نہ روؤں۔ جب رات تاریک ہوجاتی ہے اور لوگ سوجاتے ہیں اور ہر حبیب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں چلا جاتا ہے۔ اور اہل محبت اپنے پاؤں پھیلا لیتے ہیں۔ اور اُن کے رخساروں پر آنسو بہتے ہیں۔

اور محرابوں میں قطرے گرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور جبریل کو پکار کر کہتے ہیں اے جبریل! جو لوگ میرے کلام سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ اور میرے ذکر سے راحت پاتے ہیں وہ میری نگاہ میں ہیں۔ اُن کی خلوت گاہوں میں میں انہیں دیکھتا ہوں۔ اُن کی آہ وزاری کو سُنتا ہوں۔ اور اُن کے رونے پر میری نظر ہے۔

فَلِمَ لَا تُنَادِيْ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا الْبُكَاءُ وَهَلْ رَاَيْتُمْ حَبِيْبًا يُعَذِّبُ اَحِبَّاءَهٗ (الرسالۃ القشیریۃ)

اے جبریل تو آواز بلند کیوں نہیں پوچھتا کہ یہ رونا کیسا؟ کیا کبھی کوئی حبیب اپنے محبوب کو عذاب دیتا ہے؟

میرے لیے کیا یہ مناسب ہے۔ کہ میں ان لوگوں کی گرفت کروں۔ جو رات ہوتے ہی میرے سامنے آہ وزاری کرتے ہیں۔ مجھے اپنی ذات کی قسم جب یہ لوگ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن میرے پاس لوٹیں گے۔ تو اُن کے لیے اپنے چہرے سے پردہ اٹھا دوں گا۔ تاکہ وہ مجھے دیکھ لیں اور میں انہیں دیکھ لوں۔

اللہ اللہ رضائے محبوب کے لیے جیبانِ الٰہی کا رات کو نمازِ تہجد کتنا محبوب عمل ہے۔ کہ وہ اپنے جس حقیقی محبوب کی زیارت دنیوی زندگی میں نہیں کر سکتے موت کے بعد قیامت کے دن وہ محبوب اپنے محبان کو اپنے دیدار سے خود مشرف فرمائیگا۔

اللہ کو دیکھے گا اللہ کا ہر شیدا　　اللہ قیامت میں جب جلوہ نما ہوگا (عاجز)

وحشتِ قبر کے لیے رات کے اندھیرے میں نماز (تہجد) پڑھو (حضرت ابوذر غفاریؓ)

نَادَى أَبُو ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ إِنِّي عَلَيْكُمْ شَفِيقٌ صَلُّوا فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُورِ

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے اے لوگو! میں تمہارا ناصح ہوں میں تمہارا مشفق ہوں (میری بات سنو) وحشتِ قبر کے لیے رات کے سناٹے میں نماز پڑھا کرو۔

حبیب اپنے محبوب کے پاس رات کی تنہائی میں آتا ہے

اور اس وقت اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ تَكُونُ نَهَارَهَا صَائِمَةً فَإِذَا جَنَّهَا اللَّيْلُ نَادَى بِصَوْتٍ حَزِينٍ هَذَا اللَّيْلُ وَاخْتَلَطَ الظَّلَامُ وَأَتَى كُلُّ حَبِيبٍ إِلَى حَبِيبٍ

ابراہیم بن مسلم القرشی بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت محمد بن منکدر دن بھر روزے سے ہوتی تھیں اور جب رات آتی تو غمگین آواز سے کہتیں کہ رات آگئی ہے اور اندھیرا چھا گیا ہے۔ اور ہر حبیب اپنے حبیب کی طرف چل پڑا ہے۔ میری خلوت اے میرے محبوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخَلَوْنِي بِكَ أَيُّهَا الْمَحْبُوبُ — (میرے اللہ! تیرے ساتھ ہے، تو مجھے
أَنْ تُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ — جہنم سے آزاد کر دے۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۰۲)

رات کے پچھلے پہر محبوب سے راز و نیاز
کیوں نہ ہو محبوب مومن کو تہجد کی نماز

وہ کس طرح آرام سے سو رہا ہے جسکے محافظ دونوں فرشتے اسکے نامۂ اعمال میں اس کی ہر نیکی اور بدی لکھتے جا رہے ہیں اور نہ وہ رات کو سوتے ہیں اور نہ دن میں۔

رَوْحُ بْنُ سَلَمَةَ الْوَرَّاقُ قَالَ لِعُفَيْرَةَ الْعَابِدَةِ بَلَغَنِي أَنَّكِ لَا تَنَامِينَ بِاللَّيْلِ فَبَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ رُبَّمَا اشْتَهَيْتُ أَنْ أَنَامَ فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يَنَامُ أَوْ كَيْفَ يَسْتَدِرُّ عَلَى النَّوْمِ مَنْ لَا يَنَامُ حَافِظَاهُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا؟ قَالَ فَأَبْكَتْنِي وَاللّٰهِ

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۳۳)

روح بن سلمہ وراق بیان کرتے ہیں کہ میں نے عفیرہ عابدہ سے کہا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ رات کو سوتی نہیں ہو (و یہ سن کر رو پڑیں اور فرمانے لگیں کہ میں جب کبھی سونے کی کوشش کرتی ہوں تو اس پر قدرت نہیں پاتی۔ وہ شخص کس طرح اچھی نیند سو سکتا ہے کہ جس کے دونوں محافظ فرشتے اس کا نامۂ اعمال مرتب کرتے ہیں اور نہ وہ رات کو سوتے ہیں اور نہ دن کو۔ روح بن سلمہ کہتے ہیں خدا کی قسم عفیرہ کے اس قول نے مجھے بھی رلا دیا۔

یہ مناظر صبح کے یہ شام کی رنگینیاں
ہیچ ہیں سب لذتیں آہِ سحر کے سامنے (اقبال)

عبدالرحمٰن عابد مالیر کوٹلوی ۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "عالم برزخ" پر

بے شمار علماء و ادباء اور اخبارات کے تبصروں میں سے ذیل میں کچھ تبصرے اس لیے درج کیے جا رہے ہیں کہ ان تبصروں میں بھی مختلف رنگ سے وعظ و نصیحت کا سامان ہے جو کہ اس کتاب کی تالیف کا بنیادی مقصد ہے لہٰذا ان کا غور و فکر سے مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں

تبصرہ

رئاسۃ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرأت کتاب "عالم برزخ" بالاردیۃ تألیف الشیخ عبد الرحمن عاجز الطبعۃ الثالثۃ (اکتوبر ۱۹۸۴ء) ویظہر من مواد الکتاب ومواضیعہ ان المؤلف بذل جھدا کبیرا فی جمعھا وترتیبھا واداء حق الموضوع وھو فی الوعظ والرقاق وتذکیر الناس بما یجری بعد الموت مفید جدا، استفاد من کتاب الروح لابن القیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكتاب الزهد للامام احمد وكتاب الزهد للامام ابن المبارك وصفة الصفوة لابن الجوزي وامثالها من كتب الموضوع واثبت عندي انها مفتعلة وضعيفة والكتاب بالجملة مفيد جدا في موضوعه انه البرزخ كتب.

وصلى الله محمد عباس

٤ / ٦ / ١٤٠٣ هـ

رياسة الحرمين الشريفين مكة المكرمة

عبد الغفار حسن

الدرس بالجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة سابقاً
عضو مجلس الفكر الاسلامي سابقاً
وعضو مجلس الشورى
باكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

بين الله تعالى في القرآن الكريم اهم مقاصد البعثة للانبياء الكرام عليهم السلام وتشريفهم الدنيا واهلها بقدومهم المبمون هو كما قال تعالى "الر كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید)

سورہ ابراھیم پ ۱۳ آیۃ رقم ۱

ذکرنی ھذہ الآیۃ لفظ الظلمات بصیغۃ الجمع
وذکر النور بصیغۃ الواحد والحکمۃ فی ذالک ان
الظلمات کثیرۃ جدا، والنور واحد، مثلاً
۱۔ ظلمۃ الالحاد والاباحیۃ والشیوعیۃ
۲ ظلمۃ الشرک والبدع والخرافات
۳۔ ظلمۃ الفسق والفجور والخناعۃ ؟
۴۔ ظلمۃ الغلو فی تکریم الشخصیات وتعظیمھا
۵۔ ظلمۃ حب الدنیا
۶۔ ظلمۃ التحزب والتشتت والتفرق ؟
۷۔ ظلمۃ الخصام بین طبقات الاغنیاء والفقراء
۸۔ ظلمۃ تقلید الاقوام الضالۃ المنحرفۃ
۹۔ ظلمۃ البغض والعداوۃ من اجل العصبیۃ الوطنیۃ
او القومیۃ او الاقلیمیۃ او من اجل اختلاف اللغۃ
۱۰۔ وکذالک ظلمۃ الغلو فی الدین والافراط والتفریط
فی امور الدین ومسائلہ
فکل ھذہ ظلمات، ولاجلھا وقعت الدنیا کلھا فی
ظلمات، وخاصۃ المجتمع المسلم فھو فی فساد
عظیم، وشقاق واسع وعلاج ھذا الفساد ترسیخ
العقائد والافکار الاساسیۃ الثلاثۃ فی الاذھان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونشرها واذاعتها بين المجتمع، حتى تطهر قلوب الناس من الاحقاد والاضغان، ولينتبه احساسهم وشعورهم وتقتنع استار الغفلة والظلمة والاصول الاساسية الثلاثة هي:

۱- الايمان بالله (التوحيد)

۲- الايمان بالرسالة (العناية بالسنة)

۳- الايمان بالآخرة (اليقين بالقيمة)

وفي الحقيقة ان الايمان بالآخرة جزء من الايمان بالله والتوحيد بجميع الآيات والاحاديث الواردة في احوال الآخرة في الحقيقة هي تفسير لآية (مالك يوم الدين) وهكذا بالتقدير جزء اساسي للتوحيد ويبقى لدى جميع الناس هذا الامر واضحا وهو ان الموت والحياة بعد الموت اي (عالم البرزخ) في الحقيقة هي مرحلة من مراحل الآخرة. لذا يجب على كل مسلم ان يتذكر مرتبه الذي هازم اللذات والذي هو مفرق بينه وبين اقاربه واحبابه وهكذا لابد من ترسيخ في الاذهان الاهوال والكيفيات التي سنقع لكل احد قبل سيدان الحشر في عالم البرزخ.

وهذا هو الطريق المؤثر الصحيح الذي يجنب الناس الفساد الخلقي والروحي والفكري، ويكشف ظلمة الغفلة والبغي، ونظراً لهذا المقصد العظيم الف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عبد الرحمٰن عاجز کتابین مهمین وهما :

۱۔ موت کے سائے (فی ظلال الموت)

۲۔ عالم البرزخ

وقد قرأت هذین الکتابین ووجدتهما نافعین جدا ، وجزی اللہ المصنف خیر الجزاء بتالیف هذین الکتابین ، وقد امتن امتنانا عظیما علی المجتمع المسلم ، بل هو اسدی خدمته العظیمة علی عالم الانسانیة وهی خدمة جسیمة ونصرة عظیمة للدین الحنیف ۔ تقبل اللہ منه هذه الخدمة واعطاه اجرا عظیما وجزاء اوافرا فی الاخرة واعطی هذه الخدمة القبول العام فی الدنیا ، والاجر العظیم فی الآخرة

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احقر الزمن

عبد الغفار حسن

مدیر التعلیم ، جامعة تعلیمات اسلامیة

وعضو مجلس تذکر الاسلامی پاکستان

فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ الاستاذ

ابوالحسن عبداللہ بدیع صیمالوی

شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

من ابی الحسن عبداللہ الی الاخ المولوی عبدالرحمٰن ساجد

ادخلنا اللہ وایاہ فی عبادہ الصالحین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! وبعد

فان العبد یحمد ربہ علی ما انعم علیہ من نعمہ الوافرۃ الکاملۃ الکافیہ الوافیہ فمنہا انہ وفقنی لمطالعۃ رسالتکم الشاملۃ علی الحقائق الحقیقیۃ الاصلیہ العلمیہ النافعۃ بمصالح الدینیۃ والدنیویہ العقلیہ والنقلیہ المشتملہ علی ما یعرض الانسان عند الموت وبعدہ فی العوالم البرزخیۃ وبعد ما یبعثہ اللہ من مرقدہ لیوم الحساب من العقاب والثواب فہذہ الرسالۃ النافعۃ تحصل الانسان العاقل من خوف اللہ تعالیٰ وتقواہ ما یصلح بہ قلبہ وروحہ ویزکیہما من النقائص السافلۃ وینبہہ علی ما ینفعہ فی الدنیا والآخرۃ فینجو بالعمل بہ والسعادۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصالحة به من غضب الله وعذابه في العالمين فله دار الاخ
الصالح حيث اتى بها بالآيات الواضحات البينات من الكتاب
والسنة الصحيحة الواضحة المفضية الى الايقان والايمان
واليها برهن المتاسد بأقوال السلف الصالح وتشر بحاتهم
لما لا يتلذ به المؤمن المخلص والمنافقون لا ينتفعون
بشئ من الآيات والآثار كما قال تعالى فيهم

" فما تغني الآيات والنذر عن قوم لا يؤمنون "

فجزاه الله تعالى عن جميع المسلمين حيث لم يترك
النصيحة لهم من دقيقة وارجو ان تكون تلك الرسالة
(لمولانا عبد الرحمن) سبباً للفوز العظيم عند العزيز
الرحيم واليها لمن تدبرها للعمل بها ذريعة سويه
للنجاة من الآفات الدنيوية والاخروية فينبغي لكل
مومن متفكر محاسب لنفسه متهيئ للقاء ربه متخوف
من عقابه مطلب لرضا الله تعالى ان تكون تلك المجالة
الفائقة حر نفسه ونسب عينه لصقالة قلبه من
غبارات الشهوات وناهيه له من لذات الدنيوية
الشهوانية واسئل الله تعالى ان يجعلني ممن ينتفع بها
ومن اولادي واحبائي واخلائي وتلامذتي، ويجعلهم
منيبين اليه تعالى بواسطة تعلمها والرغبة فيها، و
يدخل الله تعالى مولانا عبد الرحمن عاجلا فيمن قبل نبي سنة
حتى عيش في معروفه بعد موته ؛ كما كان بعد السبل مسراه مرتعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وانا العبد الفقير الى رحمة ربه الكبير الوالحسن عبد الله

بڈھیمالوی عفا الله عنه

مورخہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۴۰۱ من الهجرة

و یکم اپریل سنہ ۱۹۸۱

غلام احمد حریری

ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ علوم اسلامیہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۶۱۔ ڈی پی سیجز کالونی فیصل آباد

فون ۲۲۱۰۵۸

ایم اے عربی (I) ایم اے علوم اسلامیہ (I)

ایم۔او۔ایل (عربی)

تاریخ

نظرة فی کتاب "عالم برزخ"

الایمان بالیوم الآخر رکن من ارکان الدین الاسلامی وقد تقرر ذکره فی کل سور القرآن الکریم لاهمیه ونوع الحیاة التی یحیاها الانسان داخل تربه تاتی ضمن ایمانه بالغیب والنصوص الواردة فی الکتاب والسنة واضحة لالبس فیها وغموض وهذا الکتاب یهدف الی تقویة ایمان الانسان بالحیاة الآخرة وعذاب القبر وقد جمع المؤلف مواد هذا الکتاب من مصادر معتمدة ومطابقه لعقیدة السلف الصالح اسئل الله تعالیٰ ان یتقبل عمل المؤلف وان یجزیه خیر الجزاء وان ینفع به المسلمین

حررہ غلام احمد حریری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلیفون: ۲۲۴۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)

صدر دفتر جامع مسجد رحمانیہ بلڈنگ ۔ مدنی فیصل آباد

ان التالیفات وسیلۃ الشیخ عبد الرحمن عاجز الجدیدہ مؤلف کے سامنے (احوال البرزخ) کتابان مثالیان فی مواضیعھما ومراد ھذین الکتابین مقتبسہ من القرآن الکریم والحدیث الشریف واقوال السلف الصالح، والحقیقۃ الواضحۃ انہ لا مفر من الموت. لقولہ تعالیٰ الانسان این ماکان (أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ) ورغم ھذہ الحقیقۃ الواضحۃ یعیش الانسان فی غفلۃ تامۃ ولا یعمل لأخرتہ بعض ما یعمل لدنیاہ وقد الف المؤلف ھذین الکتابین لینبہ الانسان الی حقیقۃ موتہ لیعمل لأخرتہ وتذکرلہ بالثواب والعقاب وقد بذل المؤلف جھدا عظیما فی کل صفحۃ وکل سطر من ھذین الکتابین تستحقان المدح والثناء والکتابان مفیدان لکل عالم وطالب علم علی السواء وعلی اھل القراء شراء ھذین الکتابین وتوزیعھما فی سبیل اللہ کصدقۃ جاریۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد بذل المؤلف جهدا عظيما في كل صفحة وكل سطر من هذين الكتابين تستحقان المدح والثناء ـــ والكتابان مفيدان لكل عالم وطالب علم على السواء وعلى اهل القراء شراء هذين الكتابين ونوزيعهما في سبيل الله كصدقة جارية ـــ وندعو الله ان يتقبل من المؤلف هذا العمل المقبول وان يجعله سببا لنجاته ومغفرته وان يجعل تاليفه نبراسا لاهداية ومشعلا للحق

محمد يوسف انور رئيس جمعية اهلحديث ومدير جريدة اهلحديث فيصل آباد

۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۸۰ء

محمد يوسف انور ۵ دسمبر سنة ۱۹۸۱ء

تقريظ

محمد عبده الفلاح

العلامة شيخ الحديث والتفسير بالجامعة السلفية فيصل آباد

فضيلة الشيخ عبد الرحمن عاجز غني عن التعريف فمؤلفاته السابقة شهد لها القاصي والداني بالصلاح ومطابقة عقيدة السلف رضي الله عنهم اجمعين و المؤلفات الجديدة عالم برزخ (احوال البرزخ) وموت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سائے " (ظلال الموت) کتابان فریدان فی موضوعهما (احوال مابعد الحیاۃ " و تذکیر للانسان بالبرزخ وعذاب القبر وتخویف له لیعمل صالحا ولیقی نفسه من عذاب الآخرة والجهد الکبیر المبذول فی تالیف هذین الکتابین لا ینکر، وقد اعتمد المؤلف علی الکتاب والسنة والاقوال المستندة للسلف الصالح وجدیر بکل مسلم ان یستفید من هذه الکتب ولیعمل علی نشرها ونسئل الله ان یتقبل عمل المؤلف ویمنح المزید من التوفیق والسداد

محمد عبده الفلاح

۱۴ اگست ۹۲ء

تقریظ

فضیلۃ الشیخ الاستاذ عبدالقادر بن حبیب اللہ السندی

المدرس بالجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده

امابعد: فقد اطلعت علی ما الفه فضیلة الشیخ عبدالرحمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز الباکستانی من التالیفات النادرة باللغة الاردیة
وهی فی مادة الملاحم والرقائق والزهد التی یتشوق المسلم
الی ان یکون متصلا برسیما جل وعلا بقلبه وتالسه فی
دینه ودنیاه ومتفکرا فی امور الاخرة والروح و
ان یکون خائفا من عذاب النار مع مراعاة صیلة الشیخ
عبدالرحمٰن عاجزنی تالیفاته المفیدة فی قواعد التخصص
والتمحیص فی الاحادیث والاثار التی استدل بها، ومن
هذه التالیفات التی استفدت منها کثیرا النافع تمام
ظهور[1] وصبح صادق، نظمهما فی ابیات رقیقة باللغة
الاردیة مع اجادته فی نظری من وسع الله المعلومات
التی ثبتت فی السنة الصحیحة ماجاء علی لسان رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی امور الاخرة النزع والقبر
وما یلزم المسلمین فی دینه ودنیاه۔ وبذالك ذکر
المسلمین ونصحهم بالرجوع الی الله تعالیٰ والعمل الصالح واتباع کتاب الله
وسنة رسوله صلی الله علیه وسلم والله تعالیٰ اسئله ان ینفع الاسلام
والمسلمین بهذه الکتب النافعة ویجعلها خالصة لوجهه انه
مجیب الدعوات۔ کتبه

العبد الفقیر الی مولاه عبدالقادر بن حبیب الله السندی المدرس
بالجامعة الاسلامیه بالمدینة المنورة

---

(۱) وهی "موت کے ساتھ" "عالم برزخ" فی النثر و"جام طهور" و"صبح صادق" فی النظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

ریاستہ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمہ

اردو زبان میں لکھی ہوئی جناب عبدالرحمٰن عاجز کی کتاب "عالم برزخ" مطبوعہ تیسری بار اکتوبر ۱۹۸۲ء میں نے پڑھی۔ کتاب کے مواد اور مضامین سے پتہ چلتا ہے کہ مؤلف نے ان کے جمع کرنے اور ترتیب میں بڑی محنت کی ہے۔ اور اس موضوع (عالم برزخ) کا حق ادا کر دیا ہے اور یہ کتاب وعظ و نصیحت اور رقت قلب اور موت کے بعد جو کچھ پیش آنے والا ہے اسے لوگوں کو یاد دلانے کیلئے نہایت درجہ مفید ہے۔ مؤلف نے (اس کتاب کی تالیف میں) کتاب الروح لابن قیمؒ وکتاب الزھد للامام احمد بن حنبلؒ وکتاب الزھد للامام ابن المبارکؒ وصفۃ الصفوۃ لابن الجوزیؒ اور اس موضوع سے متعلق اس قسم کی دوسری کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور عذاب قبر کو عقلاً و نقلاً (کتاب و سنت) سے ثابت کیا ہے۔ عالم برزخ کے موضوع پر یہ کتاب ہر لحاظ سے نہایت درجہ مفید ہے۔

وصی اللہ محمد عباس
مکۃ المکرمہ ۶/۴/۱۴۰۳ھ
ریاستہ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علامہ عبدالغفار حسن مدظلہ العالی

المدرس بالجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ سابقاً
عضو مجلس الفکر الاسلامی
وعضو مجلس الشوریٰ سابقاً پاکستان

قرآنِ مجید میں انبیاء کرام کی بعثت (دنیا میں تشریف آوری) کا بنیادی مقصد یہ بیان کیا گیا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۔

الف، لام، راء، (اے پیغمبر) (یہ قرآن) ایک کتاب ہے، جسے ہم نے تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اُن کے رب کے حکم سے (کفر) کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ، عزیز و حمید کے راستے کی طرف، سورہ ابراہیم پ ۱۳ آیت نمبر ۱

اِس آیت میں ظلمات (تاریکیاں) کو جمع کی صورت میں لایا گیا ہے اور "نُور" کے لئے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ کفر کی تاریکیاں بہت سی ہیں مثلاً۔

(۱) الحاد (انکارِ خدا) کی تاریکی (۲) شرک کی تاریکی (۳) فسق و فجور کی تاریکی (۴) شخصیت پرستی (۵) دنیا پرستی (عیش پرستی) کی تاریکیاں، اسی طرح (۶) گروہ بندی پارٹی بازی (۷) فرقہ وارانہ ذہنیت (۸) طبقاتی کشمکش، علاقائی عصبیت کی بنا پر باہمی منافرت (بُغض و عداوت) بدعت و رواج پرستی کی جکڑبندیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین میں غلو اور افراط و تفریط کی شدّت اور گمراہ قوموں کی اندھی تقلید و نقالی یہ سب ایسی تاریکیاں (اندھیرے) ہیں جنکی بنا پر پوری دنیا میں خاص طور پر مسلم معاشرے میں فساد برپا ہے "

اس فساد کا علاج یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے تین بنیادی عقائد و افکار کو ذہنوں میں راسخ کیا جائے، ان کی عام اشاعت کیجائے تاکہ لوگوں کے دلوں کے زنگ صاف ہوں، انکا شعور بیدار ہو اور غفلت کے پردے چاک ہوں "

یہ تین بنیادی اصول یہ ہیں، (۱) ایمان باللہ (توحید) (۲) ایمان بالرّسالت (اتباعِ سُنّت) (۳) ایمان بالآخرت (قیامت پر یقین)

حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالآخرت، ایمان باللہ (توحید) ہی کا ایک حصّہ ہے، آخرت کے بارے میں تمام آیات اور احادیث دراصل اللہ تعالےٰ کی صفت " مالکِ یوم الدین " ہی کی تفسیر و تشریح ہیں "

اسی طرح تقدیر پر ایمان بھی توحید ہی کا لازمی جُزء ہے یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ موت اور موت کے بعد کی زندگی (عالمِ برزخ) دراصل قیامت ہی کا ایک مرحلہ (منزل) ہے، اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی موت کو یاد رکھے جو لذّتوں کو کاٹنے والی اور اقارب و احباب سے چھڑانے والی ہے، اسی طرح میدانِ حشر سے پہلے پیش آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے عالمِ برزخ کی کیفیات و حالات ذہن میں پوری طرح راسخ ہونے چاہئیں، یہی وہ مؤثر اور پائیدار طریقہ ہے جس سے قوم کا روحانی، فکری اور اخلاقی بگاڑ دُور ہو سکتا ہے اور غفلت یا سرکشی کے اندھیرے چھٹ سکتے ہیں۔ اسی اہم مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے محترم جناب عبدالرحمٰن صاحب نے دو اہم اور مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱) موت کے سائے (۲) عالمِ برزخ

راقم الحروف نے یہ دونوں کتابیں مطالعہ کی ہیں مذکورہ بالا مقصد کے لئے یہ دونوں تالیفات انتہائی مفید ہیں۔

اللہ تعالےٰ مصنف موصوف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ دو کتابیں لکھکر نہ صرف یہ کہ مسلم معاشرے پر احسان کیا ہے بلکہ پورے عالمِ انسانیت پر یہ اُنکا عظیم احسان ہے اور دینِ حنیف کی یہ انتہائی پائیدار اور ٹھوس خدمت و نصرت ہے۔ اللہ تعالےٰ اس خدمت کے عوض محترم مصنّف کو آخرت میں عظیم اجر سے نوازے اور دنیا میں اس کو قبولِ عام و خاص کے شرف سے سرفراز فرمائے۔ آمین"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر الزمن عبدالغفار حسن مدیر تعلیم جامعہ تعلیمات اسلامیہ

فیصل آباد ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی

المدرس بالجامعۃ المدینۃ المنورۃ

مجھے مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی اردو زبان میں لکھی ہوئی کتب (موت کے سائے، عالم برزخ، جام طہور اور صبح صادق) پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتابیں زہد وتقویٰ کیلئے انگیخت کرنے والے رقت انگیز مواد کا مجموعہ ہیں جن کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے دل وجان اور ظاہر و باطن کے ساتھ اپنے پروردگار سے ہی تعلق رکھے اور دین و دنیا میں صرف اسی کی خوشنودی کا طلبگار رہو۔ نیز برزخ، قبر اور آخرت کی ہولناک گھاٹیوں کو کبھی فراموش نہ کرے۔

یہ بات نہایت مسرت آمیز ہے کہ مولانا موصوف نے ان کتابوں میں وارد کردہ احادیث وآثار وغیرہ بیان کرنے میں استناد وتحقیق کا خاصا معیار قائم رکھا ہے نظم میں انکی دو کتابیں جام طہور اور صبح صادق میرے خیال میں ان کتابوں کی نظم بندی کی بنیاد بھی ان ارشادات وفرامین پر رکھی گئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے آخرت کی منزلوں اور مسلمان کی ذمہ داریوں کے ضمن سے نکلے ہیں جن میں مسلمانوں کے لیے عبرت ونصیحت اور رجوع الی اللہ کا پیام ہے عمل صالح اور اتباع کتاب وسنت کی دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ انہ مجیب الدعوات۔

کتبہ:۔ الفقیر الی مولاہ، عبدالقادر بن حبیب اللہ السندی، المدرس بالجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورۃ ۱۰/۱/۱۴۰۵ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از رشحاتِ قلم شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح زید مجدہٗ

انسان کی اصل نمود عالم ارواح میں ہوئی اور پھر مختلف اطوار و منازل طے کرتا ہوا عالم شہود میں آیا چنانچہ آیت کریمہ: وَخَلَقَكُمْ اَطْوَارًا (نوح ۱۴) کے تحت مفسرین نے انسان کے خلقی مراحل پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اب عالم شہود کے بعد عالم برزخ اور عالم آخرت کے منازل انسان کے سامنے ہیں، دراصل یہ انسانی نشوونما اور ارتقاء کے مدارج ہیں، جن کی طرف قرآن نے آیت لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (انشقاق-۱۹) میں اشارہ فرمایا ہے۔

عالم دنیا میں پہنچ کر انسان مکلف ہو جاتا ہے۔ اور اُسے عالم برزخ اور عقبیٰ کے لیے تیار کیا جاتا ہے، خلقی اور تکوینی ہدایت کے علاوہ وحی و نبوت کی رہنمائی سے سرفراز ہو جاتا ہے، اور یہ وحی و نبوت کی دولت صرف انسان ہی کو ملی ہے۔ ورنہ دوسری مخلوق کی زندگی کا مدار صرف خلقی اور تکوینی ہدایت پر ہی ہے ——— انسان مکلف ہے، اور یہ اپنے علم و جہل کی وجہ سے حمل امانت کا مکلف ہے۔ گویا دنیوی زندگی اس کی آزمائش کا دور ہے اور اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (الدھر) کا مظہر ہے۔

اس کے عالم دنیا کے اعمال پر ہی آئندہ لذت و الم کا مدار ہے۔ عالم برزخ جو موت کے بعد تا عالم نشور انسان کے مستقر کا نام ہے اس کی حقیقت اور ثبوت پر علمائے شریعت نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیر حاصل بحث کی ہے۔ متاخرین میں امام غزالیؒ اور پھر شاہ ولی اللہؒ صاحب حجۃ اللہ نے عقلی و نقلی دلائل سے برزخی زندگی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اور برزخی زندگی چونکہ دنیوی زندگی کے بعد ایک مستقل مرحلے کا نام ہے۔ تاہم اس زندگی کو بہت سے علماء نے دنیوی زندگی پر قیاس کر کے بہت سی غلط فہمیوں کا ارتکاب کیا ہے۔ اور انبیا و اولیاء کی اس زندگی کو عالمِ شہود کی زندگی ہی قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ دونوں زندگیوں میں واضح فرق موجود ہے۔

اور ایک کے احکام کو دوسری پر قیاس کرنا روح کو مادہ کہنے کے مترادف ہے۔ یہ ایک طویل بحث ہے جس کی طرف ان سطور میں اشارہ ہی ممکن ہے۔ ورنہ حیات النبیؐ پر علماء نے مبسوط مقالے سپردِ قلم کئے ہیں۔ اور پھر علماءِ حقیقت نے اُن اعمال کی خصوصیت سے تتبع کی ہے جو برزخی زندگی میں انسان کے لیے لذت یا الم کا سبب بن سکتے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب میں مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ نے عالمِ برزخ کی حقیقت اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کا ثبوت پیش کیا ہے۔ نیز عبرت آموز اسلوب میں ان اعمال و اسباب سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ جو اس زندگی میں انسان کے لیے راحت یا تکلیف کا باعث بن سکتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے موت کا منظر۔ قبر کی ہولناکی اور دیگر حقائق سامنے آجاتے ہیں جن سے انسان مابعد الموت دوچار ہونے والا ہے۔ پڑھنے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور پھر مولانا نے احادیث اور رقت انگیز واقعات سے ایسا تسلسل قائم کیا ہے۔ کہ کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ انسان کا دل نرم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور دنیا سے بے رغبتی اور فکرِ آخرت کا جذبہ دامنگیر ہو جاتا ہے۔ اور خوف و رغبت کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ	اُس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں
يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ	اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں

(الاسراء ۵۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ صفت ہے جو کہ ایک مومن سے مطلوب ہے اور اسے اصل ایمان قرار دیا جا سکتا ہے۔

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَآءِ وَالْخَوْفِ ۔	ایمان اُمید و بیم کی حالت کا نام ہے ۔

دراصل ایمان بالآخرۃ ہی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو محاسبہ نفسانی پر مجبور کرتی ہے اور قبر و قیامت کے احوال کا تصور ہی گناہوں سے دُور رکھ سکتا ہے جس کسی کو مرنے کے بعد پروردگار کے سامنے محاسبۂ اعمال پر یقین ہوگا وہ کبھی بھی دنیاوی زیب و زینت کا گرویدہ ہو کر خواہشِ نفسانی کا اسیر نہیں بنے گا۔ اور ہمیشہ تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کرے گا الغرض پیشِ نظر کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اس طرح یہ کتاب فلاح و نجات کے لیے معاون ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو صالح اعمال کی توفیق دے۔ اور سب سے بڑا نیک عمل یہ ہے۔ کہ انسان دینی کتابوں کے مطالعہ میں اپنے اوقات صرف کرے اور علمِ دین کے حاصل کرنے میں کوشاں رہے۔

امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اپنے اوقات علمِ دین میں صرف کرتے ہیں یہ علم کے بعد عمل کا مرحلہ کب آئے گا تو امام اہل سنت نے فرمایا۔

علمنا ھو العمل	کہ یہ علم ہی دراصل عمل ہے

ہمارے اب شیخ طریقت فرمایا کرتے تھے کہ صوفیہ کرام مجاہدات سے کچھ کشف حقائق کو پہنچے ہیں۔ مگر علمائے دین جو مجاہدہ سمجھ کر دینی علوم کی تدریس میں مشغول رہتے ہیں موت کے ساتھ ہی اُن پر کشفِ حقائق کے ابواب وا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ان اصحاب مجاہدات سے کہیں آگے گزر جاتے ہیں ——— الغرض علوم شرعیہ مطالعہ اور درس و تدریس وغیرہ علمی مجاہدات سے مانع رہتا ہے۔ مگر یہ ایک ایسا عمل ہے جو ہر قسم کی علمی عبادت کے ثواب سے بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں علم دین میں اخلاص کی دولت سے سرفراز کر دے تو ایک معلم ہزار صوفی پر بھاری ہے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ	یہ اللہ کا فضل ہے (جو کہ) اللہ جس پر
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو	چاہتا ہے کرتا ہے۔ اللہ بڑے
الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الحدید ۲)	فضل والا ہے۔

محمد عبدہ الفلاح قاسم منزل۔ حاجی آباد۔ فیصل آباد
۲۵ دسمبر ۱۹۸۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

انسان پیدا ہوتے ہی شارعِ موت پر اپنا سفر شروع کر دیتا ہے۔ وہ اپنی پہلی منزل پر موت سے ہمکنار ہو کر عالمِ برزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ عالم برزخ میں اُسے کیا پیش آتا ہے؟ وہ کن حالات سے دوچار ہوتا ہے؟ یہ ہمارے فہم و ادراک سے ماوریٰ ہے

ہمارے حواسِ خمسہ آنکھ کی بصارت۔ کان کی سماعت، زبان کا ذائقہ ناک کا سونگھنا۔ ہاتھ کا لمس بھی حیاتِ بعد الممات کے واقعات کا احساس و ادراک نہیں رکھتے، موت کے بعد قیامت تک کے زمانے کا نام برزخ ہے۔ یہ دُنیا اور آخرت کی زندگی کے درمیان ایک وقفہ اور ایک پردہ ہے۔

برزخ کے لغوی معنی پردہ ہیں، عالمِ برزخ ایک ایسا حجاب ہے۔ کہ اس کے حالات کا مشاہدہ ہماری نگاہ نہیں کر سکتی، اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ قوت ہی عطا نہیں فرمائی کہ وہ اہلِ برزخ کے حالات دیکھ سکے یا سُن سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ایک قبرستان سے گزر رہے تھے۔ کہ خچر بدکا۔ آپ نے اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ اس قبرستان میں یہودیوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور میں جو کچھ سُن رہا ہوں اگر اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں وہ تمہیں بھی سُنا دے تو تم اپنے مُردے دفن کرنا چھوڑ دو، (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

عالمِ برزخ کا عذاب و ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و مصلحت کے تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی نظروں سے پس پردہ رکھا ہے۔ اِس جہانِ رنگ و بُو میں ایک لاکھ سے زائد انبیاء علیہم السلام جلوہ افروز ہوئے یہ ایسا سلسلۂ رُشد و ہدایت تھا کہ جو لوگ ایمان نہ لانے کے باوجود اور درپئے آزار رہنے کے باوصف اُن کی پاک بازی، راست گوئی، اور بلندیٔ اخلاق کے معترف تھے۔ اور اُن کی پاک دامانی پر کسی بھی بداخلاقی کا داغ لگانے کی جرأت نہیں کر سکے ـــــ اُس مقدس گروہ کا عقیدہ اور اعلان ہے۔ اور تمام آسمانی کتب اس پر شاہد ہیں۔ کہ مرنے کے بعد عالمِ برزخ میں انسان کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو کہ قیامت تک رہتا ہے۔ پھر میدانِ حشر میں حساب و کتاب کے بعد انسان کو جنت یا جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتیں ہمیشہ کے لیے ہوں گی۔ اور اللہ کے نافرمانوں کے لیے جہنم کا عذاب بھی دائمی ہوگا۔

اس کتاب میں قرآن۔ حدیث اور استدلال کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ میت کسی حالت میں بھی ہو، وہ قبر کے اندر ہو یا باہر۔ اس کا جسم آگ میں جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی گئی ہو یا ہوا میں اڑا دی گئی ہے۔ یا جانور کھا گئے ہوں، یا سمندر کی تہہ میں چلی گئی ہو، یا جسم کے الگ الگ ٹکڑے کر کے۔ اور اُن ٹکڑوں کو ادویات سے محفوظ کر کے عجائب خانوں یا ہسپتالوں میں رکھ دیا گیا ہو، ان تمام صورتوں میں برزخ کا عذاب و ثواب میت کو ہوتا ہے۔ اس کی رُوح اور جسم کے منتشر ایک ایک جزء، ایک ایک ذرّے کو ہوتا ہے۔ یہ عذاب و ثواب کس طرح ہوتا ہے؟ جبکہ اگر دفن کرنے سے چند روز بعد قبر کھولی جائے۔ تو میت قبر میں جیسی دفن کی تھی ویسی پڑی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی تغیر دیکھنے میں نہیں آتا۔ اور قبر میں عذاب و ثواب کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اور بعض اوقات میت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جسم یا اُس کے الگ الگ اعضا قبر سے باہر برسوں پڑے رہتے ہیں۔ تو اس حالت میں برزخ کے عذاب و ثواب کے مسئلہ کی کیا حیثیت رہی؟ اس کتاب "عالم برزخ" میں انہی مسائل پر بحث ہے۔ موت اور قبر کا معاملہ ہر شخص کے پیش آنے والا ہے۔ محسن عالم، رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ ۔ (الترغیب ج ۴ ص ۲۳۶)	بیجا خواہشات کو کچلنے والی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

نیز فرمایا:۔

نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ۔ (الترغیب ج ۴ ص ۳۵۸)	میں نے تمہیں (ابتدا میں) قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ اب تمہیں سنت و بدعت کا علم ہو چکا ہے، لہذا قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

میں نے مندرجہ بالا احادیث کے پیش نظر دو کتابیں بیک وقت تالیف کی ہیں، ایک کا نام ہے "موت کے سائے" اس کتاب میں موت کی فکر۔ اس کی تیاری اور موت کے وقت انبیاء، علماء و صلحاء و اتقیاء اور اولیاء اللہ کے اقوال اور اُن کے مستند حالات درج کئے ہیں۔ تاکہ ہم سلف صالحین کے اقوال و اعمال کی رہنمائی میں موت کی فکر اور اس کے لیے تیاری کریں، اور زندگی مستعار کو غفلت و عشرت میں ضائع نہ کریں۔

دوسری کتاب "عالم برزخ" جو آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ اس میں عالم برزخ پر بحث ہے کیونکہ موت کے فوراً بعد برزخ کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے، اور برزخ کے حالات نہایت درجہ پُر اسرار اور خوفناک ہیں، عالم برزخ میں بقید حیات کوئی نہیں گیا اور وہاں جانے کے بعد واپس کوئی نہیں آیا، لہذا وہاں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفصل و مکمل حالات سے ہم قطعی ناواقف ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جس چیز کا ہمیں علم نہیں۔ اور جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا یا جس چیز کا تصور ہمارے دماغ میں نہیں آتا۔ اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس طرح بہت سے حقائق کا انکار ہو جائے گا۔ جو کہ ہماری نادانی اور بدیقینی پر منتج ہوں گے۔

عالم برزخ کے مخفی حالات کی جس قدر نقاب کشائی بذریعۂ وحی الٰہی جملہ پیغمبروں اور صحائف سماوی کے ذریعہ ہوئی ہے اُس کا تذکرہ مع حوالہ جات اور اس سلسلہ میں علماء و فقہاء کے مستند اقوال آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔ اور اس مسئلہ کو قندیل عقل و دانش سے حتی المقدر منور کیا گیا ہے۔ اور بحث کی گئی ہے تاکہ موت سے ملاقی ہونے سے قبل ہم عالم برزخ کے حالات سے آگاہ ہو جائیں۔ اُن اعمال کو بجالائیں جن کے ذریعہ وہاں کے عذاب سے محفوظ رہیں۔ اور اُن افعال سے اجتناب کریں۔ جن کے باعث وہاں عذاب ہوتا ہے۔ اس کتاب میں اُن اعمال کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جن سے ہم عذاب قبر سے مامون و محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور اُن افعال کو مفصل طور پر بیان کیا گیا جن کی وجہ سے انسان عذاب قبر کا شکار ہوتا ہے۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ اس سے قبل میری ایک کتاب "جام طہور" چھپ چکی ہے۔ جو کہ نظم و نثر کا مجموعہ ہے جس کا حصہ نثر فکر آخرت اور حرمین شریفین کے حالات اور حصہ نظم حمد، نعت۔ اخلاقیات پر مشتمل ہے۔ تازہ نظموں کا مجموعہ بنام "صبح صادق" بھی چھپ چکا ہے نظموں کا تیسرا مجموعہ "شمع فروزاں" زیر طباعت ہے اس کتاب میں ایک شعر کے علاوہ (جو کہ صفحہ ۲۰۹ پر درج ہے) تمام اشعار اس عاجز کے اپنے ہیں۔ کتاب میں کوئی بھی غلطی نظر آئے مجھے فوراً مطلع فرمائیں میں بصد شکریہ انشاء اللہ آئندہ شائع میں اسکی اصلاح کرنے کی کوشش کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عبدالرحمٰن عاجز ۲۴ ف ۱۹۹۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اوّلین مؤدّبانہ گزارش

قابلِ صد احترام پیارے بھائیو اور پیاری بہنو! عزیزو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ ہم سب پر راضی ہو جائے (آمین) اس کتاب میں کسی مسلک سے متعلق کوئی بحث نہیں، اور نہ ہی کوئی اختلافی مسئلہ ہے۔ بلکہ اپنے ہر پیارے بھائی اور پیاری بہن اور خود اپنے نفس کے روبرو ایک سوچ، ایک فکر، ایک غور طلب معاملہ رکھا گیا ہے۔ جس سے کہ ہم سب کا مشترکہ اہم تعلق ہے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب کے مضامین اصلاحِ اعمال و احوال کے لئے مفید پائیں تو وہ اپنے حلقۂ احباب میں اس کے تعارف کی کوشش فرمائیں۔ اہلِ ثروت مخیر حضرات اسے زیادہ سے زیادہ خرید کر عوام میں لوجہ اللہ تقسیم فرمائیں۔ اس کتاب کو اپنے اُن بھائیوں اور بہنوں تک خود پہنچائیں جنہیں ان کے بے شمار مشاغل کے سبب درسِ قرآن و حدیث میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

حصولِ ثواب اور بندگانِ خدا کے اعمال و احوال کی اصلاح اس کتاب کی اساسی غایت ہے۔ اس طرح وہ بھی کارِ خیر میں شریک ہو کر عند اللہ اجر و ثواب کے مستحق ہونگے۔ اُن کی اس کوشش سے اگر کسی ایک بھائی، ایک بہن کی اصلاح ہو گئی۔ اور وہ جہنّم کے عذابِ الیم سے نجات پا کر جنّت کی لازوال نعمتوں کے مستحق ہو گئے۔ تو اُن کا یہ عظیم کارنامہ ہو گا۔ اور انسانیت کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہو گی اور ممکن ہے اُن کا یہ مخلصانہ عمل اُن کی اپنی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

محتاجِ دعا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی۔ ۲۰/ دسمبر ۱۹۸۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ برزخ

جس نے دیکھا ہے عالمِ برزخ
وہ کہے کیا ہے عالمِ برزخ

دو جہاں کی فضاؤں کے مابین
ایک پردہ ہے عالمِ برزخ

جس کی تفہیم عقل سے نہ ہوئی
وہ معمّا ہے عالمِ برزخ

کچھ احادیث کے حوالے سے
اتنا کھلتا ہے عالمِ برزخ

کہیں جنّت کہیں جہنّم سے
ملتا جلتا ہے عالمِ برزخ

لوٹتا ہی نہیں جہاں سے کوئی
ایسا خطّہ ہے عالمِ برزخ

جاوداں راحت و اذیّت کا
اک دوراہا ہے عالمِ برزخ

راہ میں رُک کے سانس لینے کو
ایک وقفہ ہے عالمِ برزخ

اہلِ توحید و اہلِ دیں کے لئے
خُلد جیسا ہے عالمِ برزخ

اہلِ شرک اور اہلِ شر کے لئے
قید خانہ ہے عالمِ برزخ

جس کو کہتے ہیں منزلِ آخر
اُس کا رستہ ہے عالمِ برزخ

موت کے بعد جو جہاں بھی ہے
وہی اُس کا ہے عالمِ برزخ

اپنا اپنا عمل ہے اے عاجزؔ
اپنا اپنا ہے عالمِ برزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

برزخ کا مفہوم

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون ۱۰۰)

اور اُن کے آگے ایک پردہ ہے۔ (اُن کے) دوبارہ اُٹھائے جانے کے دن تک۔

برزخ کے لفظی معنی حاجز اور فاصل کے ہیں۔ دو حالتوں یا دو چیزوں کے درمیان جو چیز فاصل ہو اُسے برزخ کہتے ہیں۔ اسی لیے موت کے بعد قیامت اور حشر تک کے زمانے کو عالمِ برزخ کہا جاتا ہے۔ جو حیاتِ دنیوی اور حیاتِ اُخروی کے درمیان حدِ فاصل ہے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْبَرْزَخُ اَلْحَاجِزُ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں برزخ دنیا اور آخرت کے درمیان پردہ کا نام ہے۔

برزخ دُنیا و آخرت کے درمیان کا وقت ہے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ اَلْبَرْزَخُ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَيْسُوْا مَعَ اَهْلِ الدُّنْيَا يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا مَعَ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ

محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ برزخ دُنیا و آخرت کے درمیان کا وقت ہے۔ اہلِ برزخ نہ تو دنیا والوں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔ اور نہ آخرت والوں کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُجَازَوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ (ابن کثیر ج ۳ ص ۲۵۶) اپنے اعمال کی جزا و سزا پاتے ہیں۔

اس زمانہ میں بھی اگرچہ مومن اور کافر کو قبر کا عذاب اور ثواب ملتا ہے۔ مگر دائمی جزا اور سزا قیامت کے روز جنت اور جہنم میں داخلہ سے ملے گی۔

وَقَالَ اَبُوْصَخْرٍ اَلْبَرْزَخُ لِلْمَقَابِرِ لَاھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَاھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ فَھُمْ مُقِیْمُوْنَ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (ابن کثیر ج ۳ ص ۲۵۶)

حضرت ابوصخرہ کا قول ہے کہ برزخ مقابر کو کہتے ہیں، اہل مقابر نہ تو دنیا میں ہیں اور نہ آخرت میں۔ بلکہ وہ قیامت تک یہیں مقیم ہیں۔

موت کے بعد روح انسانی ایک دوسرے عالم میں رہتی ہے۔ اور حشر کے وقت تک رہے گی۔ اسی کا اصطلاحی نام عالم برزخ ہے۔

قَالَ الْجَوْھَرِیُّ اَلْبَرْزَخُ الْحَاجِزُ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ وَالْبَرْزَخُ مَابَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ وَقْتِ الْمَوْتِ اِلَی الْبَعْثِ فَمَنْ مَّاتَ فَقَدْ دَخَلَ فِی الْبَرْزَخِ

امام جوہری رح فرماتے ہیں کہ برزخ دو چیزوں کی حد فاصل کا نام ہے جو کہ دنیا اور آخرت کے درمیان ہے۔ اور یہ موت کی گھڑی سے قیامت تک کا زمانہ ہے۔ پس جو مر گیا وہ برزخ میں داخل ہو گیا۔

وَقَالَ رَجُلٌ بِحَضْرَۃِ الشَّعْبِیِّ رَحِمَ اللّٰہُ فُلَانًا فَقَدْ صَارَ مِنْ اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ فَقَالَ لَمْ یَصِرْ مِنْ اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَلٰکِنَّہٗ صَارَ مِنْ اَھْلِ الْبَرْزَخِ لَیْسَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ۔ (تفسیر القرطبی جلد ۱۲ ص ۱۵۱)

حضرت شعبیؒ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، کہنے لگا فلاں شخص پر اللہ رحم کرے وہ اہل آخرت میں سے ہو گیا۔ حضرت شعبیؒ نے فرمایا وہ آخرت والوں میں سے نہیں بلکہ اہل برزخ میں سے ہو گیا۔ نہ وہ اہل دنیا میں سے ہے اور نہ اہل آخرت میں سے۔ (تفسیر القرطبی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ رحمٰن میں خالق کائنات اپنی صنعت گری کے بیان میں ارشاد فرما رہا ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝	اسی نے دو دریاؤں کو ملایا کہ باہم ملے ہوئے
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝	بھی ہیں (اور) دونوں کے درمیان ایک
(الرحمٰن ۱۹-۲۰)	حجاب (بھی) ہے کہ دونوں ایک دوسرے
	پر بڑھ نہیں سکتے۔

جملہ ماہرین ارضیات اس امر پر متفق ہیں کہ سطح زمین کے نیچے پانی کے دو مستقل نظام جاری ہیں، ایک سلسلہ آبِ شور کا ہے، جو سمندروں سے ظاہر ہوتا ہے دوسرا سلسلہ آبِ شیریں کا ہے، جو کنوؤں، دریاؤں اور جھیلوں سے نکلتا ہے، انسانی زندگی کے واسطے ہر دو نظام اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہیں۔ اس آیت میں اس حکمت و صنعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دونوں نظام پوری طرح قائم بھی ہیں اور پھر ایک دوسرے میں مدغم نہیں ہونے پاتے ـــــ آبِ شور اور آبِ شیریں کے درمیان حدِ فاصل کے لیے یہاں لفظ برزخ استعمال ہوا ہے آبِ شور و شیریں دونوں کے درمیان برزخ یعنی حجاب ہے۔ سورۂ رحمٰن کی اس آیت اور مندرجۂ ذیل سورۂ فرقان کی آیت میں برزخ کے معنی پردہ اور حجاب کے ہیں۔ جو میٹھے اور کھاری پانی کے درمیان بتایا گیا ہے ـــــ

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا	اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے چلائے دو
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ	دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا	کھاری ہے کڑوا۔ اور دونوں کے درمیان
مَّحْجُوْرًا ۝ (الفرقان ۵۳)	ایک حجاب، ایک مانع قوی رکھ دیا۔

اسی لحاظ سے دنیا اور آخرت کے درمیان کا وقفہ جو کہ دونوں جہانوں کے درمیان ایک پردہ ایک حجاب ہے۔ اس کا نام بھی برزخ ہے۔ جیسا کہ علمائے دین نے فرمایا ہے اور کتبِ لغات میں لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں جس مظہر فطرت کا ذکر ہے وہ زمانہ قدیم سے انسان کے علم میں تھا وہ قدیم ترین زمانے سے انسان کو معلوم تھا، وہ یہ کہ دو دریاؤں کے پانی جب باہم مل کر بہتے ہیں تو وہ ایک دوسرے میں شامل نہیں ہو جاتے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی آیت مندرجۂ بالا کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ چاٹگام (بنگلہ دیش) سے اراکان (برما) تک دو دریا مل کر بہتے ہیں۔ ایک کا پانی سفید ایک کا سیاہ۔ سیاہ پانی میں سمندر کی طرح طوفانی تلاطم اور تموج ہوتا ہے۔ اور سفید پانی بالکل ساکن رہتا ہے۔ کشتی سفید پانی میں چلتی ہے۔ اور دونوں پانیوں کے درمیان ایک دھاری سی برابر چلی گئی ہے۔ ایک طرف کا پانی میٹھا اور دوسری طرف کا کھاری ـــــ اسی طرح سمندر کے ساحلی مقامات پر جو دریا بہتے ہیں۔ اُن میں سمندر کے اثر سے برابر مدوجزر (جوار بھاٹا) آتا رہتا ہے مد کے وقت جب سمندر کا پانی ندی میں آجاتا ہے۔ تو میٹھے پانی کی سطح پر کھاری پانی بہت زور سے چڑھ جاتا ہے لیکن اس وقت بھی دونوں پانی آپس میں نہیں ملتے۔ اُوپر کھاری رہتا ہے نیچے میٹھا۔ اس کے بعد جب جزر ہوتا ہے تو اُوپر سے کھاری پانی اتر جاتا ہے اور میٹھا پانی جوں کا توں رہتا ہے۔ الہ آباد (بھارت) میں گنگا اور جمنا کے سنگم پر دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ دونوں دریا ملنے کے باوجود الگ الگ بہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور درمیان میں ایک لکیر مسلسل چلی گئی ہے (علم جدید کا چیلنج) صفحہ ۱۶۹

اللہ رے یہ قدرت کامل کا کرشمہ
پانی ہے زمیں کا کہیں میٹھا کہیں کھارا (عاجزؔ)

عالم برزخ میں جزا و سزا عقل کی روشنی میں

جس طرح دوربین دیکھنے والا دوربین کے ساتھ بہت سی دُور کی چیزیں دیکھ لیتا ہے۔ جو دوسرے اشخاص نہیں دیکھ سکتے خوردبین کے ذریعہ پانی اور خون میں وہ جراثیم نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجاتے ہیں جنہیں بلا واسطہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ ٹیلیفون اور وائرلیس کے ساتھ ہم ہزاروں میل دُور ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے ہیں جب کہ وہی بات چیت پس دیوار اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کرنا ناممکن ہے۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے پاس بھی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے عالم آخرت کے حقائق اس راہ میں پیش آنے والے مراحل کے وہ ہولناک واقعات بیان کرتے ہیں جو کہ ہمارے فہم و فراست سے بالاتر، ہمارے علم و ادراک کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں جنہیں نہ تو کسی نے اپنے کانوں سے سنا اور نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ذریعہ وحی ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرشتہ (جبریل علیہ السلام) اُن کے پاس آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبریں انہیں دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝	وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں بناتے
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝	بلکہ (اُن کا کلام تو) تمام تر وحی ہے جو اُن کے
(النجم - ۴)	پاس بھیجی جاتی ہے۔

جس طرح ریسیور "آلۂ ٹیلیفون" کو کان سے لگانے والا ہی آنکھوں سے اوجھل ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے انسان کی بات سُن رہا ہوتا ہے۔ اور پاس بیٹھے ہوئے دوسرے کسی بھی انسان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں ہوتی کہ وہ کیا سُن رہا ہے اسی طرح وحی کی خبر بھی پیغمبر ہی سُن سکتا ہے اور وہ وحی لانے والے فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھ بھی سکتا ہے، مگر پیغمبر کے ارد گرد بیٹھے ہوئے کسی شخص کو بھی اس کا کچھ علم نہیں ہوتا۔

کسی نبی کو نبی مان لینے اور اس پر ایمان لانے کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ ہم نے پورے اطمینان اور کامل یقین کے ساتھ اس بات کو تسلیم کر لیا ہے اور دل و جان سے مان لیا ہے کہ وہ جو عالم آخرت کی ایسی بات اور ایسا حال ہمیں بتلاتا ہے کہ جو نہ تو کبھی ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سنا اور نہ ہماری آنکھوں نے دیکھا۔ اور نہ وہ کبھی ہمارے علم و احساس کی گرفت میں آیا وہ سب سچ اور وہ سب حق ہے۔ صبح کا سورج اپنے مقررہ نظام کے خلاف بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع تو ہو سکتا ہے۔ مگر نبیؐ کی بات پیغمبرؐ کا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام جو کچھ بتلاتے ہیں۔ جو خبر ہمیں دیتے ہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے وحی (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ اُن کے پاس پہنچتی ہے۔ اور وہ اس خبر وحی میں ذرا کمی بیشی اپنی طرف سے نہیں کرتے اور نہ ہی کر سکتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی جس کی خبر دی۔ اس سلسلہ میں مندرجۂ ذیل آیت شریفہ کا مفہوم سمجھ لینا کافی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے اقوال کی سچائی کی خود ضمانت دے رہا ہے۔ اور بصورتِ دیگر اگر وہ وحیِ الٰہی کے ساتھ اپنی طرف سے کچھ ملا کر اپنی اُمت کے سامنے پیش کریں تو انہیں سخت ترین تنبیہ کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ۝

(الحاقۃ ۴۴۔۴۷)

اور اگر (یہ پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ باتیں لگا دیتے تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم اُن کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی اُن کا اس (سزا) سے بچانے والا نہ ہوتا۔

انبیاء علیہم السلام نے پسِ ممات، عالم برزخ۔ قبر۔ قیامت۔ جنت اور دوزخ کے متعلق جو کچھ ہمیں بتلایا ہے۔ بظاہر وہ حیران کُن اور محال ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ غیر ممکن نہیں، اسی دنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو بظاہر حیرت انگیز اور محال ہیں مگر اُن کی حقیقت اور وجود ہمارے سامنے ہے۔ مثلاً زمین ہی کو لے لیجئے جس پر ہم چل پھر رہے ہیں مٹی کی خاصیت ہے کہ وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی۔ آپ نصف گلاس پانی لے لیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں تھوڑی سی مٹی ڈال مٹی گلاس میں پانی کی سطح پر نہیں ٹھہرے گی۔ بلکہ گلاس کے پیندے میں پانی کے نیچے بیٹھ جائے گی

لیکن ہزاروں لاکھوں میل طویل وعریض زمین اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پانی پر بچھا رکھی ہے جب ہم زمین کھودتے ہیں نیچے سے پانی برآمد ہوتا ہے۔

ہزاروں سالوں سے یہ زمین اسی طرح پانی پر بچھی ہوئی ہے۔ اور انسان اس پر آباد ہیں۔ آہستہ آہستہ پانی میں نہیں ڈوبی۔ پانی کی تہہ میں جا کر نہیں بیٹھی بلکہ جوں کی توں پانی کی سطح پر بچھی ہوئی ہے۔ اور جمی ہوئی ہے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۝ (طٰهٰ ۵۳)	یہ اسی ذات کی صفت ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنا دیا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنا دیئے۔ اور آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف قسم کے طرح طرح کے نبات پیدا کئے۔
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ (الذاریات ۴۸)	اور زمین کو ہم نے فرش بنایا سو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔
اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا (غافر ۶۴)	وہ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارا ٹھکانا بنایا۔
وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۢ بَهِیْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ (ق ۷-۸)	اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں۔ جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ذرا آسمان کی طرف نظر اٹھایئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ (قٓ ۶)	کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ کہ ہم نے اُسے کیسا بنایا اور ہم نے اسے آراستہ کیا۔ اور اُس میں کوئی رخنہ (سوراخ) تک نہیں۔

آسمان کی رفعت وعظمت، وسعت وپہنائی، استحکام وخوشنمائی، چاند، سورج، تاروں سے اس کی زینت اور بغیر ستونوں کے اُس کا قیام مالک الملک، رب السمٰوٰت والارض کی کس قدر عظیم اور حیرت انگیز صنعت گیری ہے۔ سورۂ ملک میں ارشاد ہو رہا ہے:۔

اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ (الملک ۵)	جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کر دیئے۔ تو خدائے رحمٰن کی صنعت میں کوئی فتور نہ دیکھے گا۔ سو تو پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ، نگاہ ہی آخر ذلیل درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی۔ ہم نے بیشک قریب کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر رکھا ہے۔ اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اور ہم نے اُن کے لیے دوزخ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔
وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ (الحجر ۱۵)	اور بالیقین ہم نے آسمان میں بڑے ستارے بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے اُن سے آراستہ کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا (الانبیآء ۳۲) — اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ (الفرقان ۶۱) — بہت عالیشان ہے وہ جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس میں ایک چراغ (سورج) اور روشن چاند بنایا۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ۝ (الصافات ۶) — بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے ساتھ مزین کر دیا۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ (البقرہ ۱۶۴) — بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے

زمین و آسمان کا یہ حیرت انگیز اور زبردست نظام قدرت جو کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ہمیں مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس کائنات کے خالق و مالک نے اپنے معتمد فرشتے روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام کے توسط سے الصادق المصدوق امین الانبیاء اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے پاس عالم آخرت اور قبر و قیامت کے وہ واقعات بیان کئے وہ خبریں بھیجیں کہ جنہیں نہ کبھی ہمارے کانوں نے سنا اور نہ ہماری آنکھوں نے دیکھا اور نہ کبھی ہمارے دلوں میں ان کا احساس ہوا۔

وہ سب کا سب حق سب کا سب سچ ہے ——— اس لیے کہ جو ہمارے مشاہدات کا خالق ہے۔ وہ پس پردۂ موت واقعات و حالات کا بھی خالق اور ان پر قادر ہے۔

جو کہ رہینگے قبر و قیامت کے واقعات — یہ وحی آسمان ہے کوئی داستان نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب

عالم برزخ کا ایک نمونہ ہے

جو لوگ عالم برزخ (قبر) میں عذاب و ثواب کے قائل نہیں یا اس میں شک کرتے ہیں وہ لوگ خواب کی کیفیت پر غور کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس قدرت اور اس حیرت انگیز کرشمے کے متعلق سوچیں تو عالم برزخ (قبر) کی حقیقت پر یقین لانے کے سوا چارہ نہیں۔

سونے والے کی حالت برزخ کا ایک نمونہ ہے۔ خواب میں جو تکلیف یا راحت ہوتی ہے وہ براہ راست روح کو ہوتی ہے اور روح کے واسطے سے بدن بھی متاثر ہوتا ہے اور کبھی یہ تاثیر اتنی قوی ہوتی ہے۔ کہ مشاہدے میں بھی آجاتی ہے۔ مثلاً کسی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے مار رہا ہے اور وہ چیخ رہا ہے۔ جب بیدار ہوا تو چوٹ کا نشان جسم پر دیکھا یا خواب میں دیکھا کہ کوئی چیز کھائی۔ پھر بیدار ہوا تو اس کا ذائقہ منہ میں محسوس کرتا ہے۔ بلکہ بھوک اور پیاس بھی جاتی رہتی ہے۔ بعض دفعہ یہاں تک نوبت آتی ہے۔ کہ خواب دیکھنے والا خواب ہی میں کھڑا ہو جاتا ہے اور بیدار شخص کی طرح مارتا۔ پکڑتا اور دھکے دیتا ہے۔ حالانکہ وہ نیند میں ہوتا ہے اور ہر بات سے بے خبر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب روح متاثر ہوئی تو اسے بدن سے باہر رہ کر بدن سے مدد مانگی کیونکہ اگر بدن میں داخل ہو جاتی تو وہ بیدار ہو جاتا۔ اور ہر بات محسوس کرنے لگتا۔

پھر جب حالت خواب میں ایک ادنیٰ قسم کے تجرد سے روح براہ راست متاثر ہونے لگتی ہے تو برزخ میں جبکہ اعلیٰ قسم کا اور پورا پورا تجرد پایا جاتا ہے بدرجہ اولیٰ براہ راست روح متاثر ہوتی ہے۔ اور اس کے تاثر سے بدن بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاثر ہوتا ہے کیونکہ موت سے ارواح کا تعلق اجسام سے بالکل ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ یک گونہ تعلق قائم رہتا ہے خواہ اجسام جوں کے توں باقی ہوں۔ یا اُن کے اجزاء پراگندہ ہو کر مٹی وغیرہ میں مل کر دوسری شکلیں اختیار کر چکے ہوں۔ اور قیامت کے دن براہِ راست اجسام اور ارواح دونوں متاثر ہوں گے۔ جب یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔ تو خود بخود مذکورہ بالا تمام اعتراضات کا جواب سمجھ میں آجائیگا۔ اور یہ بھی سمجھ میں آجائے گا کہ رسولِ معصوم کی بتائی ہوئی تمام باتیں عقلِ سلیم کے مطابق اور برحق ہیں۔ اور الجھن سوءِ فہم اور کم علمی کی بنا پر ہے۔

یہ حیرت انگیز بات نہیں؛ کہ دو شخص ایک ہی بستر پر سو رہے ہیں۔ مگر ایک کی روح نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ اور دوسرے کی روح عذابِ الیم میں مبتلا ہے۔ پھر دونوں جاگتے ہیں۔ تو اپنے اپنے جسموں پر نعمت اور عذاب کے نشانات دیکھتے ہیں۔ برزخ کا معاملہ تو اس سے بھی عجیب ہے۔

جمہور دیگر علماء یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ اس آیت میں آخرت سے مراد "عالم برزخ" ہے۔ اور قرائن بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ قیامت میں قولِ ثابت پر قائم رہنا کونسی بڑی بات ہوگی۔ جب کہ ہر چیز اس وقت نمایاں تر ہوگی۔ اس لیے اس آیت میں آخرت سے مراد عالم برزخ کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک اور حدیث میں تصریحاً بیان ہے کہ قبر (یعنی برزخ) آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل ہے۔ (ابن ماجہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے اس آئندہ زندگی کو "دو دور" میں تقسیم کیا ہے۔ ایک موت سے لے کر قیامت تک اور دوسرا قیامت سے لے کر ابد تک جس میں پھر موت نہیں۔ پہلے دور کا نام "برزخ" اور دوسرے کا نام "بعث" یا حشر و نشر اور قیامت ہے۔ اور ان سب کے معنی جی اٹھنے۔ اکٹھے کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے۔ اور کھڑے ہونے کے ہیں لیکن ان سب سے مقصود ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ موجودہ دنیا کے خاتمے کے بعد دوسری دنیا کی حقیقت ہے۔ اور اسی لیے اس دوسری دنیا یا اس کے عالم کا نام قرآن کریم میں اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃِ اور عُقْبَی الدَّارِ وغیرہ ہے جس کے معنی دوسرے یا پچھلے گھر کے ہیں۔

تورات وانجیل میں برزخ وقیامت کی تفصیل نیز یہ کہ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے انسان کی روح کس حالت اور کیفیت میں رہے گی مذکور نہیں ہے لیکن اسلام میں یہاں بھی اشکال وابہام نہیں بلکہ کلی تفصیل سے تذکرہ ہے اور بتایا ہے کہ موجودہ عالم کے علاوہ عالمِ برزخ اور میدانِ قیامت ہمارے سزا وجزاء کے دو مقام ہیں شخصی موت کے بعد ہر شخص عالمِ برزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہاں اس کے ذاتی معاملات شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے مقررہ وقت پر جس کو خدا نے اپنی مصلحتوں اور حکمتوں کے لحاظ سے طے کر لیا ہے۔ سلسلۂ خلق کے خاتمہ پر جب دنیا پر عام موت اور فنا طاری ہوگی دوسری زندگی کا دور شروع ہو جائے گا جو تمام تر ہماری پہلی دنیا میں ہمارے اچھے یا برے اعمال کا سراپا عکس ہوگا چنانچہ سورۂ توبہ کی حسبِ ذیل آیت میں ہمارے ان تینوں ادوارِ زندگی کا ذکر ہے۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ (توبۃ ۱۰۱)

ہم اُن کو دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

عذاب کی یہ تینوں منزلیں ہیں۔ دنیا۔ برزخ۔ قیامت

ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ اس موجودہ دنیا میں جسم (مادہ) نمایاں اور روح پوشیدہ ہے۔ اور روح کو جو مسرت یا تکلیف یہاں پہنچتی ہے وہ صرف اسی مادی جسم کے ذریعے پہنچتی ہے۔ ورنہ درحقیقت اس کی براہ راست راحت ولذت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مادی دنیا میں کوئی امکان نہیں۔ دوسرے عالم میں جس کو برزخ کہا گیا ہے روح نمایاں ہوگی، اور جسم پس پردہ چلا جائے گا۔ وہاں جو راحت یا تکلیف پہنچے گی، وہ دراصل روح کو پہنچے گی اور جسم اس کے زیر اثر ہوتے ہوئے متاثر ہوگا لیکن اس تیسرے عالم میں جہاں سے حقیقی اور غیر فانی زندگی شروع ہوتی ہے روح اور جسم دونوں نمایاں ہوں گے اور دونوں کی لذت یا تکلیف کے مظاہر بالکل الگ الگ ہوں گے۔ سیرت النبی ج ۴ ص ۔ ۶۲۶ — ۶۲۸

اگر موت کے بعد کچھ ہوا تو پھر؟

جب کہ موت کے بعد کچھ نہیں تو پھر کچھ کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے لیکن اگر کچھ ہُوا ؟ تو پھر اُن کا پرسانِ حال کون ہوگا جو موت کے بعد کے لیے کچھ بھی عمل نہیں کرتے ؟ کیا عافیت کے پہلو کا یہ تقاضا نہیں کہ انسان بُرائی کا راستہ ہرگز اختیار نہ کرے، کہ اس کا انجام دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اور بھلائی کی راہ پر گامزن ہو جائے کہ اس کا نتیجہ دنیا میں بھی بہر صورت بھلا ہی ہوگا۔ بھلائی کرنے والا خوش قسمت ہر ایک کی نظروں میں ہمیشہ معزز و محترم [illegible] ہوتا ہے۔ اور برائی کرنے والا نیک و بد ہر دو کی نگاہوں میں ذلیل اور غیر معتمد ہوتا ہے

بھلائی اور بُرائی کا یہ دنیوی نفع اور نقصان ہے۔ لہٰذا جسے ذرا بھی شعور ہے۔ اسے خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اس کے لیے نیک اعمال سُود مند ہیں یا ضرر رساں اُسے اِس بات پر گہری فکر اور ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے، کہ اگر قرآن و حدیث اللہ و رسولؐ کے فرمان کے مطابق قبر و قیامت کے احوال حقیقت بن کر سامنے آ گئے اور زندگی کے بارے میں سوال ہُوا کہ یہ اطاعت یا بغاوتِ الٰہی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزری ؟ اور انسان کے ہر چھوٹے بڑے عمل کے متعلق اس کے اپنے اعضاء نے گواہی دے دی۔ اور اُس زمین کے ٹکڑے نے شہادت دے دی جس پر جو بھی عمل ہُوا اور انسان پر مقررہ کاتبِ اعمال دونوں فرشتوں نے اس کا نامۂ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ تو پھر اُس انسان کا کیا حشر ہو گا۔ جو زندگی بھر نیکی کی طرف نہیں آیا۔ بلکہ نیکی کی طرف دعوت دینے والوں کا استہزاء کرتا۔ قبر و قیامت کا مذاق اُڑاتا رہا۔ آسمانی تعلیم کے خلاف اپنی بداعمالیوں سے زمین کو مکدّر کرتا رہا اور اصلاحِ احوال اور توبہ کے بغیر پنجۂ موت میں گرفتار ہو کر بصد حسرت و یاس قبر میں جا داخل ہُوا۔ عبرت ، عبرت ، عبرت

کیا قبر کی زندگی خواب کی طرح ہے ؟

ایک مرتبہ میں ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس بغرض علاج گیا۔ وہاں عالمِ برزخ کا ذکر چل نکلا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ قبر کی زندگی تو ایک خواب کی طرح ہے جیسا کہ قرآن کریم کی ایک آیت سے ثابت ہے جو کہ مجھے یاد نہیں میں نے سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۵۲ بمعہ ترجمہ پیش کی، تو کہنے لگے ہاں یہی آیت ہے۔ میں نے کہا اس کا ترجمہ اور مفہوم اور اس کی تشریح وہی صحیح ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور آپ کے صحابہؓ کرام نے آپ سے ہم تک پہنچائی، نہ کہ ہم خود اس کا معنیٰ کریں، اور خود ہی اس کا مفہوم متعین کریں ؟۔ اس طرح تو بہت سی آیات کے معانی ہر شخص اپنی خواہش اور اپنی ضرورت کے تحت کرنے لگ جائے گا۔ اور دینِ حنیف کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی۔

میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ قبر کا عذاب و ثواب حق ہے۔ میّت خواہ قبر میں دفن ہو یا نہ ہو اس سلسلہ میں قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث کے علاوہ عقلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل بکثرت موجود ہیں۔ سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۵۲ درج ذیل ہے جس کی بنا پر شاید ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ قبر کا عذاب و ثواب کچھ نہیں، بلکہ وہاں کی زندگی خواب کے مشابہ ہے۔

يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ (یٰسٓ ۵۲)	گھبرا کر کہیں گے ہائے افسوس ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا، یہ وہی رحمان کا وعدہ ہے اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔

یہ قیامت کے دن قبروں سے زندہ اٹھنے کا منظر ہے جو مندرجہ بالا آیت میں پیش کیا گیا ہے یعنی اُس وقت انہیں یہ احساس نہ ہوگا۔ کہ وہ مردہ تھے۔ اور اب مدت دراز کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گئے ہیں، بلکہ انہیں یہ خیال ہوگا کہ ہم سوئے ہوئے تھے اور اب یکایک کسی خوفناک حادثہ کی وجہ سے جاگ اُٹھے ہیں۔ اس سے پہلی آیت میں ارشاد ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ (یٰسٓ ۵۱)	اور صور پھونکا جائے گا پس لوگ دفعتہً قبروں سے نکل نکل، اپنے پروردگار کی طرف چل دیں گے۔

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ سے مُراد نفخۂ ثانیہ ہے۔ جب وہ از سرِ نو زندہ ہو کر اکٹھے ہو جائیں گے۔

مَرْقَدِنَا سے مُراد دُنیا و آخرت کے درمیان عالمِ برزخ ہے، خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو،

صُور | یعنی نرسنگھا۔ قرنا، یا بوق۔ آج کل اسی چیز کا قائم مقام بگل ہے، جو فوج کو جمع یا منتشر کرنے اور ہدایات دینے کے لیے بجایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کائنات کی تنظیم کو سمجھانے کے لیے وہ الفاظ اور اصطلاحات استعمال فرماتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو روزمرہ انسانی زندگی میں مستعمل ہیں ان لفظوں اور اصطلاحوں کے استعمال سے ہمارا تصور اصل چیز کے قریب ہو جاتا ہے صورِ حقیقت میں کیا ہے؟ اس کی تصریح کہیں نہیں ملتی اور نہ اس کی ضرورت تھی جیسے میزان کا لفظ قرآن میں آیا ہے جس میں نیکیاں اور بدیاں تولی جائیں گی۔ مگر اس کی ہیئت کی تشریح نہیں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی ہی کوئی چیز قیامت کے روز پھونکی جائے گی، جس کی نوعیت ہمارے نرسنگھا کی سی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفخۂ اولیٰ اور نفخۂ ثانیہ کے درمیان چالیس کا فرق ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کی تشریح نہیں فرمائی کہ چالیس سے مراد چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال ہیں۔ اس حدیث کی تشریح میں علماء کہتے ہیں کہ چالیس سال مراد ہیں۔ یعنی نفخۂ اولیٰ اور نفخۂ ثانیہ کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث سے یہ بھی معقول ہے۔ کہ نفخۂ موت کے بعد منشا ایزدی کے تحت آسمان سے پانی برسے گا تو زمین سے اجسام انسانی اس طرح اُگیں گے جس طرح نباتات یعنی مُردے زندہ ہو کر عرصۂ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے جو کہ اسی زمین کی تبدیل شدہ ہیئت پر قائم ہوگا۔ زمین کا معاملہ زمین پر ہی طے ہوگا۔ جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جو سڑ گل کر ختم نہ ہو جائے۔ مگر ایک خفیف ہڈی جسے عجب الذنب کہتے ہیں۔ وہ باقی رہتی ہے۔ اسی سے قیامت کے دن انسان کو تشکل کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

مرقد اس جگہ کا نام ہے جہاں رقود یعنی خواب واقع ہو، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں ایک یہ ہے کہ جن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ انہیں نفخۂ اولیٰ سے موت دی جائے گی اور نفخۂ ثانیہ سے زندہ اٹھائے جائیں گے۔ تو وہ اسی وقفے کو مرقد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں گے اور اس عرصے کو خواب سے تعبیر کریں گے اسی طرح حضرت ابی بن کعبؓ
وغیرہ، جس، وقتادہؓ سے مروی ہے۔ قول دوم یہ کہ کفار اپنی قبروں میں جس عذاب کو پچھ
عذاب اٹھاتے ہیں وہ بہ نسبت عذاب قیامت کے گویا خواب راحت ہے۔
اسی لیے ہول قیامت دیکھ کر پہلی تکلیف کلیتہً بھول جائیں گے اور
کہیں گے کہ ہماری خواب گاہ سے کس نے ہمیں اٹھا دیا۔ اور عذاب قبر کی احادیث
میں آیا ہے۔ کہ کفار و منافقین اپنی اپنی قبروں میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
قیامت قائم نہ کرے[1]۔ عذاب قبر عذاب قیامت کے مقابلے میں گویا ایک خواب
ہے اور قبر محل خواب حضرت ابی بن کعبؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نفخۂ اولیٰ
سے پہلے نفخۃ البعث کے درمیان ایک خفیف سی نیند سوئیں گے۔ جیسا کہ تفسیر
روح المعانی میں وارد ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَ مِنْ	نفخۂ ثانی سے قبل ہلکی سی نیند سوئیں گے
قَبْلَ الْبَعْثِ نَوْمَۃً (روح المعانی ج ۲۳ ص ۳۰)	

مرقد ظرف مکاں ہے جس سے مراد محل رقاد یعنی سونے کی جگہ ہے۔

اَنَّھُمْ اِذَا عَایَنُوْا جَھَنَّمَ وَمَا فِیْھَا	جب وہ جہنم اور اس میں قسم قسم
مِنْ اَلْوَانِ الْعَذَابِ یَرَوْنَ مَا	کے عذاب کا مشاہدہ کریں گے۔ تو
کَانُوْا فِیْہِ مِثْلَ النَّوْمِ فِیْ جَنْبِھَا	وہ اپنی قبر کی زندگی کو اُس کے مقابلہ میں
(روح المعانی ج ۲۳ ص ۳۰)	ایک خواب تصور کریں گے۔

روح المعانی میں ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
درج ہے۔ جو کہ یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی	حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
یَرْفَعُ عَنْھُمُ الْعَذَابَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ	دونوں نفخوں کے درمیان اہل قبور سے عذاب

[1] الترغیب ج ۴ ص ۳۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَرْقُدُوْنَ فَاِذَا بُعِثُوْا بِالنَّفْخَةِ الثَّانِيَةِ وَشَاهَدُوا الْاَحْوَالَ قَالُوْا ذٰلِكَ

(روح المعانی ج ۲۳ ص ۳۰)

اٹھائے گا۔ اور وہ سو جائیں گے۔ پھر جب انہیں دوسرے نفخے کے ساتھ (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔ تو وہ (قیامت کا ہولناک منظر دیکھ کر یہ کہیں گے (کہ ہمیں خواب سے کس نے جگا دیا)

علامہ شبلی نعمانی اپنی مایۂ ناز تصنیف سیرۃ النبی جلد چہارم صفحہ ۶۲۹ پر عالم برزخ کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں، سورۂ مومنون میں نزع کے وقت کے بیان میں ہے کہ

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

(مومنون ۱۰۰)

اور ان مرنے والوں کے پیچھے ایک پردہ ہے اُس دن تک جب کہ وہ قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

عربوں بلکہ ساری قوموں کے رسم و رواج اور مشاہدات کی بنا پر اسی درمیانی منزل (برزخ) کا نام "قبر" ہے۔ خواہ وہ خاک کے اندر ہو یا قعرِ دریا میں، یا کسی درندہ یا پرند کے پیٹ میں۔ اسی لیے فرمایا۔

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

(حج ۷)

اور بیشک اللہ تعالیٰ انہیں جو قبروں میں ہیں دوبارہ اٹھائے گا۔

اب ظاہر ہے۔ کہ یہ "بعث" صرف انہیں مُردوں کے لیے مخصوص نہیں جو تودۂ خاک کے اندر دفن ہوں بلکہ ہر میّت کے لیے ہے۔ خواہ وہ کسی حالت اور کسی عالم میں ہو، اسی لیے قبر سے مقصود ہر وہ مقام ہے جہاں مرنے کے بعد جسمِ خاکی نے جگہ حاصل کی۔

موت وحیات کی منزلیں قرآنِ پاک میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایک جگہ دوزخیوں کی زبان سے کہا گیا ہے۔

رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ (مومن ۱۱)

ہمارے پروردگار تُو نے ہم کو دو دفعہ مارا اور دو دفعہ جِلایا (زندہ کیا) ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ پھر کیا نکلنے کے لیے کوئی راہ ہے؟

اس دو دفعہ مارنے اور دو دفعہ جلانے کی تفصیل خود اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمائی ہے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (بقرہ ۲۸)

کیسے تم اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم پہلے مُردہ تھے پھر تم کو اُس نے زندہ کیا (انسان بنا کر پیدا کیا) پھر تم کو مار دیگا۔ پھر تم کو زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

پہلی موت تو ہر انسان کی تخلیق سے پہلے کی ہے جب وہ مادہ یا عُنصُر کی صورت میں تھا۔ پھر زندہ ہو کر اس دنیا میں آیا۔ یہ اس کی پہلی زندگی ہے۔ پھر موت آئی۔ روح نے مفارقت کی اور جسم اپنی اگلی مادی صورت میں منتقل ہو گیا یہ دوسری موت ہوئی۔ پھر خدا اس کی روح کو جسم سے ملا کر زندہ کرے گا۔ یہ اس کی دوسری زندگی ہوئی، جس کے بعد پھر موت نہیں۔ قرآن میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا گیا۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ (زمر ۳۰-۳۱)

بیشک آپ بھی مرنے والے ہیں۔ اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے دعوے پیش کرو گے

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ

پھر تم اس کے بعد مر جانے والے ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ (مومنون ۱۵-۱۶)

اب سوال یہ ہے کہ برزخ کے عالم میں کیا کیفیت ہوگی اس کے سمجھنے کے لیے ایک مختصر سی تمہید کی ضرورت ہے۔

نیند اور موت کی مشابہت

اللہ تعالیٰ نے اس مادی دنیا میں روحانی عالم کی باتوں کے سمجھنے کے لیے اپنی عجیب و غریب قدرت سے ہمیں ایک چیز عنایت فرمائی ہے۔ جسے ہم نیند کہتے ہیں۔ روح کو اپنے جسم سے دو قسم کا تعلق ہے۔ ایک ادراک و احساس کا اور دوسرے تدبیر و تقدیر کا۔ نیند وہ عالم ہے جس میں ہمارے تمام آلاتِ ادراک و احساس اس دنیا سے بے خبر ہو کر اپنے گرد و پیش کی مادی دنیا سے یکسر بے گانہ ہو جاتے ہیں۔ تاہم ہمارے نفس یا روح کا تعلق ہمارے جسم سے باقی رہتا ہے۔ اور وہ اس حالت میں بھی جسم کی مادی زندگی، نشوونما اور بقا کی تدبیروں اور دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ کی غذا رسانی اور دورانِ خون میں مصروف رہتی ہے۔ اسی کا نام روح کا جسم سے تدبیری تعلق ہے۔ اب نیند اور موت میں فرق یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جسم سے نفس کا تدبیری تعلق قائم رہتا ہے۔ اس لیے جسم باقی اور زندہ رہتا ہے۔ لیکن موت کی حالت میں جسم کا روح سے تدبیری تعلق بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے جسم کے اجزا کچھ دنوں میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ موت اور نیند کی اسی مشابہت کی بنا پر دنیا کی تمام زبانوں میں موت کو نیند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی زبانوں کا یہ توافق الہام طبعی کی خبر دیتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ قبر میں سوال و جواب کے بعد نکوکاروں سے کہا جاتا ہے۔ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ۔ دُلہن کی نیند سو جاؤ جس کو وہی جگاتا ہے، جو اُسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اس خواب سے اٹھائے گا۔ (جامع الترمذی کتاب الجنائز)

ان شواہد سے ظاہر ہے۔ کہ برزخ کی زندگی جس میں روح جسم سے الگ ہوتی ہے روح کی ایک طویل وعمیق نیند کے مشابہ ہے۔ شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں۔ عذابِ قبر کا گرفتار خواب میں ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی خواب ہے جو قیامت تک رہے گی۔

خواب میں لذت والم انسان جب سوتا ہے۔ تو اُس کے ادراک واحساس کے آلات اپنی مادی دنیا سے عارضی طور پر منقطع ہوجاتے ہیں۔ مگر اس کے ادراک واحساس کی تخییلی، تمثالی، یا ذہنی دنیا اس کے سامنے بالکل اسی مادی دنیا کی طرح متشکل ہوجاتی ہے۔ اس میں وہ خود اپنے جسم سے الگ مگر ہوبہو وہی جسم دیکھتا ہے جو آتا جاتا، چلتا پھرتا، اور دیکھتا سنتا سب کچھ ہے اس کے سامنے کھانے پینے اور لطف انگیزی کے سب سامان ہوتے ہیں۔ نیز اس میں درد ورنج اور تکلیف کی تمام وہی صورتیں ہوتی ہیں جو مادی دنیا میں ہیں اس کے خیالی جسم کو اگر اس عالم میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ خود چیخ اٹھتا ہے۔ اور اگر اس میں لذت ملتی ہے۔ تو لطف اندوز ہوتا ہے۔ اور ان دونوں کے اثرات اُسے اپنے مادی جسم میں جاگنے کے بعد بھی نظر آتے ہیں غرضیکہ عالمِ خواب کی خیالی دُنیا اور اس کی شادی ورنج اور لذت والم اور اس مادی دُنیا کے جسمانی ومادی شادی ورنج اور لذت والم میں کوئی فرق نہیں ہوتا، اگر کچھ فرق ہے تو یہ ہے کہ عالمِ خواب کی لذت اور تکلیف بیداری میں رخصت ہوجاتی ہے۔

خواب والے لذائذ وآلام کے مختلف مناظر اور ان کے حقائق اور اسباب وعلل پر اگر فلسفیانہ حیثیت سے غور کیا جائے۔ تو عجیب وغریب معاملات سامنے آتے ہیں۔ کبھی تو یہ ہوتا ہے، کہ وہ تمام احساسات ومعلومات جو کبھی بھی ذہنِ انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے ہوں۔ اور ان کو بحالت بیداری مادّی دنیا کے مشاغل اور زمانہ کے امتداد کے سبب سے انسان کتنا ہی فراموش کر چکا ہو وہ خواب میں مادّی گراں باری سے آزادی کے بعد سامنے مجسّم شکلوں میں نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور درمیانی کڑیوں کے بھول جانے کی وجہ سے وہ اس کو بے ربط معلوم ہوتے ہیں۔ نتیجۃً انسان جن چیزوں کو فراموش کر دیتا ہے وہ اس کے حافظہ سے حقیقت میں محو نہیں ہوتیں بلکہ فضائے دماغ کے منتشر اسباب کے ذخیرہ (معلومات) میں گوشہ نشین ہو جاتی ہیں۔ اور بعد میں یکجا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے جملہ اعمال بد یا صالح جو انسان سے عمر بھر سرزد ہوتے رہے ہیں۔ خواہ وہ ان کو آج فراموش کر چکا ہو۔ ان کی یاد ذہن کے گوشوں میں محفوظ ہے۔ ناپید نہیں ہوتی۔

خواب کی ممتاز ترین نوعیت جسے تمثیلی کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کے خدمتِ کعبہ پر وقف کرنے کو قربانی کی شکل میں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے والدین کو شمس و قمر اور گیارہ بھائیوں کو گیارہ ستاروں کی شکل میں دیکھا۔ شاہِ مصر کے درباری کا خواب کہ اسکے سر پر خوانِ طعام ہے۔ اور بڑے بڑے پرندے اُسے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ اس کی تعبیر کہ وہ مصلوب کیا گیا۔ شاہِ مصر نے مصر کی ہفت سالہ قحط سالی کو سات دُبلی گایوں کی صورت میں دیکھا یہ سب تمثیلی خواب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کو اس شکل میں دیکھا کہ مسلمان سر تراشیدہ حج کر رہے ہیں، مسیلمہ اور اسود عنسی دو کذّابوں کو دو طلائی کنگنوں کی صورت میں دیکھا، شہدائے احد کو فربہ گائے کی صورت میں ملاحظہ فرمایا۔ مدینہ منورہ کی وبا ایک پریشان بال سیاہ رو صورت میں نظر آئی۔ خلافت کو ڈول کھینچنے کی صورت میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کو دودھ کی اور اُن کی دینداری کو لمبی قمیص کی شکل میں دیکھا۔ (ان خوابوں کو صحیح بخاری کتاب التعبیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھو) ان کے علاوہ ہر شخص کے ذاتی تجربوں سے بھی اس کی بے شمار مثالیں فراہم کی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کہ انسان کے بدن میں اگر کوئی مادہ اعتدال سے بڑھ جاتا ہے۔ تو اُسی نوعیت کی شکلیں خواب میں نظر آنے لگتی ہیں۔ مثلاً اگر بلغم کی زیادتی ہو تو پانی۔ دریا اور سمندر نظر آئیں گے۔ اگر سودا بڑھ جائے تو ہاتھی اور سیاہ اشکال نظر آئیں گی۔ اسی طرح اگر جملہ اخلاط میں سے کوئی خلط اعتدال سے خارج ہو جاتی ہے تو اپنے مادے کی نوعیت کے تحت خواب میں اسی طرح کی شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔

اسی طرح اعمال جو جسم و مادہ سے بالکل الگ ہیں۔ خواب میں اپنے مناسب قالب میں مجسم ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی بھائی کا حق واجب الادا کسی نے ادا نہیں کیا تو خواب میں اس کو نظر آئے گا کہ وہ اس کا گلا کاٹ رہا ہے۔ اگر کسی کی غیبت کی ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ وہ مُردار کھا رہا ہے۔ سونے چاندی کے خزانوں کو جمع کر کے اگر بُخل کا اژدہا اُن کی حفاظت میں بٹھایا ہے۔ تو سانپ بن کر وہ اس کی گردن میں لپٹتا اور ڈستا ہے۔ ذلت اور خواری کُتّے کی، حماقت گدھے کی، اور شجاعت شیر کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فطرت دودھ کی اور غیر فطرت شراب کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اسی طرح کہن سالہ دُنیا بڑھیا کی شکل میں نظر آئی۔

بعض بد اعمال کے نتائج آنحضرت کو خواب میں دکھائے گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابۂ کرامؓ کو فرمایا کہ رات خواب میں میں نے دیکھا کہ دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے بیدار کیا اور اپنے ساتھ لے چلے۔ میں نے آگے چل کر دیکھا کہ ایک آدمی لیٹا ہوا ہے اور دوسرا آدمی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سر کے قریب ایک بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اور وہ اس پتھر کو اس طرح دے مارتا ہے۔ کہ اس کا سر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اور پتھر لڑھکنے لگتا ہے۔ تو وہ اس کو پھر اٹھا لاتا ہے۔ اور اتنی دیر میں اس کا سر بدستور پھر صحیح و سالم ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھر اسی طرح اس کے سر پر پتھر مارتا ہے۔ اور اُس کا سر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ ہم آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک شخص اوندھا پڑا ہوا ہے۔ اور دوسرا لوہے کا ایک آلہ لیے کھڑا ہے اور وہ اُس سے اس کے جبڑے۔ نتھنے۔ پھر آنکھیں گدی تک چیر ڈالتا ہے۔ پہلے ایک طرف پھر اسی طرح دوسری طرف ـــ ہم اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ تنور ایسی چیز میں آگ دہک رہی ہے اور اس میں کچھ مرد اور عورتیں ننگے پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس آگ کے شعلوں میں جل بھن رہے ہیں۔ اور چلا رہے ہیں ـــ پھر ہم اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ خون جیسی سرخ نہر جاری ہے۔ اور ایک آدمی اس میں تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی کھڑا ہے جس کے پاس پتھروں کا انبار ہے۔ وہ تیرنے والا آدمی تیر کر جب اس کے قریب آتا ہے۔ وہ ایک پتھر اٹھا کر اس زور سے مارتا ہے کہ وہ پتھر اس کے منہ میں داخل ہو کر اس کے پیٹ میں اُتر جاتا ہے ـــ اس کے بعد ہم اور آگے بڑھے تو ایک شاداب و سرسبز باغ نظر آیا جس کی ہر کلی کھل رہی تھی۔ باغ کے دروازے پر ایک دراز قد آدمی کو دیکھا جس کا سر آسمان کو چھو رہا تھا اور اس کے اردگرد چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ آگے بڑھے تو ایک اور بہت بڑا چمن تھا جس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے نہ دیکھا تھا۔ یہاں پہنچ کر اپنے دونوں ساتھیوں کے کہنے سے اوپر چڑھا تو ایک شہر دیکھا جس کی دیواروں میں ایک اینٹ چاندی اور ایک ایک اینٹ سونے کی لگی ہوئی تھی۔ ہم لوگ اس شہر کے دروازے پر پہنچے تو دروازہ کھلوایا اندر داخل ہوئے تو وہاں ہمیں کچھ ایسے لوگ ملے جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصف حصہ بہت ہی بدصورت تھا۔ میرے ہمراہیوں نے اُن سے ایک نہر کی طرف جو درمیان میں نہایت صاف وشفاف بہ رہی تھی اشارہ کر کے کہا کہ اس میں غوطہ لگاؤ۔ وہ غوطہ لگا کر آئے تو ان کے جسم کا وہ بدصورت حصہ بھی خوبصورت حصے کے مطابق ہو گیا میرے ہمراہیوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنتِ عدن ہے اور وہ آپ کا دولت خانہ ہے میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سفید ابر کے ٹکڑے کی طرح ایک محل دکھائی دیا۔۔۔ پھر میں نے اُن ہمراہیوں سے کہا کہ آج جو میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھیں ہیں، ان کی تشریح کریں کہ یہ کیا معاملہ ہے انہوں نے بتایا۔۔۔ کہ پہلا شخص جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔ وہ جو قرآن پڑھ کر اس کے احکام پر عمل نہیں کرتا اور فرض نماز سے غافل ہو کر محوِ خواب رہتا ہے اور دوسرا آدمی جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں پھاڑی گئی تھیں وہ ہے۔ جو جھوٹ بول کر دنیا میں اسے پھیلاتا ہے۔ اور تنور میں جو مرد اور عورتیں جل رہے تھے یہ بدکار لوگ ہیں۔ اور جو شخص خون کی نہر میں تیر رہا تھا۔ اور اس کے منہ میں پتھر پھینکا گیا تھا اور اس کے پیٹ میں اُتر جاتا تھا یہ سود خور ہے۔ اور اس سدا بہار چمن میں جو آدمی آپ نے دراز قد دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے اردگرد جو بچے تھے وہ ننھے اور کمسن بچے تھے جو فطرت پر مرے تھے کسی صحابی نے آنحضرتؐ سے سوال کیا یا رسول اللہ! مشرکوں کے بچے۔ آپؐ نے فرمایا اور مشرکوں کے بچے بھی۔ وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ خوبصورت اور آدھا دھڑ بدصورت تھا وہ ہیں جن کے کچھ اعمال اچھے تھے اور کچھ بُرے۔ تو خدا نے اُن کے گناہ بخش دیئے۔

برزخ کی ان تمام سزاؤں پر غور کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ ان سزاؤں کی نوعیت اور کیفیت اُن کے اعمال کے بالکل مناسب اور ملتی جلتی ہیں۔ نمازِ صبح سے غافل ہو کر آرام دہ تکیہ سے سر نہ اٹھانے والے کا پتھر سے سر کچلا جانا۔ جھوٹے آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا گلپھڑا پھاڑا جانا۔ بدکاروں کا برہنہ تنور کی آگ میں جلنا خون چوسنے والے سود خور کا خون کی نہر میں تیرنا اپنا دو بالشت کا پیٹ بھرنے کے لیے لاتعداد غریبوں کی روزی چھین کر جمع کرنے والے کا پتھر کے لقمے کھانا سراسر اُن کے دنیاوی عمل کی تمثیل اور تصویر ہے۔ اور آخر میں نصف حسن عمل سے آدھے دھڑ کی خوبصورتی اور نصف برے عمل سے آدھے دھڑ کی بدصورتی۔ پوری مشابہ اس کے عمل کی ہے اور صاف وشفاف نہر میں اس کا غوطہ لگانا اور پھر آدھا بدصورت دھڑ بھی دوسرے آدھے خوبصورت دھڑ کے مطابق ہو جانا۔ یہ رحمت ومغفرتِ الٰہی کا ظہور ہے۔ (بخاری شریف)

یہ حدیث عذابِ قبر کے بارے میں صریح نص ہے، انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے

مرا ہوا انسان دوبارہ زندہ ہو گیا

ایک میت کو جلا کر اس کی راکھ کچھ ہوا میں اڑا دی گئی اور کچھ دریا میں بہا دی گئی اللہ تعالیٰ نے اس کے منتشر اجزاء کو اکٹھا کر کے دوبارہ زندہ کر لیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا یُعَذِّبُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی نے اپنی جان پر ظلم کیا (یعنی بہت گناہ کیے) جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے اور اپنے انجام کے خوف سے، اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کی لاش کو جلا کر راکھ بنا دیا جائے۔ اور اُس (راکھ) کا نصف حصہ خشکی (ہوا) میں بکھیر دینا۔ اور نصف حصہ سمندر میں بہا دینا (تاکہ میرا نشان بھی باقی نہ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَآ اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ

(بخاری و مسلم)

اور جزا و سزا کے لیے میں دوبارہ نہ اٹھایا جاؤں اور کہا کہ میں ایک ایسا سیاہ کار ہوں، کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ جہانوں میں ایسا عذاب کسی کو نہیں دیگا جب وہ مر گیا تو اس کی اولاد نے اس کی وصیت پر عمل کیا (اسے جلا کر اس کی راکھ کچھ ہوا میں اڑا دی اور کچھ دریا میں بہا دی، پھر اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا اور اس کے اندر جو اسکے اجزا تھے جمع کر لیے۔ اور خشکی کو حکم دیا اس کے اندر جو اس کے منتشر اجزا تھے جمع کر لیے۔ (اور اسے زندہ کر کے اپنے سامنے کھڑا کر لیا) اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے کہا میرے پروردگار تجھے اس کا بخوبی علم ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر کی وجہ سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخش دیا۔

یہ زمانۂ ماضی کا ایک سچا واقعہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ واقعہ سنایا۔ اس واقعہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا خوف بہت ہی مبارک اور نافع چیز ہے اگرچہ اُس گنہگار نے اپنے سادے پن سے اپنی میت کو جلا کر راکھ بنا کر ہوا اور دریا میں بہا دینے کا اپنے بیٹوں کو حکم دیا۔ اور بیٹوں نے اس پر عمل کیا۔ یہ کام غلط تھا۔ مگر اس کی بنیاد خشیتِ الٰہی یعنی اللہ کا خوف تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرماتے ہوئے اس کے بھولے پن کی قدر کرتے ہوئے اُسے معاف فرما دیا اور بخش دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن اموات کو جلا کر اُن کی راکھ سمندروں میں بہادی جاتی ہے یا ہوا میں اڑادی جاتی ہے۔ یا جن کے اجسام سمندروں کی مچھلیاں نگل جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ انہیں صحیح سالم بنا کر اپنے سامنے کھڑا کرے اور قبر و قیامت کے احوال اُن پر وارد کردے۔ اور خوف الٰہی بہر حال مبارک ہے

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (النازعات ۴۰)	اور جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خلافِ شریعت خواہش سے روکا تو ایسے ہی شخص کا ٹھکانا جنت ہے۔

خوف کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ قول و عمل کے مؤاخذۂ عقبیٰ کا دھڑکا لگا رہے۔ یہ مقام اہلِ تقویٰ کا ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ وقوعِ خطاو لغزش سے محبوب کی نظر سے گر جانے کا کھٹکا لگا رہے یہ مقام اہلِ محبت کا ہے۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ کسی نتیجہ کے خیال کے بغیر محض ہیبت و عظمتِ ذات سے لرزتا رہے یہ مقامِ عبدیت ہے اور عبدِ محض کا مرتبہ متقین و محبین دونوں سے بلند تر ہے۔

مقامِ خوف میں اگر کوئی شخص بے خود ہو جائے اور وہ غلطی کا ارتکاب بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلا توبہ کے ہی معاف فرما دیتے ہیں کیونکہ یہ خوف بجائے خود توبہ ہے۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ اگر میت کو جلا کر راکھ بنا کر اس کی راکھ کو دریا میں بہا دیا جائے یا ہوا میں اڑا دیا جائے تو میت کے بکھرے ہوئے اجزاء بدن کو جمع کر کے اس میں رُوح پھونک دے اور دوبارہ زندہ کر کے اُسے اپنے سامنے کھڑا کرے۔ اور اُس سے اس کے اعمال کے بارے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کرے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ النَّفْخَةُ خَرَجَ اُولٰٓئِكَ وَاَهْلُ الْقُبُوْرِ سَوَآءً (صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۰۴)

اللہ کے لیے یہ کوئی دشوار نہیں۔ پھر جب (قیام قیامت کے لیے) صور پھونکا جائے گا یعنی قیامت قائم ہوگی تو یہ لوگ (جن کا گوشت مچھلیاں کھا گئیں اور آخر میں اُن کی خاک بن کر زمین پر بکھر گئی) اور اہل قبور سب کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔

انسان کسی حالت میں مر جائے، آگ میں جلا دیا جائے اس کی خاک فضا میں بکھیر دی جائے۔ یا اُسے مچھلیاں وغیرہ کھا جائیں اور وہ بالکل نیست و نابود ہو جائے۔ اس کی خاک تک معدوم ہو جائے۔ اس کا کوئی نشان تک باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ اس کے جسم کے ذرات جہاں کہیں بھی ہوں انہیں جمع فرما کر دوبارہ زندہ کر کے اسے اپنے روبرو کھڑا کرے اور اُس سے زندگی کا حساب طلب کرے۔ کیونکہ ہر چیز اس کی مخلوق اس کی محکوم ہے۔ اور اس کے زیر تصرف ہے اسے ایسا کرنا کیا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝

(مریم ۶۶-۶۷)

اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو بھلا پھر (قبر سے) زندہ کر کے نکالا جاؤں گا۔ کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اُسے اُس وقت پیدا کیا جب وہ کچھ بھی نہ تھا۔

انبیاء علیہم السلام نے عالم برزخ (عالم قبر) کے متعلق ہمیں جو کچھ بتلایا ہے اس میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو عقل سلیم کے خلاف اور ناممکن ہو، ہاں ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں ضرور ہیں جنہیں ہم اپنے فہم و شعور سے نہ خود سمجھ سکتے اور نہ جان سکتے ہیں۔ کیونکہ اس دنیا میں ان چیزوں کے نمونے ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہیں، علم کے جو عام فطری ذریعے اور وسیلے ہمیں دیے گئے ہیں۔ مثلاً آنکھ۔ کان۔ ناک۔ عقل اور فہم ظاہر ہے کہ ان کی طاقت انکا دائرۂ عمل بہت محدود ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ جدید آلات کی خارجی مدد سے ان کے ذریعہ بہت سی وہ چیزیں ہمارے علم میں آجاتی ہیں جن کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ مثلاً ریڈیو کی مدد سے کان ہزاروں میل دور تک کی آواز سُن لیتے ہیں۔ دُوربین کی مدد سے آنکھ دور تک کی چیزوں کو دیکھ لیتی ہے۔ اسی طرح کتابی معلومات کی مدد سے پڑھے لکھے انسان کی عقل اس سے زیادہ سوچ لیتی ہے، جتنا کہ آنکھ۔ کان کے ذریعہ حاصل شدہ معلومات کی مدد سے سوچ سکتی تھی۔

اس تجربے سے معلوم ہُوا کہ کسی حقیقت کا صرف اِس بُنیاد پر انکار کر دینا کہ آج ہم اس کو نہیں دیکھتے، نہیں سنتے، یا ہماری عقل اس کو نہیں سمجھتی۔ بڑی کم فہمی کی بات ہے۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (الاسراء ۸۵)

یعنی انسان کو ساری حقیقتوں کا علم نہیں دیا گیا بلکہ وہ کُل علم کا تھوڑا سا حصہ ہے۔

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک جسم جو ظاہر ہے اور نظر آتا ہے دوسری روح جو اگرچہ آنکھوں سے نظر نہیں آتی، لیکن اُس کے ہونے کا علم یقیناً ہم سب کو ہے۔ پھر انسان کے ساتھ ان دونوں چیزوں کا باہمی تعلق اس دنیا میں اس طرح ہے۔ کہ تکلیف و مصیبت، یا راحت و لذت جو کیفیت یہاں آتی ہے۔ وہ براہ راست جسم پر آتی ہے۔ اور رُوح اُس سے تبعاً متاثر ہوتی ہے۔ مثلاً انسان کو چوٹ لگتی ہے وہ زخمی ہوتا ہے، یا مثلاً: وہ کہیں آگ سے جل جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ چوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آگ کا تعلق براہِ راست اس کے جسم سے ہوتا ہے، لیکن اس کے اثر سے اس کی روح کو بھی دُکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح کھانے پینے سے جو لذت حاصل ہوتی ہے وہ بھی براہِ راست جسم ہی کو حاصل ہوتی ہے لیکن روح بھی اس سے لذت حاصل کرتی ہے۔

الغرض اس دنیا میں انسان کے وجود اور اس کے حالات میں گویا جسم اصل ہے۔ اور روح اس کے تابع ہے لیکن قرآن وحدیث میں عالم برزخ کے متعلق جو کچھ بتلایا گیا ہے۔ اس میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں معاملہ اس کے برعکس ہوگا، یعنی اُس عالم میں جس پر جو اچھی یا بُری واردات ہوگی وہ براہِ راست اس کی رُوح پر ہوگی، اور جسم اس سے تبعاً متاثر ہوگا ـــــ اللہ تعالیٰ نے (شاید اسی لیے کہ اس حقیقت کا ہم پر سمجھنا آسان ہو جائے) اس دُنیا میں بھی ایک نمونہ پیدا کر دیا ہے، اور وہ عالمِ رؤیا یعنی خواب ہے ـــــ عقل وہوش رکھنے والا ہر انسان اپنی زندگی میں بار بار ایسے خواب دیکھتا ہے، جن میں اس کو بڑی لذت ملتی ہے، یا بڑی تکلیف ہوتی ہے ـــــ لیکن خواب میں یہ لذت یا تکلیف براہِ راست دراصل روح کے لیے ہوتی ہے۔ اور جسم تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے۔ یعنی خواب میں آدمی مثلاً جب یہ دیکھتا ہے۔ کہ وہ کوئی لذیذ کھانا کھا رہا ہے۔ تو صرف یہی نہیں دیکھتا۔ کہ میری روح ہی کھا رہی ہے، یا خیالی قوت ہی کھا رہی ہے، بلکہ اُس وقت وہ یہی دیکھتا ہے کہ بیداری کی طرح وہ اپنے مُنہ سے کھا رہا ہے جس سے روزانہ کھایا کرتا ہے، اسی طرح خواب میں اگر وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ کسی نے اس کو مارا تو وہ یہ نہیں دیکھتا۔ کہ اُس کی روح کو مارا گیا ہے۔ بلکہ وہ اُس وقت یہی دیکھتا ہے۔ کہ مار اس کے جسم پر پڑی، اور اس کے جسم پر اس وقت وہی چوٹ لگی جیسی بیداری میں مار پڑنے پر لگتی ہے، حالانکہ واقعہ جو کچھ گزرتا ہے۔ وہ خواب میں دراصل روح پر گزرتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسم اس سے تبعاً متاثر ہوتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی جسم کا یہ تاثر اتنا محسوس ہو جاتا ہے کہ آدمی بیدار ہونے کے بعد جسم پر اُس کے نشانات اور آثار بھی پاتا ہے۔

الغرض نیند کی حالت میں اچھے یا بُرے خواب دیکھنے والے شخص پر جو کچھ گزرتا ہے۔ اُس کی نوعیت یہی ہے کہ وہ براہِ راست اور اصلی طور پر روح پر گزرتا ہے۔ اور جسم پر اس کا اثر تبعاً پڑتا ہے۔ اسی لیے خواب دیکھنے والے کے قریب والا آدمی بھی اس کے جسم پر کوئی واردات گزرتے ہوئے نہیں دیکھتا، کیونکہ ہم اس دنیا میں انہی حالات کو دیکھ سکتے ہیں، جن کا تعلق براہِ راست اس کے جسم سے ہو۔ پس عالمِ برزخ میں (یعنی مرنے کے بعد سے قیامت تک کے دور میں) اچھے بُرے انسانوں پر جو کچھ گزرنے والا ہے۔ اُس کی نوعیت بھی یہی ہے کہ وہ اصل طور پر اور براہِ راست روح پر گزرے گا۔ اور جسم تبعاً اس میں شریک ہوگا۔ اور عالمِ رؤیا (خواب) کے تجربات کی روشنی میں اس کو سمجھ لینا کسی سمجھنے والے آدمی کے لیے زیادہ مشکل نہیں ہے۔

امید ہے کہ اس دنیا، اور عالمِ برزخ کے اس فرق کو جان لینے کے بعد وہ عامیانہ اور جاہلانہ شبہے اور وسوسے پیدا نہ ہوں گے۔ جو قبر کے سوال و جواب اور عذاب و ثواب کی حدیثوں کے متعلق بعض ضعیف الایمان اور کم عقل لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔

قبر میں فرشتے داخل کس طرح ہوتے ہیں

بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ قبر میں جبکہ نہ کوئی کھڑکی نہ روزن اور نہ سوراخ ہوتا ہے اور وہ ہر طرف سے بند ہوتی ہے، فرشتے اس میں کس طرح داخل ہوتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شبہ دراصل انہیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جو ربِ کائنات کی کھلی نشانیاں زمین۔ آسمان۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ پہاڑ۔ دریا۔ پھول۔ پتے۔ چرند۔ پرند وغیرہ اور خود اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھ رہے، وہ فرشتوں کو شاید اپنی طرح گوشت پوست سے بنی ہوئی مادی مخلوق سمجھتے ہیں۔ فرشتوں کے کہیں پہنچنے کے لیے کسی دروازے یا کسی کھڑکی کی ضرورت نہیں جس طرح سورج کی شعاعیں اور ہماری نگاہیں ایک ٹھوس چیز شیشے میں سے نکل جاتی ہیں۔ اسی طرح فرشتے ایک لطیف مخلوق ہے۔ جو کہ خالقِ کائنات کی قدرت اور اس کی عطا کردہ قوت سے پتھر کی چٹانوں اور فولاد کی دیواروں سے پار ہو جاتے ہیں۔

فرشتے قبر کے باہر پڑی ہوئی لاش سے بھی سوال کر سکتے ہیں

اگر میت قبر کے باہر پڑی ہوئی ہو تو یہ محال اور ناممکن نہیں کہ قبر کے باہر پڑی ہوئی میت سے فرشتے آکر سوال کریں۔ اور وہ کسی کو دکھائی نہ دیں، اور میت انہیں جواب دے مگر ارد گرد بیٹھنے والوں میں سے کوئی نہ سنے، جبکہ انبیاء علیہم السلام کے پاس فرشتے آتے تھے اور لوگوں کی موجودگی میں آتے تھے، مگر پاس بیٹھنے والوں میں سے انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور انبیاء علیہم السلام سے باتیں کرتے تھے۔ اُن باتوں کو دوسرا کوئی نہیں سن سکتا تھا ـــــ انسان کی اپنی ایجاد ٹیلیفون کا آلۂ سماعت (ریسیور) جس شخص نے اپنے کان سے لگا رکھا ہوتا ہے وہی دوسرے کی سینکڑوں ہزاروں میلوں سے بات چیت سُن رہا ہوتا ہے۔ مگر ساتھ بیٹھے ہوئے کسی بھی شخص کو اُس بات چیت کا کچھ بھی حصہ معلوم نہیں ہوتا۔

اسی طرح اگر میت کے ٹکڑے کر دیئے گئے ہوں، اور پھر اُن ٹکڑوں کو الگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ دفن کر دیا گیا ہو یا وہ ٹکڑے کسی طرح ضائع کر دیئے گئے ہوں۔ اسے کئی مختلف جانور کھا گئے ہوں۔ یا میت کا جسم آگ میں جلا دیا گیا ہو (جیسا کہ ہندوستان میں ہندوؤں کا دستور ہے) اور پھر اُس جلے ہوئے جسم کی راکھ سمندروں، دریاؤں میں بہا دی گئی ہو، یا ہوا میں اُڑا دی گئی ہو۔

برزخ کا عذاب و ثواب ان سب حالات میں ممکن ہے۔ بلکہ قطعی اور لازمی ہے۔ جبکہ اللہ کی مخلوق یہ ضعیف انسان فضا میں اُڑ سکتا ہے۔ اور سمندر کی تہہ میں سیر کر سکتا ہے۔ حالانکہ کچھ عرصہ قبل اس کا تصور بھی حماقت سمجھا جاتا تھا تو خالق کائنات کے لیے کونسی چیز مشکل ہے۔ جس میں یہ طاقت ہے کہ

إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ	جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو
كُن فَيَكُونُ ۝ (یٰسٓ ۸۲)	وہ صرف اتنا کہتا ہے ہو جا، وہ ہو جاتی ہے

نزع۔ قبر۔ قیامت کے احوال اور عذاب و ثواب کی تفصیلات وغیرہ۔ جس خبر کے متعلق یہ گمان ہو کہ وہ عقل کے نزدیک محال ہے۔ وہ دو باتوں سے خالی نہیں، یا تو وہ جھوٹی خبر ہے۔ انبیاء کی دی ہوئی نہیں بلکہ اُن کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ یا عقل فاسد ہے جو ایک شیطانی شبہ کو معقول صریح سمجھ رہی ہے اس قسم کے شکوک انہیں ہوتے ہیں جن کے دلوں میں ایمان کی جڑیں مضبوط نہیں۔ اور جادۂ اسلام پر قدم نہیں جمے اس لیے اُن کے دل ہمیشہ ڈانواں ڈول رہتے ہیں۔ اور حیرت و شبہات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا فرمائے رحمتِ عالم کے بیانات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لیے کہ وہ وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرامین ہیں۔ ان میں جھوٹ و افتراء کی آمیزش سمجھنا اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنانا ہے۔ علامہ ابن قیمؒ اپنی تصنیف کتاب الروح میں فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق تعالیٰ نے تین گھر بنائے ہیں ـــــ دنیا۔ برزخ۔ اور آخرت اور ہر گھر کے مخصوص احکام ہیں۔ اور انسان کو جسم و روح سے مرکب فرمایا ہے۔ دنیا کے احکام اجسام پر جاری ہیں۔ اور روحیں اُن کے تابع ہیں۔ اسی لیے احکام شرعیہ اقوال و افعال پر مرتب ہوتے ہیں۔ دلی خیالات پر نہیں۔ اور برزخ کے احکام روحوں پر جاری ہوتے ہیں۔ اور جسم اُن کے تابع ہوتے ہیں۔ غور کرو جیسے دنیوی احکام میں روحیں اجسام کے تابع ہیں۔ اور اجسام کی راحت و تکلیف کا انہیں احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن کے اسباب کا براہِ راست اجسام ہی سے تعلق ہے۔ (کتاب الروح اُردو لابن قیمؒ ص ۸۵) اور بواسطہ اجسام کے روحیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ بعینہٖ برزخ میں راحت و تکلیف کا تعلق براہِ راست روحوں سے ہوتا ہے۔ اور بواسطہ ارواح کے اجسام سے ہوتا ہے۔ دنیا میں اجسام ظاہر ہیں اور ارواح پوشیدہ، گویا بدن روحوں کی قبریں ہیں۔ اور برزخ میں روحیں ظاہر ہیں۔ اور اجسام اپنی اپنی قبروں میں پوشیدہ اور گم ہیں، پس احکام برزخ براہ راست روحوں پر جاری ہوتے ہیں اور اُن کے واسطے سے اجسام بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اگر یہ نکتہ ذہن میں رکھا جائے تو عالم برزخ کے مسئلہ کے متعلق تمام اعتراض اُٹھ جائیں گے۔

ٹیلیویژن

دورِ جدید کی یہ نئی ایجاد ٹی وی اِس بات کی دلیل اور اس بات کا ثبوت فراہم کر رہی ہے کہ انسان کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا دیکھنا سننا، اس کے اقوال و افعال، اس کے حرکات و سکنات غرض اس کے تمام چھوٹے اور بڑے اعمال فضا میں محفوظ ہیں۔ ایک چھوٹے سے لکڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بکس میں اگر ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے انسان کی آواز سُنی جا سکتی ہے۔ اور اس کے چہرے کے خدوخال اس کے لباس کا رنگ ڈھنگ اور اس کے ہلتے ہوئے ہونٹوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کیا مشکل ہے۔ کہ انسان کے علانیہ اور خفیہ اعمال متشکل کر کے عالم برزخ میں اس کے سامنے لے آئے اور اسے نیکی و بدی کی جزا و سزا دی جائے۔ اگر انسان انسان کی آواز بند کر کے سینکڑوں ہزاروں سال بعد سُن سکتا ہے۔ اور آلات کے ذریعے اس کے حرکات و سکنات محفوظ کر کے جب چاہے منظرِ عام پر لا سکتا ہے۔ تو زمین و آسمان کے مالک اور مہر و ماہ کے خالق میں کیا یہ قوت نہیں کہ وہ انسان کی پوری زندگی کا ریکارڈ محفوظ فرمالے۔ اور اس کے اعمال کے متعلق وہ جگہ وہ مقام، وہ مکان، وہ شجر، وہ حجر، وہ دیوار گواہی دے اور پکار اُٹھے جہاں اس نے نیکی اور کوئی برائی کی ہو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ انسان کی جدید اختراع یہ موجودہ ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی خود انسان پر حجت قائم کر رہی ہے۔ اور اسے متنبہ کر رہی ہے۔ کہ تیرا ہر چھوٹا بڑا عمل محفوظ ہو رہا ہے۔ بس اک آنکھ بند ہونے کی دیر ہے تیری کمائی کا نتیجہ تیرے خود کاشت پودے کا ثمر تیرے سامنے آجائے گا۔ ٹی وی کے بکس میں اگر انسان کے تیار کردہ مختلف دھات کے ٹکڑے اس کے بلانے سے بول سکتے ہیں۔ تو کیا ربّ دو عالم کا بنایا ہوا انسان قبر کے صندوق میں پہنچ کر ربّ دو عالم کے حکم سے کلام نہیں کر سکتا۔ اور موت کے بعد انسان کا خالق اپنی مخلوق کو اس کے اعمال کی جزا و سزا دینے پر قادر نہیں؟ جس طرح یہ ٹی وی بظاہر ایک لکڑی کا بکس

06269
www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لیکن اسے مقررہ حرکت دینے اور اس پر مطلوبہ عمل کرنے سے اس کی سطح پر ہزاروں میل دُور بیٹھا ہوا انسان اُسی وقت آموجود ہوتا ہے۔ اور اُس کی مکمل تصویر ہمارے سامنے ہوتی ہے۔ اور اس کی اصل آواز ہمارے کان سُن رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کے جسم کی تمام حرکات ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اسی طرح قبر بھی صندوق نما بظاہر ایک مٹی کا ڈھیر ہے لیکن اس کے اندر موجود مُردے پر جب قادرِ مطلق اپنا معیّن عمل جاری کرتا ہے۔ تو وہ بھی معاً اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور فرشتوں سے بات چیت کرتا ہے۔ اور قبر کے عذاب و ثواب سے دوچار ہوتا ہے جب کہ انسان کی ایجاد ٹی وی اب کوئی حیرت کی بات نہیں رہی۔ اور کل جس کا تصوّر بھی جھوٹ سمجھا جا رہا تھا۔ مگر سائنس نے آج اسے حقیقت بنا کر ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ہی کے لیے یہ مشکل ہے جسنے پہلی بار انسان کو پیدا کیا اور پانی کی ایک بوند میں ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ کان ناک۔ زبان وغیرہ تیار کر کے ایک خوبصورت پکڑتا جکڑتا۔ چلتا پھرتا۔ بیٹھتا اُٹھتا۔ دیکھتا، سنتا، اُونگھتا سُونگھتا، سوتا جاگتا، بولتا ڈولتا، ہنستا، روتا انسان بنا دیا۔ کہ اُس کے بدن سے رُوح نکال کر دوبارہ اس میں داخل کر کے قبر میں اُٹھا کر بٹھا دے اور اُس سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ تیرا رب کون نبی کون اور دین کیا ہے؟ اور پھر اسے اُس کے اعمال کے مطابق جنّت کی بہار یا جہنّم کی نار کا مزہ چکھایا جائے اور یہی معاملہ اُس کا جسم یا جسم کا کوئی حصّہ کوئی ذرّہ جہاں بھی ہو وہاں بھی اُس کے پیش آئے۔ آخر یہ بات محال اور ناممکن کیوں ہے۔ جب کہ ٹیلیگرام، ٹیلیفون، ٹیلکس، ٹی وی، ٹیپ ریکارڈ، وائرلیس آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوائی جہاز آنکھوں سے اوجھل انسان بردار ہزاروں میل بلندی پر خلا میں تیرنے والے سیارے اور پل بھر میں لاکھوں انسانوں کو موت کی نیند سلا دینے والے ایٹم بم وغیرہ نہ معلوم ایسی کتنی اشیاء پسِ پردہ تیار ہو چکی ہیں۔ جن کا علم عوام کو بھی ابھی تک نہیں ہے ——— انسان کا اپنا وجود خدا کے وجود کی دلیل ہے۔ اور خدا کے موجود ہونے کے اقرار سے یہ بھی لازم آتا ہے۔ کہ اُس کی بیان کردہ دوسری تمام لامحدود موجودات کا بھی اعتراف کیا جائے۔ جو انسان کی نظر کے سامنے ہیں۔ یا اُس کی آنکھ سے پوشیدہ۔

ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جس دن عاجزؔ
تیرے اعمال جو پنہاں ہیں عیاں بھی ہوں گے

اکسرے پلانٹ

اگر انسان کا تیار کردہ اکسرے پلانٹ (X-RAYPLANT) انسان کے اندرونی ڈھانچے کے رموز کی تصویر کھینچ کر ڈاکٹر کے سامنے لے آتا ہے۔ تو ربِ کائنات اُس حکیم الحکماء کی قدرت سے یہ کیوں بعید سمجھا جائے کہ وہ مرنے کے بعد انسان کی خفیہ بدکرداریاں اس کے سامنے لے آئے اور برزخ میں اسے گرفتارِ عذاب کر دے۔

میٹل ڈیٹکٹر METAL DETECTOR

آج کل بعض ہوائی اڈوں پر ایک خفیہ آلہ جس کا نام میٹل ڈیٹکٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصب کیا گیا ہے۔ جب کوئی مسافر اُس کے قریب سے گزرتا ہے۔ تو کسی بھی دہات کی کوئی چیز جو مسافر اپنے لباس یا جسم کے کسی حصّے میں چھپا کر لے جانا چاہتا ہے۔ اس کو ظاہر کر دیتا ہے ـــــ کیا یہ قرآن کریم کی اس آیت کی تصدیق نہیں ؟

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ (زلزال ۴)

قیامت کے دن زمین کا وہ قطعہ جس پر انسان نے جو عمل (اچھا یا بُرا) کیا ہوگا اس کی خبر دے گا

زمین کو اللہ تعالیٰ قوّتِ گویائی عطا فرما دے گا۔ اُس کی پُشت پر انسان نے جو نیکی بدی زندگی میں کی ہوگی مرنے کے بعد میدانِ حشر میں احباب و اقربا کے رُوبرو اور عام لوگوں کے سامنے بآوازِ بلند یہ زمین بتائے گی۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ بذاتِ خود بھی انسان کے تمام اعمال و احوال سے ہر لمحہ خبردار رہتا ہے۔ بلکہ اس کی شان تو یہ ہے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (مُلک ۱۳) کہ وہ رازہائے درونِ قلب سے بھی واقف ہے۔ انسان اُس علیم و خبیر ہستی کی نافرمانی کر کے کہاں جائے پناہ پاتے گا ؟

اپنے گناہ کس طرح اُس سے چھپائے گا!
واقف ہے وہ تو قلب میں عزمِ نہاں سے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم برزخ میں عذاب و ثواب

قرآن کریم کی روشنی میں (۱۷ مقامات)

نمبر شمار		آیت نمبر
(۱)	سورہ بقرہ	۱۵۴
(۲)	سورہ آل عمران	۱۶۹-۱۷۱
(۳)	سورہ انعام	۹۳
(۴)	سورہ انفال	۵۰
(۵)	سورہ توبہ	۱۰۱
(۶)	سورہ ابراہیم	۲۷
(۷)	سورہ نحل	۲۸-۲۹
(۸)	سورہ طٰہٰ	۱۲۴
(۹)	سورہ مؤمنون	۹۹
(۱۰)	سورہ یٰسین	۲۶-۲۷
(۱۱)	سورہ مومن	۱۱
(۱۲)	سورہ مؤمن	۴۵-۴۶
(۱۳)	سورہ حٰمٓ السجدہ	۳۰
(۱۴)	سورہ محمد	۲۷-۲۸
(۱۵)	سورہ نوح	۲۵
(۱۶)	سورہ فجر	۲۷-۳۰
(۱۷)	سورہ تکاثر	۱-۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے

عالم برزخ میں امتیازی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں تمہیں اس کا شعور نہیں ۔

(۱) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۵۴) ترجمہ اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، انہیں مُردہ نہ کہو (نہیں) بلکہ وُہ زندہ ہیں۔ بَلْ اَحْيَاۗءٌ (عالم برزخ میں ایک خاص حیات کے ساتھ) برزخی زندگی اپنی عام صورت میں تو سب کیلئے ہے، لیکن شہیدوں کو اس عالم میں ایک خصوصی اور امتیازی زندگی نصیب ہو گی آثارِ حیات میں دوسروں سے کہیں زیادہ قوی۔ (تفسیر ماجدی صفحہ ۵۸)

امام قرطبیؒ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اَنَّ حَيَاةَ الشُّهَدَاءِ مُحَقَّقَةٌ ثُمَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ تُرَدُّ اِلَيْهِمُ الْاَرْوَاحُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَيُنْعَمُوْنَ كَمَا يُحْيَا الْكُفَّارُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَيُعَذَّبُوْنَ (تفسیر القرطبی ج ۴ ص ۲۶۹)

(ترجمہ) شہداء کی زندگی تحقیق شدہ ہے، بعض علماء کا قول ہے اُن کی روحوں کو اُن کی قبروں میں لوٹایا جاتا ہے، وہ وہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہوتے ہیں جیسا کہ کافروں کو اُن کی قبروں میں زندہ کیا جاتا ہے اور پھر اُنہیں وہاں عذاب دیا جاتا ہے) مرنے کے بعد قبروں میں عذاب و ثواب کا مسئلہ محققین سلف صالحین کے نزدیک محقق اور مسلم ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

پیش کر دی جس نے اپنی جاں رہِ اسلام میں
مل گئی اس کو خدا کے ہاں حیاتِ جاوداں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ عزیمت و استقامت میں استوار رہنے کے لئے دوسری چیز جو مطلوب ہے یہ اس کی طرف اشارہ ہے یعنی زندگی اور موت سے متعلق صحیح اسلامی تصور کا استحضار جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے نزدیک تو زندگی نام بس اسی دنیا کی زندگی کا ہے، جو آدمی سراپا مار آگیا بس وہ ختم ہوگیا۔ لیکن مومن کے نزدیک تو یہ زندگی چند روزہ اور فانی زندگی ہے، اصلی زندگی کا، جو ابدی ہے، آغاز تو اس کے نزدیک اس وقت سے ہوتا ہے۔ جب یہ زندگی ختم ہوتی ہے۔ یہ زندگی عالم برزخ اور پھر عالم آخرت میں حاصل ہوتی ہے۔ جہاں تک موت کے بعد زندگی کا تعلق ہے یہ حاصل تو کافر و مومن سب ہی کو ہوتی ہے لیکن کفار کی زندگی چونکہ کلفت اور عذاب کی ہوتی ہے اس وجہ سے وہ قابل ذکر نہیں۔ البتہ اہل ایمان برزخ کی زندگی میں بھی اپنے اپنے مراتب و مدارج کے لحاظ سے مسرور و شاد کام ہوتے ہیں۔ بالخصوص ان میں سے جو لوگ راہ حق میں شہادت کا مرتبہ حاصل کرتے ہیں ان کی برزخی زندگی کی کامرانیوں کا تو اس ناسوتی زندگی میں کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنے مقدس خون شہادت سے اس دنیا کی کشت حق کو جو سیرابی اور زندگی بخشتے ہیں اس کے انعامات ان کو عالم برزخ ہی سے ملنے شروع ہو جاتے ہیں، چنانچہ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۱۶۹ - آل عمران

(جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں ان کو مردے نہ خیال کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس روزی پا رہے ہیں) تدبر قرآن ج ۱ ص ۳۸۰)

شہداء کو عالم برزخ میں ایک نہایت عمدہ پیکر عطا ہوتا ہے، اور وہ اُس پیکر نورانی سے بارگاہ قدس میں جہاں تک چاہتے ہیں۔ طیران کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اُلٰی کر) ترقی کرتے ہیں۔ اور انواع واقسام کے لذات سے مستفید ہوتے ہیں جسکی طرف آیت میں اشارہ ہے۔ اور اس حدیث میں بھی کہ جس کو شیخین (امام بخاری و مسلم) نے روایت کیا ہے کہ شہداء سبز طیور کے قوالب میں آکر آشیانۂ عرش میں رہتے ہیں اور جہاں سے جی چاہتا ہے کھاتے ہیں (تفسیر حقانی جلد اول صفحہ ۵۵)

برزخ کی زندگی ثابت ہے

اَنَّ الْحَیَاۃَ فِی الْبَرْزَخِ ثَابِتَۃٌ لِّکُلِّ مَنْ یَّمُوْتُ مِنْ شَہِیْدٍ وَّغَیْرِہٖ (تفسیر روح المعانی جز ۲ ص ۲۱ مطبوعہ بیروت)

بے شک برزخ کی زندگی ہر مرنے والے کے لئے ثابت ہے شہید ہو یا اور کوئی۔

اور چونکہ عالم برزخ حواس یعنی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ ہاتھ وغیرہ سے محسوس نہیں ہوتا اس لئے لَا تَشْعُرُوْنَ فرمایا گیا کہ تم اُن کی حیات کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ معارف القرآن ۱/۳۹۸ بیان القرآن ۱/۸۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں مومنوں اور کافروں کا حال بیان فرما رہے ہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ وَصَفَ حَالَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْکَافِرِیْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں اور کافروں کی وفات کے بعد کا حال بیان فرمایا مومنوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ وَفَاتِهِمْ فَاَخْبَرَ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَحُ لَهُمْ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ اَبْوَابٌ اِلَى
الْجَنَّةِ يَشْتَمُّوْنَ مِنْهَا رَوْحَهَا
وَيَسْتَعْجِلُوْنَ اللّٰهَ قِيَامَ
السَّاعَةِ لِيَصِيْرُوْا اِلٰى
مَسَاكِنِهِمْ وَيُجْمَعَ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ اَهْلِهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ
فِيْهَا وَعَنِ الْكَافِرِيْنَ اَنَّهُمْ
يُفْتَحُ لَهُمْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ
اَبْوَابٌ اِلَى النَّارِ يَنْظُرُوْنَ
اِلَيْهَا وَيُصِيْبُهُمْ مِنْ
نَتْنِهَا وَمَكْرُوْهِهَا وَيُسَلَّطُ
عَلَيْهِمْ فِيْهَا اِلٰى قِيَامِ
السَّاعَةِ مَنْ يَقْمَعُهُمْ
فِيْهَا وَيَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ
فِيْهَا تَاْخِيْرَ قِيَامِ السَّاعَةِ
خَذَرًا مِنَ الْمَصِيْرِ اِلٰى
مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِيْهَا مَعَ اَشْبَاهِ
ذٰلِكَ مِنَ الْاَخْبَارِ
الْمُتَظَاهِرَةِ بِذٰلِكَ عَنْ

بارہ میں بتایا کہ اُن کے لئے اُن کی
قبروں میں جنّت کی طرف دروازے
کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ اُس کی
خوشبو سونگھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے
قیام قیامت میں جلدی چاہتے ہیں
تاکہ وہ اپنی رہائش گاہوں (جنّت)
میں پہنچ جائیں اور وہاں اپنے اہل قبیلہ
اور اولاد کے ساتھ ایک جگہ جمع ہو
جائیں۔ اور کافروں کے متعلق فرمایا۔ کہ
اُن کے لئے اُن کی قبروں میں جہنّم کے
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ
اُس کی طرف دیکھتے ہیں اور اُنہیں اُس
کی بدبُو اور تکلیف پہنچتی ہے اور اُن
پر اُن کی قبروں میں قیامت تک ایسے
فرشتے مُسلّط کر دیئے جاتے ہیں جو
اُنہیں سخت مار مارتے ہیں۔ اور وہ
اللہ سے سوال کرتے کہ قیامت جلدی
نہ قائم کی جائے خوف کے سبب یہ اس
انجام کے سے ہے جو اللہ تعالےٰ نے
اُن کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ اس کے
علاوہ اور بھی بہت سی روایتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَا الَّذِیْ خُصَّ
بِهِ الْقَتِيْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مِمَّا لَمْ يُعَمَّ بِهِ سَائِرُ
الْبَشَرِ غَيْرُهٗ مِنَ الْحَيَاةِ وَسَائِرُ
الْكُفَّارِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُهٗ
اَحْيَاءٌ فِی الْبَرْزَخِ اَمَّا الْكُفَّارُ
فَمُعَذَّبُوْنَ فِيْهِ بِالْمَعِيْشَةِ
الضَّنْكِ وَاَمَّا الْمُؤْمِنُوْنَ
فَمُنَعَّمُوْنَ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ
وَنَسِيْمِ الْجِنَانِ قِيْلَ اِنَّ
الَّذِیْ خَصَّ اللّٰهُ بِهِ
الشُّهَدَاءَ فِیْ ذَالِكَ
وَاَفَادَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِخَبَرِهٖ
عَنْهُمْ تَعَالٰی اِعْلَامُهٗ
اِيَّاهُمْ اَنَّهُمْ مَرْزُوْقُوْنَ
مِنْ مَاكَلِ الْجَنَّةِ
وَمَطَاعِمِهَا الَّذِیْ فِیْ
بَرْزَخِهِمْ قَبْلَ بَعْثِهِمْ
وَمُنَعَّمُوْنَ بِالَّذِیْ يُنَعَّمُ
بِهٖ دَاخِلُوْهَا بَعْدَ الْبَعْثِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی
مضمون کی مروی ہیں۔ یہاں ایک
سوال پیدا ہوتا ہے کہ راہِ خدا میں
شہید ہونے والے کی کیا خصوصیت
ہے جو دوسرے مرنے والوں کو حاصل
نہیں جب کہ تمام کافر اور مومن شہید
کے علاوہ بھی برزخ میں زندہ ہیں۔
کفار برزخ میں عذاب کی بدترین
زندگی گذار رہے ہیں اور مومنوں
کو راحت خوشبو اور جنت کی ہواؤں
کی پُرلطف زندگی میسر ہے اس
سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے شہداء کو خاص طور پر جو چیز عطاء
فرمائی ہے اور جس کی اطلاع اس نے
شہداء کے بارہ میں عام اہلِ ایمان کو
دی ہے وہ یہ ہے کہ انہیں قیامت سے
پہلے برزخ ہی میں جنت کے کھانے
مل رہے ہیں اور انہیں وہ سب
نعمتیں میسر ہیں جو دوسرے انسانوں
کو قیامت کے بعد جنت میں داخلہ
کے بعد ملیں گی۔ جو اللہ نے شہیدوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سَائِرِ الْبَشَرِ مِنْ تَذْيِيْدِ مَطَاعِمِهَا الَّذِیْ لَمْ یُطْعِمْهَا اللّٰهُ اَحَدًا غَیْرَهُمْ فِیْ بَرْزَخِهٖ قَبْلَ بَعْثِهٖ	کے سوا دوسرے لوگوں کو قیامت سے قبل برزخ میں نہیں عطا فرمائیں،

تفسیر جامع البیان لابن جریر الطبری ۲/۲۴

سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۵۴ عالم برزخ میں عذاب و ثواب پر نص قطعی ہے ائمۂ تفاسیر و علماء اسلام اسی کے قائل ہیں عالم برزخ میں عذاب و ثواب کا انکار حقائق ثابتہ کا انکار ہے جو سچے مومن سے بعید ہے۔

(وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۱۵۴) اَیْ لَا تُحِسُّوْنَ وَلَا تُدْرِكُوْنَ مَاحَالُهُمْ بِالْمَشَاعِرِ لِاَنَّهَا مِنْ اَحْوَالِ الْبَرْزَخِ الَّتِیْ لَا یُطَّلَعُ عَلَیْهَا وَلَا طَرِیْقَ لِلْعِلْمِ بِهَا اِلَّا بِالْوَحْیِ (تفسیر روح المعانی جز۲ ص۲۰)	(لیکن تم نہیں سمجھتے) یعنی تم محسوس نہیں کرتے اور نہ حواس کے ذریعہ ان کا حال معلوم کر سکتے ہو کیونکہ وہ برزخ کے ان معاملات میں سے ہے جن کا پتہ نہیں چل سکتا اور نہ وحی کے علاوہ ان کو جاننے کا کوئی ذریعہ ہے۔
هٰذَا مِثْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فِی الْاٰیَةِ الْاُخْرٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران ۱۶۹)	یہ ایسے ہی ہے جیسے دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مُردہ مت سمجھو وہ مُردہ نہیں، زندہ ہیں اُن کو اُن کے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی يُحْيِيْهِمْ بَعْدَ الْمَوْتِ لِيَرْزُقَهُمْ عَلٰى مَا يَأْتِيْ فَيَجُوْزُ اَنْ يُّحْيِيَ الْكُفَّارَ لِيُعَذِّبَهُمْ وَيَكُوْنُ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ (تفسیر القرطبی الجزء الثانی ص ۱۷۳)

توجب اللہ تعالےٰ شہیدوں کو موت کے بعد انہیں رزق دینے کے لئے زندہ کرتا ہے جیسا کہ آگے آئیگا تو یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ، کفار کو عذاب دینے کے لئے زندہ کرے۔ اس صورت میں اس آیت میں عذاب قبر کی دلیل ہوگی۔

بلکہ وہ برزخ میں زندہ ہیں

بَلْ هُمْ اَحْيَاءٌ فِي الْبَرْزَخِ وَفِي الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِ عَذَابِ الْقَبْرِ - تفسیر فتح القدیر ۱/۱۵۹

بلکہ وہ برزخ میں زندہ ہیں اور آیت میں عذاب قبر کے حق ہونے کی دلیل ہے۔

فَاخْتُلِفَ فِيْ مُسْتَقَرِّهَا فَقِيْلَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الشُّهَدَاءُ عَلٰى نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِيْ قُبَّةٍ خَضْرَاءَ وَرُوِيَ فِيْ رَوْضَةٍ

اُن کی جائے قیام کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اُنہیں اُن کی قبروں میں رزق دیا جاتا ہے حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شہداء کا قیام اُس نہر پر ہے جو جنّت کے دروازہ پر ہے۔ سبز گنبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَضْرَاءَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔ (البحر المحیط ج ۱ ص ۴۴۹)

میں اور ایک روایت میں ہے سبز باغ جنت سے اُنہیں صبح وشام رزق دیا جاتا ہے۔

اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے کہ رُوح ایک لطیف جسم ہے۔ اس ظاہری جسم کے علاوہ جو کچھ محسوس ہو رہا ہے۔ برزخ کے اسرار اور قبر کے احوال لذت والم وغیرہ حقیقت اور سچ ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ (بے شک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے) فَالشُّهَدَاءُ اَحْيَاءٌ بِالْحَيَاةِ الْبَرْزَخِيَّةِ (شہداء زندہ ہیں برزخی زندگی کے ساتھ (تفسیر رُوح البیان ج ۱ ص ۲۵۸ - ۲۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو گئے

تم انہیں مُردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس رزق کھا رہے ہیں ـــــ یہ ذکر وقوعِ قیامت، حشر ونشر اور دخولِ جنّت سے قبل کا ہو رہا ہے، اسی کا نام عالم برزخ ہے۔

(۲) - وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

" آل عمران ۱۶۹ — ۱۷۱ "

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں روزی مل رہی ہے، جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں عطاء کیا ہے، اس پر خوش ہیں اور ان لوگوں کے بارہ میں جو اُن کے اخلاف میں سے ابھی تک ان سے نہیں ملے۔ یہ بشارت پا رہے ہیں کہ انہیں نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہیں اور یہ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں کہ واقعی اللہ، اہلِ ایمان کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

دلائل عقلیہ اور نقلیہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

عَلٰى بَقَاءِ النُّفُوْسِ بَعْدَ مَوْتِ الْاَجْسَادِ كَثِيْرَةٌ مُّتَعَاضِدَةٌ

موتِ اجسام کے بعد رُوحیں زندہ رہتی ہیں بہت ہیں اور ایک دوسرے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَوَجَبَ الْمَصِيْرُ اِلَيْهِ وَبِهٖ تَزُوْلُ الشُّبُهَاتُ الْوَارِدَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِثَوَابِ الْقَبْرِ كَمَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَعَلَى الْقَوْلِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا اِذِ الْمَمِيْتُ النُّفُوْسُ بِمَوْتِ الْاَبَدَانِ اَوْ قُلْنَا بِاَنَّهٗ تَعَالٰى اَمَاتَهَا ثُمَّ اَعَادَ الْحَيَاةَ اِلَيْهَا كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا وَرَدَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِفَةِ الشُّهَدَاءِ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ وَّاَنَّهَا تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ وَتَاْكُلُ مِنْ اَثْمَارِ الْجَنَّةِ وَتَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَمَّا رَاَوْا طِيْبَ

تائید کرتے ہیں، اس لئے یہ اعتقاد رکھنا لازم ہے اور اس کے ساتھ قبر میں ثواب کے عقیدہ کے متعلق جیسا کہ اس آیت میں ثواب کا ذکر ہے پیدا ہونے والے شبہات زائل ہو جاتے ہیں، نیز عذاب قبر کے عقیدہ کے بارے میں جیسا کہ اس عذاب کا ذکر اس ارشاد باری میں ہے (وہ غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں جھونک دیئے گئے) اعتراضات، ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ بدن کے فناء ہو جانے سے روحیں، فناء نہیں ہوتیں دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے انہیں موت دی پھر ان کی طرف دوبارہ زندگی لوٹا دی جیسا کہ بعض احادیث میں مروی الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے بارہ میں فرمایا کہ انکی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں وہ جنت کی نہروں پر آتے جاتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں اور عرش کے نیچے سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَطْعَمِهِمْ وَمَسْكَنِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ قَالُوْا يَا لَيْتَ قَوْمَنَا يَعْلَمُوْنَ مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ النَّعِيْمِ وَمَا صَنَعَ اللّٰهُ بِنَا كَيْ يَرْغَبُوْا فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُخْبِرُ عَنْكُمْ وَاُبَلِّغُ اِخْوَانَكُمْ فَفَرِحُوْا بِذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ"

(تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۱۲۵)

(تفسیر طبری ج ۴ ص ۱۱۳)

کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں جب ان شہیدوں نے اپنے عمدہ، کھانے بہترین ٹھکانے اور لذیذ مشروبات کو دیکھا تو انہوں نے آرزو کی کاش ہماری قوم کو معلوم ہوتا کہ ہم کیسے مزے میں ہیں اور اللہ نے ہم سے کیا سلوک کیا ہے تاکہ انہیں بھی جہاد کا شوق پیدا ہوتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارے حالات کی خبر دیتا ہوں اور تمہارے بارہ میں انکو اطلاع دیتا ہوں اس پر وہ خوش ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری"

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اَبَاكَ حَيْثُ اُصِيْبَ بِاُحُدٍ اَحْيَاهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا تُرِيْدُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ اَفْعَلَ بِكَ فَقَالَ يَا رَبِّ اُحِبُّ اَنْ تَرُدَّنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى

جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کیا تجھے یہ بشارت نہ دوں کہ تیرا باپ جب جنگ احد میں شہید ہوا تو اللہ نے اسے زندہ کیا پھر اس سے پوچھا اے عبداللہ بن عمرو تیرا کیا شوق ہے جو میں پورا کروں؟ اس نے عرض کی میرے مالک میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجے تاکہ میں ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں قتل ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام فخر الرازی صاحب التفسیر الکبیر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا کی تفسیر کے تحت تفسیر کبیر جزء ۹ صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک طویل بحث کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں"

وَعَلٰى هٰذَا التَّقْدِيْرِ تَزُوْلُ الشُّبُهَاتُ بِالْكُلِّيَّةِ عَنْ ثَوَابِ الْقَبْرِ، صفحہ ۹۱ "	اس صورت میں ثواب قبر کے عقیدہ کے بارہ میں تمام شبہے بالکل ختم ہو جاتے ہیں

اس کے بعد پھر تفسیر کبیر جزء ۹ صفحہ ۹۲ کے آخر میں فرماتے ہیں۔

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ مَتٰى تَقَرَّرَتْ هٰذِهِ الْقَاعِدَةُ زَالَتِ الْاِشْكَالُ وَالشُّبُهَاتُ عَنْ كُلِّ مَا وَرَدَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ ثَوَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِهٖ اَلْمُحْسِنُ يُنَعَّمُ بِالثَّوَابِ وَاِنَّ الْمُسِيْءَ يُعَذَّبُ بِالْعِقَابِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ" (تفسیر الخازن مع السنفی ج ۱ ص ۳۲۱)	جان لے کہ جب یہ اصول ثابت ہو گیا تو قرآن میں عذاب و ثواب قبر کے بارہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے، اس کے متعلق تمام اعتراض اور شبہے دور ہو گئے نیکو کار کو انعام ملتا ہے اور ثواب دیا جاتا ہے اور بدکار کو عذاب ہوتا ہے اور سزا دی جاتی ہے، یہ عذاب و ثواب قیامت سے پہلے ہوتا ہے، یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے"

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آل عمران) (۱۶۹)	اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں، رزق پاتے رہتے ہیں"

یُرْزَقُوْنَ یعنی عالم برزخ میں ایک حیات مخصوصہ کے ساتھ وَلَا تَحْسَبَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْوَاتاً" شہداء کی موت عام انسانوں کی موت کی طرح نہیں ہوتی بلکہ انہیں برزخ میں ایک مخصوص قسم کی زندگی حاصل رہتی ہے، یہ حیات اور یہ رزق سب اسی عالم برزخ کے متناسب ہوتے ہیں (تفسیر ماجدی ص ۱۶۵)

وَاَنْكَرَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثَ الْاَرْوَاحِ وَقَالَ الرُّوْحُ عَرَضٌ وَّلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّتَنَعَّمَ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ لِاَنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ رَقِيْقٌ هَوَائِيٌّ مَاخُوْذٌ مِنَ الرِّيْحِ وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْبَدَنِ وَيُرَدُّ اِلَيْهِ وَهِيَ الْحَسَّاسَةُ الْفَعَّالَةُ لَهٗ دُوْنَ الْبَدَنِ وَلَيْسَتْ مِنَ الْحَيَاةِ فِيْ شَيْءٍ لِاَنَّ ضِدَّ الْحَيَاةِ الْمَوْتُ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ الرُّوْحُ وَلِهٰذَا قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ عِيْسٰى (يُرْزَقُوْنَ) مِنْ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ غُدُوًّا وَّعَشِيًّا) وَقِيْلَ يُرْزَقُوْنَ النَّعِيْمَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ "

(مجمع البیان للطبرسی ج ۱ ص ۳۷۷)

بعض لوگوں نے رُوحوں کی حدیث کا انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں رُوح ایک عرض ہے اور یہ ممکن نہیں کہ وہ راحت پائے۔ مگر ان کا یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ رُوح ایک لطیف ہوائی جسم ہے جو ہوا سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ رُوح، بدن سے نکلتی ہے اور اس کی طرف دوبارہ لوٹائی جاتی ہے اور رُوح ہی احساس کرنے والی اور افعال بجالانے والی ہے نہ کہ بدن اور رُوح کا طبعی زندگی سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ زندگی کی ضد موت ہے مگر رُوح ایسی نہیں اور یہی علی بن عیسیٰ کا قول ہے (انہیں رزق دیا جاتا ہے،) صبح وشام جنت کی نعمتوں میں سے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہیں انکی قبروں میں نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ انعام آیت نمبر ۹۳

قبر میں عذاب و ثواب پر نصِّ صریح ہے

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو قیامت سے پہلے قبر میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

اگر تُو دیکھے جس وقت کہ ظالم لوگ (نافرمان) موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

(الانعام ۹۳)

اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں آج کے دن تمہیں بدلہ ملے گا رسوا کن عذاب کی صورت میں اس لیے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر (اعراض) کیا کرتے تھے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ (آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا) میں جس فوری عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے موت کا دن مراد ہے۔ یعنی قبضِ روح کا وقت بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ روح نکلتے ہی عالم برزخ یعنی قبر کا عذاب ہے، جیسا کہ تفسیر فتح القدیر میں امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔

اَلْيَوْمَ تُقْبَضُ فِيْهِ اَرْوَاحُكُمْ اَوْ اَرَادُوْا بِالْيَوْمِ الْوَقْتَ الَّذِيْ يُعَذَّبُوْنَ فِيْهِ الَّذِيْ مَبْدَؤُهٗ عَذَابُ الْقَبْرِ

(فتح القدیر ج ۲ ص ۱۴۰)

یعنی وہ دن ہے، جس میں تمہاری ارواح قبض کی جائیں گی۔ یا عذاب کے دن سے وہ وقت مراد ہے کہ اس میں انہیں عذاب ہوگا جس کی ابتداء عذابِ قبر سے ہے۔

تفسیری اختلاف اپنی جگہ پر، تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قبضِ روح کے ساتھ اللہ کے نافرمان عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میت کا جسم خواہ آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے اور اس راکھ کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا سمندر اور دریا میں بہا دیا جائے۔ لیکن عالم برزخ (قبر) کی کلفت اور راحت میت کے اپنے اعمال کے مطابق اس کی روح اور جسم کو ضرور دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جبکہ بغیر اسباب کے انسان کو بنا سکتا ہے۔ تو بنائے ہوئے انسان کو مار دینا، اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا، جسم کے بکھرے ہوئے اجزاء کو جمع کر لینا، اور اس کے اجزاء بدن جہاں کہیں بھی منتشر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں انہیں روح کے ساتھ قیامت سے پہلے (عالمِ برزخ میں) تکلیف و آرام میں مبتلا کرنا اس کے لیے کیا مشکل ہے؟

آج سے مُراد وہ دن ہے جس میں اُن پر عذابِ قبر کی ابتداء ہوگی، اس آیت میں عذابِ قبر کی طرف صاف اشارہ ہے۔ (اشرف الحواشی بحوالہ تفسیر وحیدی)

ظالموں سے مراد اللہ تعالیٰ کے نافرمان، سرکش اور باغی ہیں جو اصلاحِ اعمال کے بغیر اور توبہ کے بغیر ہی مرجاتے ہیں؟ اس آیت میں اُن کی موت کے وقت کی شدتِ تکلیف کا ذکر ہے۔ حدیث کی کتابوں میں اس شدت کی تفصیل بہت صراحت سے کی گئی ہے صحیح بخاری مسلم، ترمذی، نسائی وغیرہ میں حضرت عائشہؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ، حضرت براء بن عازبؓ کی روایتیں ہیں، مختصر طور پر جن کا ذکر یہ ہے، کہ علمِ الٰہی میں جو لوگ عذاب کے لائق ہیں۔ قبضِ روح کے وقت ان کے پاس ہیبت ناک صورت کے فرشتے آتے ہیں، اور اُس مستحقِ عذاب شخص کی روح کو خبر سُناتے ہیں، کہ جسم سے الگ ہوتے ہی سخت عذابِ قبر سے وہ دوچار ہونے والا ہے، اس عذاب کے خوف سے روح جسم میں جگہ جگہ چھپتی پھرتی ہے، اور فرشتے بڑی سختی سے ڈانٹ دے کر اُس کی روح کو نکالتے ہیں۔ اور روح کو نکالتے وقت یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے ناپاک روح اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہونے کے لیے جلدی نکل ـــــ اور اس کے مُنہ اور پیٹھ پر طرح طرح کی مار مارتے ہیں، جب اس خرابی سے روح نکلتی ہے، تو ایک طرح کی بدبُو روئے زمین پر پھیل جاتی ہے، جس سے اُن فرشتوں کو جو اپنے اپنے کام کے لیے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی ناپاک روح کسی جسم سے جدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بدبُو کا ذکر فرماتے وقت اپنی ناک کپڑے سے ڈھانک لیا کرتے تھے، کیونکہ اعجازِ نبوت کے سبب بدبُو کے ذکر کے وقت اصلی بدبُو آپ کے دماغ میں اثر کرنے لگتی تھی۔ اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کو فرشتے آسمان پر لے جانا چاہتے ہیں، تین آسمان کے دروازے ہیں کھلتے۔ اس بیان کے وقت آنحضرت یہ آیت پڑھا کرتے تھے

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ	اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے
وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى	جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے
يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۔	جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں
(الاعراف ۔ ۴۰)	نہ داخل ہو جائے۔

محاورۂ زبان میں اس سے مراد مطلقاً ایک امرِ محال عادی کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ یعنی نہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نکل سکے گا، نہ فلاں فعل ہوگا۔

اس ناپاک روح کے لیے جب آسمان کے دروازے نہیں کھلتے تو روح پھر جسم میں داخل کی جاتی ہے اور منکر نکیرین اُس سے سوالات کرتے ہیں۔ اور قیامت تک طرح طرح کے عذابِ قبر میں وہ روح گرفتار رہتی ہے (احسن التفاسیر جلد دوم صفحہ ۱۶۵)

جس طرح عالمِ دنیا میں فلسفۂ اضداد اپنے اثرات و نتائج دکھا رہا ہے اور جس طرح کہ عالمِ آخرت میں یہی منظر پیش آنے والا ہے اس طرح عالمِ برزخ میں بھی اعمالِ انسانی کے اثرات ظہور پذیر ہونا شروع ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ آخرت میں مکافاتِ عمل مکمل صورت میں ظاہر ہوگا جس کا عالمِ دنیا اور عالمِ برزخ میں ظہور ناممکن ہے۔

مسافرانِ عدم کو سکوں ہو کیسے نصیب
قدم قدم پہ قیامت دکھائی دیتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ۔

آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا ممکن ہے اُن کا ارادہ موت کے وقت ہو اور اس سے مُراد نزع کی سختی کا عذاب ہو اور اُس سے وہ وقت طویل مراد ہو جو کہ برزخ اور قیامت کو شامل ہے"

(تفسیر الکشاف ج ۲ ص ۴۶ - ۴۷)

یُعَذَّبُوْنَ بِهٖ مِنْ شِدَّةِ النَّزْعِ وَاَنْ يُّرِيْدُوا الْوَقْتَ الْمُمْتَدَّ الْمُتَطَاوِلَ الَّذِيْ يَلْحَقُهُمْ فِيْهِ الْعَذَابُ فِي الْبَرْزَخِ وَالْقِيَامَةِ۔

یہاں برزخ سے مُراد موت اور قیامت کا درمیانی عرصہ ہے بعض نے کہا ہے اس سے مُراد قبر ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۶۱)

مَنْ قَالَ اِنَّ هٰذَا فِي الدُّنْيَا كَانَ عِبَارَةً عَنْ وَقْتِ الْاِمَاتَةِ وَالْعَذَابِ وَالْعَذَابُ مَا عُذِّبُوْا بِهٖ مِنْ شِدَّةِ النَّزْعِ اَوِ الْوَقْتُ الْمُمْتَدُّ الْمُتَطَاوِلُ الَّذِيْ يَلْحَقُهُمْ فِيْهِ الْعَذَابُ فِي الْبَرْزَخِ۔

جس کا یہ خیال ہے کہ اس سے مُراد دنیا میں عذاب ہے، تو اس کا مطلب موت کے وقت کا عذاب ہے، اور یہ وہ عذاب ہے، جو شدتِ نزع کی صورت میں ہوتا ہے، یا یہ وہ وقتِ دراز ہے جس میں کہ عذاب اُنہیں زمانۂ برزخ میں بھی پہنچتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۱۱۱)

اس آیتِ کریمہ میں بھی ظالموں (نافرمانوں) کیلئے عالم برزخ (قبر وغیرہ) میں عذاب کی خبر دی جا رہی ہے"

خاک کے نیچے وہ عاجز خاک ہو کر رہ گئے
محفلِ دنیا میں جن کا ٹھاٹھ شاہانہ رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت شریفہ بھی برزخ کا عذاب ثابت کر رہی ہے

(۴) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔

(الانفال ۵۰)

حِيْنَ تَقْبِضُ اَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ بِبَدْرٍ (يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ) اَىْ مَا اَقْبَلَ مِنْ اَعْضَائِهِمْ (وَاَدْبَارَهُمْ) اَىْ مَا اَدْبَرَ مِنْهَا (وَذُوْقُوْا) اَىْ يَضْرِبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ بَعْدَ السَّيْفِ فِى الدُّنْيَا (عَذَابَ الْحَرِيْقِ) اَىْ اَلْعَذَابَ الْمُحْرِقَ الَّذِىْ هُوَ مُقَدِّمَةُ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۳۵۹

هٰذَا بَيَانٌ لِّتَعْذِيْبِهِمْ فِىْ عَالَمِ الْبَرْزَخِ۔

(تفسیر مظہری ج ۴ ص ۱۱)

کاش تم اس حالت کو دیکھ سکتے جب کہ فرشتے کافروں کی رُوحیں قبض کر رہے تھے، وہ انکے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو جب ملک الموت کے مددگار فرشتے بدر کے میدان میں کفار کی جانیں لے رہے تھے (اُن کے مُونہوں پر مار رہے تھے) یعنی اُن کے سامنے کے اعضاء پر (اور اُن کی پُشتوں پر) یعنی اُن کے پچھلی طرف کے اعضاء پر (اور چکھو) یعنی مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے دنیا میں تلوار کی دھار کا مزہ چکھنے کے بعد (جلنے کے عذاب کا مزہ) یعنی جلانے والے عذاب کا مزہ جو آخرت کے عذاب کی تمہید ہے۔

یہ برزخ میں ان کو جو عذاب دیا جاتا ہے، اس کا بیان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متکلمین نے اِس آیت سے یہ استنباط بھی کیا ہے، کہ انسان جس شے کا نام ہے، وُہ اس جسم سے الگ ہے اور اس کا اطلاق رُوح پر ہوتا ہے، قَالُوْا الْوَاحِدِیُّ هٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْاِنْسَانَ شَیْءٌ مُغَایِرٌ لِّهٰذَا الْجَسَدِ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ سے امام رازی نے یہ لطیف نکتہ بھی نکالا ہے کہ کافر کی رُوح جب دنیا سے روانہ ہوتی ہے، تو دنیا کے چھوٹنے کا تو اسے صدمہ ہوتا ہی ہے، ادھر آخرت پر جب نظر کرتی ہے، تو اُدھر بھی تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے، اس طرح اس پر آگے اور پیچھے دونوں طرف سے گویا دوہری مار پڑتی ہے۔ (ماجدی ص ۳۸۶)

کاش عاجز زندگی کٹتی خدا کی یاد میں
اب ہے کیا حاصل دمِ رحلت جو پچھتاتا ہے تُو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین اہل مدینہ منورہ کیلئے دوہری سزا سے مُراد دُنیا اور قبر کا عذاب ہے "

(۵)۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ (التوبہ ۱۰۱)

اور کچھ تمہارے گرد و پیش والے دیہاتیوں میں سے اور کچھ مدینہ والوں میں سے (ایسے) منافق ہیں (کہ) نفاق میں اڑ گئے ہیں، آپ (بھی) اُنہیں نہیں جانتے ہیں ہم اُنہیں دوہری سزا دینگے، پھر وہ عذاب عظیم کی طرف بھیجے جائینگے۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ: یہ دوہری سزا قبل آخرت ہوگی، ایک سزا نفاق کی دوسری سزا کمال نفاق کی، ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ: یہ عذاب عظیم ظاہر ہے کہ عذاب آخرت ہے، دو عذاب اس سے قبل کے، جس پر لفظ ثُمَّ دلالت کرتا ہے، ممکن ہے کہ اُن میں سے ایک سزا اسی دنیا کی ہو اور دوسرا عذاب قبر ہو، قبل آخرت کے عموم میں دنیا اور برزخ دونوں داخل ہیں

(تفسیر ماجدی ص ۴۲۳)

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ "ہم انہیں عنقریب دو مرتبہ عذاب دیں گے، پھر انہیں زبردست عذاب کی طرف پلٹایا جائے گا"

زبردست عذاب سے حتمی طور پر قیامت کے بعد کا عذاب ہے اب اس سے پہلے دو مرتبہ کا عذاب کیا ہے؟ تو اس میں سے ایک تو اس دنیائے فانی کی ذلت و رسوائی ہے جس سے منافقین کو دوچار ہونا پڑا، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مرنے کے بعد کا عذاب قبر ہے، کیوں کہ بہت سے منافقین کو اس دنیا میں انہیں ایک ہی عذاب دیا گیا دو نہیں، اس کے برعکس بعض بعض منافقین کو بار بار ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا پڑا، اب اگر ہر مرتبہ کی ذلت کو ایک بار کا عذاب کہیں تو انہیں دنیا میں دو مرتبہ کے بجائے کئی مرتبہ عذاب ہو گیا، اس لئے ان کے حق میں دو مرتبہ عذاب دینے کی بات بے معنی ہو جاتی ہے، البتہ دنیا کی ساری رسوائیوں کو ایک عذاب اور قبر کی سختیوں اور گرفتوں کو دوسرا عذاب قرار دیں تو یہ عین تاریخی شہادت اور واقعات کے مطابق ہے۔

هُمَا الْقَتْلُ وَعَذَابُ الْقَبْرِ وَالْفَضِيحَةُ وَعَذَابُ الْقَبْرِ۔	وہ دو عذاب (دنیا میں) قتل اور عذاب قبر ہے، اور فضیحت اور عذاب قبر ہے

(مدارک ج ۲ ص ۳۵۰)

یعنی منافقین کے لئے ایک عذاب تو اس دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں اُنکا قتل اور اُن کی رسوائی ہے اور دوسرا عذاب، عذاب قبر ہے، یعنی برزخ میں قیامت سے قبل بھی سزا مل کر رہیگی۔

فَاَكْثَرُ النَّاسِ عَلٰى اَنَّ الْعَذَابَ الثَّانِيَ هُوَ عَذَابُ الْقَبْرِ	اکثر مفسرین کا مسلک یہ ہے کہ دوسرے عذاب سے مراد، عذاب قبر ہے۔

(البحر المحیط ج ۵ ص ۹۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ خَطِيْبًا فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَاخْرُجْ فَاِنَّكَ	ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فلاں اُٹھ اور یہاں سے نکل جا کیونکہ تُو منافق ہے اے فلاں چلا جا کیونکہ تُو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنَافِقٌ اُخْرُجْ يَا فُلَانُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ فَاَخْرَجَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَفَضَحَهُمْ وَلَمْ يَكُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ شَهِدَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ لِحَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ فَلَقِيَهُمْ وَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَبَأَ مِنْهُمْ اِسْتِحْيَاءً اَنَّهُ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ وَظَنَّ اَنَّ النَّاسَ قَدِ انْصَرَفُوْا وَاخْتَبَأُوْا مِنْهُ وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ عَلِمَ بِاَمْرِهِمْ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ لَمْ يَنْصَرِفُوْا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَبْشِرْ يَا عُمَرُ فَقَدْ فَضَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُنَافِقِيْنَ الْيَوْمَ فَهٰذَا الْعَذَابُ الْاَوَّلُ وَالْعَذَابُ الثَّانِيْ عَذَابُ الْقَبْرِ وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ الْعَذَابَ الْاَوَّلَ اَخْذُ الزَّكٰوةِ وَالثَّانِيْ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ تفسیر روح المعانی جزا ص ۱۰۱

منافق ہے، غرض نام لے لے کر آپ نے انہیں مسجد سے نکالا اور رسوا کیا۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب کسی مجبوری کی وجہ سے اس جمعہ میں حاضر نہیں ہوئے تھے، جب وہ منافقین مسجد سے نکل رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کا اُن سے سامنا ہوگیا تو حضرت عمرؓ اُن نکلنے والوں سے اسلئے چھپ گئے کہ آپ جمعہ میں حاضر نہیں ہوئے تھے اور آپ یہ سمجھے تھے کہ لوگ اب تک جمعہ پڑھ کر چلے گئے ہوں گے اور منافقین یہ سمجھے کہ حضرت عمرؓ کو اُن کے معاملہ کا علم ہے، ان سے چھپ گئے۔ پھر حضرت عمرؓ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ ابھی تک وہیں تھے اس موقع پر ایک آدمی نے کہا، عمرؓ مبارک ہو، اللہ تعالےٰ نے آج منافقوں کو ذلیل کر دیا ہے، تو یہ پہلا عذاب ہے جو منافقوں پر نازل ہوا اور دوسرا عذاب، قبر کا عذاب ہے حسن بصری کا قول ہے کہ پہلے عذاب سے مُراد، زکوٰۃ کی وصولی اور دوسرے عذاب سے مُراد، عذاب قبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مُجَاهِدٍ وَّعَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ قَالَا عَذَابُ الْقَبْرِ وَعَذَابُ النَّارِ، تفسیر درمنثور ج ۳ ص ۲۷۱

بِالْفَضِیْحَةِ أَوِ الْقَتْلِ فِی الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّةً فِی الدُّنْیَا وَمَرَّةً فِی الْقَبْرِ۔

(حاشیہ الجمل علی الجلالین ج ۲ ص ۳۱۴)

سُنَعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ اخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُوْنَ فِی الْعَذَابِ الْأَوَّلِ مَعَ اتِّفَاقِهِمْ عَلٰی أَنَّ الْعَذَابَ الثَّانِیَ هُوَ عَذَابُ الْقَبْرِ بِدَلِیْلِ قَوْلِهٖ (ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ) وَهُوَ عَذَابُ النَّارِ فِی الْآخِرَةِ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یُعَذِّبُ الْمُنَافِقِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَرَّةً فِی الدُّنْیَا وَمَرَّةً فِی الْقَبْرِ وَمَرَّةً فِی الْآخِرَةِ۔

"تفسیر الخازن مع النسفی ج ۲ ص ۲۷۶"

مجاہد اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ ہم انہیں عنقریب دوبار سزا دیں گے، کی یہ تفسیر کی ہے عذاب قبر اور عذاب جہنم۔ دنیا میں رسوائی یا قتل اور قبر میں عذاب تو یہ ایک بار عذاب دنیا میں ہوا اور ایک بار قبر میں،

ہم عنقریب انہیں دو مرتبہ سزا دیں گے مفسرین کا اس بارہ میں اختلاف ہے کہ پہلے عذاب سے کیا مراد ہے؟ جب کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ دوسرے عذاب سے مراد عذاب قبر ہے اور اس اتفاق کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے، اور وہ آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ منافقین کو تین مرتبہ عذاب دے گا، ایک بار دنیا میں ایک بار قبر میں اور ایک بار آخرت میں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِحْدٰی هُمَا فِی الدُّنْیَا وَالْاُخْرٰی فِی الْقَبْرِ۔

ان دونوں میں سے ایک عذاب دنیا میں اور دوسرا قبر میں مراد ہے۔

(ابن جریر ج ۱۱ ص ۸)

اَکْثَرُ وا النَّاسِ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ الثَّانِیْ هُوَ عَذَابُ الْقَبْرِ۔

اکثر لوگوں (علماء) کا قول ہے، کہ دوسرے عذاب سے مراد عذاب قبر ہے۔

(بحر المحیط ص ۹۴)

فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رِجَالًا مِّنْهُمْ وَاَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِنَّکُمْ مُّنَافِقُوْنَ وَیُعَذِّبُهُمْ فِی الْقَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالسُّدِّیِّ وَالْکَلْبِیِّ وَقِیْلَ مَرَّةً فِی الدُّنْیَا بِالسَّبْیِ وَالْقَتْلِ وَمَرَّةً فِی الْاٰخِرَةِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَقِیْلَ اِنَّ الْاُوْلٰی ضَرْبُ الْمَلٰٓئِکَةِ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ عِنْدَ قَبْضِ اَرْوَاحِهِمْ وَالْاُخْرٰی

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ میں ان منافقین میں سے کئی آدمیوں کا نام لیا اور انہیں یہ کہہ کر مسجد سے نکال دیا کہ نکل جاؤ تم منافق ہو، ایک عذاب تو یہ ہوا، اور قبر میں دوسری مرتبہ، انہیں عذاب دے گا یہ ابن عباسؓ سدی اور کلبیؒ کا قول ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ دنیا میں غلام بنائے گئے اور قتل کے ذریعہ اور ایک مرتبہ آخرت میں عذاب قبر کے ذریعہ بعض کا قول ہے کہ پہلا عذاب تو ان کی جانیں نکالتے وقت فرشتوں کا ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر ضربیں لگانا ہے اور دوسرا عذاب قبر کا ہے، بعض کہتے ہیں کہ پہلا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابُ الْقَبْرِ وَقِيْلَ اَنَّ الْاُوْلٰی اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ عَلَيْهِمْ وَالْاُخْرٰی عَذَابُ الْقَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (مجمع البیان للطبرسی ج ۳ ص ۔۔۔)

پہ حدوں کا نفاذ ہے، اور دوسرا عذاب قبر ہے یہ ابن عباسؓ سے مروی ہے

اَلْمُصَابُ فِیْ اَمْوَالِهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ وَعَذَابُ الْقَبْرِ۔ (تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹۹)

ان کے مالوں اور اولاد کی تباہی اور قبر کا عذاب "

قَالَ الْحَسَنُ وَالْقَتَادَةُ عَذَابُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْقَبْرِ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ اَلْاَوَّلُ بِالْمَصَابِ فِیْ اَمْوَالِهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ وَالثَّانِیْ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ (تفسیر القرطبی جزء ۸ ص ۲۴۱)

حسنؒ اور قتادہؒ اس سے دنیا کا عذاب اور قبر کا عذاب مراد لیتے ہیں، ابن زید کہتے ہیں، پہلا عذاب ان کے مالوں اور اولاد کو نقصان پہنچنا اور دوسرا عذاب قبر کا ہے "

فَهٰذَا هُوَ الْعَذَابُ الْاَوَّلُ وَالْعَذَابُ الثَّانِیْ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ (روح البیان ج ۳ ص ۴۹۴)

اُن کی تذلیل، یہ پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب (اُن کے لئے) عذاب قبر ہے "

اَلْاَوَّلُ هُوَ الْقَتْلُ وَالثَّانِیْ عَذَابُ الْقَبْرِ (تفسیر ابی السعود جزء ۵ ص ۹۸) (و تفسیر زاد المسیر ج ۳ ص ۴۹۲)

پہلا عذاب قتل ہے، دوسرا عذاب قبر ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَسَنِ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ قَالَ عَذَابُ الدُّنْيَا وَ عَذَابُ الْقَبْرِ۔

معمرؒ، حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ دو مرتبہ عذاب سے مراد، دنیا کا عذاب اور قبر کا عذاب ہے۔

(تفسیر الطبری جزء ۱۱ ج ۷ ص ۹)

اَنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً فِي الدُّنْيَا بِاَيِّ نَوْعٍ مِّنَ الْاَنْوَاعِ الْمَذْكُوْرَةِ وَمَرَّةً فِي الْقُبُوْرِ۔

انہیں دو مرتبہ عذاب دیا جائے گا ایک مرتبہ دنیا میں اوپر بیان کی گئی نوعوں میں سے کسی نوع کے ذریعہ اور ایک مرتبہ قبروں میں۔

(تفسیر مظہری ج ۴ ص ۲۸۹)

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَذَابُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْقَبْرِ۔

اور ابن جریجؒ کا قول ہے دنیا کا عذاب اور قبر کا عذاب

(ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۵)

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ قِيْلَ هُمَا الْقَتْلُ وَعَذَابُ الْقَبْرِ

ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دینگے اس سے مراد ایک مرتبہ اُن کا قتل (دنیا میں) دوسری دفعہ قبر میں عذاب ہے۔

(الکشاف ج ۲ ص ۳۰۶)

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے قبر کا عذاب و ثواب ثابت ہے، قبر کے عذاب و ثواب کا انکار قرآن کریم کا انکار ہے۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ)

کس طرح تُو ہنستا ہے جب علم نہیں تجھکو
آئے گی اجل کیسے اور قبر میں کیا ہو گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ قبر میں مومن کو منکر و نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدم رکھتا ہے

(۶۱)- يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۔

(ابراھیم ۲۷)

اللہ ایمان لانے والوں کو ایک محکم بات کے ذریعہ دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّقَتَادَةُ وَجَمْهُوْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ اَنَّ تَثْبِيْتَهُمْ فِي الدُّنْيَا هُوَ مُدَّةُ حَيَاةِ الْاِنْسَانِ وَفِي الْاٰخِرَةِ هُوَ وَقْتُ سُؤَالِهٖ فِيْ قَبْرِهٖ وَرَجَّحَ هٰذَا الْقَوْلَ الطَّبَرِيُّ ۔

طاؤس، قتادہؒ اور دیگر علماء کی اکثریت کا قول ہے کہ دنیا میں ثابت قدم رکھنا، انسان کی پوری عمر کو محیط ہے اور آخرت میں ثابت قدمی سے مراد، قبر میں سوال کے وقت ثابت قدمی عطا کرنا ہے۔ اسی قول کو طبریؒ نے ترجیح دی ہے۔

وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَجَمَاعَةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا هِيَ وَقْتُ سُؤَالِهٖ فِيْ قَبْرِهٖ وَرَوَاهُ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ

براء بن عازبؓ اور ایک دوسری جماعت کا قول ہے کہ دنیا کی زندگی میں ثابت قدمی سے مراد قبر میں سوال کے وقت ثابت قدمی ہے، یہی بات حضرت براءؓ نے نبی صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْاٰخِرَةِ هُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عِنْدَ الْعَرْضِ۔

(البحر المحیط ج ۵ ص ۴۲۳)

وسلم سے روایت کی ہے اور آخرت میں ثابت قدمی اس وقت ہو گی جب قیامت کے دن، اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوں گے"۔

وَقَالَ اَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ اَنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فِي الْقَبْرِ وَالْاٰيَةُ وَرَدَتْ فِيْ سُؤَالِ الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنْ اَئِمَّتِنَا

(مجمع البیان للطبرسی ج ۳ ص ۳۱۴)

اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ آیت میں آخرت سے مراد، قبر ہے اور یہ آیت قبر میں سوال کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ یہی قول ہے، ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ کا اور یہی ہمارے اماموں (ائمہ اہل بیت) سے مروی ہے۔

وَالْاٰيَةُ دَلِيْلٌ عَلٰى حَقِّيَّةِ سُؤَالِ الْقَبْرِ وَعَلٰى تَنْعِيْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْقَبْرِ فَاِنَّ تَثْبِيْتَ اللّٰهِ عَبْدَهٗ فِي الْقَبْرِ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هُوَ النِّعْمَةُ كُلُّ النِّعْمَةِ

قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ قَدْ تَكَلَّمَ الْعُلَمَاءُ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ الرُّوْحُ

آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں سوال حق ہے اور مومن کو قبر میں نعمتیں ملتی ہیں کیونکہ قبر میں اللہ تعالیٰ کا بندہ کو محکم بات کے ذریعہ ثابت قدم رکھنا، کمال درجہ کی نعمت ہے، فقیہ ابواللیث کہتے ہیں علماء نے عذاب قبر کے بارہ میں بحث کی ہے بعض کہتے ہیں روح جسم میں اسی طرح داخل کی جاتی ہے جیسے دنیا میں تھی، اور مردہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ جَسَدِهٖ كَمَا كَانَ
فِي الدُّنْيَا وَيَجْلِسُ اَيْ
يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ
أَزْرَقَانِ فَظَّانِ غَلِيْظَانِ
اَعْيُنُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ
وَاَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ
الْقَاصِفِ مَعَهُمَا مِرْزَبَةٌ
فَيُقْعِدَانِ الْمَيِّتَ وَيَسْأَلَانِهٖ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ
وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ
فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اللّٰهُ رَبِّيْ
وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَمُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَبِيِّيْ فَذٰلِكَ هُوَ الثَّبَاتُ
وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ
فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُضْرَبُ
بِتِلْكَ الْمِرْزَبَةِ فَيَهِيْمُ
صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ
الْخَافِقَيْنِ اِلَّا الْجِنُّ وَالْاِنْسُ
وَهَلْ عَذَابُ الْقَبْرِ
دَائِمٌ اَوْ يَنْقَطِعُ فَالْجَوَابُ

اس کے پاس دو سیاہ رنگ والے
نیلگوں آنکھوں والے سخت مزاج،
سختی کرنے والے فرشتے جن کی آنکھیں
چندھیا دینے والی چمک کی طرح اور
جنکی آوازیں، کڑکنے والی بجلی کی طرح
ہوتی ہیں، آتے ہیں ان کے پاس ہتھوڑا
ہوتا ہے، وہ میّت کو اٹھا کر بٹھا دیتے
ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ
تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟
اور تیرا نبی کون ہے؟ ایمان دار
جواب دیتا ہے کہ اللہ، میرا رب ہے
اسلام میرا دین ہے، اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میرے نبی ہیں، ثابت قدمی
سے مُراد یہی درست جواب دینا ہے
رہا کافر اور منافق تو وہ کہتا ہے مجھے
کچھ پتہ نہیں، اس پر اُس کافر اور
منافق کو اس ہتھوڑے سے مارا جاتا
ہے تو وہ اتنی بُلند آواز سے چلاتا ہے
جس کو جنّوں اور انسانوں کے سوا،
مشرق و مغرب کے درمیان کے
سب جاندار سُنتے ہیں، کیا عذاب قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَوْعٌ دَائِمٌ بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا) وَنَوْعٌ مُّنْقَطِعٌ وَّهُوَ بَعْضُ الْعُصَاةِ الَّذِيْنَ خَفَّتْ جَرَائِمُهُمْ فَيُعَذَّبُ بِحَسْبِ جُرْمِهٖ ثُمَّ يُخَفَّفُ عَنْهُ كَمَا يُعَذَّبُ فِي النَّارِ مُدَّةً ثُمَّ يَزُوْلُ عَنْهُ الْعَذَابُ۔

(تفسیر روح البیان)

(ج ۴ ص ۴۱۱ — ۴۱۲)

ہمیشہ رہتا ہے یا اس کا سلسلہ کبھی رک جاتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک قسم کا عذاب وہ ہے جو ہمیشہ رہتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فرعونی صبح و شام آگ کے سامنے کئے جاتے ہیں"، اور ایک قسم وہ ہے جو ختم ہو جاتی ہے اور وہ بعض گناہ گاروں کا عذاب ہے جن کے جرم معمولی ہوتے ہیں تو انہیں ان کے جرم کے مطابق عذاب دیا جاتا ہے پھر اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے جیسے گناہ گاروں کو کچھ مدت جہنم میں عذاب دیا جائے گا پھر وہ بالکل ختم ہو جائے گا۔

قَالَ جَمَاعَةٌ اَلْمُرَادُ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْقَبْرُ وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقْتُ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ۔

تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۱۰۶

وَفِي الْاٰخِرَةِ (اَيْ بَعْدَ الْمَوْتِ) وَدَاخِلُ الْقَبْرِ

علماء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اس آیت میں دنیا کی زندگی سے مراد، قبر ہے، بعض کہتے ہیں دنیا کی زندگی سے مراد قبر میں سوال کا وقت ہے۔

اور (آخرت میں) یعنی موت کے بعد اور ایسا قبر میں ہوتا ہے جو آخرت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْ هُوَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ
مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ
اَلتَّثْبِیْتُ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا
اِذَا جَاءَ الْمَلَکَانِ اِلَی
الرَّجُلِ فِی الْقَبْرِ فَقَالَا لَهٗ
مَنْ رَّبُّکَ قَالَ رَبِّیَ اللّٰهُ
قَالَا وَمَا دِیْنُکَ قَالَ
دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ قَالَا وَمَنْ
نَّبِیُّکَ قَالَ نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یُثَبِّتُ اللّٰهُ
فِی الْاٰخِرَةِ اَلْقَبْرُ۔

(رُوح المعانی جز ۱۳ ص ۱۹۴)

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ

منزلوں میں سے پہلی منزل ہے،
براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ
انہوں نے اس آیت کے بارہ میں
فرمایا، دنیا کی زندگی میں ثابت قدم
رکھنا یہ ہے کہ جب قبر میں آدمی کے
پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے
کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب
دیتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ پوچھتے
ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا
ہے میرا دین اسلام ہے وہ پوچھتے ہیں
تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"
ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
آیت کی تشریح فرماتے ہوئے
سُنا، فرماتے تھے آخرت سے مراد
قبر ہے۔"

یہ آیت، عذاب قبر کے بارہ میں نازل
ہوئی، براءؓ بن عازب سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اَتَاهُ آتٍ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔

جب مؤمن کو قبر میں اُٹھا کر بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس آنے والے (فرشتے) آتے ہیں اُس وقت یہ توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی شہادت دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا اللہ تعالیٰ مومنوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں مضبوط بات کے ذریعہ ثابت قدم رکھتا ہے۔

وَقَالَ الْقَفَّالُ وَجَمَاعَةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اَيْ فِي الْقَبْرِ لِاَنَّ الْمَوْتٰى فِي الدُّنْيَا اِلٰى اَنْ يُّبْعَثُوْا، وَفِي الْاٰخِرَةِ اَيْ عِنْدَ الْحِسَابِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ الْمُرَادُ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا اَنَّهٗ يُسْاَلُ فِي الْقَبْرِ، وَبِالْاٰخِرَةِ اَنَّهٗ يُسْاَلُ فِي الْقِيَامَةِ ۔

(تفسیر القرطبی جز ۹ ص ۳۶۳)

قفالؒ اور ایک جماعت کا قول ہے کہ دنیا کی زندگی سے مُراد، قبر میں زندگی ہے کیونکہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے تک مُردے دنیا میں ہیں اور آخرت میں سے مُراد ہے حساب کے وقت، براءؓ سے روایت ہے، دنیا کی زندگی سے مُراد، قبر میں سوال و جواب ہے اور آخرت سے مُراد، قیامت کے دن، پوچھ گچھ ہے۔

حِيْنَ يُقَالُ لَهٗ فِي الْقَبْرِ

جب اُس سے قبر میں پوچھا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَنْ دَاوَمَ عَلَى الشَّهَادَةِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا يُثَبِّتُهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا فِيْ قَبْرِهٖ وَيُلَقِّنُهٗ اِيَّاهَا وَاِنَّمَا فُسِّرَ الْاٰخِرَةُ هٰهُنَا بِالْقَبْرِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ۔

تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب، اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو دنیا کی زندگی میں ہمیشہ یہ گواہی دیتا رہا، اللہ قبر میں اس کو اس شہادت پر قائم رکھے گا اور یہ جواب اس کو سکھائے گا اور اس آیت میں آخرت کی تفسیر قبر سے کی گئی ہے۔ اور اللہ ظالموں کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دے گا۔

یَعْنِیْ اَنَّ الْکُفَّارَ اِذَا سُئِلُوْا فِیْ قُبُوْرِھِمْ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِکَ لِاَنَّ اللّٰہَ اَضَلَّہٗ (تفسیر الکبیر جز ۱۹ ص ۱۲۲)

یعنی جب کافروں سے ان کی قبروں میں یہ سوال ہوگا تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ پتہ نہیں اور یہ وہ اس لئے کہیں گے اللہ، اس وقت انہیں حق بات کہنے کی توفیق نہ دے گا۔

ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَرَدَتْ فِیْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَسُؤَالِ الْمَلَکَیْنِ وَتَلْقِیْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ کَلِمَۃَ

یہ آیت قبر میں آزمائش اور فرشتوں کے سوال کے متعلق نازل ہوئی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو بشارت ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَقِّ عِنْدَ السُّؤَالِ وَتَثْبِيتِهِ عَلَى الْحَقِّ "

(فرشتوں کے) سوال کے وقت انہیں کلمۂ حق پر ثابت قدم رکھتا ہے"

(تفسیر زاد المسیر ج ۴ ص ۳۶۱)

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ قَبْضَ رُوحِ الْمُؤْمِنِ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ يَعْنِي فِي قَبْرِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَقَالَ

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی روح قبض کئے جانے کا ذکر کیا پھر فرمایا، پھر اس کی روح، اس کے جسم میں دوبارہ لوٹا دی جاتی ہے، اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ اسے قبر میں اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب، اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے میرا دین، اسلام ہے، پھر وہ سوال کرتے ہیں کہ تو اس آدمی کے بارہ میں جو تم میں بھیجا گیا تھا، کیا عقیدہ رکھتا ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ پوچھتے ہیں تجھے یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کا کلام پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَالِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ "

کتاب الروح لابن قیم ص ۴۲ بحوالہ مسند احمد ۴/۲۸۸۔ فتح الباری ۳/۲۳۴

تصدیق کی اس پر آسمان سے ایک منادی کی آواز آتی ہے، میرے بندے نے درست جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ "اللہ ایمان والوں کو قول محکم کے ذریعہ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ ذَاكَ اِذَا قِيْلَ فِي الْقَبْرِ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت "یُثَبِّتُ اللّٰهُ" تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ ثابت قدمی اس وقت ہوتی ہے جب قبر میں کہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ اس پر مُردہ، جواب دیتا ہے کہ میرا رب، اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو اللہ کی طرف سے واضح تعلیمات لے کر آئے تو میں اُن پر ایمان لایا اور میں نے انہیں سچا مانا، اس پر اُس سے کہا جاتا ہے تُو نے سچ کہا، واقعی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَدَّقْتَ فَيُقَالُ لَهُ صَدَقْتَ عَلٰى هٰذَا عِشْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ

میں تیرا یہی عقیدہ تھا، اسی پر تیری موت واقع ہوئی اور اسی پر تو دوبارہ زندہ ہوگا۔

(تفسیر الطبری جز ۱۳ ص ۴۲-۱۴۳)

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲ ج ۵-۳۳۴)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَلْقَبْرُ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت "یُثَبِّتُ اللّٰہُ الآیۃ" کی تفسیر کرتے ہوئے سنا فرماتے تھے، آخرت میں سے مراد قبر میں ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ ھٰذَا فِی الْقَبْرِ (درمنثور ج ۴ ص ۷۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارہ میں فرمایا کہ ایسا قبر میں ہوگا۔

فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اَیْ فِی الْقَبْرِ لَمَّا یَسْاَلُھُمُ الْمَلَکَانِ عَنْ رَبِّھِمْ

"دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں" یعنی قبر میں جب دو فرشتے اُن سے اُن کے رب، اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَدِيْنِهِمْ وَنَبِيِّهِمْ فَيُجِيْبُوْنَ بِالصَّوَابِ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ الشَّيْخَيْنِ "

(حاشیۃ الجمل علی الجلالین ج ۲ ص ۵۲۴)

دین اور ان کے نبی کے بارہ میں سوال کریں گے تو وہ ٹھیک جواب دیں گے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۶۸)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو محکم بات کے ذریعہ ثابت قدم رکھتا ہے قبر کے عذاب کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

وَفِي الْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ اِذْ سُئِلُوْا فِي الْقُبُوْرِ "

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۶۸)

اور "آخرت میں" سے مراد ہے یعنی جب اُن سے قبروں میں سوال ہوگا

قَالَ جَابِرٌ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ فِي الْقَبْرِ عَلٰى مَا مَاتَ، اَلْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهٖ "

جابرؓ کا قول ہے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، ہر بندہ قبر میں اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اُس کی موت ہوئی مومن، ایمان کی حالت میں اور منافق نفاق کی حالت میں۔

نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(تفسیر الخازن مع السنفی ج ۳ ص ۸۳)

یہ آیت، عذاب قبر کے بارہ میں نازل ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں سوال کے وقت مسلمان جواب دیتا ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ "

(ابوداؤد فی المسئلۃ فی القبر وعذاب القبر وسنن النسائی کتاب الجنائز ومسلم کتاب الجنۃ وصفۃ وشرح السنۃ للامام البغوی ج ۵ ص ۴۱۲)

حضرت براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان سے قبر میں جب سوال ہوتا ہے۔ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں ہے عبادت کے لائق سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں یہی مراد ہے اللہ کے قول سے (ترجمہ) یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ دنیا میں اور آخرت میں۔

دو فرشتوں منکر و نکیر کا قبر میں سوال پر ایمان لانا واجب ہے

سُؤَالُ الْمَلَكَيْنِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ

دو فرشتوں منکر و نکیر کا (قبر میں) سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَالْاِيْمَانُ بِذٰلِكَ وَاجِبٌ شَرْعًا لِثُبُوْتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِدَّةِ اَخْبَارٍ يَبْلُغُ مَجْمُوْعُهَا مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ وَقَدِ اسْتُنْبِطَ ذٰلِكَ وَاسْتُدِلَّ عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔

وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ (بخاری و مسلم) مِنْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ، زَادَ مُسْلِمٌ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ

کرنا (مُردے سے) اس پر شرعاً ایمان لانا واجب ہے۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث اس کے ثبوت میں وارد ہیں جو کہ مجموعی طور حدِ تواتر (لگاتار) کو پہنچ چکی ہیں اور یہ استنباط اور دلیل اللہ تعالےٰ کے اس قول سے حاصل ہوئی ہے،

ترجمہ آیتہ (اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو ایک محکم بات کے ذریعہ دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"۔

امام بخاری و مسلمؒ حضرت براء بن عازب سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول يُثَبِّتُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ کی تفسیر میں فرمایا کہ آیت عذابِ قبر کے ثبوت میں نازل ہوئی ہے۔ مسلم شریف میں یہ لفظ زیادہ ہے (کہ مومن کو قبر میں) کہا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ میرا رب ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ فَذَالِكَ قَوْلُهُ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) «انوار البہیہ ج ۲ ص

نبی میرے محمدؐ ہیں پس اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ "

مندرجۂ ذیل آیت کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

اللہ تعالیٰ قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے وقت مومن کو ثابت قدم رکھتا ہے، یعنی اُسے ٹھیک ٹھیک جواب دینے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور وہ اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے اور سفرِ آخرت کی پہلی منزل قبر ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزولِ رحمت کا آغاز ہو جاتا ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) جب ایمان دار کی رُوح بدن سے نکلتی ہے تو اُس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں، حماد نے کہا (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس رُوح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتَ
تَعْمُرِیْنَهٗ فَیَنْطَلِقُ بِهٖ
اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی
اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ
الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ
قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ
نَتْنِهَا وَذَکَرَ لَعْنًا وَّ
تَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ
رُوْحٌ خَبِیْثَةٌ جَآءَتْ مِنَ
الْاَرْضِ قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا
بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ
قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَیْطَةً کَانَتْ
عَلَیْهِ عَلٰی اَنْفِهٖ
هٰکَذَا۔

(مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ
والنسائی کتاب الجنائز

خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا
کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے)
کوئی پاک رُوح ہے جو زمین کی
طرف سے آئی اللہ تعالےٰ تجھ پہ
رحمت کرے اور تیرے بدن پر
جس کو تو نے آباد رکھا پھر پروردگار
کے پاس اس کو لے جاتے ہیں،
وہ فرماتا ہے اس کو لیجاؤ (اپنے مقام
میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں
کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے
تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب
رُوح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس
حدیث کا راوی ہے) کہ ابوہریرہ
نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت
کا ذکر کیا آسمان والے کہتے ہیں کوئی
ناپاک رُوح ہے جو زمین کی طرف سے
آئی ہے، پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے
جاؤ اپنے مقام یعنی سجین میں جہاں
کافروں کی رُوحیں رہتی ہیں، ابوہریرہؓ
بیان کرتے ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے

باقی ترجمہ صفحہ ۱۵۰ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی رُوح کا ذکر کیا اُس کی بدبُو بیان کرنے کے لئے اس طرح سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ... قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُبْتَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْ قُبُوْرِهَا فَكَيْفَ بِيْ وَاَنَا امْرَأَةٌ ضَعِيْفَةٌ قَالَ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراہیم ۲۷)

(الترغیب جلد ۴ صفحہ ۳۶۲-۳۶۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ اُمت اُن کی قبروں میں آزمائی جاتی ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میرا کیا بنے گا میں تو ایک کمزور عورت ہوں؟ آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یُثَبِّتُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ "ترجمہ اللہ تعالےٰ ایمان والوں ایک محکم بات کے ساتھ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"۔

حضرت براء بن عازبؓ اور دوسرے علماء سے وارد ہے، کہ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا سے مراد قبر کی زندگی ہے جبکہ منکر ونکیر سوال کرینگے۔ اگرچہ بعض نے وَفِي الْاٰخِرَةِ کے یہی معنے کئے ہیں"۔

بہرحال مُردے کے جسم میں رُوح داخل کر کے اُسے قبر میں بٹھانا اور منکر ونکیر کا سوالات کرنا قرآن کریم سے بھی ثابت ہے اور صحیح احادیث سے بھی"۔

جس وقت بھی جس نے بھی ترا نام لیا ہے ، بردہ کرتری رحمت نے اُسے تھام لیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں (کفّار) کو موت کے وقت عذابِ قبر کی اطلاع

(۷)- اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ

(النحل ۲۸، ۲۹)

جب فرشتے اُن کی رُوحیں قبض کرنے لگتے ہیں اور یہ اپنے ہی حق میں ظلم کرنے والے (ہوتے ہیں) تو یہ مطیع ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی بُرا کام نہیں کرتے تھے، ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اُسے خوب جانتا ہے، سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تکبّر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے۔"

قَوْلُهٗ تَعَالٰى (فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ) اَیْ یُقَالُ لَهُمْ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقِیْلَ هُوَ بِشَارَةٌ لَّهُمْ بِعَذَابِ الْقَبْرِ اِذْ هُوَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِیْنَ۔

(تفسیر القرطبی المجلد الخامس الجزء العاشر ص ۹۸، ۹۹)

اللہ تعالےٰ کا فرمان جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ یہ بات اُنہیں موت کے وقت کہی جائیگی، اور یہ اُن کے لئے عذابِ قبر کی اطلاع ہے، جب کہ وہ (قبر) جہنّم کے دروازوں میں سے کافروں کے لئے ایک دروازہ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَنَالُ اَجْسَادُهُمْ فِيْ	اور اُن (کفّار) کے جسموں کو اُنکی
قُبُوْرِهَا مِنْ حَرِّهَا وَسُمُوْ	قبروں میں نارِ جہنم کی تپش اور
مِهَا (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۶۷)	حرارت پہنچیگی،

جان نکالتے وقت ہی انہیں آگاہ کر دیا جائے گا کہ تمہاری قبر جہنم کا گڑھا ہے جاؤ اس میں داخل ہو جاؤ (ضیاء القرآن ج ۲ ص ۵۶۶)

اَلْمُرَادُ بِذٰلِكَ عَذَابُ	اس سے مُراد عذابِ قبر ہے جیسا
اَلْقَبْرِ مُسْتَدَلًّا بِمَا جَاءَ	کہ حدیث میں آیا ہے، قبر یا تو جنت
اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ	کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم
اَلْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ	کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

(تفسیر بحر المحیط ج ۵ ص ۴۸۶)

یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت، جس میں قبضِ رُوح کے بعد مُتقیوں اور ملائکہ کی گفتگو کا ذکر ہے، قرآن مجید کی اُن متعدد آیات میں سے ہے جو صریح طور پر عذاب و ثوابِ قبر کا ثبوت دیتی ہیں، حدیث میں، "قبر" کا لفظ مجازاً عالم برزخ کے لئے استعمال ہوا ہے، اور اس سے مُراد وُہ عالم ہے جس میں موت کی آخری ہچکی سے لے کر بعث بعد الموت کے پہلے جھٹکے تک انسانی ارواح رہیں گی، منکرین حدیث کو اس پر اصرار ہے کہ یہ عالم بالکل عدمِ محض کا عالم ہے جس میں کوئی احساس اور شعور نہ ہوگا اور اور کسی قسم کا عذاب یا ثواب نہ ہوگا، لیکن یہاں دیکھئے کہ کُفار کی رُوحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو وہ موت کی سرحد کے پار کا حال بالکل اپنی توقعات کے خلاف پاکر سراسیمہ ہو جاتی ہیں اور فوراً سلام ٹھونک کر ملائکہ کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہیں کہ ہم کوئی بُرا کام نہیں کر رہے تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں ملائکہ ان کو ڈانٹ بتاتے ہیں اور جہنم واصل ہونے کی پیشگی خبر دیتے ہیں، دوسری طرف اتقیاء کی رُوحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو ملائکہ اُن کو سلام بجالاتے ہیں اور جنتی ہونے کی پیشگی مبارک باد دیتے ہیں، کیا برزخ کی زندگی احساس، شعور، عذاب اور ثواب کا اس سے بھی زیادہ کھلا ہوا کوئی ثبوت درکار ہے، اسی سے ملتا جلتا مضمون سورۂ نساء آیت نمبر ۹۷ میں گزر چکا ہے جہاں ہجرت نہ کرنے والے مسلمانوں سے قبضِ رُوح کے بعد ملائکہ کی گفتگو کا ذکر آیا ہے، اور ان سب سے زیادہ صاف الفاظ میں عذابِ برزخ کی تصریح سورۂ مومن آیت ۴۵ - ۴۶ میں کی گئی ہے جہاں اللہ تعالےٰ فرعون اور آلِ فرعون کے متعلق فرماتا ہے کہ "ایک سخت عذاب اُنکو گھیرے ہوئے ہے، یعنی صبح و شام وہ آگ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، پھر جب قیامت کی گھڑی آجائے گی تو حکم دیا جائے گا کہ آلِ فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کرو"۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور حدیث، دونوں سے موت اور قیامت کے درمیان کی حالت کا ایک ہی نقشہ معلوم ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ موت محض جسم و رُوح کی علیحدگی کا نام ہے نہ کہ بالکل معدوم ہو جانے کا، جسم سے علیحدہ ہو جانے کے بعد رُوح معدوم نہیں ہو جاتی بلکہ اُس پوری شخصیت کے ساتھ زندہ رہتی ہے جو دنیا کی زندگی کے تجربات اور ذہنی و اخلاقی اکتسابات سے بنی تھی، اس حالت میں رُوح کے شعور، احساس، مشاہدات اور تجربات کی کیفیت خواب سے ملتی جلتی ہوتی ہے، ایک مجرم رُوح سے فرشتوں کی بازپرس اور پھر اُس کا عذاب اور اذیت میں مبتلا ہونا اور دوزخ کے سامنے پیش کیا جانا، سب کچھ اُس کیفیت سے مشابہ ہوتا ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قتل کے مجرم پر پھانسی کی تاریخ سے ایک دن پہلے ایک ڈراؤنے خواب کی شکل میں گزرتی ہوگی، اسی طرح ایک پاکیزہ رُوح کا استقبال، اور پھر اُس کا جنّت کی بشارت سننا، اور اُس کا جنّت کی ہواؤں اور خوشبوؤں سے متمتع ہونا یہ سب بھی اُس ملازم کے خواب سے ملتا جلتا ہوگا جو حُسنِ کارکردگی کے بعد سرکاری بلاوے پر ہیڈ کوارٹر میں حاضر ہُوا ہو اور وعدۂ ملاقات کی تاریخ سے ایک دن پہلے آئندہ انعامات کی اُمیدوں سے لبریز ایک سُہانا خواب دیکھ رہا ہو۔ یہ خواب یک لخت نفخِ صُورِ دوم سے ٹوٹ جائے گا اور یکایک میدانِ حشر میں اپنے آپ کو جسم و رُوح کے ساتھ زندہ پاکر مجرمین حیرت سے کہیں گے کہ یٰوَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (ارے یہ کون ہمیں ہماری خواب گاہ سے اُٹھا لایا؟) مگر اہلِ ایمان پورے اطمینان سے کہیں گے کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (یہ وہی چیز ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسُولوں کا بیان سچا تھا) مجرمین کا فوری احساس اُس وقت یہ ہوگا کہ وہ اپنی خوابگاہ میں (جہاں بسترِ موت پر اُنہوں نے دنیا میں جان دی) شاید کوئی ایک گھنٹہ بھر سوئے ہوں گے اور اب اچانک اس حادثہ سے آنکھ کھُلتے ہی کہیں بھاگے چلے جا رہے ہیں، مگر اہلِ ایمان پورے ثباتِ قلب کے ساتھ کہیں گے کہ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (اللہ کے دفتر میں تو تم روزِ حشر تک ٹھیرے رہے ہو اور یہی روزِ حشر ہے مگر تم اس چیز کو جانتے نہ تھے)، (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۵۳۶ — ۵۳۷)

موت سے پہلے اُسے موت نظر آ جائے
قبر کا حال کسی پہ جو نمایاں ہو جائے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ذکر (عبادت) سے اعراض کرنے والے کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جاتی ہیں

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ	اور جو کوئی میری نصیحت سے اعراض
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا	رکھے گا تو اس کے لئے تنگی کا جینا
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ہو گا۔ اور قیامت کے دن ہم اسے
اَعْمٰى ۝ طٰهٰ (۱۲۴)	اندھا اٹھائینگے۔

مَعِيْشَةً ضَنْكًا کے معنی تنگ زندگی کے ہیں جو سکون و طمانیت اور فراخی قلب و شرح صدر کی نعمت سے محروم ہو۔ فرمایا کہ جو ہماری اس یاد دہانی سے اعراض کرے گا وہ دنیا میں سکون قلب و شرح صدر سے محروم زندگی گزارے گا اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا اُٹھائینگے۔

سکون قلب و شرح صدر سے اس کی زندگی کے محروم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے اندر ایک خلا ہے جو اللہ کے ایمان کے سوا اور کسی چیز سے نہیں بھر سکتا اس وجہ سے جب تک اس کو ایمان حاصل نہ ہو کوئی دوسری چیز اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلی و طمانیت سے بہرہ مند نہیں کر سکتی۔ دوسری چیزیں خواہ وہ بظاہر کتنی ہی شاندار اور دلفریب کیوں نہ ہوں، وقتی بہلاوے کا کام تو دے سکتی ہیں لیکن قلب و روح کی بے قراری کو رفع نہیں کر سکتیں۔ جب بچہ بھوک سے روتا ہے تو اس کے منہ میں چُسنی یا نپل دے کر کچھ دیر کے لئے بہلایا جا سکتا ہے لیکن وہ آسودہ اسی وقت ہوتا ہے جب ماں اس کو چھاتی سے لگاتی اور اس کو دودھ پلاتی ہے۔ اس کے بغیر اس کی بے چینی نہیں جاتی۔ یہی حال انسان کا ہے وہ اپنے لئے جو اسباب و سامان بھی مہیا کر لے لیکن اگر وہ خدا کے ایمان سے محروم ہے تو وہ غیر مطمئن، ڈانواڈول اندیشہ ناک، مضطرب اور اندرونی خلفشار میں مبتلا رہے گا، اگرچہ وہ اپنی نمائشوں سے اس پر کتنا ہی پردہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ نفسِ مطمئنہ کی بادشاہی صرف سچے اور پکے ایمان ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد-۲۸)

ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ بہت سے لوگ ایمان کے مُدعی ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی نہایت پریشان حال و پراگندہ بالی کی ہوتی ہے۔ برعکس اسکے کتنے ہیں جو خدا کو محض ایک وہم سمجھتے ہیں لیکن یہ بڑی بے فکری و طمانیت کی زندگی بسر کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہاں بحث ایمان کے مدعیوں سے نہیں بلکہ حقیقی اہل ایمان سے ہے۔ ثانیاً جن لوگوں کو خدا سے بے پروا ہونے کے باوجود ہم مطمئن خیال کرتے ہیں ہم صرف ان کے ظاہری کر و فر کو دیکھتے ہیں۔ اگر کبھی ان کے سینوں میں جھانک کر دیکھنے کا موقع ملے تب معلوم ہو کہ ان کے اندر کتنے خطرے اور کتنے خلجان چھپے ہوئے بیٹھے ہیں لیکن یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتے۔ ان کو وہ خود دیکھتے ہیں یا وہ لوگ دیکھ سکتے ہیں جن کے اندر ایمانی بصیرت ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والے قیامت کے روز اندھے اٹھائے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنکھ، کان اور دل کے پردے اٹھانے والی چیز اللہ کی یاد دہانی ہے۔ اگر کوئی شخص اس یاد دہانی سے اعراض کرتا ہے تو جیسا کہ قرآن میں تصریح ہے، وہ آنکھیں، کان اور دل و دماغ رکھتے ہوئے، اندھا، بہرا اور لایعقل ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی ان عظیم نعمتوں کی ناقدری کی پاداش میں ایسے بلید جانوروں کو اندھا بنا کر اُٹھائے گا۔ یہ نعمتیں اللہ تعالےٰ نے صرف محسوسات کی غلامی کے لئے نہیں عطا فرمائی ہیں بلکہ ان حقائق کے مشاہدے کے لئے عطا فرمائی ہیں جو اس کائنات کے ذرّہ ذرّہ اور پتّہ پتّہ پر نقش ہیں۔ اگر کوئی شخص سب کچھ دیکھتا ہے، لیکن اس کو وہی حقیقت نظر نہیں آتی جو سب سے زیادہ نمایاں ہے تو ہر چند وہ سب کچھ دیکھتا ہے لیکن اس کو سوجھتا کچھ بھی نہیں۔

دیکھتا سب کچھ ہوں لیکن سوجھتا کچھ بھی نہیں

(تدبر قرآن ۵/ ۱۰۲-۱۰۳)

مَعِيْشَةً ضَنْكًا سے مُراد قبر کا عالم ہے

مسند بزار میں بسند جید حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث منقول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس آیت کے لفظ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر یہ فرمائی ہے۔ کہ اس سے مُراد قبر کا عالم ہے۔ معارف القرآن ج ۶ ص ۱۶۰ بحوالہ مظہری

ان آیتوں کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے آسمانی کتاب اور اللہ کے رسول کو نہ مانا وہ مرتے ہی عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا، مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر میں اگرچہ سلف کے کئی قول ہیں، لیکن حافظ ابو جعفر ابن جریر نے اپنی تفسیر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر کی تفسیر کو ترجیح دی ہے ، احسن التفاسیر ج ۴ ص ۱۹۹

کافر کی قبر میں اُس پر ننانویں سانپ مُسلّط کر دیئے جاتے ہیں ۔ جو کہ قیامت قائم ہونے تک اُس کا گوشت نوچتے رہتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ (فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا) قَالَ اَلْمَعِیْشَةُ الضَّنْكٰی اَنْ یُّسَلَّطَ عَلَیْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ حَیَّةً یَنْهَشُوْنَ لَحْمَهٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اِس قول کے بارے میں (فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا) فرمایا اَلْمَعِیْشَةُ الضَّنْكٰی کا یہ معنی ہے کہ اُس (کافر) پر ننانویں (۹۹) سانپ مسلّط کر دیئے جاتے ہیں جو کہ اُس کا گوشت نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے ۔

تفسیر فتح القدیر للشوکانی ج ۳ ص ۲۹۲ ، وتفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۶۹ و تفسیر الکبیر الجزء الثانی والعشرون ص ۱۳۰ و تفسیر ابن جریر الطبری ۸/۱۶۴ - ۱۶۵

معیشۃ الضنک سے مُراد عذاب قبر ہے

وَقَدْ قِیْلَ اِنَّ الْمُرَادَ بِالْمَعِیْشَةِ الضَّنْكٰی عَذَابُ الْقَبْرِ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ مَرْفُوْعًا فِیْ قَوْلِهٖ

اور کہا گیا ہے کہ مَعِیْشَةُ الضَّنْكٰ سے مراد عذاب قبر ہے ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوعاً روایت ہے (مَعِیْشَةً ضَنْكًا) کے قول میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مَعِيْشَةً ضَنْكًا) قَالَ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَفْظُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ يَضِيْقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ (ایضاً فتح القدیر ۳/۲۹۲)

فرمایا اِس سے مُراد عذابِ قبر ہے اور عبدالرزاق نے کہا اُس کی قبر اُس (کافر) پر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔

بہارو نارِ تُربت کی!
حقیقت ہے حقیقت ہے
تجھے جو خاک کر دے گی
وہ تیری خاکِ تُربت ہے
بدل جس کا نہیں عاجزؔ
وہ لمحہ بھر کی مُہلت ہے

سفر وہ جس کے ہے آخر میں جنّت و دوزخ
سفر نہیں کوئی دشوار اُس سفر کے سوا
اجل ہے عالمِ برزخ ہے اور یومِ حساب
اہم خبر بھی ہے کیا کوئی اس خبر کے سوا
نفس نفس رہِ عشرت میں لُٹ گیا عاجزؔ
کوئی بھی چیز نہیں پاس چشمِ تر کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت اور قبر سے دوبارہ اُٹھنے کا درمیانی وقت عالم برزخ ہے جو مر گیا وہ برزخ میں داخل ہو گیا وہ کسی بھی مقام اور کسی بھی حالت میں ہو!

(۹) حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ط اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

(المؤمنون ۹۹ - ۱۰۰)

یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا، میرے رب مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج جہاں سے میں آیا ہوں تاکہ میں نیک عمل کروں۔ (جواب ملے گا) ہرگز نہیں، یہ تو بس ایک بات ہو گی جو وہ بکے گا اور ان (مرنے والوں) کے آگے دوبارہ زندہ ہونے کے دن تک پردہ ہو گا۔

وَفِيْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ اِقْنَاطٌ كُلِّيٌّ اَنْ لَّا رُجُوْعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاِنَّمَا الرُّجُوْعُ اِلَى الْاٰخِرَةِ اُسْتُعِيْرَ الْبَرْزَخُ لِلْمُدَّةِ الَّتِيْ بَيْنَ مَوْتِ الْاِنْسَانِ

اس جملہ میں اس بات سے بالکل مایوس کر دیا گیا ہے کہ دنیا کی طرف واپسی ہرگز نہیں ہو گی بلکہ آخرت کی طرف جانا ہو گا، برزخ کا لفظ بطور استعارہ اس مدت کے لئے استعمال ہوا ہے، جو انسان کی موت اور اسکے قبر سے دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَعْثِہٖ (تفسیر البحر المحیط ج ۶ ص ۴۲۱)

عَنِ الضَّحَّاکِ ھُوَ مَابَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ قَالَ الْجَوْھَرِیُّ اَلْبَرْزَخُ مَابَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ وَقْتِ الْمَوْتِ اِلَی الْبَعْثِ فَمَنْ مَاتَ فَقَدْ دَخَلَ فِی الْبَرْزَخِ "

اٹھنے کے درمیان ہوگی"

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں وہ "برزخ" دنیا اور آخرت کے درمیان ہے امام جوہری کا قول ہے برزخ دنیا و آخرت کے درمیان وقت موت سے قبر سے اُٹھنے کے وقت تک زمانے کا نام ہے، جو شخص مرگیا وہ برزخ میں داخل ہوگیا"

(تفسیر القرطبی الجزالثانی عشر ۱۲ ص ۱۵۰)

دو چیزوں کے درمیان جو آڑ اور رکاوٹ ہو اُسے برزخ کہتے ہیں یہاں برزخ سے مُراد موت کا درمیانی عرصہ ہے بعض نے کہا ہے اس سے مُراد قبر ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۲۷۰)

عالم برزخ کہ جو اس وقت ہے سربستہ راز
موت آتے ہی بشر پر منکشف ہوجائے گا

*****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یٰسین کی مندرجۂ ذیل آیات میں مُفسّرین کے نزدیک قبر کے عذاب و ثواب کا واضح ثبوت ہے ،

(۱۰) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝

(یٰسین ۲۶ - ۲۷)

(مرجانے کے بعد اُس سے) کہا گیا جنّت میں چلا جا اُس نے کہا اے (میرے رب) کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے کیا بخش دیا اور عزّت یافتہ لوگوں میں مجھے شامل کر دیا۔

یعنی جب نجّار شہید ہو گیا تو اُس کی عزّت افزائی کے لئے جنّت میں جانے کی اجازت دیدی گئی، اس صورت میں جنّت سے مُراد قبر ہے کیونکہ قبر مومن کے لئے جنّت کا ایک باغیچہ ہوتی ہے[1]۔

(تفسیر مظہری اردو جلد نہم صفحہ ۵۲۹)

مردِ مومن حبیب نجّار کا پورا قصّہ مندرجۂ بالا آیات کے تحت تفاسیر میں مطالعہ فرمائیں۔

یہ خطاب کسی فرشتے کے ذریعہ ہوا ہے کہ جنّت میں چلے جاؤ، اور مُراد جنّت میں داخل ہونے سے یہ خوشخبری دینا ہے کہ جنّت تمہارا مقام

---

[1] إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ

(الترغیب ج ۴ ص ۲۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعین ہو چکا ہے، جو اپنے وقت پر حشر و نشر کے بعد حاصل ہوگا (قرطبی)
اور یہ بھی بعید نہیں کہ اُن کو اُن کا مقام جنّت اس وقت دکھلا دیا گیا ہو
اس کے علاوہ برزخ میں اہلِ جنّت کو جنّت کے پھل پھول اور راحت کی
چیزیں ملتی ہیں اس لئے ان کا عالم برزخ میں پہنچنا ایک حیثیت سے جنّت
ہی میں داخل ہونا ہے۔

(معارف القرآن ج ۷، ص ۳۷۵)

مومن کے لئے موت ہے اک تحفۂ خوش تر
راحت کدہ ہے قبر گلستاں سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی زندگی دُنیا کی اور دُوسری قبر کی

(۱۲) قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ (المؤمن ۱۲)

اے رب ہمارے تُو موت دے چکا ہمیں دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے تو کیا اب بھی نکلنے کو کوئی راہ ہے۔ (تاکہ دُنیا میں جاکر نیک اعمال بجالائیں)

اِنَّ الْاِمَاتَةَ الْاُوْلٰى فِى الدُّنْيَا بَعْدَ الْحَيَاةِ وَالثَّانِيَةُ فِى الْقَبْرِ قَبْلَ الْبَعْثِ وَالْاَحْيَاءُ الَّتِىْ فِى الْقَبْرِ لِلْمَسَائِلَةِ وَالثَّانِيَةُ فِى الْحَشْرِ عن السدی وھو اختیار البلخی اِنَّ الْحَيَاةَ الْاُوْلٰى فِى الدُّنْيَا وَالثَّانِيَةَ فِى الْقَبْرِ عن الجبائی۔

پہلی موت دنیا کی ہے زندگی کے بعد اور دوسری قبر میں قیامت سے قبل۔ قبر کی زندگی (منکر و نکیر کے) سوالات کے لئے ہے دوسری زندگی حشر کی (حساب زندگی کے لئے) یہ قول حضرت سُدّی کا ہے اس کو البلخی نے بھی اختیار کیا پہلی زندگی دنیا کی ہے اور دوسری قبر کی یہ حضرت جبائیؒ کا قول ہے۔

(مجمع البیان للطبرسی ج ۸ ص ۵۱۶)

حضرت سُدی فرماتے ہیں کہ یہ دنیا میں مار ڈالے گئے پھر قبروں میں زندہ کئے گئے اور سوال و جواب کے بعد مار ڈالے گئے پھر قیامت کے دن زندہ کر دیئے گئے۔ (ابن کثیر تفسیر سورۂ مومن آیت ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِيْلَ اَرَادُوْا بِالْاُوْلٰى مَا بَعْدَ حَيَاةِ الدُّنْيَا وَبِالثَّانِيَةِ مَا بَعْدَ حَيَاةِ الْقَبْرِ وَبِالْاَحْيَاءَيْنِ مَا فِي الْقَبْرِ وَمَا عِنْدَ الْبَعْثِ وَهُوَ الْاَنْسَبُ بِحَالِهِمْ۔

کہا گیا ہے، پہلی موت سے مُراد دنیا کی زندگی کے بعد کا وقت ہے (یعنی عالم برزخ) اور دوسری سے مراد قبر کی زندگی کے بعد کا وقت ہے، (یعنی قیامت) اور دو زندگیوں سے مُراد قبر اور قیامت کی زندگی ہے اور اُن کے حال کے یہی مناسب ہے۔

(تفسیر ابی السعود الجزء السابع (۷) ص ۲۶۹)

اجل ہے قبر ہے محشر ہے پلصراط بھی ہے
یہ وُہ ہیں مرحلے جن سے کہیں فرار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ برزخ یعنی عذابِ قبر مرنے کیساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے

سورۂ مومن میں فرعونیوں کے قصہ میں خالق کائنات ارشاد فرما رہے ہیں۔

(۱-۱۰) وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ (المؤمن ۴۵)	اور اہلِ فرعون کو موذی عذاب نے گھیر لیا وہ لوگ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں، اور جس روز قیامت قائم ہو گی (یہ کہا جائے گا) اہلِ فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کرو،

یہ آیت ثبوتِ عذابِ قبر و وجودِ برزخ میں ایک نصِ صریح اور مضبوط شہادت ہے۔

دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا قَبْلَ الْقِيٰمَةِ جصاص ۵/ ۲۶۱	یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فرعونیوں کو قیامت سے پہلے آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔
هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ (احکام القرآن للجصاص)	اس آیت میں قبر کے عذاب کا ثبوت ہے۔
وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْعَرْضَ فِى الْبَرْزَخِ قرطبی ۵ ۲۶۱	جمہور علماء کا مذہب ہے کہ یہ عرض (آگ پر پیش ہونا) برزخ میں ہے۔
هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَلِيْلٌ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ مدارک ۴/ ۳۵۷	یہ آیت عذابِ قبر میں ایک واضح دلیل ہے۔
وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى بَقَاءِ النَّفْسِ وَ	اور اس میں بقاءِ روح اور عذابِ برزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابِ الْبَرْزَخِ

وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اَصْلٌ كَبِيْرٌ فِيْ اِسْتِدْلَالِ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى عَذَابِ الْبَرْزَخِ فِي الْقُبُوْرِ

اِحْتَجَّ اَصْحَابُنَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کبیر ۲۷/۳

ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِيْ حَقِّ هٰؤُلَاءِ وَاِذَا ثَبَتَ فِيْ حَقِّهِمْ ثَبَتَ فِيْ حَقِّ غَيْرِهِمْ لِاَنَّهٗ لَا قَائِلَ بِالْفَرْقِ

کبیر ۲۷/۳

هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَمَسَّكَ بِهَا اَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ صُرِّحَ بِذٰلِكَ فِيْ عِلْمِ الْكَلَامِ وَكُتُبِ التَّفَاسِيْرِ جَمِيْعًا (احمدی)

(قبر کے لیے دلیل ہے۔

یہ آیت بڑی بنیاد اور ثبوت ہے اہلِ سنت کے پاس کہ عالم برزخ یعنی قبروں میں عذاب برحق ہے۔

(امام رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ (اساتذہ کرام) نے اس آیت سے قبر کا عذاب تسلیم کیا ہے۔

یہ دلیل ہے عذاب قبر کے حق ہونے میں ان (فرعونیوں کے بارے میں) جب کہ ان کے بارے میں (عذابِ قبر ثابت ہوگیا۔ تو دوسروں کے بارے میں بھی ثابت ہوگیا۔ اس لیے کہ اللہ کا فرمان سب کے لیے یکساں ہے۔

اس آیت سے اہلِ سنت نے عذابِ قبر کا ثبوت تسلیم کیا ہے اور اس کی صراحت علم کلام اور تمام تفاسیر میں موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ آلِ فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کی شکل میں ہر روز صبح و شام دو مرتبہ جہنم کے سامنے لائی جاتی ہیں اور جہنم کو دکھلا کر ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا ٹھکانا یہ ہے۔ (معارف القرآن بحوالہ مظہری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون کے ساتھیوں کو صبح و شام برزخی زندگی میں دوزخ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے، کہ دیکھتے رہیں اُن کا اصلی ٹھکانہ یہ ہوگا

۱۳۔ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۔

(المومن ۴۶)

آخر کار اللہ نے اس مومن کو ان لوگوں کی بُری چالوں کے ضرر سے بچا لیا اور فرعون کے ساتھی بدترین عذاب میں پھنس گئے وہ دوزخ کی آگ ہے جسکے سامنے وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت کی گھڑی آئے گی تو حکم ہوگا کہ آلِ فرعون کو شدید ترین عذاب میں داخل کرو۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ بتایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو خدا کی بندگی کی دعوت دی، فرعون نے نہ مانا، بہت سے نشانات دکھا دیئے گئے، تب بھی نہ مانا، آخر موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کو ساتھ لے کر نکل پڑے، فرعون نے اپنے لاؤ لشکر سمیت پیچھا کیا، اللہ نے بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ بنا دیا، وہ پار ہونے لگے تو فرعون اپنے لشکر سمیت اسی راستے پر چل پڑا، اور اسرائیل پار نکل گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈبو دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو معلوم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو بچا کر فرعون اور اس کی قوم کو جس عذاب میں گھیرا گیا تھا وہ دریا میں ڈبوئے جانے والا عذاب ہے جس سے پورا فرعونی لشکر ڈوب کر ختم ہو گیا، اب سوال یہ ہے کہ اُن کے مرجانے کے بعد قیامت قائم ہونے سے پہلے اُن کے بارے میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اُن کو صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اگر یہ عذاب برزخ نہیں ہے تو کون سا عذاب ہے؟

یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کو یہ عذاب کیوں دیا جا رہا ہے؟ جواب صاف ہے ان کا قصور قرآن میں جگہ جگہ یہی بتایا گیا ہے کہ انہوں نے سرکشی کی، یعنی اللہ اور اس کے نبیوں پر ایمان نہیں لائے، ان کی اطاعت و پیروی نہیں کی، شرک و بُت پرستی اور نافرمانی و تکبّر کی راہ پر چلتے رہے، اب سوال یہ ہے کہ ان برائیوں اور ان جرائم کی وجہ سے جب فرعون اور اس کی قوم کو عالم برزخ میں عذاب ہو رہا ہے تو جو لوگ اور جو قومیں یہی قصور کر کے دنیا سے جائیں گی انہیں عالم برزخ میں عذاب کیوں نہیں ہوگا؟ کیا اللہ بے انصاف ہے کہ قوم فرعون نے ایک جُرم کیا تو اُنہیں عذاب دے رہا ہے لیکن وہی جُرم دُوسری قومیں کریں گی تو انہیں عذاب نہیں دے گا"؟

قَوْلُهٗ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا"	صبح وشام آگ کے سامنے حاضر کئے جاتے ہیں"
عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ	نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مرتا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ
كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ
النَّارِ يُقَالُ هٰذَا
مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اَوْرَدَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ
فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَقَالَ
اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ (ع) ذٰلِكَ
فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ لِاَنَّ فِي
نَارِ الْقِيَامَةِ لَا يَكُوْنُ غُدُوٌّ
وَعَشِيٌّ ثُمَّ قَالَ اِنْ
كَانُوْا يُعَذَّبُوْنَ فِي
النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا
فَفِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ هُمْ
مِنَ السَّعَدَآءِ لَا وَلٰكِنْ
هٰذَا فِي الْبَرْزَخِ قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلَمْ تَسْمَعْ
قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ (وَيَوْمَ

تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے
دکھایا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہے تو
جنت میں اور دوزخی ہے تو دوزخ
میں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ اُس
وقت تیرا ٹھکانا ہوگا جب قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ تجھے دوبارہ زندہ
کرے گا۔ اس کو بخاری اور مسلم نے
صحیحین میں روایت کیا ہے۔ امام
ابو عبداللہ (جعفر الصادقؑ) فرماتے
ہیں یہ دنیا میں قیامت کے دن
سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ قیامت
کی آگ میں صبح و شام نہیں ہوں
گے پھر فرمایا کہ اگر یہ مطلب ہو
کہ وہ جہنم میں صبح و شام عذاب
دیئے جائیں گے تو پھر تو وہ
صبح و شام کے درمیان کے اوقات
میں خوش بخت ہوتے فرمایا
نہیں یہ مطلب نہیں بلکہ یہ قیامت
کے دن سے پہلے برزخ کے بارہ
میں ہے، کیا تم اللہ کے اس ارشاد
پر غور نہیں کرتے (کہ جس دن قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَهٰذَا اَمْرٌ لِاٰلِ فِرْعَوْنَ بِالدُّخُوْلِ اَوْ اَمْرٌ لِلْمَلٰئِكَةِ بِاِدْخَالِهِمْ فِيْ اَشَدِّ الْعَذَابِ وَهُوَ عَذَابُ جَهَنَّمَ۔

ہوگی کہا جائے گا فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو) یہ فرعونیوں کو داخل ہونے کا حکم ہو گا (یعنی یا تو یہ لفظ اُدْخُلُوْا ہے) یا فرشتوں کو انہیں سخت عذاب میں داخل کرنے کا حکم ہوگا (اس صورت میں قرأت اَدْخِلُوْا ہوگی) اور وہ سخت عذاب، جہنم کا عذاب ہے۔

(تفسیر مجمع البیان جز ۸ جلد ۴ ص ۵۲۶)

يُعْرَضُ اٰلُ فِرْعَوْنَ عَلَى النَّارِ فِيْ قُبُوْرِهِمْ صَبَاحًا وَّمَسَاءً فَيُعَذَّبُوْنَ

فرعونی، صبح وشام اپنی قبروں میں آگ کے سامنے کئے جاتے ہیں اس طرح انہیں عذاب دیا جاتا ہے،

طراق شہ اور نگ نشیں کچھ بھی نہیں
جادۂ زیست تو ہے ایک ہی عاجز اس سے

کیا خبر ایسے یہاں کتنے سلیماں گزرے
کتنے ہنستے ہوئے اور کتنے پریشاں گزرے

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ اَیِ الْغَرَقُ وَهٰذَا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بَيَّنَ عَذَابَهُمْ فِي الْبَرْزَخِ بِقَوْلِهِ النَّارُ يُعْرَضُوْنَ وَفِي الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى

آل فرعون کو بدترین عذاب نے گھیر لیا یعنی غرقابی نے، یہ عذاب تو دنیا میں آیا پھر برزخ میں انہیں جو عذاب ہوتا ہے اس کو اس طرح بیان کیا کہ وہ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں، اس آیت سے ثابت ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَقَاءِ النَّفْسِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
لِاَنَّ الْمُرَادَ التَّعْذِيْبُ
فِي الْجُمْلَةِ وَلَيْسَ الْمُرَادَ
اَنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَلَيْهَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَوْلِهٖ
بَعْدَهٗ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ الخ وَاِذَا ثَبَتَ
فِيْ حَقِّ اٰلِ فِرْعَوْنَ
ثَبَتَ فِيْ حَقِّ غَيْرِهِمْ
اِذْ لَا قَائِلَ بِالْفَصْلِ
وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا يُصَلِّيْ صَلَاةً اِلَّا وَتَعَوَّذَ
بَعْدَهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ
كَفَّ اَذَاهُ عَنِ النَّاسِ
كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ
يُكَفِّرَ عَنْهُ اَذَى الْقَبْرِ
قَالَ الْعُلَمَاءُ عَذَابُ الْقَبْرِ
هُوَ عَذَابُ الْبَرْزَخِ
اُضِيْفَ اِلَى الْقَبْرِ لِاَنَّهٗ
الْغَالِبُ وَاِلَّا فَكُلُّ مَيِّتٍ

کہ رُوح، موت کے بعد باقی رہتی ہے اور قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ آیت کی مُراد یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح انہیں عذاب ہوتا ہے اس کے بعد جو اللہ نے فرمایا ہے کہ جس دن قیامت آئے گی اس کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ وہ قیامت کے دن آگ پر پیش کئے جائیں گے جب یہ عذاب قبر فرعونیوں کے حق میں ثابت ہوگیا تو دوسروں کے حق میں بھی ثابت ہوگیا کیونکہ ایسا تو کوئی نہیں جو فرعونیوں کیلئے اسے مانتا ہو مگر دوسروں کے لئے نہ مانتا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کو دُکھ دینے سے باز رہے، لازماً اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر کو دُور رکھے گا علماء کہتے ہیں عذاب قبر عذاب برزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرَادَ اللّٰهُ تَعْذِيْبَهٗ قَالَهٗ
مَا اَرَادَ بِهٖ قَبْرًا وَلَمْ
يُقْبَرْ بِاَنْ صُلِبَ اَوْ غَرِقَ
فِي الْبَحْرِ اَوْ اُحْرِقَ
حَتّٰى صَارَ رَمَادًا اَوْ ذُرِيَ
فِي الْجَوِّ قَالَ اِمَامُ
الْحَرَمَيْنِ مَنْ تَفَرَّقَتْ
اَجْزَاؤُهٗ يَخْلُقُ اللّٰهُ
الْحَيَاةَ فِيْ بَعْضِهَا
اَوْ كُلِّهَا وَيُوَجِّهُ
السُّؤَالَ عَلَيْهَا وَمَحَلُّ
الْعَذَابِ وَالنَّعِيْمِ اَيْ
فِي الْقَبْرِ هُوَ الرُّوْحُ
وَالْبَدَنُ جَمِيْعًا بِاتِّفَاقِ
اَهْلِ السُّنَّةِ۔ قَالَ
الْيَافِعِيُّ وَتَخْتَصُّ الْاَرْوَاحُ
دُوْنَ الْاَجْسَادِ بِالنَّعِيْمِ
وَالْعَذَابِ مَادَامَتْ
فِيْ عِلِّيِّيْنَ اَوْ سِجِّيْنَ
وَفِي الْقَبْرِ تَشْتَرِكُ
الرُّوْحُ وَالْجَسَدُ،

ہی کا دوسرا نام ہے، قبر کی طرف
اسے اس لئے منسوب کیا جاتا ہے
کیونکہ عموماً مُردے قبروں میں دفن
کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ جس مُردہ
کو عذاب دینا چاہتا ہے اس کو
وہ عذاب پہنچ جاتا ہے خواہ وہ
قبر میں مدفون ہو یا اُسے
پھانسی دی گئی ہو یا وہ سمندر
میں ڈوب گیا ہو یا اُسے جلا
دیا گیا ہو حتیٰ کہ وہ راکھ ہو گیا ہو
اور وہ راکھ ہوا میں بکھیر دی گئی ہو
امام الحرمین کا قول ہے کہ جس کے
اجزاء منتشر ہو گئے ہوں، اللہ تعالےٰ
اس کے بعض اجزاء میں یا کل اجزاء
میں زندگی پیدا کر دیتا ہے اور اس
سے سوال کیا جاتا ہے اور قبر میں
عذاب و ثواب، رُوح و بدن دونوں کو
ہوتا ہے یہ تمام اہلِ سنّت کا متفقہ
عقیدہ ہے، یافعیؒ کا قول ہے کہ جب
تک روحیں علیین میں یا سجین میں
رہتی ہیں اُس وقت تک صرف رُوحوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روح البیان)
(ج ۸ ص ۱۹۰ — ۱۹۱)

کو عذاب وثواب ہوتا ہے نہ کہ بدنوں کو اور قبر میں روح اور بدن دونوں کو ہوتا ہے۔

موت کے وقت مجرموں کو برزخ اور قیامت میں پیش آنے والے عذاب کی تصویر دکھلائی جا رہی ہے۔

فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے تنگ آ کر ایک روز اپنے درباریوں سے کہا، چھوڑو مجھے میں اس موسیٰ کو قتل کر دیتا ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارا دین خراب کر ڈالے گا، یا ملک میں فساد برپا کر دے گا، اس موقع پر آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، بول اٹھا کیا تم ایک ایسے شخص کو صرف اس بنا پر قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بیّنات لیکر آیا اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس کا جھوٹ خود اُسی پر پلٹ پڑے گا لیکن اگر وہ سچا ہے تو جن ہولناک نتائج کا وہ تم کو خوف دلاتا ہے اُن میں سے کچھ تو تم پر ضرور ہی آجائینگے سورۂ مومن آیت نمبر ۲۶ — ۲۸، اس مومن کی حق گوئی کی پاداش میں خطرہ تھا کہ فرعون کی طرف سے اُسے سخت ترین سزا دے دی جائے گی لیکن اللہ تعالےٰ نے اُسے اپنے کرم خاص سے فرعون اور اس کے درباریوں کے ہر تشدد سے بچالیا، پورا قصہ سورۂ مومن آیت ۲۶ تا ۲۸ کے تحت تفاسیر میں مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا. قَالَ مُجَاهِدٌ وَّعِكْرِمَةُ وَمُقَاتِلٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ كُلُّهُمْ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الدُّنْيَا قَالَ رَجُلٌ لِلْاَوْزَاعِيِّ رَأَيْنَا طُيُوْرًا تَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ تَأْخُذُ نَاحِيَةَ الْغَرْبِ بِيْضًا صِغَارًا فَوْجًا فَوْجًا لَا يَعْلَمُ عَدَدَهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الْعِشَاءُ رَجَعَتْ مِثْلَهَا سُوْدًا. قَالَ تِلْكَ الطُّيُوْرُ فِيْ حَوَاصِلِهَا اَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ. يُعْرَضُوْنَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَّعَشِيًّا. فَتَرْجِعُ اِلٰى اَوْكَارِهَا وَقَدِ احْتَرَقَتْ رِيَاشُهَا وَصَارَتْ سُوْدًا

وہ دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے وہ صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں، حضرت مجاہدؒ اور عکرمہؒ اور مقاتلؒ اور محمد بن کعبؒ سب کے سب فرماتے ہیں، یہ آیت دنیا میں عذاب قبر پر دلیل ہے" عجیب واقعہ حضرت امام اوزاعیؒ سے ایک شخص نے کہا ہم نے ایسے پرندوں کو دیکھا جو سمندر سے نکل کر مغرب کی طرف اُڑتے ہیں، سفید رنگ چھوٹے چھوٹے فوج در فوج اُن کی تعداد کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں جب عشاء کا وقت آتا ہے، تو وہ سیاہ رنگ کی حالت میں واپس لوٹ جاتے ہیں، امام صاحب نے فرمایا ان جانوروں کے پوٹوں میں فرعون کے ساتھیوں کی رُوحیں ہیں اُنہیں صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے، پھر وہ اپنے گھونسلوں میں لوٹ آتے ہیں دراں حالیکہ جلے ہوتے ہیں اور کالے ہو جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَبْقُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ اللَّيْلِ رِيَاشُهَا بِيْضًا وَتَتَنَاثَرُ السُّوْدُ ثُمَّ تَغْدُوْا فَتُعْرَضُ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى وُكُرِهَا فَذَالِكَ دَأْبُهَا مَا كَانَتْ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَتْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَهُوَ جَهَنَّمُ

(تفسیر القرطبی جز ۱۵ ص ۳۱۹)

(بحر المحیط ج ۷، ص ۴۶۸)

(تفسیر الطبری جز ۲۴ ج ۱۱ ص ۴۸)

ہیں، رات آتی ہے تو اُن کے پر پھر سفید اُگ آتے ہیں، سیاہ پر بکھر جاتے ہیں پھر دوسرے دن نکلتے ہیں تو اسی طرح وہ صبح وشام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر وہ بدستور اپنے گھونسلوں میں لوٹ آتے ہیں یہ حالت اُن کی اُسوقت تک رہیگی جب تک دنیا قائم ہے، جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالےٰ حکم کرے گا کہ فرعون کے ساتھیوں کو شدید ترین عذاب میں داخل کر دو اور وہ جہنم ہے"

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا قَالَ قَتَادَةُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا صَبَاحًا وَمَسَاءً يُقَالُ لَهُمْ يَا آلَ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ مَنَازِلُكُمْ

قتادہؒ کا قول ہے کہ وہ صبح وشام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور انہیں جھڑکنے کے لئے، سزا کے طور پر بطور رسوائی یہ کہا جاتا ہے کہ اے فرعون کے پیروو! یہ تمہارے ٹھکانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوْبِيخًا وَنِقْمَةً وَصَغَارًا لَهُمْ

" تفسیر الطبری جز ۲۴ جلد ۱۱ ص ۴۷ "

غُدُوًّا وَعَشِيًّا عِبَارَةٌ عَنِ الدَّوَامِ هٰذَا مَا دَامَتِ الدُّنْيَا فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ قِيلَ لَهُمْ (أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ عَذَابَ جَهَنَّمَ

(تفسیر الکشاف ج ۴ ص ۷۰)

احْتَجَّ أَصْحَابُنَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالُوا الْآيَةُ تَقْتَضِي عَرْضَ النَّارِ عَلَيْهِمْ غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنْهُ أَيْضًا الدُّنْيَا لِأَنَّ عَرْضَ النَّارِ عَلَيْهِمْ غُدُوًّا وَعَشِيًّا مَا كَانَ حَاصِلًا فِي الدُّنْيَا فَثَبَتَ أَنَّ هٰذَا الْعَرْضَ إِنَّمَا حَصَلَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَقَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذٰلِكَ يَدُلُّ

ہیں"

صبح اور شام یعنی ہمیشہ ہر وقت جب تک یہ دنیا قائم ہے پھر جب قیامت واقع ہو گی تو اُن سے (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ آل فرعون کو سخت عذاب (جہنم) میں جھونک دو

ہمارے علماء نے اس آیت سے عذاب قبر کو ثابت کرنے کے لئے استدلال کیا ہے اِن کا کہنا ہے کہ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صبح وشام، آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور اس سے یہ مُراد نہیں کہ ایسا دنیا میں ہوتا تھا کیونکہ صبح وشام آگ کا ان کے سامنے کیا جانا دنیا میں تو نہیں تھا، تو ثابت ہوا کہ یہ سامنے کیا جانا موت کے بعد شروع ہوا اور قیامت کے دن سے پہلے تو یہ آیت ان فرعونیوں کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِیْ حَقِّ هٰؤُلَاءِ وَاِذَا اثْبَتَ فِیْ حَقِّهِمْ ثَبَتَ فِیْ حَقِّ غَیْرِهِمْ "

(تفسیر کبیر جز ۲۷ ص ۷۳)

میں عذاب قبر کو ثابت کرنے کے لئے دلیل ہے اور جب فرعونیوں کے حق میں یہ ثابت ہو گیا تو دوسروں کے حق میں بھی ثابت ہو گیا "

فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی بَقَاءِ النَّفْسِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ دَلَّتِ الْاَحَادِیْثُ عَلَیْهِ وَانْعَقَدَ عَلَیْهِ الْاِجْمَاعُ "

اس میں دلیل ہے کہ روح باقی رہتی ہے اور قبر کا عذاب حق ہے، احادیث بھی یہی بتلاتی ہیں اور اس پر اجماع ہو چکا ہے۔

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُرِیْدُ اَنْوَاعَ الْعَذَابِ غَیْرَ الَّذِیْ كَانُوْا یُعَذَّبُوْنَ مُنْذُ غَرِقُوْا یَعْنِیْ فِیْ عَالَمِ الْبَرْزَخِ

جس دن قیامت برپا ہو گی، حکم ہو گا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ سخت ترین عذاب سے مراد کچھ دوسری قسم کے عذاب ہیں ان عذابوں کے علاوہ جو عالم برزخ میں غرق ہونے کے بعد سے انہیں دیئے جا رہے تھے۔

(تفسیر مظہری ج ۸ ص ۲۶۱، ۲۶۲)

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ اَنَّ هٰذَا الْعَرْضَ

اور آل فرعون کو بدترین عذاب نے گھیر لیا، جمہور کا مذہب ہے کہ یہ پیش کیا جانا، برزخ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ فِي الْبَرْزَخِ ۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ يَدُلُّ دِلَالَةً وَّاضِحَةً عَلٰى اَنَّ ذَالِكَ الْعَرْضَ هُوَ فِي الْبَرْزَخِ

(دُر منثور ج ۴ ص ۴۹۵)

ہوتا ہے۔

اور جس دن قیامت ہو گی، حکم ہو گا آلِ فرعون کو سخت تر بن عذاب میں مبتلا کر دو، یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ پیش کیا جانا، برزخ میں ہوتا ہے"

وَالنَّصُّ يُفْهِمُ اَنَّ عَرْضَهُمْ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَّعَشِيًّا هُوَ فِي الْفَتْرَةِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ وَقَدْ يَكُوْنُ هٰذَا هُوَ عَذَابُ الْقَبْرِ

(فی ظلال القرآن ج ۵ ص ۳۸۴)

یہ نص بتا رہی ہے کہ صبح و شام اُن کا آگ پر پیش ہونا یہ موت اور قیامت کے درمیان کا زمانہ ہے۔ اس سے مُراد عذاب قبر ہے"

رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ سُوْدٍ تَعْرَضُ عَلَى النَّارِ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(تفسیر ابی سعود الجزء السابع (۷) ص ۲۷۹)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اُن کی رُوحیں کالے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں انہیں صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اُنکے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا"

فَفِي الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ ظَاهِرٌ

تو اس آیت میں رُوح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی بَقَاءِ النَّفْسِ وَعَذَابِ الْبَرْزَخِ ۔

باقی رہنے اور عذاب برزخ کا واضح ثبوت ہے ۔

(تفسیر روح المعانی ج ۲۴ ص ۶۶)

اَلْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ هٰذَا الْعَرْضَ فِی الْبَرْزَخِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَّعِكْرِمَةُ وَمُقَاتِلٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ كُلُّهُمْ قَالَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰی عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

جمہور کا قول ہے کہ یہ آگ پر پیش کیا جانا ، برزخ میں ہوتا ہے مجاہدؒ ، عکرمہؒ ، مقاتل ، اور محمدؒ بن کعب سب کا قول ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کا ثبوت ہے ۔

(حاشیہ الجمل علی الجلالین ج ۴ ص ۱۸)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تُعْرَضُ اٰلُ فِرْعَوْنَ وَمَنْ كَانَ مِثْلُهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ عَلَى النَّارِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُقَالُ هٰذَا دَارُكُمْ وَفِیْ صَحِيْحِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ آل فرعون اور اُن کی طرح کفار کو صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے ، اُن سے کہا جاتا ہے یہ ہے تمہارا گھر صحیح بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی وفات پاتا ہے ، تو صبح وشام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ حضرت مجاہد محمد بن کعب اور مقاتل نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا سے عذاب قبر مراد لیا ہے (بحر المحیط ج ۷، ص ۴۶۸)

تو اہل جنت میں سے، اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو اہل جہنم میں سے، کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ تجھے اس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (قبر سے) اٹھائے۔

قبر میں عذاب و ثواب رُوح اور بدن دونوں کیلئے ہے

أَيِ الْغَرْقُ وَهٰذَا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بَيْنَ عَذَابَهُمْ فِي الْبَرْزَخِ، فِي الْآيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى بَقَاءِ النَّفْسِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُصَلِّي صَلٰوةً إِلَّا وَتَعَوَّذَ بَعْدَهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

یہ اُن کا غرق ہونا دنیا میں ہے پھر اُن کے لئے برزخ میں عذاب کا ذکر فرمایا، اس آیت میں بقائے رُوح اور عذاب قبر کا ثبوت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز ادا نہیں فرماتے تھے مگر اس کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

جس نے اپنی ایذاء سے لوگوں کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ پر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے کہ وہ اُسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے"

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَفَّ اَذَاهُ عَنِ النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُفَّ عَنْهُ اَذَى الْقَبْرِ وَمَحَلُّ الْعَذَابِ وَالنَّعِيْمِ فِي الْقَبْرِ هُوَ الرُّوْحُ وَالْبَدَنُ جَمِيْعًا بِاتِّفَاقِ اَهْلِ السُّنَّةِ۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کو اپنی ایذاء سے مامون رکھا اللہ پر بھی حق ہے کہ وہ اُسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ قبر میں عذاب و ثواب باتفاق اہل السُنۃ رُوح اور بدن دونوں کے لئے ہے۔

(رُوح البیان ج ۸ ص ۱۸۹-۱۹۰)

یہ آیت اثباتِ عذابِ قبر و وجودِ برزخ میں ایک نصِ صریح ہے (تفسیر ماجدی ص ۹۴۵) هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ

(احکام القرآن للجصّاص ج ۵ ص ۱۶۱)

اس آیت سے علماءِ اہلِ سنّت نے عذابِ قبر کا اثبات کیا ہے قبر سے مُراد صرف وہ گڑھا ہی نہیں، جس میں کسی کو دفن کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ قبر تو کسی کو نصیب ہوتی ہے، اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوتی، بلکہ اس سے مُراد عالمِ برزخ ہے، مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے کے وقت کو عالمِ برزخ کہتے ہیں، آلِ فرعون کو دیئے جانے والے دو عذابوں کا یہاں ذکر ہو رہا ہے، ایک وہ جس میں قیامت سے پہلے وہ مبتلا ہیں۔ دوسرا وہ جو قیامت کے بعد انہیں دیا جائے گا" (ضیاء القرآن ج ۴ ص ۳۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَصْلٌ كَبِيْرٌ
اِسْتَدْلَالِ اَهْلِ السُّنَّةِ
عَلٰى عَذَابِ الْبَرْزَخِ
فِي الْقُبُوْرِ۔

یہ آیت عظیم بنیاد ہے، اہل سنت کے استدلال پر کہ برزخ کا عذاب قبروں میں ہوتا ہے"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ
عَلَيْهَا فَقَالَتْ نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
فَسَئَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت اُنکے پاس آئی اور کہنے لگی اللہ تعالےٰ ہمیں عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں عذاب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں قبر کا عذاب حق ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ادا فرمائی مگر اُس کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

(ابن کثیر ج ۴ ص ۸۱/۸۲)

یہ آیت اُس عذاب برزخ کا صریح ثبوت ہے، جس کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکثرت احادیث میں عذاب قبر کے عنوان سے آیا ہے، اللہ تعالے یہاں صاف الفاظ میں عذاب کے دو مرحلوں کا ذکر فرما رہا ہے، ایک کمتر درجے کا عذاب جو قیامت کے آنے سے پہلے فرعون اور آل فرعون کو دیا جارہا ہے، اور وہ یہ ہے کہ انہیں صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جسے دیکھ کر وہ ہر وقت ہول کھاتے رہتے ہیں، کہ یہ ہے وہ دوزخ جس میں آخر کار ہمیں جانا ہے، اس کے بعد جب قیامت آجائے گی تو انہیں وہ اصلی اور بڑی سزا دی جائے گی جو اُن کے لئے مقدر ہے، یعنی وہ اسی دوزخ میں جھونک دیئے جائینگے، جس کا نظارہ انہیں غرقاب ہو جانے کے وقت سے آج تک کرایا جارہا ہے، اور قیامت کی گھڑی تک کرایا جاتا رہے گا اور یہ معاملہ صرف فرعون اور آل فرعون کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے، تمام مجرموں کو موت کی ساعت سے لے کر وہ انجام بد نظر آتا رہتا ہے، جو اُن کا انتظار کر رہا ہے، اور تمام نیک لوگوں کو اُس انجام نیک کی حسین تصویر دکھائی جاتی رہتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے مُہیا کر رکھا ہے۔" (تفہیم القرآن ج ۴ ص ۴۱۳)

یہ اُس عذاب کی تفصیل ہے کہ برزخی زندگی میں اُنکو صبح و شام دوزخ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے کہ دیکھتے رہیں کہ ان کا اصلی ٹھکانہ یہ ہوگا، اور جب قیامت کا دن آئے گا تو حکم ہوگا کہ فرعون اور اس کے تمام اتباع کو دوزخ کے شدید ترین عذاب میں جھونک ۔ قرآن میں جگہ جگہ اس بات کی تصریح ہے، کہ مرنے کے بعد نیک ارواح پر اُن کے اعمال کے اعتبار سے کیفیات کا صدور ہونے لگتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ارواح خبیثہ پر اُن کے اعمال کے اعتبار سے، یہ گویا ان کے لئے جنت یا دوزخ کی تمہید ہوتی ہے، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو جزاء اور سزا اپنی اصلی شکل میں لوگوں کے سامنے آئے گی، حدیثوں میں عذاب قبر کا جو ذکر آیا ہے، وہ اسی برزخی زندگی سے متعلق ہے، (تدبر قرآن ج ۶ ص ۴۷-۴۸)

یہ آیت دلیل ہے عذاب قبر کی اور احادیث کی روایات متواترہ اور اجماع اُمت اس پر شاہد ہیں۔ (معارف القرآن ج ۷، ص ۶۰۳)

آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ رُوح باقی رہتی ہے، اور قبر (یعنی برزخ) میں عذاب ہوتا ہے۔ (متعدد) احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں اور اسی پر اجماع علماء ہے۔

(تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۲۴۳)

سوچا بھی کبھی تو نے کیا حال ترا ہوگا
جب قبر میں جائے گا جب حشر بپا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسے اندازہ ہوگا اس کی قسمت کی بلندی کا
رسائی یا الٰہی جس کی تیرے آستاں تک ہے

مومن کیلئے موت قبر اور قبر سے اُٹھنے کے وقت رحمتِ الٰہی کی بشارت

(۳۱) اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدۃ ۳۰)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس پر جمے رہے یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوں گے اور کہیں گے کہ نہ ڈرو، نہ غم کرو اور مبارک ہو تمہیں وہ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

قَالَ مُجَاهِدٌ وَّالسُّدِّیُّ عِنْدَ الْمَوْتِ. وَقَالَ مُقَاتِلٌ عِنْدَ الْبَعْثِ وَقِیْلَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِی الْقَبْرِ (بحر المحیط ج ۷ ص ۴۹۶)

مجاہدؒ اور سُدّیؒ کا قول ہے کہ ایسا موت کے وقت ہوتا ہے، مقاتلؒ کہتے ہیں دوبارہ زندہ ہونے کے وقت اور ایک قول یہ بھی ہے کہ موت کے وقت اور قبر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْبُشْرٰی تَکُوْنُ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِی الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ عَنْ وَّکِیْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ ۔

(مجمع البیان للطبرسی ج ۵ ص ۱۲)

وتفسیر القرطبی جزء ۱۵ ص ۳۵۹

والکشاف ج ۴ ص ۱۹۹ "

یہ بشارت تین موقعوں پر ملتی ہے موت کے وقت قبر میں اور دوبارہ زندہ ہونے کے وقت۔ وکیعؒ بن الجراح کا یہی قول ہے"

قِیْلَ فِیْ مَوَاقِفَ ثَلَاثَةٍ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِی الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ اِلَی الْقِیَامَةِ ۔

(التفسیر الکبیر جز ۲۷ ص ۱۲۳)

ایک قول یہ ہے کہ تین موقعوں پر ایسا ہوتا ہے موت کے وقت قبر میں اور قیامت کی پیشی کے لئے دوبارہ زندہ ہونے کے وقت"

قَالَ وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ اَلْبُشْرٰی تَکُوْنُ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِی الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ،

(تفسیر مظہری ج ۸ ص ۲۹۳)

وکیعؒ بن الجراح کا قول ہے کہ یہ خوشخبری تین موقعوں پر ملتی ہے موت کے وقت قبر میں اور دوبارہ زندہ ہونے کے وقت

اَلْبُشْرٰی تَکُوْنُ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِی الْقَبْرِ

تین موقعوں پر یہ بشارت ملتی ہے موت کے وقت، قبر میں اور دوبارہ زندہ ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِنْدَ الْبَعْثِ ۔ کے موقع پر "

(تفسیر الخازن مع النسفی ج ۴ ص ۸۵)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یہ فرشتے رحمت اور بشارت کے ہونگے اور ان کا نزول پہلے موت کے وقت ہوگا پھر قبر میں اور پھر بعثت (قبروں سے اٹھنے) کے وقت (تفسیر ماجدی ص ۹۵۹)

قَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ يُبَشِّرُوْنَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَفِيْ قَبْرِهٖ وَحِيْنَ يُبْعَثُ ۔

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں فرشتے مرنے والے (مومن) کو اس کی موت اور اسکی قبر میں اور جب اُسے قبر سے اٹھایا جائے گا، (اللہ کی رحمت کی) بشارت دیتے ہیں

(ابن کثیر ج ۴ ص ۹۹)

اَلْبُشْرٰى فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِي الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ

خوشخبری تین موقعوں پر دی جائیگی موت کے وقت، قبر میں قبر سے اٹھنے کے وقت "

(تفسیر ابی السعود جز ۸ ص ۱۳)

عِنْدَ الْمَوْتِ بِالْبُشْرٰى وَفِي الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ اِذَا قَامُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ ۔

موت کے وقت خوشخبری اور قبر میں اور اُٹھنے کے وقت جب وہ اپنی قبروں سے اُٹھ کھڑے ہونگے "

(روح البیان ج ۸ ص ۲۵۵)

حق والے ہی محبوب رہے حق کی نظر میں!
حق والے ہی حقدار ہیں فردوسِ بریں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی موت

کے وقت فرشتے اُن کے چہروں اور اُن کی پیٹھوں پر مارتے ہیں فرشتوں کی مار کا یہ خوفناک منظر وہاں پر موجود لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آتا، اس لئے کہ وہ اس نظارے کی تاب نہیں رکھتے، یہ اسی طرح کا معاملہ ہے جیسے قبر میں منکر نکیر کا میت سے سوال اور برزخ کے دوسرے حالات۔

(۱۴)- فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

(محمد ۲۸-۲۷)

پھر اُس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی رُوحیں قبض کریں گے اور انکے مُنہ اور پیٹھوں پر ماریں گے، یہ اس لئے ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناپسند ہے اور اسکی رضا کا راستہ اختیار کرنا پسند نہ کیا، اس وجہ سے اللہ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَمُوْتُ أَحَدٌ عَلٰى مَعْصِيَةٍ إِلَّا تَضْرِبُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ وَجْهِهٖ وَفِيْ دُبُرِهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتے ہوئے فوت ہوتا ہے تو فرشتے اس کے چہرے اور پشت پر ضربیں لگاتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ عِنْدَهُ وَلَا مَانِعَ مِنْ ذَالِكَ وَإِنْ لَّمْ يُحِسَّ بِالضَّرْبِ مَنْ حَضَرَ وَمَا ذَالِكَ إِلَّا كَسُؤَالِ الْمَلَكَيْنِ وَسَائِرِ أَحْوَالِ الْبَرْزَخِ ۔

(تفسیر روح المعانی جز ۲۶ ص ۶۹)

ابن عباسؓ کی رائے میں یہ مار سچ مچ پڑتی ہے اور اس کو ماننے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہاں موجود لوگوں کو اس مار کا پتہ نہیں چلتا، یہ اسی طرح کا معاملہ ہے جیسے قبر میں منکر نکیر کا میت سے سؤال اور برزخ کے دوسرے حالات۔

معصیت کی طرف چہرے سے متوجہ ہوتا ہے، اس لئے چہرے پر مار پڑتی ہے، ایمان باللہ والرسول اور اتباعِ دین سے پیٹھ پھیرتا ہے، اس لئے فرشتے موت کے وقت پیٹھ پر مارتے ہیں۔

فَإِنَّ كُلَّ مَنْ يَتَوَفَّى عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ فَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ لَا يَقْبِضُونَ رُوحَهُ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَضْرِبُوا وَجْهَهُ وَدُبُرَهُ كَمَا رُوِيَ ذَالِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔

(حاشیہ الجمل علی الجلالین ج ۴ ص ۱۵۲)

ہر آدمی جس کی موت خدا کی نافرمانی کی حالت میں واقع ہوئی ہے، عذاب کے فرشتے اس کی جان نکالنے سے پہلے اس کے منہ اور پشت پر ضربیں لگاتے ہیں جیسا کہ یہ مضمون حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے۔

یہ آیت بھی اُن آیات میں سے ہے جو عذابِ برزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی عذاب قبر) کی تصریح کرتی ہیں، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ موت کے وقت ہی کفار و منافقین پر عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ عذاب اس سزا سے مختلف چیز ہے جو قیامت میں اُن کے مقدمے کا فیصلہ ہونے کے بعد اُن کو دی جائے گی۔

فلک نما قصر میں بڑی تمکنت سے تھے جو مقیم کل تک
وہ آج دیکھو تو کس طرح قبر کے گڑھے میں اُتر رہے ہیں

مندرجۂ ذیل آیات بھی برزخ میں عذاب کی نشاندہی کر رہی ہیں

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا	پس اُن کو چھوڑ دو یہاں تک کہ
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ	وہ روز جس میں کہ وہ بے ہوش
يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ	کر دیئے جائینگے سامنے آجائے
عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ	جس دن ان کی کوئی تدبیر کام نہ
شَيْئًا وَّلَا هُمْ	آئیگی اور نہ اُن کی مدد ہی کی
يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ	جائیگی۔ اور ظالموں کے لئے
ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ	اس کے سوا اور عذاب بھی
ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ	ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (طور ۴۵، ۴۷)	نہیں جانتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَنْ يُّرَادَ بِهٖ عَذَابُهُمْ بِالْقَتْلِ وَغَيْرِهٖ فِي الدُّنْيَا وَاَنْ يُّرَادَ بِهٖ عَذَابُهُمْ فِي الْبَرْزَخِ وَهُوَ اَظْهَرُ لِاَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ مَاتَ وَلَمْ يُعَذَّبْ فِي الدُّنْيَا اَوِالْمُرَادُ اَعَمُّ مِنْ ذَالِكَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثُبُوْتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهٖ لِمَنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا وَسُؤَالِ الْمَلَكَيْنِ فَيَجِبُ اِعْتِقَادُ ثُبُوْتِ ذَالِكَ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ "

اور ممکن ہے اس سے مراد اُن کے لئے دنیا میں قتل وغیرہ کا عذاب ہو اور یا اس سے مراد اُن کے لئے برزخ میں عذاب ہو اور اس کا زیادہ احتمال ہے۔ اس لئے کہ بہت سے اُن میں سے مر گئے اور دنیا میں انہیں عذاب نہیں ہوا، یا اس سے مُراد دنیا اور برزخ دونوں کا عذاب ہے اور بے شک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے سلسلہ میں ان گنت روایات آئی ہیں، اور قبر میں راحت وفرحت کے بارے میں جو اس کا مستحق ہے اور فرشتوں کے (وہاں) سوال کے متعلق (آنحضرتؐ کے) اس فرمان پر اعتقاد اور ایمان لانا واجب ہے"

فَاِنَّ عَوْدَ الرُّوْحِ اِلَى الْجَسَدِ لَيْسَ عَلَى الْوَجْهِ الْمَعْهُوْدِ فِي

(قبر میں) جسم کی طرف رُوح کا لوٹنا دنیا میں معروف طریقہ پر نہیں ہے بلکہ رُوح کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا بَلْ تُعَادُ الرُّوْحُ
إِلَيْهِ إِعَادَةً غَيْرَ الْإِعَادَةِ
الْمَأْلُوْفَةِ فِي الدُّنْيَا۔
فَالرُّوْحُ لَهَا بِالْبَدَنِ
خَمْسَةُ أَنْوَاعٍ مِنَ
التَّعَلُّقِ مُتَغَايِرَةٌ
الْأَحْكَامِ أَحَدُهَا تَعَلُّقُهَا بِهِ
فِي بَطْنِ الْأُمِّ جَنِيْنًا۔
الثَّانِي۔ تَعَلُّقُهَا بِهِ بَعْدَ
خُرُوْجِهِ إِلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ۔ الثَّالِثُ تَعَلُّقُهَا بِهِ
فِي حَالِ النَّوْمِ فَلَهَا بِهِ
تَعَلُّقٌ مِنْ وَجْهٍ
وَمُفَارَقَةٌ مِنْ وَجْهٍ۔
الرَّابِعُ۔ تَعَلُّقُهَا بِهِ فِي
الْبَرْزَخِ۔ فَإِنَّهَا وَإِنْ
فَارَقَتْهُ وَتَجَرَّدَتْ عَنْهُ
فَإِنَّهَا لَمْ تُفَارِقْهُ
فِرَاقًا كُلِّيًّا بِحَيْثُ
لَا يَبْقَى لَهَا إِلَيْهِ
الْإِلْتِفَاتُ الْبَتَّةَ فَإِنَّهُ

(قبر میں) بدن کی طرف لوٹنا
دنیا میں عام معروف قاعدہ کے
خلاف ہے۔
رُوح کا بدن کے ساتھ پانچ قسم
کا تعلق ہے جن میں سے ہر
تعلق کا الگ الگ حکم ہے اُن
میں سے ایک تعلق تو وہ ہے
جب کہ وہ ماں کے پیٹ میں
بچے کی حالت میں تھا، دوسرا تعلق
اُس کا وہ ہے جب وہ وہاں
سے زمین پر آجاتا ہے، تیسرا تعلق
اس کا (بدن کے ساتھ) نیند کی
حالت میں ہے کیوں کہ ایک
لحاظ سے تو رُوح کا اس حالت
میں بدن سے تعلق ہوتا ہے اور
ایک لحاظ سے وہ اس سے
جدا ہوتی ہے، لیکن رُوح بدن
کو بالکل چھوڑ نہیں دیتی، چوتھی قسم
رُوح کا تعلق بدن سے برزخ
میں ہے اگرچہ رُوح وہاں بدن
سے الگ ہوتی ہے، اور اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَدَّهَا إِلَيْهِ وَقْتَ سَلَامِ الْمُسَلِّمِ، وَوَرَدَ أَنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ وَهٰذَا الرَّدُّ إِعَادَةٌ خَاصَّةٌ لَا يُوجِبُ حَيَاةَ الْبَدَنِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَامِسُ تَعَلُّقُهَا بِهِ يَوْمَ بَعْثِ الْأَجْسَادِ وَهُوَ أَكْمَلُ أَنْوَاعِ تَعَلُّقِهَا بِالْبَدَنِ وَلَا نِسْبَةَ لَهَا قَبْلَهُ مِنْ أَنْوَاعِ التَّعَلُّقِ إِلَيْهِ - إِذْ هُوَ تَعَلُّقٌ لَا يَقْبَلُ الْبَدَنُ مَعَهُ مَوْتًا وَلَا نَوْمًا وَلَا فَسَادًا، فَالتَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ. فَتَأَمَّلْ هٰذَا يَزِحْ عَنْكَ إِشْكَالَاتٍ كَثِيرَةً

چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن رُوح کا بدن کو چھوڑنا مکمل چھوڑنا نہیں ہے کہ اس کا کچھ بھی تعلق اس سے نہ رہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے سلام کہنے والا جب کوئی اس کی قبر پر آ کر سلام کہتا ہے، تو اس کی رُوح سلام کے جواب کے لئے اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے، اور جب اسے قبر میں دفن کر کے لوگ واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اور یہ رُوح کا لوٹنا خاص قسم کا لوٹنا ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ قیامت کے دن سے پہلے بدن زندہ ہو جائے، پانچویں قسم کا تعلق بدن کے ساتھ جسموں کے دوبارہ زندہ ہونے کے دن ہوگا، اور یہ رُوح کے بدن کے ساتھ تعلق کی تمام قسموں میں سے اعلیٰ قسم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شرح عقیدۃ الطحاویہ
للامام ابن العز رحمہ ص ۴۴۷)

تعلق ہے اور اس سے پہلے روح کے بدن کے ساتھ تعلق کی جتنی قسموں کا ذکر ہوا ہے وہ اس تعلق کی بہ نسبت بہت ہلکی ہیں کیونکہ یہ ایسا تعلق ہے جسکے ہوتے ہوئے نہ بدن کو موت آئے گی نہ نیند اور نہ اس میں تغیر آئے گا کیونکہ نیند بھی موت کی ہی ایک نوع ہے اس نکتہ پر خوب غور کرو اس سے بہت سے اشکال دور ہو جائیں گے۔

غور فرمائیے کہ ظالمین مکہ کے لئے قیامت کے دن کے علاوہ جو عذاب ہے۔ اس سے کونسا عذاب مراد ہو سکتا ہے۔ جبکہ تاریخی شہادتوں سے یہ بات معلوم ہے، کہ ان میں سے بہت سے افراد اس دنیا سے عذاب پائے بغیر ہی گزر گئے تھے لہذا اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں کہ اسے عذاب برزخ تسلیم کیا جائے۔

سوچا کبھی تو نے کیا حال ترا ہوگا
جب قبر میں جائے گا جب حشر بپا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم کو پانی میں غرق کر دیا گیا اور آگ میں جھونک دیا گیا

اس غرق کے بعد وہ آگ برزخ کی آگ ہے اور مراد قبر کا عذاب ہے، جو کوئی پانی میں ڈوب کر یا آگ سے جل کر مرتا ہے یا اُسے درندے اور پرندے کھا جاتے ہیں، اس کو بھی وہی عذاب ہوتا ہے، جو قبر میں دفن شدہ مُردہ کو ہوتا ہے "

(۱۵) مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا (نوح ۲۵)

چنانچہ وہ اپنے گناہوں کے سبب غرق کر دیئے گئے چنانچہ وہ آگ میں پہنچ گئے۔

یعنی غرق ہوتے ہی آتشِ برزخ میں جھونک دیئے گئے آیت سے عذاب قبر کے وقوع اور عالم برزخ کے وجود پر استدلال کیا گیا ہے۔

تَمَسَّكَ اَصْحَابُنَا فِي اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ماجدی بحوالہ تفسیر کبیر ص ۱۱۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف پانی میں غرق ہو رہے تھے دوسری طرف عذاب برزخ میں جھونکے جا رہے تھے

(فَأُدْخِلُوا نَارًا (عقب ذالك وهي نار الآخرة وقيل عذاب القبر۔

(پھر وہ آگ میں جھونک دیئے گئے) اس غرق کے بعد، وہ آگ دوزخ کی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عذاب قبر ہے

تفسیر فتح القدیر للشوکانی جلد ۵ ص ۳۰۱

فَأُدْخِلُوا نَارًا أَيْ فِي الدُّنْيَا عَقِبَ الْإِغْرَاقِ فَكَانُوا يَغْرَقُونَ مِنْ جَانِبٍ يُحْتَرَقُونَ فِي الْمَاءِ مِنْ جَانِبٍ بِقُدْرَةِ اللهِ تَعَالَى وَالْمُرَادُ عَرْضُهُمْ عَلَى النَّارِ فِي قُبُورِهِمْ كَقَوْلِهِ فِي آلِ فِرْعَوْنَ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا

(پھر وہ آگ میں داخل کئے گئے) یعنی دنیا میں غرق کئے جانے کے بعد، گویا وہ ایک طرف سے پانی میں غرق ہو رہے تھے اور دوسری طرف سے اللہ تعالے کی قدرت سے آگ میں جل رہے تھے، اس سے مراد ان کا اپنی قبروں میں آگ کے سامنے پیش کیا جانا ہے جیسا کہ فرعونیوں کے بارہ میں آیا ہے کہ وہ صبح و شام، دوزخ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

(حاشیہ الجمل علے الجلالین ج ۴ ص ۴۱۴)

هِيَ نَارُ الْبَرْزَخِ وَالْمُرَادُ عَذَابُ الْقَبْرِ

یہ برزخ کی آگ ہے اور مراد قبر کا عذاب ہے، جو کوئی پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ مَّاتَ فِیْ مَاءٍ أَوْ نَارٍ أَوْ أَكَلَتْهُ السِّبَاعُ أَوِ الطَّيْرُ مَثَلًا أَصَابَهُ مَا يُصِيْبُ الْمَقْبُوْرَ مِنَ الْعَذَابِ۔

یا آگ میں مرتا ہے یا اس کو شال کے طور پر درندے یا پرندے کھا جاتے ہیں، اس کو بھی وہی عذاب ہوتا ہے جو قبر میں دفن شدہ مُردہ کو ہوتا ہے۔

تفسیر روح المعانی الجزء التاسع والعشرون ص ۹۸۔

وَاسْتَدَلَّ بَعْضُهُمْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى صِحَّةِ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اس آیت سے بعض علماء نے عذاب قبر کے حق ہونے کو ثابت کیا ہے۔

تفسیر الخازن مع النسفی ج ۴ ص ۳۱۴

اَلْمُرَادُ إِمَّا عَذَابُ الْقَبْرِ فَهُوَ عَقِيْبُ الْإِغْرَاقِ وَإِنْ كَانُوْا فِي الْمَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُغَرَّقُوْنَ مِنْ جَانِبٍ وَيُحَرَّقُوْنَ مِنْ جَانِبٍ۔

اس سے مُراد یا تو عذاب قبر ہے کیوں کہ وہ غرق کئے جانے کے بعد ہے اگرچہ وہ پانی میں غرق کئے جا رہے تھے ضحاکؒ سے روایت ہے کہ وہ ایک طرف غرق کئے جا رہے تھے اور دوسری جانب سے جلائے جا رہے تھے۔

تفسیر ابی السعود الجزء التاسع (۹) ص ۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اور یہ آیت، عذابِ قبر کی دلیل ہے۔

(تفسیر القرطبی جز ۱۸ ص ۳۱)

فَاُدْخِلُوْا نَارًا فِیْ عَالَمِ الْبَرْزَخِ الْمُسَمّٰی بِالْقَبْرِ فَاِنَّهٗ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرَاتِ النِّیْرَانِ فَهٰذِهِ الْاٰیَةُ دَلِیْلٌ عَلٰی اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ دَّلَّتْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَالَا یُحْصٰی عَلٰی عَذَابِ الْقَبْرِ وَانْعَقَدَ عَلَیْهِ اِجْمَاعُ السَّلَفِ

تو وہ عالمِ برزخ میں جس کا دوسرا نام قبر ہے، آگ میں داخل کر دئے گئے، قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، پس یہ آیت عذابِ قبر کو ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل ہے، بیشمار احادیث بھی عذابِ قبر کو ثابت کرتی ہیں اور سلف صالحین کا بھی اس پہ اجماع ہو چکا ہے۔

(تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۷۷)

وَالنَّصُّ یُفِیْدُ اَنَّ عَرْضَهُمْ عَلَی النَّارِ غُدُوًّا وَّعَشِیًّا هُوَ فِی الْفَتْرَةِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

یہ نص بتا رہی ہے کہ اُن (فرعونیوں) کا صبح و شام آگ پر پیش ہونا یہ وہ زمانہ ہے جو موت کے بعد قیامت کے درمیان ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ	اور بے شک یہ عذاب قبر
وَقَدْ یَکُوْنُ ھٰذَا	ہے۔
ھُوَ عَذَابُ الْقَبْرِ۔	

تفسیر ظلال القرآن ج ۵ ص ۳۰۸۴

عاجز زمیں کی گود میں جانا ہے ایک دن
پشتِ زمیں پہ چل نہ تو سینہ اُبھار کے

نیز امام صاحب فرماتے ہیں:۔

تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ حَصَلَ بِتِلْکَ الْحَالَۃِ	پانی میں غرق ہونے کے ساتھ ہی آگ میں
عُقَیْبَ الْاِغْرَاقِ وَلَا یُمْکِنُ حَمْلُھَا	جھونکا جانا یہ دلیل ہے عذاب برزخ پر اس
عَلٰی عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ وَاِلَّا بَطَلَتْ	آیت کو عذاب آخرت پر محمول کرنا صحیح
دِلَالَۃُ ھٰذِہِ الْفَاءِ	نہیں۔ ورنہ فاء کا مفہوم باطل ہو جائے گا
وَالْقَائِلُوْنَ بِذٰلِکَ یَلْتَزِمُوْنَ بِاَنَّھُمْ	اور فاء اس بات کو بتانے کے لیے ہے کہ
عُذِّبُوْا بِالْاِحْرَاقِ عُقَیْبَ	انہیں آگ کا عذاب غرق ہونے کے ساتھ
الْاِغْرَاقِ فَیَکُوْنُ دَلِیْلًا عَلٰی	دیا گیا۔ عذاب قبر کے ثبوت کی دلیل
اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ	ہے۔

اُغْرِقُوْا اور اُدْخِلُوْا دونوں ماضی کے صیغے ہیں، اور حرف فاء ان میں تعقیب بلامہلت کے لیے آتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مرتے ہی (غرق ہوتے ہی) وہ عذاب میں مبتلا کیے گئے۔ یہی عذاب برزخ ہے اور اسی کا نام عذاب قبر ہے۔ عالم برزخ (قبر) میں عذاب و ثواب کے برحق ہونے کے لیے مندرجہ بالا آیات قرآنیہ کی ٹھوس دلیلیں "واضح ثبوت" ہیں۔ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ قبر کے عذاب و ثواب کا انکار کلام الٰہی (قرآن مجید) کا انکار ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کیلئے موت کے ساتھ ہی بشارتِ عظمیٰ

(۲۶۱)- يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي "

(الفجر ۲۷ — ۳۰)

اے اطمینان والی رُوح تُو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تُو اُس سے راضی وُہ تجھ سے خوش، پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں چلی جا"

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا تَوَفَّى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ أَرْسَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِتُحْفَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اُخْرُجِي إِلَىٰ رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ عَنْكِ رَاضٍ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ مِسْكٍ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی مومن فوت ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور اس کی طرف جنّت سے تحفہ بھیجتا ہے، اور کہا جاتا ہے، اے اطمینان والی جان نکل، نکل راحت و سُرور کی طرف (اس حال میں) کہ تیرا پروردگار تجھ سے راضی ہے، پس وہ نکلتی ہے اس حال میں کہ اس کی خوشبو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَدَهَا أَحَدٌ فِي أَنْفِهِ
وَالْمَلٰئِكَةُ عَلٰى أَرْجَاءِ
السَّمَاءِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَ
مِنَ الْأَرْضِ رُوْحٌ
طَيِّبَةٌ وَنَسَمَةٌ طَيِّبَةٌ
فَلَا تُمَرُّ بِبَابٍ إِلَّا
فُتِحَ لَهَا وَلَا بِمَلَكٍ
إِلَّا صَلَّى عَلَيْهَا حَتّٰى
يُؤْتٰى بِهَا الرَّحْمٰنَ
جَلَّ جَلَالُهُ فَتَسْجُدُ لَهُ
ثُمَّ يُقَالُ لِمِيْكَائِيْلَ
اِذْهَبْ بِهٰذِهِ النَّفْسِ
فَاجْعَلْهَا مَعَ النَّفْسِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ
يُؤْمَرُ فِيْنَا شَعُ عَلَيْهِ
قَبْرُهُ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
عَرْضُهُ وَسَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
طُوْلُهُ وَيُنَبَّتُ لَهُ فِيْهِ
رَوْحٌ وَرَيْحَانٌ فَإِنْ
كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ
الْقُرْآنِ كَفَاهُ نُوْرُهُ

کستوری سے بھی زیادہ تیز ہوتی
ہے جو کہ اپنے ناک میں کوئی
محسوس کرے اور فرشتے آسمان
کے اردگرد کہتے ہیں کہ زمین
سے کوئی نیک پاک رُوح آئی
ہے وہ جس دروازے کے قریب
آتی ہے اُس کے لئے (آسمان کا)
دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور
جس فرشتے کے قریب سے گزرتی
ہے۔ فرشتہ اُس پر سلام بھیجتا
ہے، یہاں تک کہ اُسے رحمٰن
جل جلالہ کے پاس لایا جاتا ہے،
وہ اُسے سجدہ کرتی ہے پھر میکائیل
سے کہا جاتا ہے کہ اِس رُوح کو
لے جاؤ مومنوں کی رُوحوں کے
ساتھ ملا دو، پھر حکم کیا جاتا ہے
کہ اس کی قبر کشادہ کر دی جائے
ستر ہاتھ چوڑائی میں اور ستر ہاتھ
لمبائی میں اور اس کے لئے اُس
میں راحت و مسرور ہوگا۔ اگر
اُس کو کچھ قرآن یاد ہے، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُعِلَ لَهٗ نُوْرٌ مِثْلَ الشَّمْسِ فِيْ قَبْرِهٖ وَيَكُوْنُ مِثْلَهٗ مِثْلُ الْعَرُوْسِ يَنَامُ فَلَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهٖ اِلَيْهِ وَاِذَا تُوُفِّيَ الْكَافِرُ اَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ وَاَرْسَلَ قِطْعَةً مِنْ بَجَادٍ اَيْ مِنْ بَسَاءٍ اَنْتَنُ مِنْ كُلِّ نَتْنٍ وَاَخْشَنُ مِنْ كُلِّ خَشْنٍ فَيُقَالُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى جَهَنَّمَ وَعَذَابٍ اَلِيْمٍ وَرَبُّكِ عَلَيْكِ غَضْبَانُ۔

(تفسیر خازن ج ۴ ص ۳۷۹)

اس کے لئے اُس کی روشنی کافی ہے، اور اگر ایسا نہ ہوا تو اس کے لئے اس کی قبر میں سورج کی طرح روشنی ہو جائیگی، اس کی مثال عروس (دلہن) کی مثال ہے کہ جب وہ سو جاتی ہے، تو اسے کوئی نہیں جگاتا مگر وہی جو اس کے اقرباء میں اُسے سب زیادہ محبوب ہوتا ہے اور جب کافر مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ایک ٹکڑا ٹاٹ کا بھیجتا ہے جو کہ ہر بد بُودار چیز سے زیادہ بد بُودار ہوتا ہے اور ہر کھُردری چیز سے زیادہ کھُردرا ہوتا ہے، اُسے کہا جاتا ہے اے خبیث جان! جہنم اور اُسکے دردناک عذاب کی طرف نکل تیرا رب تجھ پر غضبناک ہے۔

عجیب وغریب واقعہ

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ

سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَشَهِدْتُ جَنَازَتَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ طَائِرٌ قَطُّ فَدَخَلَ نَعْشَهُ لَمْ يُرَ خَارِجًا مِنْهُ فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ لَا يُدْرَى مَنْ تَلَاهَا " يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي تفسیر الخازن مع البغوی " ج ۴ ص ۱۷۹ "

کہ عبداللہ بن عباس طائف میں فوت ہوئے تو اُن کے جنازے پر حاضر ہوا، میں نے دیکھا ایک پرندہ آیا وہ اپنی بناوٹ کے لحاظ سے ایسا تھا کہ اُس جیسا پرندہ کبھی نہیں دیکھا گیا وہ اُن کی نعش میں داخل ہوگیا مگر اس سے خارج ہوتا ہوا نہیں دیکھا گیا، جب انہیں دفن کر دیا گیا، تو قبر کے کنارے پر اس آیت کی تلاوت کی آواز آرہی ہے، کون پڑھ رہا تھا اس کا کچھ علم نہیں ہوا، (آیت یہ تھی) يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي (الفجر ۲۷-۳۰)

ترجمہ: اے اطمینان والی رُوح تُو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تُو اُس سے راضی وہ تجھ سے خوش، پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں چلی جا"

حق سمجھا اور حق بولا جو حق پر جس نے جاں دے دی
حق نے اُس بندے کو اپنی رحمت کا حقدار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کو موت کے وقت اُسکی منزل جنّت دکھلادی جاتی ہے

وَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ
(الفجر: ۳۰)

اب میرے نیک بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔"

قِیْلَ اِنَّ ھٰذَا الْقَوْلَ
بَعْدَ الْمَوْتِ وَقَبْلَ
الْقِیَامَۃِ وَالْمُرَادُ
بِرُجُوْعِھَا اِلٰی رَبِّھَا
رُجُوْعُھَا اِلٰی جَسَدِھَا
لِسُؤَالِ الْمَلَکَیْنِ
أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ
الْقُرَظِیِّ اَنَّہٗ قَالَ
الْقُرَظِیُّ فِی الْاٰیَۃِ
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ
اُرِیَ مَنْزِلَہٗ مِنَ
الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ

بعض کا قول ہے کہ یہ ارشاد مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے ہوتا ہے اور اس جان کے اپنے رب کی طرف رجوع سے مُراد، فرشتوں کے سوال وجواب کے لئے اپنے جسم کی طرف لوٹنا ہے۔ ابن المنذر نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں، جب مومن مرجاتا ہے تو اسے جنّت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتے ہیں اے مجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَعَالٰی یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ عِنْدِیْ اِرْجِعِیْ اِلٰی جَسَدِكِ الَّذِیْ خَرَجْتِ مِنْهُ رَاضِیَةً بِمَا رَأَیْتِ مِنْ ثَوَابِیْ مَرْضِیًّا عَنْكِ لِیَسْئَلَكِ مُنْكَرٌ وَّنَكِیْرٌ"

(تفسیر روح المعانی جز ۳۰ ص ۱۳۲)

سے مطمئن جان! اپنے اس بدن کی طرف لوٹ جا جس سے تُو نکلی تھی خوش خوش اس میرے ثواب کو دیکھ کر اور میں خوش ہوں تجھ سے تاکہ منکر و نکیر تجھ سے سوال کریں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ فِی الْاٰیَةِ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ رَأٰی مَنْزِلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِیْ اِلٰی جَسَدِكِ الَّذِیْ خَرَجْتِ مِنْهُ رَاضِیَةً بِمَا رَأَیْتِ مِنْ ثَوَابِیْ مَرْضِیًّا عَنْكِ حَتّٰی یَسْئَلَكِ مُنْكَرٌ وَّنَكِیْرٌ"

دُرِّ منثور ج ۶ ص ۳۵۱

محمد بن کعب قرظی نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا مومن جب مرتا ہے اسے جنت میں اُس کا ٹھکانا، نظر آتا ہے، اُس وقت اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں اے مطمئن جان! اپنے اس جسم میں جس سے تُو نکلی تھی، دوبارہ لوٹ جا خوش خوش میرے ثواب کو دیکھ کر اور میں تجھ سے راضی ہوں تاکہ منکر و نکیر، تجھ سے سوال کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پر سلامتی ہو، اب تم جنّت میں داخل ہو جاؤ یہ تمہارے (نیک) اعمال کا صلہ ہے۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (النحل ۳۲)	وہ لوگ جن کی رُوحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں، فرشتے کہتے ہیں تم پر سلام ہو، تم جنّت میں داخل ہو جاؤ اپنے اعمال کے سبب سے

مومن کو موت کے وقت فرشتہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سلام بھیجتا ہے

اِذَا اَشْرَفَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْمَوْتِ جَآءَهٗ مَلَكٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَللّٰهُ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَبَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ ۔ "الکشاف" ج ۲ ص ۶۰۳	جب مومن کے سامنے موت آتی ہے تو اس کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے کہ اے اللہ کے ولی تجھ پر سلام ہو اللہ تعالےٰ تجھے سلام کہتا ہے اور وہ (فرشتہ) جنّت کی خوشخبری دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ تکاثر میں عذاب قبر کا ثبوت

(۱۶) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

تم کو طلب مال کی مسابقت نے آخرت سے غافل رکھا (اور فکر آخرت سے) یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو۔ وہاں عنقریب تمہیں (اس غلطی کا) انجام معلوم ہو جائے گا۔

مندرجۂ بالا سورۂ تکاثر کی ان دو آیتوں سے بھی عذاب قبر کا ثبوت مل رہا ہے شان نزول کی روایتوں میں آتا ہے۔ کہ دور جاہلیت میں ہر قبیلے پر اپنی کثرت آبادی اور کثرت سامان پر فوقیت جتانے کی عادت تھی ۔ جیسے آج بیسویں صدی کی مہذب حکومتوں کو فخر اپنی MAN - POWER پر رہا کرتا ہے ۔ اور بہت سے امراء و وزراء اپنے مال و منال اور مراتب و مناصب پر اترانے میں اور ہر گھڑی فخر و غرور کے نشے میں بدمست رہتے ہیں ——— ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔

یہ فانی مال و دولت اور یہ عارضی جاہ و حشم پر تجر اور آخرت سے اعراض و غفلت کا انجام بصورت عذاب عنقریب تمہیں قبر کے گڑھے میں پہنچتے ہی معلوم ہو جائے گا۔ آنکھ بند ہوتے ہی عالم برزخ شروع ہو جائے گا اور اسی کے ساتھ انکشاف حقائق بھی ——— خود ہی جان لوگے کہ اصل حقیقت کیا تھی اور تم کس دنیا میں کس شدید حماقت اور بھول میں مبتلا رہے۔

كَلَّا ثُمَّ كَلَّا جملہ کی تکرار تاکید مضمون کی غرض سے ہے۔

وَذَكَرُوْا لِلتَّكْرِيْرِ اَنَّهٗ لِلتَّاْكِيْدِ وَاَنَّهٗ وَعِيْدٌ بَعْدَ وَعِيْدٍ

(اور ہمارے شیوخ نے کہا کہ یہ تاکید کے لیے ہے اور یہ وعید کے بعد نئی وعید ہے۔

مضمون کے مکرر آنے سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ اشارہ عذاب برزخ اور عذاب آخرت کی دو مختلف حالتوں کی جانب ہے۔ اور یہ استدلال حضرت علیؓ کی جانب ہے۔

اِنَّ اِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَذَابُ الْقَبْرِ

دونوں میں سے ایک اشارہ عذاب قبر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاُخْرٰی عَذَابُ الْقِیٰمَةِ سبیر ۸ — دوسرا عذاب قیامت کی جانب ہے۔

صاحب تفسیر کبیر امام رازی حضرت علیؓ کا قول حضرت زرؓ سے روایت کرتے ہیں:۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَدُلُّ عَلٰی عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَلْاَوَّلُ فِی الْقُبُوْرِ وَالثَّانِیْ فِی النُّشُوْرِ

رُوح المعانی ۳۰/ ۲۸۷

حضرت زرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت عذاب قبر پر دلیل ہے۔ نیز حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ پہلی آیت (کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) عذاب قبر کے متعلق اور دوسری آیت (ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) قیامت کے بارے میں ہے۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰی نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ابن کثیر ۴/ ۵۴۵

حضرت زرؓ بن حبیش حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں شک کرتے تھے۔ یہاں تک اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ نازل ہوئی (تو ہمارا شک دور ہوا۔)

امام محمد بن احمد الانصاری القرطبی اپنی تفسیر القرطبی میں حضرت ابن عباسؓ سے مندرجہ ذیل روایت لائے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَا یَنْزِلُ بِكُمْ مِّنَ الْعَذَابِ فِی الْقَبْرِ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ اِذَا حَلَّ بِكُمُ الْعَذَابُ

اور کہا ابن عباسؓ نے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے مراد وہ عذاب ہے جو کہ قبر میں نازل ہوگا۔ اور ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے مراد عذاب آخرت ہے۔ پس پہلی (آیت) قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَالْاَوَّلُ فِی الْقَبْرِ وَالثَّانِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ، فَاسْتَکْرَرَ لِلْحَالَتَیْنِ (القرطبی ج ۲۰ ص ۲۰۰)

کے متعلق اور دوسری آیت آخرت کے بارے میں ہے۔ اور یہ تکرار (لفظی) دو حالتوں کے متعلق ہے۔

پسِ پردہ موت

دُنیا کی موجودہ عارضی زندگی اور آخرت کی دائمی زندگی کے درمیان جو وقفہ جو مقام حائل ہے جس کے حالات انسان کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں۔ اور جس کی کیفیات آج تک بڑے سے بڑا فلاسفر۔ اور عظیم سے عظیم تر عقلمند نہ سمجھ سکا اور نہ بتا سکا۔ اس کی نسبت ایک اُمّی (ان پڑھ) جس نے زندگی بھر کسی بھی عالم۔ کسی بھی مُدرس سے ایک حرف نہیں پڑھا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالق اپنے مالک کی طرف سے بذریعہ وحی (جبریل علیہ السلام) آئی ہوئی خبر سے دنیا کو روشناس کرایا۔ فرمایا

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ تکاثر)

جب تم قبروں کی زیارت کرو گے۔ تو اپنے اعمال کے نتائج سے آگاہ ہو جاؤ گے۔

یعنی قبروں میں داخل ہوتے ہی اچھے اور بُرے اعمال کی جزا اور سزا شروع ہو جائے گی۔ اسی کا نام برزخ ہے۔ یاد رہے برزخ قبر کا نام نہیں۔ جو ہمارے سامنے مٹی کے ڈھیر کی شکل میں ہوتا ہے۔ یا پختہ اینٹ پتھر سے تعمیر کی گئی ہے۔ برزخ اُس پردے یا اس زمانے کا نام ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے درمیان ہے۔ موت کے بعد انسان کسی بھی شکل اور کسی بھی حالت میں ہو۔ وہ قبر کے اندر ہو یا باہر۔ درندوں کے پیٹوں میں ہو۔ یا اسے جلا کر اس کی راکھ دریاؤں میں بہا دی گئی ہو۔ یا ہوا میں اُڑا دی گئی ہو۔ یا شفاخانے میں اس کے جسم کو چیر پھاڑ کر اس کے اعضاء الگ الگ کر دیئے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ پھر وہ سالہا سال یا ہمیشہ کے لیے بذریعہ ادویات محفوظ کر کے اسی طرح رکھ چھوڑے ہوں۔ بہرحال میں وہ عالم برزخ میں ہے اور عالم برزخ کے احکامات اُس پر جاری ہوں گے اور عالم برزخ کے احوال سے وہ گزر کر رہے گا۔ اور اس کے اچھے برے اعمال کے مطابق اس پر ثواب و عذاب کا قانون جاری ہو کر رہے گا۔

یقین کی دو قسمیں قرآن کریم میں یقین کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ (التکاثر)

اگر تم یقین کا جاننا جانتے تو البتہ دوزخ کو دیکھ لیتے پھر البتہ عین الیقین سے اس کو دیکھ لو گے۔

علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین

کسی شے کے دلائل سُن کر یا بعض علامات دیکھ کر اس کے وجود کا اقرار کرنا اسے علم الیقین کہتے ہیں۔ اگر کوئی شے سامنے موجود ہو اور آنکھیں اس کا نظارہ کر رہی ہوں۔ اور وہ احساس و مشاہدہ کی گرفت میں ہو تو یہ عین الیقین ہے۔ علم الیقین جس کے حصول کا ذریعہ صرف کمالِ ایمان ہے۔ اور کمالِ ایمان کا اعلیٰ درجہ علم الیقین ہے۔ جس خوش بخت کو یہ حاصل ہے۔ وہ اپنی باطن کی آنکھوں سے عالم برزخ کا منظر زندگی ہی میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ موت جس کا آنا ایک دن یقینی ہے۔ جب وہ آئے گی تو مادہ کا یہ حجاب جو آنکھوں پر پڑا ہوا ہے۔ یک دم اٹھ جائے گا۔ اور عالم غیب کے وہ اسرار جو اس وقت نگاہوں سے مستور ہیں منکشف ہو جائیں گے۔ ؎

آنکھ اس کو دیکھے گی بعد مُردن بالیقین
کان جس کو سُن رہے ہیں آج حیرانی کے ساتھ عاجزؔ

اعمال کے نتائج عذاب و ثواب کی شکل میں اور جنت و جہنم کے بعض مناظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے آجائیں گے۔ اور اس وقت یقین کی آنکھ سے بعض واقعات کا انسان مشاہدہ کرے گا۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ (التکاثر) — پھر تم جہنم کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔

یہ موت کے بعد کا منظر ہے جس کا نام برزخ ہے۔ اس کے بعد پھر قیامت قائم ہوگی جس روز انسان کے تمام پوشیدہ اعمال ظاہر ہو جائیں گے اور تمام راز فاش ہو جائیں گے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ (الطارق ۹) — اُس دن تمام بھید کُھل جائیں گے۔

اور جنت و جہنم اپنی ظاہری شکل و صورت میں اس طرح روبرو آجائیں گے کہ پھر شک و شبہ باقی نہ رہے گا اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق جب لوگوں کو جنت یا جہنم میں داخل کر دیا جائے گا تو انہیں حقیقت حق الیقین کی تحقیق ہو جائے گی۔

سکرات کے وقت انکشاف حقیقت

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ (قٓ ۱۹) — اور موت کی بے ہوشی حقیقت کو لے کر آگئی یہی ہے وہ (چیز) جس سے تو بھاگتا تھا۔

یعنی اس وقت کی آمد سے خوف کھاتا تھا اور اس سے کترا کر نکل جانا چاہتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سکرات کے وقت حقیقت کا کوئی منظر سامنے ضرور آجاتا ہے بہت سے اہل تفسیر نے اس آیت سے یہی سمجھا ہے: ابن جریر طبری لکھتے ہیں:۔

بِالْحَقِّ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ فَتُبَيِّنَهٗ الْاِنْسَانِ حَتّٰى تُبَيِّنَهٗ وَعَرَّفَهٗ — حق یعنی آخرت کا کچھ حال تو موت کی سکرات انسان پر کھول دیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان اس کو یقین کر لیتا ہے۔

تفسیر ابن جریر طبری ج ۲۶ - ۱۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقتِ رُوح

اس کا تو سب کو علم ہی ہے اور تمام جانتے اور مانتے ہیں کہ بدن سے اخراجِ روح کا نام موت ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ روح کیا ہے۔ اس روح کی حقیقت و ماہیت کیا ہے۔ اس کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکینِ قریش نے سوال کیا جیسا کہ نسائی و ترمذی کی روایتوں میں آیا ہے اور یا یہود مدینہ نے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے بہرصورت سائل جو بھی ہوں سوال سے مقصود ان کا استفادہ اور اپنے جہل کا دور کرنا نہ تھا بلکہ مقصود امتحان تھا اللہ پاک نے اس واقعہ کو اپنے کلام پاک میں یوں نقل فرمایا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل ۸۵)

اے پیغمبرؐ آپ سے یہ لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں اس کا علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا۔

روح بھی تمام دوسری مخلوقات کی طرح فانی ہے قرآن مجید کے اس مختصر و حکیمانہ جواب نے اُن تمام لاطائل بحثوں کو بے نقاب کر دیا جو صدیوں سے فلاسفہ کے درمیان چلی آرہی تھیں۔ مثلاً یہ کہ روح مجرد ہے یا مادی (البسیط ہے یا مرکب) جوہر ہے یا عرض وغیرہا۔

روح کی حقیقت بھی منجملہ ان مسائل کے ہے جس کے باب میں اکثر مذاہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطلہ نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور روح کا قدیم وغیر فانی ہونا تو بہت سے مشرکانہ مذاہب میں مسلّم رہا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں آریہ سماجی نام کا ایک فرقہ ہے جو بت پرستی کا دشمن اور عقیدۂ توحید کا مدعی ہے۔ روح کی قدامت ہی کا قائل ہے۔ وہ خدا کی طرح پرش (روح) اور پرکرتی (مادہ) کو بھی قدیم مانتا ہے۔ قرآن کریم کا مقصود اسی عقیدۂ روح پرستی پر ضرب لگانا ہے۔ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فرما کر یہ بتا دیا کہ حقیقتِ روح کا علم نہ تمہارے حدودِ فہم کے اندر ہے۔ اور نہ تمہاری ضروریاتِ دینی وعلمی میں داخل ہے اس لیے تمہیں عطا بھی نہیں کیا گیا۔

روح بدن سے نکل کر کہاں چلی جاتی ہے

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ اَيْنَ تَذْهَبُ الْاَرْوَاحُ عِنْدَ مُفَارَقَةِ الْاَبْدَانِ فَقَالَ اَيْنَ يَذْهَبُ ضَوْءُ الْمِصْبَاحِ عِنْدَ فَنَاءِ الْاَدْهَانِ قِيْلَ لَهٗ فَاَيْنَ تَذْهَبُ الْجُسُوْمُ اِذَا بَلِيَتْ ؟ قَالَ فَاَيْنَ يَذْهَبُ لَحْمُهَا اِذَا مَرِضَتْ

(عوارف المعارف ص ۴۴۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ بدن سے نکلنے کے بعد روحیں کہاں چلی جاتی ہیں۔ آپ نے جواب میں سوال کیا کہ جب تیل ختم ہو جاتا ہے تو چراغ کی روشنی کہاں چلی جاتی ہے؟ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ جب قبر میں اجسام گل جاتے ہیں کہاں چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ بیمار ہو جاتے ہیں ان کا گوشت کہاں چلا جاتا ہے۔

روح کے متعلق سوال اور پھر جواب اس سوال وجواب سے ملتا جلتا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

مدت ہوئی میں نے ایک دفعہ ایک کتاب میں پڑھا۔ ایک دھریہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بزرگ سے سوال کیا کہ خدا اگر ہے۔ تو مجھے دکھاؤ، اگر آپ دکھا دیں گے میں مان جاؤں گا۔

اُس بزرگ نے سوال کرنے والے کے سر پر مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر زور سے دے مارا۔ وہ درد سے بلبلا اُٹھا، کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ تو اُس نے اپنا قصہ کہنا شروع کیا کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں۔ ان بزرگ کے بارے میں سُنا تھا یہ اہلِ علم بزرگ آدمی ہیں، چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہُوا اور سوال کیا کہ خدا اگر موجود ہے تو مجھے دکھاؤ تاکہ میں بھی اس پر ایمان لے آؤں۔ انہوں نے میرے سوال کا جواب تو درکنار مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر زور سے میرے سر پر دے مارا، جس سے میرے سر میں شدید درد پیدا ہو گیا ہے۔ اس بزرگ نے یہ سن کر کہا کہ میں نے تمہارے سوال کا جواب تمہارے سر میں ڈھیلا مار کر دے دیا ہے تم کہہ رہے ہو کہ اس مٹی کے ڈھیلا مارنے سے تمہارے سر میں درد پیدا ہو گیا ہے تم اپنے سر کا درد مجھے دکھلا دو میں تمہیں خدا دکھلا دوں گا ——— نتیجہ یہ نکلا کہ جس طرح کسی کے تڑپنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تڑپنے والے کو کوئی اندرونی تکلیف ہے۔ اسی طرح آنکھوں کے سامنے حیرت انگیز مناظرِ کائنات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق۔ کوئی مُدبّر، کوئی ناظم ضرور ہے۔ ؎

نظر اُٹھا کے ذرا نظمِ کائنات تو دیکھ
وجودِ ذات پہ آیاتِ بیّنات نہ پوچھ (جامؔ طہور)

ہر شے میں درخشاں ترے جلوے کے اشارات — ہر ذرّے میں تاباں تیری صنعت کے کمالات
پیکر تری قدرت کے یہ سرسبز نباتات — مظہر تری قوّت کی یہ دُنیائے جمادات
کہسار ہوں، دریا ہوں، بیاباں ہوں کہ باغات — ہر جا پہ نمایاں، تری عظمت کے نشانات
یہ دھوپ، یہ سائے، یہ حسیں دن یہ حسیں رات — ہیں چشمِ بصیرت کے لیے عبرت و آیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوب ترے علم میں بارش کے ہیں قطرات — مکتوب ترے پاس ہیں صحراؤں کے ذرات
یہ پھول یہ کلیاں، یہ درخت اور یہ انثار — دیتے ہیں تری شانِ جلالت کی شہادات
یہ آگ، یہ پانی، یہ ہوا، اور یہ مٹی! — بے شک تری صنعت کے ہیں یہ سارے کمالات
ہیں نور سے پُر نور ترے انجم و خورشید — برق و شرر و باد ترے زیرِ ہدایات
تو خالق کونین تو ہی مالکِ سطوت — قبضے میں ترے شمس و قمر ارض و سمٰوات
رکھتا ہے تغیر میں سدا موسمِ دُنیا — سردی، کبھی گرمی، کبھی خشکی کبھی برسات

اتنا بھی سمجھتے نہیں اللہ کے منکر

خود آپ میں وہ ہستیٔ باری کی علامات (احکام طہور)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ — اور رات دن کے آنے جانے میں
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۰ (آل عمران ۱۹۰) — البتہ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔

رُوح کی ماہیّت و کیفیّت

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عوارف المعارف میں رقمطراز ہیں:

روح کے بارے میں کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اربابِ علم و بصیرت نے اس مسئلہ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی روح کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اور یہ فرما کر وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ (تمہیں اس (روح) کا بہت کم علم دیا گیا ہے) مخلوق کی اس لے! سے میں کم علمی کی تصدیق کر دی ہے۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہود نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں رُوح کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں، اور وہ رُوح جو جسم میں ہوتی ہے اس پر کس طرح عذاب ہوتا ہے۔ جب کہ وہ خدا کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک روح کی حقیقت کے متعلق کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، جبریل علیہ السلام اس آیت مذکورہ کے ساتھ نازل ہوئے۔

لہٰذا اس بات کو مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روح اور اس کی حقیقت کے بارے میں بحکمِ الٰہی خاموشی اختیار فرمائی جبکہ آپ کی ذاتِ گرامی معدنِ علم و منبعِ حکمت تھی تو پھر دوسروں کے لیے اس میں تجسس کرنا یا اس کی حقیقت کے بارے میں اپنی طرف سے جرأتِ اظہار کس طرح ممکن اور کہاں تک درست ہے؟ ——— لیکن چونکہ نفسِ بشری ان امور سے آگاہ ہونے کا مشتاق رہا ہے جو معقول باتیں اور چیزیں ہیں۔ اور نفس کا یہ طبعی تقاضا ہے کہ جہاں اسے ٹھہرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہاں بھی وہ اس طبعی تقاضے کے باعث حرکت سے باز نہیں آتا۔ روح کی حقیقت دریافت کرنے کے سلسلے میں اسے روک دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ معلوم کرنے کے درپے ہے۔ ہر نیک و بد حقیقت معلوم کرنے پر مصر رہتا ہے۔ اور میدانِ فکر میں دوڑتا ہے، اور حقیقتِ روح کی تلاش میں خیالات کے وسیع صحرا میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ اور اس سلسلے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہونے لگیں، یہی وجہ ہے کہ ارباب عقل و نقل، علماء و مفکرین کے درمیان جتنا اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ روح کی حقیقت و ماہیت کیا ہے، اور کسی مسئلہ میں نہیں ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ اپنی حد پر قائم رہتے ہوئے اپنے عجز کا اعتراف کر لیتے، یہ ان کے لیے بہت ہی مناسب تھا۔ کہ یہ دیانت داری کا تقاضا تھا، لیکن افسوس انسان نے ایسا نہیں کیا۔ . . . . . حقیقت یہ ہے کہ عقل بھی روح کی حقیقت اور ماہیت معلوم کرنے سے اسی طرح عاجز و قاصر ہے جس طرح آنکھ سورج کی روشنی کے سامنے خیرہ، عاجز و درماندہ ہے، اور سورج کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی کی ماہیت اور کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتی۔

تناسخ (جو ایک لغو عقیدہ ہے)

تناسخ کے وہی لوگ قائل ہیں جو حیات بعد الممات کے منکر ہیں۔ اُن کے فاسد گمان میں روحیں اجسام سے علیحدہ ہو کر اپنے اپنے اعمال کے مطابق حیوانات حشرات الارض اور طیور و وحوش کی شکلیں اختیار کر لیتی ہیں۔ ہندوستان میں ہندوؤں کا یہی عقیدہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ روحیں اسی چکر میں رہتی ہیں۔ اور اس چکر سے انہیں کبھی نجات نہیں ملتی، کیونکہ ان کے خیال میں، دنیا کا چکر کبھی ختم نہیں ہوگا، حیات بعد الممات ان کے نزدیک کچھ نہیں کیونکہ دنیا کبھی ختم نہیں ہوگی، یہی وہ باطل تناسخ ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور حیات بعد الممات کی حقیقت کے خلاف ہے۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کا انکار ہے۔ اس فرقے کے نزدیک روحوں کا مستقر (ٹھکانا) بدن سے جدا ہونے کے بعد مناسب حیوانوں کے اجسام ہیں۔ یہ انتہائی گمراہی ہے اور غلط قول ہے۔ اسی کے قریب قریب ان کا قول ہے جو کہتے ہیں جسموں کی طرح روحیں بھی فنا ہو جاتی ہیں اور عذاب و ثواب جسم یا اس کے کسی جزو پر ہوتا ہے، خواہ وہ ریڑھ کی پچھلی ہڈی ہو یا کچھ اور، حق تعالیٰ اسی میں خواہ زندگی لوٹا کر یا زندگی لوٹائے بغیر ہی احساس لذت و الم پیدا فرما دیتا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں برزخ میں عذاب و ثواب فقط جسم پر ہے۔ برعکس اُن کے کچھ لوگ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں، کہ رُوح ایک مرتبہ خارج ہونے کے بعد دوبارہ کسی صورت جسم میں نہیں لوٹائی جاتی، اور نہ جسم سے اس کا تعلق رہتا ہے، اور عذاب و ثواب فقط روح پر ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام نے اس سلسلہ میں جو بزبانِ وحی الٰہی اطلاع دی ہے۔ اور صحیح احادیث میں جو منقول ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں غلط، باطل، لغو ہیں۔ بلکہ برزخ میں عذاب وثواب جسم اور روح دونوں پر ہے خواہ اکٹھے ہوں یا علیحدہ علیحدہ،

روحوں کا مستقر (ٹھکانا) انکے اعمال کے مطابق ہے

برزخ میں روحوں کا قیام ان کے اعمال اور درجات کے مطابق ہے۔ بعض روحوں کا مستقر (مقام) اعلیٰ علیین ہے۔ جیسے ارواح انبیاء کا مستقر اور انبیاء کے مستقر میں بھی حسب مراتب فرق ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج انبیاء کو دیکھا۔ بعض روحوں کا مسکن سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہے جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں آزادی سے کھاتے پیتے ہیں۔ یہ بعض شہیدوں کی روحیں ہیں، سب کی نہیں، کیوں کہ بعض روحوں کو قرض وغیرہ کے سبب جنت سے روک دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مسند احمد میں ہے کہ کسی نے رحمت عالم سے پوچھا اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤں تو مجھے کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا جنت۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حکم صرف اسی کے لیے ہے۔ کیونکہ یہ خبر ابھی ابھی مجھے جبریل علیہ السلام سے پہنچی ہے۔ بعض روحیں جنت کے دروازے پر روک دی جاتی ہیں۔ بعض روحیں قبر میں محبوس رہتی ہیں جیسا کہ ایک شخص کا واقعہ حدیث میں آتا ہے کہ اس نے ایک چادر چرالی تھی، پھر وہ شہید ہو گیا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خوش قسمت جنتی ہے۔ رحمت للعلمین نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس نے جو چادر چرائی تھی، وہ آگ بن کر قبر میں بھڑک رہی ہے۔ بعض روحوں کا مقام باب جنت ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ شہداء جنت کے دروازے پر نہر کے کنارے سبز گنبد میں ہیں، جنت سے ان کی روزی ان کے پاس صبح و شام آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جعفرؓ بن ابی طالب کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا فرمائے ہیں۔ وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں، اڑ کر پہنچ جاتے ہیں۔ (یہ خبر آپ نے اُن کی شہادت کے بعد دی ہے) بعض کی روحیں زمین ہی میں محبوس رہتی ہیں۔ اُن کی ملاءِ اعلیٰ (ساتویں آسمان) تک رسائی نہیں ہوتی، کیونکہ یہ سفلی اور ارضی روحیں ہیں۔ آسمانی روحوں کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں، جیسے ان دونوں قسموں کی روحوں کا دنیا میں اجتماع نہ تھا جیسے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی محبت۔ اطاعت، قربت اور اس سے نسبت حاصل نہ ہو سکی۔ بلکہ اس کی بغاوت اور معصیت ہی اس کی غذائے روح بنی رہی، اُس کی روح بدن سے جدا ہو کر بھی اسی قسم کی روحوں کے ساتھ رہے گی۔

اسی طرح ایک صالح اور بلند کردار شخص کی روح جو دنیا میں اللہ تعالےٰ کی محبت و اطاعت اور اس کی عبادت میں مستغرق رہا۔ بدن سے علیحدہ ہو کر بھی اپنے مناسب ارواحِ علویہ کے ساتھ رہتی ہے۔ غرضیکہ قیامت کے روز بھی اور عالمِ برزخ میں بھی انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اُس کا تعلق دُنیا میں رہا۔ پاکیزہ روحیں پاکیزہ روحوں کے ساتھ اور گندی روحیں گندی روحوں کے ساتھ، جیسا کہ امام ابن قیمؒ کتاب الروح میں لکھتے ہیں۔

فَلَيْسَ لِلْأَرْوَاحِ سَعِيدِهَا وَشَقِيِّهَا مُسْتَقَرٌّ وَّاحِدٌ بَلْ رُوحٌ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَرُوحٌ أَرْضِيَّةٌ سِفْلِيَّةٌ لَا تَصْعَدُ عَنِ الْأَرْضِ۔

(کتاب الروح ص ۱۱۶)

روحوں کا ایک ٹھکانا نہیں ہے۔ علوی (پاکیزہ) روحیں اعلیٰ علیین میں ہیں اور سفلی (خبیث) روحیں زمین سے آگے نہیں بڑھتیں (یعنی ان کے لیے آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا رُوحیں قبروں میں مستقل رہتی ہیں؟

رُوحوں کے قبروں میں رہنے سے اگر یہ مُراد ہے کہ وہاں سے کبھی لگ ہی نہیں ہوتیں تو یہ غلط ہے جسکی تردید قرآن وحدیث سے ہوتی ہے اگر یہ مُراد ہے کہ کبھی قبروں میں آجاتی ہیں یا اپنی اصلی جگہ رہ کر قبروں سے تعلق رکھتی ہیں تو یہ درست ہے جیسا کہ سُورج آسمان پر ہے لیکن اُسکی شعاعیں (کرنیں) زمین پہ آتی ہیں، جس طرح سورج آسمان پر ہوتے ہوئے اُسکا تعلق شعاعوں کے ذریعہ زمین سے بھی ہے، اسی طرح رُوحوں کا علیین اور سجین میں رہتے ہوئے قبروں سے تعلق قائم رہتا ہے متواتر احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

رُوحوں کا قبروں سے تعلّق

قرآن وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک رُوحوں کا مستقر (ٹھکانا) اعلیٰ علیین آسمان کے اُوپر اور بد رُوحوں کا مقام سجین (زمین کے نیچے) ہے لیکن اس کے باوجود اُن کا قبروں سے بھی اور اجسام کے ہر ذرّے سے بھی اتصال رہتا ہے مگر قبریں اُن کا مستقل مستقر (ٹھکانا) نہیں، جیسا کہ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔

فَاِنْ اَرَادَ هٰذَا اَمْرٌ لَا زِمٌ	قبروں میں رُوحوں کے قیام سے اگر یہ مراد
لَهَا لَا تُفَارِقُ اَفْنِيَةَ الْقُبُوْرِ	ہے کہ وہ وہاں سے کسی وقت علیحدہ
اَبَدًا فَهٰذَا خَطَاٌ تَرُدُّهٗ	نہیں ہوتیں تو یہ غلط ہے، قرآن وحدیث
نُصُوْصُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ	سے (اس باطل عقیدہ کی) تردید ہوتی
وَاِنْ اَرَادَ اَنَّهَا تَكُوْنُ عَلٰى	ہے، اور اگر یہ مراد ہے کہ کسی وقت
اَفْنِيَةِ الْقُبُوْرِ وَقْتًا اَوْ لَهَا	قبروں میں آجاتی ہیں، یا اپنی اصلی جگہ
اِشْرَافٌ عَلٰى قُبُوْرِهَا وَهِيَ	رہتی ہوئی قبروں سے تعلق قائم رکھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي مَقَرِّهَا فَهٰذَا حَقٌّ وَلٰكِنْ لَا يُقَالُ مُسْتَقَرُّهَا أَفْنِيَةُ الْقُبُوْرِ۔ کتاب الروح ص ۱۰۰

ہیں تو یہ درست ہے، مگر اس سے معلوم ہوا کہ قبریں انکا مستقر یعنی ان کا دائمی ٹھکانا نہیں ہے۔

رُوح انتہائی سریع الحرکت ہے کہ پلک جھپکنے میں ہزاروں سال کی مسافت طے کرلیتی ہے"

رُوح کی مثال آفتاب سے، امام ابن قیم رُوح کے قبر سے تعلق کے سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُتَّصِلُ مِنْهَا بِالْقَبْرِ وَفِنَائِهٖ بِمَنْزِلَةِ شُعَاعِ الشَّمْسِ وَجِرْمُهَا فِي السَّمَاءِ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ رُوْحَ النَّائِمِ تَصْعَدُ حَتّٰى تَخْتَرِقَ السَّبْعَ الطِّبَاقَ وَتَسْجُدُ لِلّٰهِ بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ ثُمَّ تُرَدُّ اِلٰى جَسَدِهٖ فِيْ اَيْسَرِ زَمَانٍ وَكَذٰلِكَ رُوْحُ الْمَيِّتِ تَصْعَدُ بِهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى اِذَا جَاوَزَتِ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَتَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَتَسْجُدُ لَهٗ وَيَقْضِيْ فِيْهَا

اس کا قبر سے اور اس کے ماحول سے تعلق قائم رہتا ہے جیسے سورج آسمان میں ہے، مگر کرنوں کے ذریعہ اس کا تعلق زمین سے بھی قائم ہے، چنانچہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سونے والے کی رُوح ذرا سی دیر میں ساتوں آسمانوں کی مسافت طے کر کے اللہ تعالیٰ کے روبرو عرش بریں پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے، پھر وہ بہت ہی کم وقت میں اپنے جسم میں لوٹ آتی ہے، اسی طرح (مومن) میت کی رُوح کو فرشتے لیکر پرواز کرتے ہیں، یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں سے گزر جاتی ہے اور اللہ کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور اسے سجدہ کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَضَاءَ رَبِّهَا الْمَلَكُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَهَا فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ تَهْبِطُ ۔	اور اللہ تعالےٰ اسکے حق میں اپنا فیصلہ صادر فرماتا ہے، فرشتے اُسے اس کیلئے جنت میں جو نعمتیں تیار ہیں دکھاتے ہیں، اسکے بعد رُوح نیچے لوٹ آتی ہے ۔

(کتاب الروح لابن قیمؒ ص ۱۰۱)

رُوحوں کے حالات اجسام کے حالات سے مختلف ہیں

احوال رُوح احوال جسم سے جداگانہ ہیں، دیکھ دو متناسب اور ہم مثل رُوحوں میں انتہائی قُرب ہوتا ہے اگرچہ مسافت و فاصلہ کے لحاظ سے انتہائی دُوری ہو اور نفرت و بُغض رکھنے والی دو رُوحوں میں انتہائی دوری ہوتی ہے، اگرچہ جسم ان کے ایک دوسرے کے قریب ہوں، رُوح کا چڑھنا اُترنا قریب اور بعید ہونا جسم کے نزدیک و دُور ہونے کی طرح نہیں ہے، کیونکہ رُوح ذرا سی دیر میں (قبض کئے جانے کے بعد سے قبر میں رکھے جانے تک) ساتوں آسمانوں کی سیر کر کے واپس بھی آجاتی ہے، جو بدن کے لئے ناممکن ہے اسی طرح خواب میں رُوح ذرا سی دیر میں سینکڑوں ہزاروں میل کا سفر طے کر جاتی ہے، اور دُور دراز ممالک کی سیر کر کے واپس آجاتی ہے ۔

جسم کے حالات سے ہیں مختلف حالات رُوح!
رُوح کا ہے نا مناسب جسدِ خاکی پر قیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارواح الانبیاء علیہم السلام

علامہ ابن قیم اور حافظ ابن رجب فرماتے ہیں :

اَلْاَنْبِیَآءُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فَلَا شَکَّ اَنَّ اَرْوَاحَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَقَدْ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ اَنَّ اٰخِرَ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی (روح ج ۱ ص ۱۶۱ شرح الصدور ص ۱۰۴)

اس میں شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح اللہ کے پاس اعلیٰ علیین میں ہیں اور جیسا کہ صحیح بخاری سے ثابت ہے کہ آخری کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت فرمایا وہ یہ تھا۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء اور دیگر اموات کی طرح انبیاء علیہم السلام کی ارواح بھی ان کے ابدان سے نکالی جاتی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی ارواح کا مستقر اعلیٰ علیین ہے نہ کہ اُن کے ابدان، کیونکہ ان کے ابدان مبارکہ تو قبور اراضی میں مدفون ہوتے ہیں۔ البتہ دیگر اموات کے برعکس ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت اور شرف عطا فرمایا ہے کہ ان کے ابدان قبروں میں بالکل اسی طرح صحیح سالم رہیں گے جس طرح رکھے گئے تھے اور مٹی ان کو نہیں کھائے گی، اُن کے ابدان کو محفوظ رکھنے کی اللہ کی طرف سے ضمانت ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

خلاصۃ الکلام یہ کہ برزخ میں انبیاء علیہم السلام کو جو حیات حاصل ہے وہ ہمارے ادراک و حواس سے بالاتر ہے۔ لیکن حیاتِ شہداء سے بہت بلند اور اعلیٰ ہے۔ اور پھر حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ بلاشبہ تمام انبیاء و رُسل علیہم السلام کی نسبت ارفع و اعلیٰ اور اتم و اکمل ہے، جسکی کوئی مثال نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے کے بعد

مومن اور کافر کی روح آسمان کیطرف لیجائی جارہی ہے

مومن کی روح جس آسمان پر پہنچتی ہے۔ فرشتے فرط مسرت سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دوسرے مومنوں کی روحوں کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اور وہ سب اس سے مل کر خوش ہوتی ہیں۔ کافر کی روح کے لیے آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا۔ یہاں تک کہ اسے دوسرے کفار کی روحوں کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔ جو کہ ساتوں زمینوں کے نیچے ہیں،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِیْرَةٍ بَیْضَاءَ فَیَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِیْ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً عَنْكِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْكِ حَتّٰی اَنَّهُمْ لَیُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا یَشَمُّوْنَهٗ حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ بَابَ السَّمَآءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ هٰذِهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مومن کی موت کا وقت آتا ہے۔ اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید رنگ کا ریشمی لباس لے کر آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں (اے روح) تو نکل راحت اور اللہ کی نعمتوں کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے ایسے پروردگار کی طرف چل کہ وہ تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ تو وہ خوشبو کی طرح نکلتی ہے، گویا کہ وہ کستوری کی خوشبو ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے اسے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں دیتے ہیں اور وہ اسے سونگھتے ہیں۔ یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ
مِنَ الْأَرْضِ فَكُلَّمَا أَتَوْا
السَّمَاءَ قَالُوا مَا هَذِهِ
حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَرْوَاحَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَلَهُمْ
أَفْرَحُ بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ
بِغَائِبِهِ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِ
قَالَ فَيَسْأَلُونَهُ مَا فَعَلَ
فُلَانٌ قَالَ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ
حَتَّى يَسْتَرِيحَ فَإِنَّهُ
كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا
فَإِذَا قَالَ لَهُمْ أَمَا أَتَاكُمْ
فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ
فَيَقُولُونَ ذُهِبَ بِهِ
إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ
قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ
فَإِنَّ مَلَائِكَةَ الْعَذَابِ
تَأْتِيهِ فَتَقُولُ اخْرُجِي
سَاخِطَةً مَسْخُوطًا
عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ
وَسُخْطِهِ كَانْتِنِ رِيحِ

کہ اسے لے کر آسمان کے دروازے پر آ
جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کہ
کس قدر عمدہ خوشبو لے کر تم زمین سے
آئے ہو، اسی طرح وہ جس آسمان پر پہنچتے
ہیں وہاں کے فرشتے یہی کلمات کہتے ہیں
یہاں تک کہ وہ اُسے مومنوں کی روحوں کے
پاس لے آتے ہیں۔ وہ اسے دیکھ کر اس
طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح کوئی سفر
سے جب واپس آتا ہے۔ تو اسے دیکھ کر
اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں، وہ
روحیں اُس آنے والی رُوح سے پوچھتی
ہیں، کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے۔ فرشتے
جواب دیتے ہیں اُسے چھوڑو یہاں تک
کہ اسے دنیا کے غم سے نجات مل جائے
پھر وہ رُوح اُن روحوں سے کہتی ہے۔
وہ مر چکا ہے۔ کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟
تو وہ روحیں جواب دیتی ہیں کہ وہ جہنم
میں چلا گیا۔ (جب کہ ہمارے پاس نہیں آیا)
اور کافر کے پاس جب اس کی موت کے
وقت عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔ تو
ملک الموت اُس کی روح سے کہتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِيْفَةٍ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ
اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ
فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ
هٰذِهِ الرِّيْحَ كُلَّمَا
اَتَوْا عَلَى الْاَرْضِ قَالُوْا
ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ
اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ.

(المستدرك للحاكم
(ج ۱ ص ۳۵۳)

اے رُوح تو اب نکل اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے ناراض تھی اور وہ تجھ سے (جسم سے خروج کے وقت) اس روح کی بدبو مردار جانور سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ پھر اسے فرشتے زمین کے دروازے کی طرف لاتے ہیں، تو زمین کے فرشتے (اس رُوح کو دیکھ کر) کہتے ہیں یہ اس قدر بدبودار (روح) کہاں سے آگئی۔ فرشتے اس روح کو لے کر جس زمین پر پہنچتے ہیں۔ وہاں کے فرشتے یہی کلمات کہتے ہیں یہاں تک کہ اُس روح کو اس مقام پر لے آتے ہیں جہاں اور کافروں کی روحیں ہیں۔ (یعنی ساتویں زمین کے نیچے سجین میں جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے)۔

شہداء کی رُوحیں سبز پرندوں کے قالب میں

اللہ تعالیٰ شہداء کی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب میں داخل کر دیتا ہے اور وہ جنت کے میوے کھاتے ہیں وہاں کی نہروں سے پانی پیتے ہیں۔ اور عرشِ بریں کے نیچے معلق قندیلوں میں سکون حاصل کرتے ہیں،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَّمَ لَمَّا اُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ
يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ
اَرْوَاحَهُمْ فِيْ اَجْوَافِ
طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ
الْجَنَّةِ وَتَاْكُلُ مِنْ
ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ
مِنْ ذَهَبٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ
فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ
مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَ
مَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ
اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ
فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا
يَنْكُلُوْا عَنِ الْحَرْبِ وَلَا
يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ۔
فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا
اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ قَوْلَهٗ
تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ (آل عمران ۱۶۹)، (البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۴۲)

تمہارے بھائی احد کی لڑائی میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں داخل کر دیں تاکہ جنت میں درختوں کے پھل کھائیں، اور جنت کی نہروں کا پانی پئیں، اور عرشِ معلیٰ کے سائے تلے آویزاں قندیلوں میں آرام کریں۔ جب کھانے پینے رہنے سہنے کی یہ بہترین نعمتیں انہیں میسر آئیں، تو کہنے لگے کاش! ہمارے اُن بھائیوں کو جو دنیا میں ہیں ہماری ان نعمتوں کی اطلاع مل جاتی تاکہ وہ جہاد سے مُنہ نہ موڑیں، اور راہِ خدا میں لڑائیوں سے تھک کر نہ بیٹھ رہیں۔ خدا تعالیٰ نے اُن سے فرمایا تم بے فکر رہو یہ خبر میں انہیں پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت اُتاری وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ترجمہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تم انہیں مُردہ نہ خیال کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ انہیں کھلایا پلایا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارواحِ شہداء

جنت کے دروازے پر نہر کے کنارے سبز گنبد میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ عَلٰى بَارِقِ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِيْهِ قُبَّةٌ خَضْرَاءُ يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً (ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء جنت کے دروازے پر نہر کے کنارے سبز گنبد میں ہیں، صبح و شام انہیں جنت کی نعمتیں پہنچ جاتی ہیں۔

دونوں حدیثوں میں مطابقت یہ ہے کہ بعض شہداء وہ ہیں جن کی روحیں پرندوں کے قالب میں ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جن کا مسکن سبز گنبد ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں پھرتے پھراتے یہاں جمع ہوتے ہوں اور انہیں کھانا یہاں کھلایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

مومن کی روح ایک پرندہ ہے

جو کہ جنت کے پھل کھاتی پھرتی ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يُعَلَّقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ (ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو جنت کے درختوں کے میوے کھاتی پھرتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب کو قبروں سے اٹھا کر کھڑا کرے گا اسے بھی اس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے راویوں میں تین جلیل القدر امام احمد بن حنبلؒ، امام محمد بن ادریس شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ بھی شامل ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مومن کی رُوح جنتی پرندے کی شکل میں جنت میں رہتی ہے، اور شہیدوں کی روحیں (جیسا کہ پہلے گزر چکا) سبز رنگ کے پرندوں کے قالب میں رہتی ہیں۔ یہ روحیں مثل ستاروں کے ہیں (جو عام مومنین کی روحوں کو یہ مرتبہ حاصل نہیں) یہ اپنے طور پر آپ ہی جنت میں اُڑتی پھرتی ہیں۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷ مطبوعہ مصر)

مومن کی رُوح

ایک پرندے کی صورت میں جنت میں سیر کرتی ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يُعَلَّقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يُبْعَثُ (ابن ماجہ)

عبدالرحمٰن بن کعب انصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی رُوح ایک پرندے کی صورت میں جنت میں اُڑتی پھرتی ہے۔ حتّٰے کہ اللہ تعالےٰ اسے قیامت کے دن اس کے جسم میں لوٹا کر اُسے اُٹھائے گا۔

رُوحوں کے مسکن سے متعلق ابن قیمؒ کی تحقیق

موت کے بعد قیامت تک اس وقفہ میں روحیں کہاں مقیم ہوتی ہیں، آسمان میں۔ یا زمین میں، جنت میں یا جہنم میں قبروں میں۔ یا جہاں چاہتی ہیں پھرتی ہیں۔ یا انہیں نیا جسم دے دیا جاتا ہے جس میں انہیں عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں علماءِ امت کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مومن کی رُوح جنت میں رہتی ہے۔ عام مومن ہو یا شہید! البتہ ملیکہ کوئی گناہِ کبیرہ یا قرض حائل نہ ہو، (یعنی مرنے والے کے ذمہ کسی کا قرض نہ ہو) حضرت ابوہریرہ اور ابن عمرؓ کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک حدودِ جنت میں جنت کے دروازوں پر رہتی ہیں، اور انہیں جنت کی ٹھنڈی ہوائیں، اس کی نعمتیں میسر آتی رہتی ہیں۔ بعض کے نزدیک اپنی اپنی قبروں میں رہتی ہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں۔ امام احمد کا قول ہے کہ کافروں کی روحیں جہنم میں اور مومنوں کی جنت میں رہتی ہیں (ابن مندہ)

صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک مومنوں کی روحیں اللہ پاک کے پاس رہتی ہیں، انہوں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعض کے نزدیک مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان پر علیین میں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین میں شیطان کے لشکر کے نیچے سجین میں رہتی ہیں۔ بعض کے نزدیک مومنوں کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں طرف اور کافروں کی بائیں طرف رہتی ہیں۔ (جیسا کہ شبِ معراج رحمتِ عالمؐ نے آسمانِ اوّل پر دیکھا)

اُمِّ کبشہ بنت معرورؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس رحمتِ عالم تشریف لائے ہم نے آپ سے روحوں کے بارے میں پوچھا آپ نے اُن کا اس طرح بیان فرمایا کہ اہلِ خانہ کو رُلا دیا پھر فرمایا کہ مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جو جنت کی نعمتیں کھاتی پیتی ہیں، پھر عرش کے نیچے سونے کی قنادیل میں آرام کرتی ہیں، اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے پاس ہمارے بھائیوں کو بھی لے آ، اور جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے وہ ہمیں عطا فرما، اور کافروں کی روحیں سیاہ پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں۔ جو آگ کھاتی پیتی ہیں، اور آگ میں رہتی ہیں،

قرآن مجید اور عربی اردو دینی کتابوں کا عظیم مرکز ـــــ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۲۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہتی ہیں اے اللہ ہمارے پاس ہمارے بھائی نہ ملا، اور جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اسے عطا نہ فرما۔

ضمرہ بن حبیبؒ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحوں سے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا یہ سبز پرندوں میں ہیں۔ اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں کھاتی پیتی ہیں، صحابہؓ نے پوچھا کافروں کی روحیں؟ فرمایا وہ سجین میں بند ہیں۔ (کتاب الروح بحوالہ طبرانی ابن عمروؓ)

علیین سجین اور سدرۃ المنتہیٰ

حضرت ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم کعب، ربیع بن خیثمؒ، خالد بن عمرہ اور دیگر چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اتنے میں حضرت ابن عباسؓ تشریف لائے حضرت کعبؒ بولے یہ تمہارے نبیؐ کے چچا کے بیٹے تشریف لا رہے ہیں، آپ نے انہیں جگہ دی ابن عباسؓ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میں نے تمام قرآن سمجھ لیا بس چار مقامات سمجھا دیجئے۔ سجین کیا ہے، علیین کیا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے — اور وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا علیین تو ساتواں آسمان ہے جس میں مومنوں کی روحیں ہیں اور سجین ساتویں زمین کے نیچے کا طبقہ، کافروں کی روحیں وہاں شیطان کے لشکر کے نیچے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ ایک بیر کا درخت ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں کے سروں پر ہے، یہی مخلوق کے علم کی انتہا ہے۔ اس کے ماورا کا کسی کو علم نہیں، اسی لیے اسے سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے (کتاب الروح بحوالہ جریر و ابن مندہ) چوتھے مقام کا ذکر راوی نے نہیں کیا۔

روحوں کے مستقر کے بارے میں مختلف اقوال و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مومنوں اور کافروں کی روحیں اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے مختلف درجات اور مختلف حالات میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن اور کافر کی رُوح

مومن کی رُوح سدرۃ المنتہیٰ (ساتویں آسمان) پر اور کافر کی رُوح ساتویں زمین کے نیچے سجّین میں

مومن کی رُوح کو آسمان پر فرشتے لے کر چڑھتے ہیں۔ تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اس کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے عارضی طور پر قیامت تک کے لیے سدرۃ المنتہیٰ (جو کہ ساتویں آسمان پر ہے) پہنچا دو، اور جب کافر کی رُوح لے کر فرشتے آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ تو آسمان کے دروازے نہیں کھلتے ہر طرف سے لعنت لعنت کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور اس کی بدبو پھیل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اسے سجّین میں پھینکدو قیامت کے دن پھر مستقل جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ یُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی رُوح (جسم سے) نکلتی ہے تو دو فرشتے اُسے (آسمان کی طرف) لے کر چڑھتے ہیں، اہلِ آسمان (فرشتے) کہتے ہیں، پاک رُوح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ خدا تعالیٰ تجھ پر اور اس بدن پر جسے تُو آباد رکھتی تھی، رحمت نازل فرمائے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے اخیر وقت کے لیے سدرۃ المنتہیٰ (جنّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُنْطَلَقُ بِهٖ إِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ إِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَّذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ إِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَآءً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا ۔ (مسلم)

کے قریب مقام) لے جاؤ، اور جب کافر کی رُوح نکلتی ہے تو اہلِ فلک (فرشتے) کہتے ہیں کہ خبیث رُوح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ حمّاد کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرشتوں کا اُس پر لعنت بھیجنا اور اس کی بدبُو کا بھی ذکر کیا ــــ تو حکم ہوتا ہے کہ آخر وقت کے لیے اسے (سجین میں لے جاؤ (جو کہ ساتوں زمینوں کے نیچے شیطان کے لشکر کی جائے سکونت ہے) حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) اپنی چادر مبارک ناک مبارک پر لگا لی تھی۔

سدرۃ المنتہیٰ

سدرہ کے لغوی معنی بیر کے درخت کے ہیں۔ اور سدرۃ المنتہیٰ قرآن کی روشنی میں اُس درخت سے مراد ہے جو چھٹے یا ساتویں آسمان یا دونوں پر واقع ہے اور اس عالم اور اُس عالم کے درمیان ایک نقطۂ اتصال ہے جہاں عالمِ بالا سے جتنے احکام وغیرہ صادر ہوتے ہیں، وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہلے آتے ہیں۔ اور پھر ملائکہ وہاں سے زمین پر لاتے ہیں، اسی طرح یہاں سے جو اعمال عالم بالا کی جانب پرواز کرتے ہیں (یعنی زمین سے آسمان پر جاتے ہیں) وہ بھی پہلے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے اُوپر بھیجے جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالضَّحَّاكِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يَعْرُجُ اِلَى السَّمَآءِ۔ (جصاص)

حضرت ابن مسعود اور ضحاکؒ سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے زمین سے آسمان کی طرف جو (اعمال وغیرہ) اوپر اُٹھتے ہیں یہ ان کا مقام انتہا ہے

اَلْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهَا شَجَرَةٌ تَبْقٰى فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ عَلٰى يَمِيْنِ الْعَرْشِ۔ (مدارک)

جمہور (اُمتِ مسلمہ کی اکثریت) کا قول ہے۔ کہ یہ ایک درخت ہے۔ جو ساتویں آسمان پر عرشِ بریں کے دائیں طرف واقع ہے۔

وَهِيَ فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ بِهٖ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يَهْبِطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا۔ (معالم)

اور وہ (بیر کا درخت) ساتویں آسمان پر ہے، جو کچھ زمین سے آسمان کی طرف جاتا ہے۔ اس کی انتہا یہاں تک ہے اور یہیں سے اُسے لے لیا جاتا ہے۔ اور جو عالم علوی (اللہ کی طرف) سے عالم سفلی کی جانب (زمین کی طرف) اُترتا ہے۔ اُس کا مقام انتہا بھی یہی (بیر کا درخت) ہے۔ یہیں پر اُسے بھی لے لیا جاتا ہے۔

زمین سے آسمان پر بندوں کے اعمال کا مائل پرواز ہونا اور اللہ کی طرف سے احکامات کے نزول کا مقام اتصال یہ سدرۃ المنتہیٰ بیر کا درخت ہے عالم آخرت کی کوئی چیز بھی ہماری دنیا کی کسی چیز کے بعینہٖ مطابق نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کی نعمتوں مثلاً انار۔ انگور وغیرہ پھلوں کی تشبیہ ہمارے دنیا کے پھلوں سے ہمیں سمجھانے کے لیے دی ہے۔ حقیقت میں وہ ان سے کہیں ارفع ہوں گے جو احساساتِ بشری سے کہیں اعلیٰ ہوں گے۔

مقام و محلِ جنّت

عِنْدَهَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى — سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی جَنَّةُ الْمَاْوٰى ہے۔
جَنَّةُ الْمَاْوٰى (النجم ۱۴-۱۵)

سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں اس عالمِ ناسوت[1] کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں۔ اور عالمِ لاہوت[2] شروع ہوتا ہے، سِدْرَةٌ بیر کا درخت کو کہتے ہیں، معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیر کا یہ درخت عالمِ ناسوت اور عالمِ لاہوت کے درمیان ایک حدِ فاصل ہے۔ ہماری نظر کو یہ قوت عطا نہیں کی گئی کہ ہم اِس عالم سے اُس عالم کا نظارہ کر سکیں، ہم ان دونوں کے درمیان کے اس نشانِ فاصل کی حقیقت سے واقف نہیں، جس کو یہاں "سدرۃ" سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ یہ چیزیں متشابہات میں داخل ہیں۔ اس لیے قرآنِ کریم کی ہدایت کے مطابق ان پر ایمان لانا چاہیئے۔ اِن کی حقیقت کے درپے ہونا جائز نہیں، اِن کی حقیقت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى یہ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کے مقام کی نشان دہی فرمادی کہ اس کے پاس جَنَّةُ الْمَاْوٰى بھی ہے۔ جس طرح سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى عالمِ ناسوت کی آخری حد پر ہے، اسی طرح جَنَّةُ الْمَاْوٰى عالمِ لاہوت کے نقطۂ آغاز پر ہے۔ (تدبرِ قرآن) مَاْوٰى کے معنی قیام کے ہیں یعنی وہ جنت کہ مرنے کے بعد مومنوں کا جو مسکن و مقام ہے وہ ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ (بیری کے درخت) کے پاس ہے۔ عالمِ ناسوت[1] (مادّی عالم) عالمِ لاہوت[2] (غیر مادّی عالم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ شبِ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہیٰ پر لاتعداد فرشتے دیکھے۔ اور نورِ خدا اس پر جگمگا رہا تھا۔ اور قسم قسم کے رنگ جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا، اور یہ درخت سونے کی ٹڈیوں سے لدا ہوا تھا۔ حضورؐ کو وہاں تین چیزیں عطا فرمائی گئیں، نمازِ پنجگانہ سورۂ بقرہ کی آخری آیات، اور آپ کی امت میں جو مشرک نہ ہو اس کی بخشش کی خوشخبری (مسلم) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ جس طرح کوّے کسی درخت کو گھیر لیتے ہیں اسی طرح شبِ معراج میں حضورؐ نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہیٰ کا اس طرح ملائکہ نے چاروں طرف حصار کیا ہوا تھا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس درخت کی شاخیں مروارید۔ یاقوت اور زبرجد (یعنی جواہرات) کی تھیں۔

ابن زیدؒ فرماتے ہیں، حضورؐ سے سوال ہوا کہ آپ نے سدرہ پر کیا منظر دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا اسے سونے کی ٹڈیاں ڈھانکے ہوئے تھیں۔ اور ہر ایک پتے پر ایک ایک فرشتہ محوِ تسبیح تھا۔ آپ کی نگاہیں دائیں بائیں نہیں اٹھیں جس چیز کو دیکھنے کا حکم تھا وہیں مرتکز تھیں۔ ثابت قدمی اور اطاعتِ کامل کی یہ دلیل ہے۔ کہ جو حکم ملا وہی بجالائے جو عطا کیا گیا، لے کر خوش ہو گئے۔ (ابن کثیر مع معالم التنزیل الجزء التاسع صفحہ ۱۰۶)

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى ساتویں آسمان پر عرشِ معلیٰ کے نیچے بیر کا درخت ہے مسلم کی روایت میں اسے چھٹے آسمان پر بتایا گیا ہے۔ دونوں روایتوں کی تطبیق اس طرح ممکن ہے۔ کہ اس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں۔ (جیسا کہ تفسیر قرطبی میں مذکور ہے) اور عام فرشتوں کی رسائی کی یہ آخری حد ہے، اسی لیے اس کو منتہیٰ کہتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے۔ کہ احکام الٰہیہ پہلے عرشِ معلیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ پر نازل ہوتے ہیں۔ یہاں سے متعلقہ فرشتوں کے سپرد ہوتے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین سے آسمان پر جانے والے اعمال نامے وغیرہ بھی فرشتے یہیں تک پہنچاتے ہیں۔ وہاں سے حق تعالیٰ کے سامنے پیشی کی کوئی اور صورت ہوتی ہے۔ مسند احمد میں یہ مضمون حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے (ابن کثیر)

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى مأوٰی کے معنی ٹھکانا اور آرام کی جگہ، جنت کو مأوٰی اسی لیے فرمایا کہ مومن کا اصل ٹھکانا موت کے بعد یہی دائمی مقام ہے۔ یہیں آدم و حوا علیہما السلام کی تخلیق ہوئی۔ یہیں سے انہیں زمین پر اتارا گیا۔ اور پھر صالحین و متقین کا یہی (جنت) آخری مقام ہوگا۔

جنت و دوزخ کا موجودہ مقام اس آیت نے یہ بھی بتا دیا کہ جنت اس وقت بھی موجود ہے۔ جیسا کہ جمیع امت کا عقیدہ ہے جنت و دوزخ قیامت کے بعد پیدا نہیں کی جائیں گی، بلکہ یہ دونوں مقام اس وقت بھی موجود ہیں۔ اس آیت سے جنت کا محل وقوع بھی ثابت ہو گیا۔ کہ وہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش معلّٰے کے نیچے ہے۔ گویا ساتواں آسمان جنت کی زمین اور عرش بریں اس کی چھت ہے، دوزخ کا محل وقوع کسی آیت قرآن یا روایت حدیث سے صریحاً ثابت نہیں ہوتا۔ سورۂ طور کی آیت وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ سے بعض مفسرین نے یہ مفہوم نکالا ہے کہ دوزخ سمندر کے نیچے زمین کے قعر (تہ) میں ہے جس پر اس وقت کوئی بھاری اور سخت غلاف چڑھا ہوا ہے جو قیامت میں پھٹ جائے گا اور اس کی آگ پھیل کر پورے سمندر کو آگ میں تبدیل کر دے گا۔

زمانۂ حال میں یورپ کے بہت سے ماہرین نے زمین کو بذریعہ آلات جدید ایک طرف سے دوسری طرف جانے کا راستہ بنانے کی سالہا سال سے کوشش جاری رکھی، اور اس کام کے لیے سائنسی مشینیں ایجاد کیں مختلف جماعتوں نے اس کام میں بقدر امکان انتہائی جد و جہد کی، سب سے زیادہ جو جماعت کامیاب ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مشینوں کے ذریعہ زمین کی گہرائی میں چھ میل تک پہنچ سکی، مگر چھ میل کے بعد سخت پتھر نے انہیں عاجز کر دیا۔ تو پھر دوسری طرف سے کھدائی شروع کی مگر یہاں بھی چھ میل کے بعد سخت پتھر سے سابقہ پڑا۔ متعدد جگہ تجربہ کرنے کے بعد اُن کی تحقیق یہ ہے کہ چھ میل کی گہرائی کے بعد کوئی غلافِ سنگ خارا پوری زمین پر محیط ہے جس میں کوئی مشین کام نہیں کر سکتی، زمین کا قطر جو ہزاروں میل کا ہے۔ اُس میں (سائنس کے اس عروج کے زمانے میں) سائنس کی رسائی صرف چھ میل تک ہو سکی، اس سے آگے اسی سخت غلاف کا اقرار کر کے اپنی کوشش ترک کرنا پڑی، اس واقعہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کہ زمین پوری کسی غلافِ حجری سے بند کی ہوئی ہے۔ اگر کسی روایتِ صحیحہ سے جہنم کا محلِ وقوع اس غلاف کے اندر ہونا ثابت ہو جائے تو کچھ بعید نہیں، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم (معارف القرآن ج ۶ صفحہ ۲)

جہنم اِس وقت بھی موجود ہے

جیسا کہ سورۂ مومن کی آیت نمبر ۴۶ میں ارشاد ہے کہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کو صبح و شام (جہنم کی) آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی انہیں روزانہ دو مرتبہ دوزخ کے کنارے لے جایا جاتا ہے۔ یا دوزخ کی آگ کا منظر ان کی قبروں میں دکھایا جاتا ہے۔ اس آیت سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ دوزخ کا وجود اس وقت بھی موجود ہے۔ اور دوسرا یہ کہ قیامت سے پہلے عالمِ برزخ میں بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب الروح میں سورۂ سجدہ کی اس آیت: وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (السجدۃ ۲۱) ترجمہ (اور ہم انہیں بڑے عذاب سے قبل قریب کا عذاب چکھائیں گے) سے استدلال کیا ہے کہ اس سے مراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب برزخ ہے۔ لیکن جمیع علماء امت نے اس کے معنیٰ دنیا کا عذاب لیا ہے جو کہ گناہوں کے باعث۔ امراض۔ وبا۔ غم والم اور قسم قسم کے حوادث کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔

احادیث میں بھی آتا ہے۔ کہ کافروں۔ مشرکوں۔ سرکشوں کو اُن کی موت کے بعد عالم برزخ میں قیامت سے پہلے جہنم کے عذاب کا کچھ حصہ پہنچتا ہے۔ معلوم ہوا جہنم اس وقت موجود ہے

قیامت کے دن جہنم کو محشر میں لایا جائے گا

اہل جہنم کو اُن کے جہنم میں داخلہ سے قبل میدانِ محشر میں جہنم کا خوفناک نظارہ کرایا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ تمہارے حساب کے بعد تمہارا ٹھکانا یہ ہے۔ چنانچہ سورۃ الفجر میں ارشاد ہے:

وَجِیْءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۔ اور لایا جائے گا اُس (قیامت کے) روز جہنم کو۔ (الفجر ۲۳)

جہنم کو لائے جانے کا کیا مطلب ہے۔ اور کس طرح میدانِ حشر میں لائی جائیگی اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ظاہر یہ ہے کہ جہنم جو اب ساتویں زمین کی تہہ میں ہے۔ اس وقت وہ بھڑک اٹھے گی اور سمندر سب آگ ہو کر اس میں شامل ہو جائیں گے۔ اس طرح جہنم عرصۂ حشر میں سب کے سامنے آجائے گی۔ (معارف القرآن)

امام ابن کثیر بحوالہ صحیح مسلم رقمطراز ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی اُس روز ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو گھسیٹ رہے ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا (ابن کثیر مع البغوی الجزء التاسع ص ۲۰۳)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس حال میں کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام پر ستر ہزار فرشتہ ہوگا جو اسے کھینچ رہا ہوگا۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُقَاتِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ تُقَادُ جَهَنَّمُ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ زِمَامٍ كُلُّ زِمَامٍ بِيَدِ سَبْعِيْنَ اَلْفِ مَلَكٍ لَهَا تَغَيُّظٌ وَّزَفِيْرٌ حَتّٰى تُنْصَبَ عَلٰى يَسَارِ الْعَرْشِ۔ (تفسیر البغوی الجزء التاسع صفحہ ۲۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت مقاتل اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جہنم کو لایا جائے گا۔ ہر لگام ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ غضب ناک ہوگی۔ اور بھڑک رہی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ عرش کے بائیں طرف ٹھہر جائے گی۔

کفِ افسوس وحسرت

اُس دن انسان اپنے گناہوں کو یاد کرکے پچھتائے گا

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (الفجر ۲۳)

اُس دن انسان عبرت حاصل کرے گا۔ لیکن آج عبرت کا فائدہ؟

قیامت کے روز انسان دنیا میں کیے ہوئے چھوٹے بڑے، چھپے کھلے گناہ یاد کرے گا۔ اور حسرت وافسوس سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ (الفجر ۲۴)

اور انسان کہے گا کہ کاش میں اپنی زندگی کے لیے کچھ آگے (نیک اعمال) بھیجتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ میدانِ حشر میں انسان کو یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ دنیا کی زندگی تو دراصل زندگی تھی ہی نہیں، جو کہ فنا ہو گئی، وہ تو دراصل آخرت کے لیے تیاری کا وقفہ تھا۔ زندگی تو فی الحقیقت آخرت کی ہے جس کے لیے دائمی بقا ہے اس لیے تو حسرت کر رہا ہے کہ میں اپنی زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجتا ـــ مسند احمد میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے مرتے دم تک سجدہ میں پڑا رہے اور اللہ کا صحیح طور پر فرماں بردار ہو۔ تب بھی اپنی عبادت و اطاعت کو قیامت کے دن حقیر سمجھے گا، اور تمنا کرے گا کہ اگر میں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاؤں تو خوب نیک کام کروں ـــ اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیت کے بعد فرماتا ہے:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۔ (الفجر ۲۵)

اُس روز نہ تو اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب دینے والا نکلے گا۔ اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلیگا

یعنی وہ سزا و جزا ایسی ہوگی کہ اس کی کوئی نظیر و مثال نہیں، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَنَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ۔ آمین

دل سے خوف عذاب اٹھ جائے — اس سے بڑھ کر عذاب کیا ہوگا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلفؒ کا عذابِ قبر سے خوف

یہ ڈھیر خاک کا اور اس میں لاش انساں کی
مقامِ درس ہے کتنا مہیب منظر ہے (رجام طہور)

حضرت عثمانؓ کسی قبر کے پاس جب کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے اُن کی ریش مبارک تر ہو جاتی۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (کہ ان کا حال یہ تھا) کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ اُن کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی، اُن سے پوچھا گیا کہ آپ جب جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے۔ اور قبر کی وجہ سے روتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ۔
قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَ الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ
(الترمذی وابن ماجہ)

منزل ہے۔ اگر بندہ اس سے نجات پاگیا تو آئندہ پیش آنے والی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں۔ اور اگر قبر کی منزل سے بندہ نجات نہ پا سکا۔ تو اس سے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت اور کٹھن ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے۔ کہ قبر کے منظر سے میں نے کوئی خوفناک منظر نہیں دیکھا۔

حضرت عثمان خلیفۂ ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب قبر کا ذکر سنتا ہوں۔ یا میرا کسی قبر کے پاس سے گزر ہوتا ہے۔ تو قبر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یاد آجاتے ہیں۔ اور میں گھبرا اُٹھتا ہوں اور بے اختیار آنکھیں تر ہو جاتی ہیں۔

حضرت عثمان بن عفانؓ جیسے دامادِ رسولؐ بے مثال فیاض بے نظیر مخیّر اور کثیر العمل صحابی قبر کے عذاب سے کس قدر خائف ہیں۔ ایک ہم ہیں۔ کہ میت کو لحد میں اتارا جا رہا ہے۔ اور ہم قریب کھڑے سگریٹ پی رہے ہوتے ہیں، یا اِدھر اُدھر کی بے معنی باتوں میں مصروف ہوتے ہیں، آہ! ہمارے دل کس قدر پتھر کی طرح سخت ہو گئے ہیں۔ اس قسم کے زہرہ گداز واقعات کا بھی ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اپنے والد، والدہ، ہمشیرہ برادر اور اپنے لختِ جگر تک کو دفن کر کے گھر آتے ہیں۔ دری بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ تعزیت کرنے والوں کی خاطر و مدارات کے لیے درمیان میں حُقّہ رکھ لیا جاتا ہے۔ اور ایک دو اخبار بھی وہاں ہوتے ہیں۔ تین روز تک آنے جانے والوں کے لیے یہی مشغلہ رہتا ہے۔ حُقّہ پینا۔ اخبار پڑھنا۔ میت خانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا اور گپیں ہانکتے رہنا یہ ہے آج کل تعزیت، خود اہلِ میت بھی تعزیت کے لیے آنے والوں کے ساتھ انہی کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ کس قدر مقامِ افسوس ہے کہ ایسے مواقع پر بھی اہلِ میت ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں نہ تعزیت کے لیے آنے والے ہی — اس گمراہی کے دبیز پردوں میں ہمارے دل اس قدر دب چکے ہیں۔ کہ اب ہمارے لیے اپنے عزیز کی موت بھی ایک کھیل ایک تماشہ بن گئی ہے۔ مرنے والے سے جو ہمارے فوائد وابستہ تھے اُن کے فقدان کے باعث چند روز رو دھو لیتے ہیں۔ لیکن اس کی موت سے عبرت نہیں پکڑتے حالانکہ ایک روز اسی طرح ہمیں بھی جامِ اجل نوشِ جاں کرنا ہے۔ اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ برائیوں کو ترک کر کے نیک اعمال نہیں بجا لاتے۔ غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر سفرِ آخرت کی تیاری میں منہمک نہیں ہوتے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

تم جب مجھے میری قبر میں دیکھو گے

جب میری آنکھوں کے ڈھیلے میرے رخساروں پر ڈھلک رہے ہوں گے۔
جب میری ناک سے پیپ اور کیڑے بہہ رہے ہونگے

عمر بن عبدالعزیزؒ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ۔	محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے۔
قَالَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ	عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے مجھے
عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعَثَ	بلانے کے لیے میرے پاس ایک آدمی بھیجا
اِلَيَّ وَاَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَقَدِمْتُ	اور میں اس وقت مدینہ میں تھا میں آپ کے
عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ جَعَلْتُ	پاس حاضر ہوا۔ میں انہیں حیرت نظر
اَنْظُرُ اِلَيْهِ نَظَرًا لَا اَصْرِفُ بَصَرِيْ	سے دیکھ رہا تھا۔ میری آنکھ اُن پر جمی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ مُتَعَجِّبًا فَقَالَ يَا ابْنَ كَعْبٍ اِنَّكَ لَتَنْظُرُ اِلَيَّ نَظَرًا مَّا كُنْتَ تَنْظُرُهُ قَالَ قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْجَبَنِيْ مَا حَالَ مِنْ لَوْنِكَ وَنَحَلَ مِنْ جِسْمِكَ وَنَفٰى مِنْ شَعْرِكَ فَقَالَ كَيْفَ لَوْ رَاَيْتَنِيْ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَّقَدْ دُلِّيْتُ فِيْ حُفْرَتِيْ اَوْ فِيْ قَبْرِيْ وَسَالَتْ حَدَقَتِيْ عَلٰى وَجْنَتِيْ وَسَالَ مَنْخِرِيْ صَدِيْدًا وَّدُوْدًا كُنْتَ فِيْ اَشَدِّ نَكْرَةٍ

(کتاب الزھد لاحمد ابن حنبل ص۹۵)

تھی، آپ نے فرمایا۔ اے ابن کعب (تم میری طرف) اس طرح دیکھ رہے ہو کہ اس طرح تمہیں دیکھنے کی عادت نہیں۔ میں نے کہا کہ میں تعجب سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کس لیے متعجب ہو؟ میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین میں آپ کے (بدن کے) رنگ اور جسم کی لاغری، اور (سر کے) بال جھڑ جانے پر تعجب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہارا اُس وقت کیا حال ہو گا تم جب میری تین حالتیں دیکھو گے۔ تم جب مجھے میرے گڑھے یا میری قبر میں دیکھو گے۔ اور جب میری آنکھوں کے ڈھیلے (اپنے مقام سے نکل کر) میرے رُخساروں پر ڈھلک رہے ہوں گے اور میری ناک سے پیپ اور کیڑے بہ رہے ہوں گے اُس وقت (یہ منظر) تم سخت نفرت سے دیکھو گے۔

بغداد کا سعدون

دیوانہ یا فرزانہ؟ — بظاہر پاگل در پردہ عاقل

قبرستان میں شکستہ قبروں کا منظر دیکھتے ہیں تو بے اختیار رو پڑتے ہیں

قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ خَرَجْتُ

یحییٰ بن ایوب بیان کرتے ہیں کہ خراسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا إِلَى مَقَابِرِ بَابِ
خُرَاسَانَ ثُمَّ جَلَسْتُ فِي
مَوْضِعٍ أَرَى مِنْهُ مَنْ
يَدْخُلُ الْمَقَابِرَ فَنَظَرْتُ
إِلَى رَجُلٍ دَخَلَ الْمَقَابِرَ
مُقَنِّعًا فَجَعَلَ يَجُولُ فِي
الْمَقَابِرِ كُلَّمَا رَأَى قَبْرًا
مَحْفُورًا أَوْ مُنْخَسِفًا
وَقَفَ عَلَيْهِ وَبَكَى فَقُمْتُ
رَجَاءَ أَنْ أَنْتَفِعَ بِهِ فَلَمَّا
صِرْتُ إِلَيْهِ إِذَا هُوَ
سَعْدُونُ الْمَحْتُوهُ وَكَانَ
يَكُونُ فِي نَاحِيَةِ مَقَابِرِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ مَالِكٍ فَقُلْتُ لَهُ
يَا سَعْدُونُ أَيُّ شَيْءٍ
تَصْنَعُ، فَقَالَ يَا يَحْيَى
هَلْ لَكَ فِي أَنْ تَجْلِسَ
فَنَبْكِيَ عَلَى بِلَى هٰذِهِ
الْأَبْدَانِ قَبْلَ أَنْ تَبْلَى
فَلَا يَبْكِي عَلَيْهَا بَاكٍ،
ثُمَّ قَالَ يَا يَحْيَى الْبُكَاءُ

کے دروازے پر جو قبرستان ہے ایک دن
میں وہاں گیا۔ اور وہاں پہنچ کر ایسی جگہ بیٹھ
گیا کہ وہاں سے مجھے قبرستان میں داخل
ہونے والا صاف دکھائی دیتا تھا۔ میں
نے دیکھا کہ ایک شخص قبرستان داخل ہوا۔
اس ہیئت میں کہ اُس نے اپنا منہ سر چھپایا
ہوا تھا اور وہاں اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔
وہ جس قبر کو ٹوٹی ہوئی یا زمین میں دھنسی
ہوئی دیکھتا وہاں کھڑا ہو جاتا اور اُسے
دیکھ کر رونے لگ جاتا۔ میں اپنی جگہ
سے اُٹھا اس خیال سے کہ میں بھی اُس
سے کچھ نفع حاصل کروں میں جب اس
کے قریب پہنچا دیکھا تو وہ سعدون معتوہ
تھے اور وہ حضرت عبداللہ بن مالک
کے قبرستان کی ایک جھونپڑی میں بیٹھا
کرتے تھے۔ میں نے اُن سے کہا۔ اے
سعدون تم کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا
کہ اے یحییٰ کیا تمہارے پاس وقت ہے
کہ ہم دونوں بیٹھ کر ان خاک شدہ جسموں
کی حالت پر روئیں اس سے پہلے کہ ہمارے
جسموں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو اور اُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْقُدُوْمِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْلٰى بِنَا مِنَ الْبُكَآءِ عَلٰى بِلَى الْاَبْدَانِ ثُمَّ قَالَ يَا يَحْيٰى وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۔ ثُمَّ صَاحَ صَيْحَةً شَدِيْدَةً وَّ قَالَ وَا عَوْثَاهُ بِاللّٰهِ مِمَّا يُقَابِلُنِيْ فِي الصُّحُفِ قَالَ يَا يَحْيٰى فَغُشِيَ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ وَ هُوَ جَالِسٌ يَمْسَحُ وَجْهِيْ بِكُمِّهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ يَا يَحْيٰى مَنْ اَشْرَفَ مِنْكَ لَوْ مُتَّ

(صفۃ الصفوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۱۲)

پر رونے والا بھی اُس وقت کوئی موجود نہ ہو، پھر انہوں نے کہا اے یحییٰ اللہ کے روبرو (قیامت کے دن) رونے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ جسموں کے خاک ہونے کا منظر یاد کر کے ہم اس وقت روئیں۔ اس کے بعد کہا اے یحییٰ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (جس وقت کہ اعمال نامے کھولے جائیں گے) یہ آیت پڑھی اور ایک سخت چیخ ماری اور کہا اے یحییٰ ہائے افسوس اُس وقت کیا ہوگا جس وقت کہ میرے سامنے لایا جائیگا جو کچھ کہ (میرے) نامۂ اعمال میں لکھا ہوگا یحییٰ کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں (ان کی یہ حالت دیکھ کر مارے دہشت کے) بے ہوش ہوگیا جب مجھے ہوش آیا وہ میرے پاس بیٹھے تھے اور میرا چہرہ اپنے آستین سے صاف کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ اے یحییٰ اگر تم اس وقت فوت ہوجاتے تو تم سے زیادہ کوئی باشرف نہ ہوتا۔

عقلمند اور پاگل کی پہچان

حضرت اصمعیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سعدونؒ کے قریب سے گزرا وہ ایک نشہ میں مدہوش بوڑھے آدمی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعدون! میں تمہیں اس بوڑھے آدمی کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ کہنے لگے کہ یہ پاگل ہے۔ میں نے کہا تم پاگل ہو یا کہ یہ بوڑھا! کہنے لگے بلکہ یہ بوڑھا پاگل ہے۔ تو میں نے کہا یہ کیسے؟ سعدون نے جواب دیا اس لیے کہ لَاَنِّیْ صَلَّیْتُ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمَاعَۃً وَّھُوَ لَمْ یُصَلِّ جَمَاعَۃً وَّلَا فُرَادٰی۔ میں نے ظہر اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہے۔ اور اس نے نہ تو نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے اور نہ تنہا ــــ (صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۵۱۵)

سچ ہے عقلمند وہی ہے جو فکرِ آخرت کے ساتھ اُس کی تیاری میں مصروف ہے۔ اور بے عقل۔ دیوانہ اور پاگل بلکہ بدبخت وہی ہے۔ جو اس چند روزہ دنیا کی ظاہری رونق پر فریفتہ ہو کر آخرت سے غافل ہو گیا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ (الترغیب) ج ۴ ص ۲۵۲ بحوالہ ابن ماجہ و ترمذی

عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اللہ کی نافرمانی سے روکا اور موت کے بعد جو پیش آنے والا ہے اس کے لیے تیاری کی۔ اور بے وقوف وہ ہے جو نفس کی اطاعت کر رہا ہے اور اللہ پر (بخشش کی) امید رکھتا ہے۔

حضرت بہلولؒ قبرستان میں

میں اُن لوگوں کے پاس ہوں جن سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور جب میں انکے پاس سے چلا جاتا ہوں تو یہ میری غیبت نہیں کرتے۔

سَرِیُّ السَّقَطِیُّ قَالَ اِجْتَزْتُ حضرت سری سقطی بیان کرتے ہیں۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا بِالْمَقَابِرِ فَإِذَا أَنَا بِبَهْلُوْلٍ قَدْ دَلَّى رِجْلَيْهِ فِيْ قَبْرٍ وَّهُوَ يَلْعَبُ بِالتُّرَابِ فَقُلْتُ أَنْتَ هٰهُنَا ؟ قَالَ نَعَمْ، أَنَا عِنْدَ قَوْمٍ لَّا يُؤْذُوْنَنِيْ وَإِنْ غِبْتُ عَنْهُمْ لَا يَغْتَابُوْنِيْ، فَقُلْتُ يَا بَهْلُوْلُ الْخُبْزُ قَدْ غَلَا، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أُبَالِيْ وَلَوْ حَبَّةً بِمِثْقَالٍ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَعْبُدَهُ كَمَا أَمَرَنَا وَعَلَيْهِ أَنْ يَّرْزُقَنَا كَمَا وَعَدَنَا ثُمَّ وَلّٰى عَنِّيْ وَهُوَ يَقُوْلُ

شِعْرٌ:

يَا مَنْ تَمَتَّعَ بِالدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
وَلَا تَنَامُ عَنِ اللَّذَّاتِ عَيْنَاهُ
أَفْنَيْتَ عُمْرَكَ فِيْمَا لَسْتَ تُدْرِكُهُ
تَقُوْلُ لِلّٰهِ مَاذَا عِنْدَ تَلْقَاهُ

میں ایک روز قبرستان سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ بہلول اپنے دونوں پاؤں ایک قبر میں لٹکائے ہوئے مٹی سے کھیل رہا ہے میں نے کہا آپ یہاں ؟ بہلول نے جواب دیا میں اُن لوگوں کے پاس ہوں جن سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ اور جب میں ان کے پاس سے چلا جاتا ہوں تو وہ میری غیبت نہیں کرتے۔ میں نے کہا اے بہلول روٹی مہنگی ہو گئی ہے، کہنے لگے خدا کی قسم مجھے کچھ پروا نہیں اگرچہ ایک روٹی ایک مثقال کے برابر کیوں نہ ہو جائے ہم پر تو یہ فرض ہے کہ ہم اُس (اللہ) کی عبادت کریں جیسا کہ اُس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اور اس کے ذمے ہمارا رزق ہے جیسا کہ اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ اس کے بعد وہ میرے پاس سے یہ اشعار پڑھتا ہوا رخصت ہوا۔

اے وہ شخص جو دنیا اور اس کی زینت سے مستفید ہو رہا ہے اور آنکھیں اس (دنیا) کی لذتوں میں محویت کے باعث بیدار ہیں۔ (افسوس) تو اپنی عمر ایسی چیز کے حصول میں ضائع کر رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صفة الصفوة جلد ۲ ص ۵۱۶)

جسے تُو حاصل نہیں کر سکتا۔ تُو جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اسے کیا جواب دے گا؟

تو دل لگا نہ اس سے یہ دنیا ہے بے وفا
یہ ایک رہ گزر ہے کسی کا یہ گھر نہیں (جامِ طہور)

قبر کے اندھیرے کے سامنے رات کا اندھیرا ماند پڑ جاتا ہے

حضرت ابو علیؒ (المعتوہ)

عَنْ خَلَفِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَلِیٍّ (اَلْمَعْتُوْہُ) وَکَانَ یَنْزِلُ فِی الْمُحَرَّمِ یَا اَبَا عَلِیٍّ اَلَکَ مَأْوًی ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَاَیْنَ مَأْوَاکَ ؟ قَالَ فِیْ دَارٍ یَسْتَوِیْ فِیْھَا الْعَزِیْزُ وَالذَّلِیْلُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ وَاَیْنَ ھٰذِہِ الدَّارُ ؟ قَالَ الْمَقَابِرُ۔ قُلْتُ یَا اَبَا عَلِیٍّ مَا تَسْتَوْحِشُ فِیْ

خلف بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابو علی (المعتوہ) سے پوچھا جب بغداد کے محلہ محرم میں داخل ہو رہے تھے کہ ابو علی کیا آپ کے پاس رہائش کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ہے! میں نے پوچھا کہاں ہے؟ فرمایا ایسا گھر جس میں کہ صاحبِ عزت اور ذلیل برابر ہیں۔ "مروی ہے" میں نے پوچھا ایسا گھر کہاں ہے؟ فرمایا (ابو علی (المعتوہ نے) قبرستان۔ میں نے پوچھا اے ابو علی آپ رات کی تاریکی میں کس طرح گزر کرتے ہیں۔ ابو علی نے جواب دیا میں لحد کی تاریکی اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظُلَمِ اللَّيْلِ ؛ قَالَ إِنِّي أُكْثِرُ — وحشت (تنہائی) کو کثرت سے یاد کرتا رہتا
ذِكْرَ ظُلَمِ اللَّحْدِ وَوَحْشَتِهِ — ہوں، اس طرح رات کے اندھیرے میں وقت
فَهَوْنَ عَلَيَّ ظُلَمَ اللَّيْلِ. قُلْتُ: — گزارنا مجھ پر سہل ہو جاتا ہے، میں نے کہا
لَهُ رُبَّمَا رَأَيْتَ فِي الْمَقَابِرِ — آپ نے قبرستان میں کبھی کوئی ناگوار چیز بھی
شَيْئًا تُنْكِرُهُ، قَالَ رُبَّمَا وَلَكِنْ — دیکھی ہوگی؟ فرمایا ممکن ہے، لیکن آخرت
فِي هَوْلِ الْآخِرَةِ مَا يُشْغِلُ عَنْ — (قیامت) کا خوف مجھے قبرستان کے خوف
هَوْلِ الْمَقَابِرِ (صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص۱۵۵) سے مستغنی (لاپروا) کر دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ مع اپنے حواریوں کے ایک قبر پر

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حواریوں (وہ لوگ جو آپ پر ایمان لانے کے بعد آپ کی مصاحبت میں آپ کے ہمراہ رہتے تھے) کے ہمراہ قبرستان میں ایک قبر پر کھڑے تھے۔ اسی موقع پر آپ کے حواریوں نے قبر کی تاریکی، اُس کی تنگی، اُس کی وحشت کا ذکر کیا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں اِس سے بھی زیادہ تنگ و تاریک مقام پر تھے جب اللہ تعالیٰ فراخ کرنا چاہتا ہے، فراخ کر دیتا ہے۔ (کتاب الزہد لابن حنبلؒ ص ۵۴)

تُو قبر میں اس حال میں داخل نہ ہو

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے سام کو نصیحت

اَنَّ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامَ — حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے
قَالَ لِابْنِهِ سَامَ يَا بُنَيَّ — بیٹے سام کو نصیحت فرمائی میرے پیارے بیٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَدْخُلَنَّ الْقَبْرَ وَفِيْ قَلْبِكَ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْكِبْرِ فَاِنَّ الْكِبْرِيَآءَ رِدَآءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ يُّنَازِعْ رِدَآءَ اللّٰهِ يَغْضَبْ عَلَيْهِ، يَا بُنَيَّ لَا تَدْخُلَنَّ الْقَبْرَ وَفِيْ قَلْبِكَ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْقُنُوْطِ فَاِنَّهٗ لَا يَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِلَّا ضَالٌّ

(کتاب الزہد لابن حنبل ص ۵۰)

قبر میں اس حال میں ہرگز نہ داخل ہونا کہ تیرے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو، اس لیے کہ کبریائی (تکبر) کی چادر اللہ تعالیٰ کے لیے مختص ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس چادر کو پھاڑنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو جاتا ہے اے میرے پیارے بیٹے! قبر میں اس حال میں ہرگز داخل نہ ہونا، کہ تیرے دل میں ذرہ برابر رحمتِ الٰہی سے ناامیدی ہو، اس لیے کہ (بدبخت) گمراہ آدمی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔

خبردار! کوئی شخص اہلِ قبور کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھائے

قَالَ ثَابِتُ نِ الْبُنَانِيُّ دَخَلْتُ الْمَقَابِرَ فَلَمَّا قَصَدْتُّ الْخُرُوْجَ مِنْهَا فَاِذَا بِصَوْتٍ قَائِلٍ يَّقُوْلُ يَا ثَابِتُ لَا يَغُرَّنَّكَ صُمُوْتُ اَهْلِهَا فَكَمْ مِّنْ نَّفْسٍ مَّغْمُوْمَةٍ فِيْهَا

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۸۶)

ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں میں قبرستان داخل ہوا جب وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا تو مجھے ایک آواز سنائی دی، کہنے والا کہہ رہا تھا۔ اے ثابت! خبردار یہاں رہنے والوں کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھانا، ان میں کتنے ایسے ہیں جو نہایت غمزدہ ہیں۔

حضرت علیؓ ایک قبر پر! اے کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے

حضرت کمیل رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ قبرستان پہنچا۔ آپ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اہل قبور، اے قبروں کے گڑھوں میں بوسیدہ ہو جانے والو! اے وحشت و تنہائی سے ہمکنار لوگو! کچھ بتاؤ تمہارا کیا حال ہے؟ یہاں کس طرح گزر ہو رہی ہے؟ پھر خود ہی یوں گویا ہوئے، تمہارے بعد تمہارے مال تقسیم ہو گئے، اولادیں یتیم ہو گئیں، بیویوں نے دوسرے شوہر کر لیے۔ اس کے بعد مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ کمیل! اگر ان لوگوں کو اجازتِ گویائی ہوتی، اور یہ کلام کر سکتے۔ تو یہ اس طرح کہتے (کہ دنیا کے مال و دولت کی نسبت) بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے (انسان کا یہی اصل اور نافع سرمایہ ہے جو کہ راہِ آخرت میں کام آتا ہے) یہ فرمایا اور اشکبار ہو گئے، پھر فرمایا اے کمیلؓ! قبر عمل کا صندوق ہے۔ یعنی انسان کے اعمال قبر میں اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ انسان اچھا یا برا جو عمل کرتا ہے وہ قبر یعنی اس صندوق میں محفوظ رہتا ہے۔ اس مضمون کی بہت سی احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ کہ اچھا عمل خوبصورت آدمی کی صورت میں انسان کے ساتھ قبر میں داخل ہوتا ہے۔ اور اپنے عامل (میت) کا دل بہلاتا ہے، اُس سے پیار کرتا ہے۔ اس کی دلداری کرتا ہے، اور بُرا عمل بھیانک اور بدبودار شکل میں میت کے ہمراہ اس کی لحد میں اُترتا ہے۔ جو اس کی وحشت و اذیت میں اضافہ کرتا ہے اور اُسے ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔

تین چیزیں میت کے ساتھ قبر تک جاتی ہیں

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے عزیز،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ (عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (کنز ج ۱۵ ص ۶۷۵)	اس کا مال اور اُس کا عمل، دو چیزیں لوٹ آتی ہیں، اور ایک باقی رہ جاتی ہے۔ اُس کے اقرباء و احباب واپس آجاتے ہیں اور اس کا مال بھی واپس آجاتا ہے۔ اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔

اسلام سے پہلے عرب میں دستور تھا کہ میت کے ہمراہ اس کا مال بھی قبر تک لے جاتے تھے۔ اب بھی چارپائی اور میت کے اوپر چادر وغیرہ جو ڈالتے ہیں یہ بھی مال ہی میں شامل ہے۔ جو کہ واپس آجاتی ہے اور میت کے لواحقین اور اس کے دوست اور پڑوسی وغیرہ جو اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں۔ یہ سب چیزیں قبر تک ساتھ دیتی ہیں۔ جہاں میت کو قبر میں اتارا اور اس پر مٹی ڈالی۔ سب کے سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں۔ میت کے ساتھ ان کا اپنا عمل ہی لحد میں داخل ہوتا ہے۔ اب یہ انسان کا اپنا کام ہے۔ وہ زندگی میں اچھا عمل کرے یا بُرا، قبر میں وہی اس کا ساتھی ہوگا اور مرنے والے کا اچھا عمل انسانی اچھی صورت میں قبر میں اس کے پاس آئے گا۔ اور اُس کا مونس و غمخوار ہوگا اور اسے تسلی و تشفی دے گا۔ اور بُرا عمل انسانی بُری شکل میں اُس کے پاس آئے گا۔ جسے دیکھتے ہی وہ کانپ اُٹھے گا، اور وہ میت کے لیے مزید اذیت کا سبب ہوگا۔

کچھ مُردے قبروں کے اندر اور کچھ باہر

کچھ مُردے قبروں کے اندر لیٹے ہوئے ہیں کچھ باہر چل پھر رہے ہیں

مُدت ہوئی میں نے ایک کتاب میں ایک واقعہ پڑھا حوالہ اس وقت ذہن میں محفوظ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کے روز ایک اہلِ دل درویش بازار میں چلے جا رہے تھے۔ اُن کے ساتھ اُن کا ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا لوگ زرق برق لباس زیبِ تن کئے ہوئے گھوم رہے تھے۔

بچے نے یہ منظر دیکھ کر اپنے والد سے کہا۔

ابّو جان! کتنے اچھے اچھے خوبصورت لباس پہنے ہوئے لوگ چل پھر رہے ہیں۔

باپ نے بیٹے سے کہا، جانِ من یہ سب مُردے ہیں جنہوں نے اپنے جسم کپڑوں سے ڈھانک رکھے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کچھ مُردے قبروں کے اندر لیٹے ہوئے ہیں اور کچھ باہر پھر رہے ہیں۔ ان سب لوگوں سے زبردستی یہ لباس اُتروالیا جائے گا۔ اور کفن پہنا کر انہیں بھی باری باری قبروں میں دفن کر دیا جائے گا۔ پھر ان میں سے کوئی شخص کبھی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔ اور کبھی کسی کو نہیں بتا سکے گا کہ قبر میں اس کے ساتھ کیا گزر رہی ہے۔

آہ اے عاجز یہ مجھ پر قبر میں روشن ہوا
زندگی کا میرا ہر لمحہ کفن بردوش تھا

مُردے کی تعزیت مُردے مُردوں سے کرتے ہیں

اَلْعَجَبُ تَعْزِی الْاَمْوَاتُ الْاَمْوَاتَ اِلَی الْاَمْوَاتِ (کامل للمبرد)

تعجب ہے کہ مُردے مُردوں کی تعزیت مُردوں سے کرتے ہیں۔

یہ کس قدر عجیب اور کس درجہ حسرتناک بات ہے۔ کہ میّت کی تعزیت کے لیے جو لوگ اہلِ میّت کے گھر جاتے ہیں۔ اُن میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو میّت کے لواحقین کے پاس رسماً تعزیت کے لیے جاتے ہیں۔ ایک چلتے پھرتے کھاتے پیتے اپنے ہی عزیز اور دوست کا دنیا سے ہمیشہ کیلئے چلے جانے کا انہیں کوئی احساس نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنے متعلق نہیں سوچتے کہ یہ واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بھی ایک دن ہونے والا ہے۔ اسی طرح اکثر ایسا ہے کہ میت کے متعلقین اپنے عزیز کی موت پر روتے دھوتے تو ہیں۔ مگر وہ یہ فکر نہیں کرتے کہ جس طرح ہمارا یہ عزیز ہم سب کو داغِ مفارقت دے گیا۔ ہم سب سے اچانک ہمیشہ کے لیے جُدا ہو گیا ہم اب کبھی اس کی صورت تک نہیں دیکھ سکیں گے اور ہم اب اسے قبر کے گڑھے میں اتار کر اس پر مٹی ڈال کر۔ پھر کبھی اس کی کوئی بات تک نہیں سُن سکیں گے اسی طرح ایک روز یہی واقعہ ہمارے ساتھ پیش آنے والا ہے۔ فکرِ دنیا نے فکرِ آخرت پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ میت سامنے پڑی ہوتی ہے ہم اس منظر کو چشمِ عبرت سے نہیں دیکھتے۔ اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ ہم جس مُردے کی تعزیت کے لیے جا رہے ہیں۔ اُن کے لواحقین بھی عنقریب مُردوں کی صفوں میں شامل ہونے والے ہیں اور ہم بھی

؎ عجیب منظر ہے ایک پل میں کروڑوں انسان مر رہے ہیں
اور ایک مُردے کی تعزیت ہے جو مُردے مُردوں سے کر رہے ہیں (عاجز)

اے ساکنانِ شہرِ خموشاں تم اور ہم دراصل ایک ہی ہیں۔ (ربیع بن خثیمؒ)
بہت سے عاجز آگے جا چکے ہیں
کنارے قبر کے تُو بھی کھڑا ہے (جام طہور)

عَنْ عِيسَى بْنِ فَرُّوخَ قَالَ كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَجَدَ غَفْلَةَ النَّاسِ خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ فَجَوَّلَ فِي الْمَقَابِرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ كُنْتُمْ وَكُنَّا فَإِذَا أَصْبَحَ كَأَنَّهُ نُشِرَ مِنْ أَهْلِ

عیسیٰ بن فروخ سے روایت ہے کہ جب رات کو لوگ غفلت کی نیند سو جاتے تو حضرت ربیع بن خثیم قبرستان میں چلے جاتے وہاں گھومتے اور اہلِ قبور کو مخاطب ہو کر کہتے:۔ اے اہلِ قبور! تم اور ہم سب قبروں والے ہیں پھر جب صبح ہوتی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القبور (کتاب الزھد للامام احمد بن حنبل ص ۳۳۳) تو اُن کی حالت دیکھ کر ایسے معلوم ہوتا کہ وہ ابھی قبر سے زندہ ہو کر آئے ہیں۔

جن لوگوں کا قرآن وحدیث پر ایمان ہے اور قبر کے عذاب پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ منظر قبر کے تصور سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اور زندگی بھر نیک اعمال کی بجا آوری میں منہمک رہتے ہیں۔ اور منکر نکیر کے سوالات و جوابات کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں۔

اجل ہے، قبر ہے، محشر ہے، رنج ہے، غم ہے — یہ مرحلے ہیں وہ جن سے کہیں فرار نہیں
لگا دے جان کی بازی حصولِ عقبیٰ میں — یہ چند روز کی فرصت بڑی غنیمت ہے

حضرت ابو نصر المصاب المدنی

اپنا ساتھی اسے بناؤ جو قبر میں تمہارا ساتھی ہو

اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُھَا شَفَاعَۃٌ (البقرہ ۱۲۳) اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَاتَ صَحِبَہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَاِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ رَجَعَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَبَقِیَ عَمَلُہٗ فَاخْتَارُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مَا یُؤْنِسُکُمْ فِیْ قُبُوْرِکُمْ

اے لوگو! اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی انسان کسی انسان کے کام نہ آئے گا۔ نہ اس کی طرف سے معاوضہ قبول کیا جائیگا اور نہ اسے سفارش نفع پہنچا سکے گی جب بندہ مرجاتا ہے تو اس کے تین ساتھی ہوتے ہیں اُس کے اقرباء۔ اس کا مال اور اس کا عمل جب اُسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے تو اُس کے اقرباء اور اس کا مال واپس لوٹ جاتا ہے۔ اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے جو کہ اس کی قبر میں اسکے ساتھ جاتا ہے پس تو اپنے لیے اُسے اختیار کرو جو کہ تمہاری قبروں میں تمہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَحِمَكُمُ اللّٰهُ (صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص۱۰۱) ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

اس قسم کا حکیمانہ اور ناصحانہ کلام کرنے والے لوگ پاگل کہاں ہو سکتے ہیں؟ ایسے لوگ عوام میں دیوانے مشہور ہوں تو ہوں۔ مگر حقیقت میں وہ عاقل اور فرزانے ہیں جنہیں قبر و قیامت کی خود بھی فکر ہے اور عوام میں ایسی ایمان افروز فکر کو بیدار کرتے ہیں۔ دراصل قبر و قیامت کی فکر اور اس کے لیے تیاری ہی عقلمندی کا نشان ہے۔ یہ مراحل ہر لمحہ انسان کے قریب آرہے ہیں اور بہر صورت ہر انسان نے انہیں طے کرنا ہے۔ کوئی بھی انسان اس سے گریز پا نہیں ہو سکتا۔

جو فکرِ آخرت میں مضطرب رہتا ہو اے عاجزؔ
وہ دیوانہ تو کہلاتا ہے دیوانہ نہیں ہوتا

قبرستان میں مُردوں کے کاسہ ہائے سر

مدینہ منورہ کے قبرستان میں ایک جوان عورت کیا دیکھتی ہے؟ اور دیکھ کر چیختی ہوئی گھر لوٹتی ہے:۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُنَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْهَقُ فَدَخَلَتِ الْمَقَابِرَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا هِيَ بِجُمْجُمَةٍ قَدْ بَدَتْ، فَصَرَخَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ مُنِيْبَةً فَدَخَلَ عَلَيْهَا نِسَاءُهَا فَقُلْنَ مَا

حضرت ابراہیم بن عبداللہ مدینی کہتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک جوان عورت مدینہ میں رہتی تھی۔ ایک دن وہ قبرستان میں داخل ہوئی، کیا دیکھتی ہے کہ ایک کھوپڑی پڑی ہے وہ یہ دیکھ کر چیخنے لگی اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتی ہوئی واپس آئی۔ تو اس عورت کی قریبی رشتہ دار عورتیں اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا ، فَقَالَتْ ـ
بَكَى قَدِيْمًا لِذِكْرِ الْمَوْتِ نَمَا
وَكُنْتُ حَائِرَةً جَوْفَ الْقُبُوْرِ
ثُمَّ قَالَتْ اُخْرُجْنَ عَنِّيْ
فَلَا تَأْتِيْنِيْ مِنْكُنَّ
اِمْرَأَةٌ تَرْغَبُ عَنْ
خِدْمَةِ اللّٰهِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ
عَلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ حَتّٰى
مَاتَتْ عَلٰى ذٰلِكَ
(صفوۃ الصفوۃ جلد ۲ ص ۲۰۴)

پاس جمع ہوگئیں اور کہنے لگیں کیا بات ہے؟ اس عورت نے جواب دیا۔ کہ میں نے قبروں کے درمیان جب کھوپریاں دیکھیں۔ تو میرا دل موت کی یاد سے رونے لگا۔ اس کے بعد اس عورت نے دوسری عورتوں سے کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی ایسی عورت نہ آئے۔ جو اللہ کی اطاعت کا شوق نہ رکھتی ہو، چنانچہ یہ عورت اللہ کی عبادت میں ہمہ تن مصروف ہوگئی اور اسی حالت میں فوت ہوگئی۔

ایک ہم بھی ہیں، کہ قبرستان میں اپنے عزیز کو دفن کرتے ہوئے بھی اس ہولناک منظر کو دل کی بصیرت سے نہیں دیکھتے اور اس کے بعد بدستور مشاغلِ دنیا میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ بھول جاتے ہیں کون مرا کسے دفن کیا،

سوتا تھا جو کمخواب کے بستر پہ ہمیشہ
نعش اس کی پسِ مرگ تہِ خاک پڑی ہے (حجام طہور)

انسان کے تین دوست

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے تین دوست ہیں۔ اُن میں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَلَهٗ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءَ فَاَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُوْلُ مَا اَنْفَقْتَ فَلَكَ وَمَا اَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ فَذٰلِكَ مَالُهٗ وَاَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ فَاِذَا اَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ فَذٰلِكَ اَهْلُهٗ۔ وَاَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَ حَيْثُ خَرَجْتَ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَاَهْوَنُ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ

دوست کہتا ہے جو تو نے (راہ خدا میں) خرچ کر دیا وہ تیرا ہے اور جو تیرے قبضے میں ہے وہ تیرا نہیں، یہ اُس کا (دوست) اُس کا مال ہے اور ایک اُس کا دوست اسے کہتا ہے۔ کہ میں تیرا ساتھ دوں گا۔ مگر جب تُو بادشاہ کے دروازے پر جائیگا (یعنی لحد میں اترے گا) تو میں تیرا ساتھ چھوڑ دوں گا۔ یہ اُس کے اعزہ اقربا ہیں۔ اور تیسرا اس کا دوست (اُس کا عمل ہے) جو اسے کہتا ہے کہ جب تُو قبر میں داخل ہو گا اور قبر سے اٹھے گا تو میں تیرے ہمراہ ہوں گا — وہ میت کہتی ہے تُو ان تینوں میں میرا سچا دوست ہے۔

(کنز۔ ج ۱۵ ص ۶۹۱)

انسان کے حقیقی خیر خواہ اور اُس سے بے لوث محبّت کرنے والے اس کے والدین ہوتے ہیں۔ اُن میں سے بھی کوئی ایک اُس کی قبر میں داخل نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن میں سے کسی کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ اس کے لختِ جگر کے ساتھ قبر میں کیا پیش آرہا ہے۔ اگر اسے وہاں عذاب ہو رہا ہو۔ تو وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، اگر ماں باپ اپنے پیارے بچے کی قبر میں کچھ بھی اعانت نہیں کر سکتے تو دوسرا کون ہے جو ایسی جرأت کرے؟ لہٰذا ہر انسان کو نیک اعمال کے ساتھ اپنی مدد آپ کرنی چاہیئے۔ اور زندگی میں کوئی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ جو قبر میں بُرے ساتھی کی صورت میں اس کے ساتھ لپٹے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس منہ سے وہ آسائشِ عقبیٰ کا ہے طالب دنیا میں جو اس کے لیے کوشاں نہیں ہوتا
ہیں سامنے جس کے رہِ منزل کے تقاضے
عاجز وہ کبھی بے سر و ساماں نہیں ہوتا (جامِ طہور)

انکارِ آخرت

پسِ پردۂ موت اگر عذاب و ثواب، کلفت و راحت حکایات و افسانے ہی ہیں، اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں تو اس گلشنِ عالم کی بہارِ خوشگوار سے قلب و جگر کو زیادہ سے زیادہ راحت نہ پہنچانا بیشک حماقت ہے۔ جزاء کی امید اور سزا کے خوف سے خالی دل، دنیا کی محبت سے کیوں نہ لبریز ہوگا؟ ایسا شخص دنیا کی ادنیٰ سی ادنیٰ منفعت کو بہت بڑی چیز سمجھے گا۔ اور جس کے ذریعہ سے اسے منفعت حاصل ہوگی اس کی قدر و منزلت اس کے دل میں بہت ہوگی۔

آخرت سے انکار اور دنیا کی محبت و عظمت کا میلان ایک خاص طرزِ فکر عطا کرتی ہے۔ ایسا شخص ہر اس شے سے مرعوب ہو کر اس کی طرف مائل ہوتا ہے جس کے متعلق اسے یہ وہم بھی ہو جائے کہ وہ اسے دنیا میں باقی رکھ سکتی ہے اور نفع یا ضرر پہنچا سکتی ہے۔ بعض اوقات تو اس وہم کی بنیاد محض کسی اتفاق پر ہوتی ہے۔ اگر اس شئے سے کسی غیر معمولی طاقت و قوت کا اظہار ہو رہا ہے اور انفس اسے اپنی عقل کی گرفت میں نہ لا سکا تو نتیجہ عبادت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہی جذبۂ قدر شناسی وہی میلانِ احسان مندی و شکر گزاری جو فی نفسہ قابلِ مذمت نہ تھے، اب حدود سے گزر کر نہایت مکروہ صورت اختیار کر لیتے ہیں، اور انسان کو شرک میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

انکارِ آخرت اور حیات بعد الممات سے مایوسی کے باوجود بقاءِ دوام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش آدمی کے دل سے نہیں نکلتی۔ فطرتِ نفس اس میلان کو ناسازگار حالات میں بھی زندہ رکھتی ہے۔ مگر منکرِ آخرت پر اس کا اثر اس طرح ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ان اشیاءِ کائنات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ جن کے متعلق اسے بقاءِ دوام کا اعتقاد ہو، تاکہ ان سے ربط پیدا کر کے خود باقی رہ سکے، آفتاب، ماہتاب، زمین آسمان، نور اور ظلمت وغیرہ کو سطحی نظریں دائمی و ابدی سمجھتی ہیں، دیکھو! اُن کی پرستش میں کتنے مشرک مبتلا ہیں؟ زمانہ ایک وہمی شے ہے مگر حیرت ہے کہ اس کے پرستاروں میں اچھے اچھے عالم و عاقل شامل ہیں۔ وطن پرستی اور قوم پرستی اسی قسم کے اشراک کی نئی شکلیں ہیں۔ یہ سب اقسامِ اشراک درحقیقت ایک لفظ دنیا پرستی کے ماتحت آجاتے ہیں۔ اور انسان کو صرف انکارِ آخرت اس وادیٔ پرخار میں سرگرداں رکھتا ہے،

قرآن حکیم نے اس اشراک کے سبب پر بھی خاصی روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کا علاج اقرارِ آخرت کو قرار دیا ہے، آیتِ ذیل بطورِ نمونہ منقول ہے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِيْنَ	تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ پس جو
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ	لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے
مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۔	دل (اس حقیقت کے) منکر ہیں اور
(النحل ۲۲)	وہ تکبر کرتے ہیں۔

یہ نکتہ بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ انکارِ آخرت کا اثر بصورتِ شرک ظاہر ہونا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ایمان بالآخرۃ کا تقاضا توحید ہے۔ یقینِ آخرت کی قوت میں اضافہ تکمیلِ توحید کا ضامن ہے، اور اس کے برعکس اوّل الذکر کا ضعف عقیدۂ توحید میں کمزوری کا سبب یا دوسرے الفاظ میں شرک میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھا دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) یہ دنیا جس میں ہم اپنی زندگی گزار رہے ہیں، اور جس کو اپنی آنکھوں، کانوں یا دوسرے حواس سے محسوس کرتے ہیں، جس طرح یہ واقعی ایک حقیقت ہے، اسی طرح آخرت بھی جس کی اطلاع اللہ کے سب پیغمبروں نے دی ہے، وہ بھی ایک قطعی اور یقینی حقیقت ہے۔ اور اپنی اس زندگی کے اس دور میں ہمارا اس کو دیکھنا اور نہ محسوس کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ میں ہم اس دنیا کو نہیں دیکھتے تھے، اور نہیں محسوس کر سکتے تھے، پھر جس طرح ہم نے یہاں آکر اس دنیا کو دیکھ لیا اور زمین و آسمان کی ہزارہا اشیا یہاں ہمارے مشاہدے میں آگئیں جن کا ہم ماں کے پیٹ میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

اسی طرح مرنے کے بعد عالم آخرت میں پہنچ کر جنت و دوزخ کو اور اس عالم کی اُن تمام چیزوں کو دیکھ لیں گے اور پالیں گے جن کی اطلاع اللہ کے پیغمبروں اور اللہ کی کتابوں نے دی ہے۔

الغرض ہماری یہ دنیا جس طرح ایک حقیقی عالم ہے اسی طرح آخرت بھی مرنے کے بعد سامنے آجانے والا ایک حقیقی اور بالکل واقعی عالم ہے ——— ہمارا اس پر ایمان ہے اور نقل و عقل کی روشنی میں ہمیں اس کے بارے میں الحمدللہ پورا وثوق اور اطمینان ہے،

(۲) پھر دنیا کے بارے میں ہمیں یقین ہے کہ یہ اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ بہ خلاف عالم آخرت کے کہ وہ غیر فانی اور جاودانی ہے۔ اور وہاں پہنچنے کے بعد انسان بھی غیر فانی بنا دیا جائے گا یعنی اس کو کبھی نہ ختم ہونے والی دوامی زندگی عطا فرما دی جائے گی۔ اسی طرح وہاں اللہ کے نیک اور خوش نصیب بندوں کو جو نعمتیں عطا ہوں گی ان کا سلسلہ بھی ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور کبھی منقطع نہ ہوگا۔ اسی کو قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ (ھود ۱۰۸) — وہ عطاءِ خداوندی جس کا سلسلہ کبھی بھی منقطع نہ ہوگا۔

اور اسی طرح جن شقی القلب افراد کی بغاوت، سرکشی، کفر و استکبار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اُن پر ہوگا، اُن کی تکلیف اور عذاب کا سلسلہ بھی کبھی ختم نہ ہوگا جیسا کہ اہلِ جہنم کے بارے میں جا بجا فرمایا گیا ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا (الانعام ۱۲۸) — وہ ہمیشہ اسی جہنم میں پڑے رہیں گے۔

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ (البقرہ ۱۶۷) — وہ دوزخی کبھی بھی دوزخ سے نکل نہ سکیں گے۔

وَلَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا (فاطر ۳۶) — اور دوزخیوں کو موت بھی نہ آئے گی کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ جائیں، اور اُن کے عذاب میں کبھی تخفیف بھی نہ کی جائے گی۔

دنیا کی نعمتوں اور لذتوں کے مقابلہ میں آخرت کی لذتیں اور نعمتیں بے انتہا افضل ہیں۔ بلکہ اصلی لذتیں اور نعمتیں آخرت ہی کی ہیں۔ اور دنیا کی چیزوں کو اُن سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ اسی طرح دنیا کی سخت سے سخت تکلیف اور بڑے سے بڑے دُکھ کو دوزخ کے ہلکے سے ہلکے درجہ کے عذاب سے بھی کوئی نسبت نہیں۔

ظاہر ہے کہ اِن سب باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی فکر و عمل صرف آخرت ہی کے لیے ہو، اور دنیا سے اس کا تعلق صرف ناگزیر ضرورت تک ہو،

(۳) لیکن انسان کا عام حال یہ ہے، کہ دنیا چونکہ ہر وقت اُس کے سامنے ہے، اور آخرت سراسر غیب اور آنکھوں سے اوجھل ہے، اس لیے اکثر و بیشتر ان حقیقتوں کے ماننے والوں پر بھی دنیا ہی کی فکر و طلب غالب رہتی ہے، گویا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی ایک طرح کی فطری کمزوری ہے۔

اُس کا حال اس معاملہ میں بالکل اُن چھوٹے بچوں کا سا ہے جن کو بچپن میں اپنے کھیل کھلونوں سے دلچسپی ہوتی ہے، اور مستقبل کی زندگی کو خوشگوار اور شاندار بنانے والے تعلیمی اور تربیتی مشاغل ان کے لیے سب چیزوں سے زیادہ غیر دلچسپ بلکہ انتہائی شاق گذرتے ہیں، جن کے شفیق ماں باپ ان کو سمجھا بجھا کر اُن اچھے کاموں کی طرف راغب کرتے رہتے ہیں جن میں محو ہو کر وہ کامیاب انسان بن سکتے ہیں اور عزت و عافیت کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں،

(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے پیغمبروں اور اُس کی نازل کی ہوئی کتابوں کے ذریعہ ہمیشہ انسانوں کی اس غلطی اور کمزوری کی اصلاح کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ اور آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کا جو درجہ ہے اور دنیا کے مقابلہ میں آخرت کا جو مقام ہے وہ واضح کیا جاتا رہا ہے۔ مگر انسانوں سے اس بارہ میں غالباً ہمیشہ طفلانہ غلطی ہوتی رہی ہے۔

مکافاتِ عمل کا متفقہ عقیدہ

ادیانِ عالم کا متفق علیہ ایک عقیدہ ہے کہ انسان کی زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی، اس کے بعد بھی ایک زندگی ہے، اور اس زندگی میں جیسے کچھ اعمال ہوں گے، ویسے ہی نتائج دوسری زندگی میں پیش آئیں گے، قرآن حکیم میں بھی ایمان باللہ اصل الاصول ہے البتہ اس نے جو تعبیر اختیار کی ہے۔ وہ پیروکارانِ مذہب کے عام تصور سے مختلف ہے، وہ اس گوشہ کو کائناتِ ہستی کے عالمگیر قوانینِ خلقت سے الگ نہیں قرار دیتا، بلکہ اسی کے ماتحت لاتا ہے، وہ کہتا ہے جس طرح دنیا میں ہر شے کے اثرات اور ہر حادثے کے نتائج ہیں ٹھیک اسی طرح انسانی اعمال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی خواص و نتائج ہیں، اور یہاں مادّیات کی طرح معنویات کے قوانین بھی کام کر رہے ہیں، پس اچھے عمل کا نتیجہ اچھا اور بُرے عمل کا نتیجہ بُرا ہوگا، یہ اچھے بُرے نتائج کس شکل میں پیش آئیں گے؟ قرآن کہتا ہے اصحابِ نیک اعمال اصحابِ جنّت ہیں اور اصحابِ بداعمال اصحابِ دوزخ ہیں، ان کے لیے دوزخ کی بدحالیاں ہوں گی اور آخرت کی نعمتوں سے محرومی، پھر دونوں طرح کی زندگیوں کے احوال و واردات ہیں جنہیں جابجا مختلف اسلوبوں میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟

اس بارے میں ہم اپنی عقل سے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ عالمِ آخرت ہمارے فہم و شعور ہمارے ادراک کی سرحد سے باہر ہے، جس مقام کا ہم ادراک نہیں رکھتے جس عالم کے حالات کا ہمیں علم نہیں، وہاں کے حالات کی نسبت حکم کیسے لگائیں، اگر لگائیں تو یہ ظن و گمان ہوگا اور ظن سے یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔

لیکن پھر اس پر یقین ہم کیوں کریں؟

اس لیے ہم وجدانی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ سرحدِ محسوسات سے ماوراء بھی ایک حقیقت موجود ہے۔ اور اگر اس حقیقت سے انکار کر دیں تو کائناتِ ہستی کے مسئلہ کا کوئی حل باقی نہیں رہتا اور خود ہماری عقل کہتی ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے، ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اللہ کی ہستی اور آخرت کی زندگی کا مبداء تسلیم نہیں کیا جاتا تو مسئلہ ہستی کے سارے سوالات حل ہو جاتے ہیں، لیکن جونہی یہ مرکزی نقطہ تسلیم کر لیا جاتا ہے معاً سارے سوالات حل ہو جاتے ہیں، اور جہالت کی تاریکی کی جگہ عرفان و بصیرت کی روشنی ہر طرف نمایاں ہو جاتی ہے۔ پس ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ نقطہ بناوٹی نہیں ہے حقیقی ہے،

البتہ ایک بات بالکل واضح ہے جب ہم عالمِ آخرت کے احوال و واردات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنتے ہیں کہ جہنم میں آگ ہوگی اور بہشت سے مقصود باغ ہے۔ تو ہمارے سامنے آگ کی وہی شکل آجاتی ہے۔ ہم جس کا شب و روز مشاہدہ اپنی عملی زندگی میں کرتے ہیں اور باغ کا تصور بھی ہمارے سامنے وہی آتا ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ عالمِ آخرت کی آگ اس دنیا کی آگ کی طرح نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہاں کے باغ ہمارے لگائے ہوئے باغوں کی طرح ہوں گے۔ سورۂ سجدہ کی آیت ۱۷ میں ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ ۱۷)

کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کی نیک عملیوں کی جزا میں نگاہ کا کیسا سرور پردۂ غیب میں پوشیدہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنت کی راحت و سرور کی حقیقت کا ہم اس دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام نے جنت کی حقیقت یہ بتلائی ہے:

لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ بِبَالِ أَحَدٍ بَشَرٍ (مسلم)

نہ اسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی کے دل پر اس کا خیال ہی گزرا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جنت کی نعمتیں دنیا سے کوئی مشابہت نہیں رکھتیں۔ بجز اس کے کہ نام میں مشارکت ہے۔ (ابن کثیر)

باقی رہی یہ بات کہ اگر عالمِ آخرت کے یہ معاملات دنیا کے معاملات کے مطابق نہیں ہوں گے تو پھر ان کی حقیقت کیسی ہوگی؟ تو اس بارے میں ہماری عقل و دانش قاصر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مادی زندگی کے احساسات و مفہومات کی زنجیروں میں ہم کچھ اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ ان سے آزاد ہو کر جمالِ حقیقی کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ پس اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ جو کچھ وحیِ آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ رسولوں کی زبانی ہمیں بتلا دیا گیا ہے۔ اس پر یقین کریں، اور جو کچھ نہیں پا سکتے اُس کی جستجو میں سرگردان نہ ہوں۔ کہ حقیقت کا سراغ نہیں ملے گا۔ البتہ نئے نئے وہموں اور وسوسوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

قرآن مجید نے اسی لیے مطالبِ وحی کی دو قسمیں ٹھہرا دی ہیں۔ محکمات اور متشابہات، متشابہات کی نسبت فرمایا ہے، کہ اس کی حقیقت انسان نہیں پا سکتا۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ (آل عمران ۷) کوئی اس کا صحیح مطلب نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے۔

یہ اور اس قسم کے تمام معاملات جو عالمِ غیب سے تعلق رکھتے ہیں یعنی ماوراء محسوسات ہیں متشابہات کی قسم میں داخل ہیں، اور قرآن کہتا ہے جو علم میں کامل ہیں وہ ان کے تجسس میں نہیں پڑتے، بلکہ کہتے ہیں:

آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔ (آل عمران ۷)

ہم ایمان لے آئے اس پر وہ سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

دُنیا، برزخ، آخرت

انسان کا تعلق از منۂ ثلاثہ سے ہے دُنیا، برزخ اور آخرت ہر زمانے ہر دور کے لیے مخصوص احکام ہیں۔ حق تعالیٰ نے انسان کو جسم اور رُوح سے مرکب فرمایا ہے۔ دنیا کے احکام اجسام پر جاری ہیں۔ اور روحیں اُن کے تابع ہیں اسی لیے احکام شرعیہ اقوال و افعال پر مرتب ہوتے ہیں۔ دل کے خیالات پر نہیں، اور برزخ کے احکام روحوں پر جاری ہوتے ہیں اور جسم ان کے تابع ہوتے ہیں۔ غور کرو جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی احکام میں روحیں اجسام کے تابع ہیں۔ اور اجسام کی راحت و تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیوں کہ ان کے اسباب کا تعلق براہ راست اجسام ہی سے ہے، اور بواسطہ اجسام کے روحیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح برزخ میں راحت و تکلیف کا تعلق براہِ راحت روحوں سے ہوتا ہے۔ اور بواسطہ ارواح کے اجسام سے ہوتا ہے۔ دنیا میں اجسام ظاہر ہیں، اور ارواح پوشیدہ، گویا بدن روحوں کی قبریں ہیں۔ اور برزخ میں روحیں ظاہر ہیں۔ اور اجسام اپنی اپنی قبروں میں پوشیدہ اور گم ہیں۔ لہٰذا احکام برزخ براہِ راست روحوں پر جاری ہوتے ہیں۔ اور اُن کے واسطے سے اجسام بھی متاثر ہوتے ہیں۔

عالم برزخ سے بھی زیادہ حیرت انگیز واقعات

رحمت عالمؐ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام انسانی صورت میں آکر آپ سے گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ اور آپ اُن کی باتیں سُن لیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات نہ انہیں دیکھتے اور نہ ان کی باتیں سنتے تھے۔ یہی حال تمام انبیاء کرام کا تھا۔ کبھی آپ کے پاس گھنٹی کی جھنکار کی طرح وحی آتی تھی، جسے آپ کے سوا کوئی نہیں سنتا تھا، اسی طرح جن ہمارے درمیان بلند آواز سے بات چیت کرتے ہیں، مگر اُن کی آواز نہیں سنتے، حق تعالیٰ نے انسان سے بہت سے دنیوی حوادث چھپا رکھے ہیں۔ حضرت جبریلؑ رحمت عالمؐ کو قرآن پڑھاتے تھے، حالانکہ حاضرین اسے نہیں سنتے تھے، بہر حال جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے، اور اس کی ہمہ گیر قدرت پر یقین ہے۔ وہ ایسے حوادث کا کس طرح انکار کر سکتا ہے جنہیں حق تعالیٰ نے اپنی حکمت و رحمت کی بنا پر اپنی مخلوق کی آنکھوں سے چھپا رکھا ہے، کیوں کہ اُن میں ان کے دیکھنے اور سننے کی قوت نہیں، انسان کی بصارت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماعت عذاب وثوابِ قبر کے مشاہدے کی طاقت نہیں رکھتی۔

برزخ کے واقعات کا قیاس مشاہدات پر کرنا غلط ہے

قیاس مشاہدات پر کرنا سراسر جہالت وگمراہی ہے۔ سید کونین کی تکذیب اور رب العزت کی ہمہ گیر قدرت کا انکار صریح ظلم ہے۔ انسان دنیا میں دنیوی چیزوں ہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو انہیں چیزوں کا مشاہدہ کرایا ہے جو دُنیا میں اس کی نگاہوں کے سامنے موجود ہیں، اور آخرت کے واقعات پر پردہ ڈال رکھا ہے تاکہ ایمان و اقرار انسان کے لیے سعادت کا سبب بن جائے، پھر جب یہ پردہ اٹھا دیا جائے گا، تو انسان خود بخود تمام باتوں کا مشاہدہ کرے گا،

آئے گی اجل جس دم اُٹھ جائیں گے سب پردے
دیکھیں گی وہ آنکھیں جو کانوں نے سُنا ہوگا (بہار طہور)

فرشتے رکھی ہوئی لاش سے بھی سوال کر سکتے ہیں ٹکی ہوئی یا ڈوبی ہوئی، یا جلی ہوئی جلنے کے بعد اس کی راکھ ہوا میں بکھری ہوئی، یا اور کسی قسم کی لاش میں رُوح کا لوٹایا جانا محال نہیں، اگر جنازہ رکھا ہُوا بھی ہو اور اسے قبر میں دفن نہ کیا جائے۔ تو یہ غیر ممکن نہیں کہ فرشتے آکر اس سے سوال کریں۔ اور انہیں کوئی نہ دیکھے، اور وہ انہیں جواب دے اور اسے کوئی نہ سُنے۔ اور فرشتے اُس مردے کو ماریں مگر کسی کو اس کا علم نہ ہو، دیکھئے دو آدمی ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ ایک سو جاتا ہے اور ایک بیدار ہے۔ سونے والا خواب میں تکلیف میں مبتلا ہے اور اسے مارا جا رہا ہے۔ اور اسے درد بھی محسوس ہو رہا ہے، لیکن جاگنے والا اس کے ان تمام حالات سے بے خبر ہے۔ حالانکہ ضرب وتکلیف کا اثر روح سے بدن میں بھی سرایت کر گیا ہے کتنی بڑی جہالت وحماقت کی بات ہے کہ قبروں اور پتھروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چیر کر فرشتوں کا پار جانا عقل سے بعید سمجھا ئے، جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج کی شعاعیں موٹے دبیز شیشے سے پار ہو جاتی ہیں۔ اور ہماری اپنی نظر شیشے سے پار سب کچھ دیکھتی ہے۔ حالانکہ درمیان میں شیشہ حائل ہے۔ جبکہ آفتاب کی کرنیں اور ہماری نگاہیں شیشے سے پار گزر سکتی ہیں۔ تو فرشتوں کے لیے بھی پتھر کی چٹانوں اور مٹی کے ڈھیر سے گزر جانا خلافِ عقل اور محال نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے یہ چیزیں ایسی ہی بنائی ہیں جس طرح پرندوں کے لیے ہوا ہے ان چیزوں کے ارواحِ کثیفہ کے لیے حجاب ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ارواحِ لطیفہ کے لیے بھی حجاب ہوں، یہ بھی محال نہیں کہ لٹکی ہوئی یا ڈوبی ہوئی یا جلی ہوئی یا کسی قسم کی لاش میں رُوح لوٹائی جائے جس کا ہمیں شعور نہ ہو، کیونکہ لوٹائے جانے کی یہ ایک اور قسم ہے وہ نہیں ہے جس سے ہم آشنا ہیں، دیکھئے بے ہوش آدمی سکتے کا مریض، اور مبہوت وغیرہ تندہ ہوتے ہیں اور اُن کی روحیں اُن کے جسموں میں ہوتی ہیں، لیکن ہمیں اُن کی حیات کا شعور نہیں ہوتا جس لاش کے اجزاء الگ الگ ہو کر منتشر ہو کر گم ہو گئے ہوں، اس ذات سے جس کی قدرت ہمہ گیر ہے یہ بعید نہیں کہ وہ ان ذرات سے رُوح کا اتصال کر دے، اگرچہ ایک مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں،

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ کر دیا

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی روحیں کامل طور پر اجسام میں لوٹا کر اپنے بندوں کو مشاہدہ کرا دیا ہے۔ اور وہ زندہ ہو کر باتیں کرنے لگے، کھانے پینے لگے، شادی، بیاہ کئے۔ اور اولاد ہوئی، فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا کیا تجھے خبر نہیں اُن لوگوں کی جو اپنے گھروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (البقرہ ۲۴۳)

سے نکل کھڑے ہوئے موت کے خوف سے اور وہ ہزاروں ہی تھے، اللہ نے اُن سے کہا مر جاؤ، (وہ مر گئے) اس کے بعد اللہ نے انہیں پھر زندہ کر دیا۔ [1]

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

یا پھر اس شخص کے حال پر نظر کی جو ایک بستی سے گزرا تھا اس حال میں کہ وہ بستی اپنی چھتوں سمیت گری ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ان مردہ بستی والوں کو کس طرح دوبارہ زندہ کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ

---

[1] کسی قدیم قوم کا ذکر ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں وبا یا جہاد سے جی چراتے ہوئے یا کسی اور خوف سے جان بچانے کی غرض سے گھروں سے نکل گئے۔ لیکن اُن کی یہ تدبیریں کام نہ آئیں۔ اُلٹے موت کا شکار ہو کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مشاہدہ کرا دیا کہ موت و زندگی کا سررشتہ کسی اور ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا۔ (ماجدی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یہ لوگ تعداد میں چار ہزار تھے۔ دوسری روایات میں چالیس ہزار تک آیا ہے۔ یہ لوگ طاعون کے سبب اپنا شہر چھوڑ کر ایک دوسری بستی میں جب پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر موت نازل کر دی، ایک نبی کا وہاں سے گزر ہوا۔ اُن کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا۔ اس گزرنے والے نبی کا نام حزقیل علیہ السلام تھا۔

(ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۚ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرہ ۲۵۹)

نے اُس شخص کو سو سال تک مُردہ رکھا پھر اسے زندہ کر دیا۔ پھر اُس سے پوچھا کہ تُو کتنی مدت تک اس حالت میں رہا؟ وہ کہنے لگا میں اس حالت میں دن بھر یا دن کا کچھ حصہ رہا۔ فرمایا۔ نہیں بلکہ تو سو سال کی مدت تک رہا۔ اپنے کھانے اور پینے کی طرف تو دیکھ کہ اب تک وہ سڑا گلا نہیں اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ اور یہ اس لیے کہ ہم تجھے ایک نشان لوگوں کے لیے بنائیں۔ اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کس طرح ترتیب دیتے ہیں۔ اور پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں، پھر جب اُس پر یہ سب روشن ہو گیا تو اُس نے کہا میں یقین رکھتا ہوں، کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے[1]

---

[1] یہ گزرنے والے مشہور قول کے مطابق حضرت عزیر علیہ السلام تھے، جو کہ سلسلۂ اسرائیلی کے ایک مشہور پیغمبر گزرے ہیں۔ اُن کا زمانہ پانچویں صدی قبل مسیح تھا۔ ۵۰۰ ق م میں ڈیڑھ ہزار یہود کو اُن کی قید اور جلاوطنی سے چھڑا کر فلسطین لائے، یہ بستی کونسی تھی نام مختلف شہروں کے لیے گئے ہیں لیکن اکثریت اسطرف گئی ہے کہ یہ بستی یروشلم یا بیت المقدس تھی۔ یہ شہر بُخت نصر تاجدار بابل کے ہاتھوں ۵۸۶ ق م پوری طرح تاخت و تاراج ہو چکا تھا۔ بظاہر یہ واقعہ اسی شہر سے متعلق اس کی تباہی کے بعد قریب ہی کے زمانے کا ہے۔ (ماجدی) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اصحابِ کہف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کا واقعہ ہے۔ پھر جب کہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد دوبارہ رُوح پھونک کر انہیں زندہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) بخت نصر نے جب اسے پیوند زمیں کیا، یہاں کے باشندوں کو تہہ تیغ کیا، مکانات منہدم کر دیئے، اس کے بعد یہ بزرگ یہاں سے گزرے۔ انہوں نے دیکھا کہ ساری بستی تہ و بالا ہوئی پڑی ہے نہ مکان ہیں نہ مکین، وہاں ٹھہر کر سوچنے لگے کہ بھلا ایسا بڑا پُر رونق شہر جو اس طرح برباد ہوا ہے۔ دوبارہ کس طرح آباد ہوگا؟ - اللہ تعالیٰ نے خود انہیں موت کی نیند سلا دیا اور یہ اسی مردہ حالت میں رہے۔ کہ ستر (۷۰) سال کے بعد بیت المقدس پھر آباد ہو گیا، بھاگے ہوئے (جلاوطن) بنی اسرائیل بھی پھر آپہنچے، اور شہر کھیا کھچ بھر گیا وہی پہلی سی رونق اور چہل پہل ہو گئی، اب ستّو سال کامل کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کیا، اور سب سے پہلے رُوح آنکھوں میں آئی تاکہ اپنا دوبارہ زندہ ہونا خود دیکھ سکیں، جب تمام بدن میں روح پھونک دی گئی، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے ذریعے دریافت فرمایا کہ کتنی مدت تک تم مُردہ رہے؟ جس کے جواب میں حضرت عزیر علیہ السلام نے کہا کہ ابھی تو ایک دن پورا نہیں ہوا وجہ یہ ہوئی کہ اُن کی رُوح صبح کے وقت نکلی تھی جب زندہ ہوئے تو شام کا وقت تھا، اور خیال کیا یہ وہی دن ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ستّو سال تک مُردہ رہے، اب ہماری قدرت دیکھو تمہارا زادِ راہ جو کہ انگور، انجیر، اور عصیر (پھلوں کا رس) تھا خراب نہیں ہوا۔ بلکہ ہر چیز اپنی اصلی حالت میں ہے۔ اور یہ تمہاری سواری کا گدھا جس کی بوسیدہ ہڈیاں تمہارے سامنے پڑی ہیں۔ ہم اسے تمہارے دیکھتے دیکھتے زندہ کر دیتے ہیں۔ ہم خود تمہاری ذات کو لوگوں کے لیے دلیل بنانے والے ہیں کہ انہیں قیامت کے دن اپنے دوبارہ جی اُٹھنے پر یقینِ کامل ہو جائے چنانچہ اُن کے دیکھتے ہوئے

[illegible] کے سو سال تک مُردہ پڑے ہوئے گدھے کی بوسیدہ ہڈیاں جوان کے دائیں بائیں بکھری پڑی [illegible] ساتھ پیوست ہونا شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ گدھے کا ڈھانچا مکمل قائم ہو گیا، جس پر گوشت مطلق نہ تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے گوشت اور پوست ہم پہنچا دیا، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، تو اُس کی حیران کُن قدرت سے یہ بات کب بعید ہے۔ کہ مرنے کے بعد اُن میں ایک قسم کی زندگی پیدا کر دے، اور اُن سے اُن کی ذمہ داریوں کے متعلق پُوچھ گچھ کرے، جواب طلب فرمائے، اور حسبِ اعمال اُنہیں عذاب و ثواب سے ہمکنار کرے۔

اُٹھ جائے اگر پردۂ احوالِ پسِ مرگ!
رونق ہو بیاباں میں گلستاں سے زیادہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) پھر فرشتے کو بھیجا جس نے اس کے نتھنے میں پھونک ماری اور وہ اللہ کے حکم سے اسی وقت زندہ ہو گیا۔ یہ تمام کیفیات حضرت عزیر علیہ السلام بچشمِ خود دیکھ رہے تھے۔ جب یہ ساری کیفیتیں بتجربۃً اور مشاہدۃً ظہور پذیر ہوئیں تو وہ جوشِ ایمانی کے ساتھ پکار اُٹھے کہ بیشک پروردگار ہر چیز پر قادرِ مطلق ہے۔ اور میرا ایمان و اعتقاد سوگنا اور بڑھ گیا۔ (ابنِ کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربنی اسرائیل کو اللہ تعالےٰ نے کوہ طور پر مار ڈالا پھر دوبارہ زندہ کر دیا۔

حیرت انگیز سچا واقعہ

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ

(الاعراف ۱۵۵)

اور موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر (۷۰) آدمیوں کو منتخب کیا تاکہ وہ اسکے ساتھ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر حاضر ہوں، جب اُن لوگوں کو ایک سخت زلزلے نے آپکڑا تو موسیٰؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار آپ چاہتے تو پہلے ہی انکو اور مجھے ہلاک کر سکتے تھے، کیا آپ اُس قصور میں جو ہم میں سے چند نادانوں نے کیا تھا ہم سب کو ہلاک کر دینگے، یہ تو بس آپکی ایک آزمائش تھی آپ اس سے جسکو چاہیں گمراہی میں ڈالدیں اور جسکو چاہیں ہدایت دیں، آپ ہی ہمارے کارساز ہیں، آپ ہمیں بخش دیں اور ہم پر رحم فرمائیں، آپ بہترین بخشنے والے ہیں"

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُس کی کتاب تورات لاکر بنی اسرائیل کو دی، تو وہ احمق کہنے لگے کہ ہمیں یہ کیسے یقین آئے کہ یہ اللہ تعالےٰ ہی کا کلام ہے ممکن ہے آپ اپنی طرف سے لکھ لائے ہوں، اُن کو اطمینان دلانے کے لئے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو حق تعالےٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا کہ اس قوم کے منتخب آدمیوں کو آپ کوہ طور پر لے آئیں، تو ہم اُن کو بھی خود اپنا کلام سنا دینگے، جس سے اُن کو یقین آجائے، موسیٰ علیہ السلام نے اُن میں سے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا اور کوہ طور پر لے گئے، حسب وعدہ انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کانوں سے اللہ تعالےٰ کا کلام سُن لیا، مگر جب یہ حجت بھی پوری ہوگئی تو کہنے لگے ہمیں کیا معلوم کہ یہ آواز اللہ تعالےٰ کی ہے یا کسی اور کی، ہم تو تب یقین کرینگے جب کھلم کھلا اللہ تعالےٰ کو دیکھ لینگے۔ اُن کا یہ سوال چونکہ ہٹ دھرمی اور جہالت پر مبنی تھا اس پر غضب الٰہی متوجہ ہُوا اُن کے نیچے سے زلزلہ آیا اور اُوپر سے بجلی کی کڑک آئی جس سے یہ بے ہوش ہو کر گر گئے اور بظاہر مُردہ ہو گئے۔ سورہ بقرہ میں اس جگہ صاعقہ کا لفظ آیا ہے اور یہاں رجفہ کا صاعقہ کا معنیٰ بجلی کی کڑک اور رجفہ کے معنی زلزلہ کے ہیں۔ اس میں کوئی بُعد نہیں کہ دونوں چیزیں جمع ہو گئی ہوں"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا اول تو اس لئے کہ یہ لوگ اپنی قوم کے منتخب لوگ تھے، دوسرے اس لئے کہ اپنی قوم میں جا کر کیا جواب دینگے، وہ یہ تہمت لگائینگے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سب کو کہیں لے جا کر قتل کرا دیا ہے اور تہمت کے بعد یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر ڈالینگے، اس لئے اللہ تعالےٰ سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں جانتا ہوں کہ اس واقعہ سے آپکا مقصود ان کو ہلاک کرنا نہیں کیونکہ اگر یہ مقصود ہوتا تو اب سے پہلے بہت سے واقعات تھے جن میں یہ ہلاک کئے جا سکتے تھے۔ فرعون کے ساتھ غرق کر دئے جاتے یا گوسالہ پرستی کے وقت سب کے سامنے ہلاک کر دیئے جاتے۔ مگر آپ نے یہ نہیں چاہا تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی ان کا ہلاک کرنا مقصود نہیں، بلکہ سزا دینا اور تنبیہ کرنا مقصود ہے، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ہم سب کو چند بے وقوفوں کے عمل کی وجہ سے ہلاک کر دیں۔

اس جگہ اپنے آپ کو ہلاک کرنا اس لئے ذکر کیا کہ ان ستر آدمیوں کا اس طرح غائبانہ ہلاکت کا نتیجہ یہی تھا، کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ہاتھوں ہلاک کئے جائیں۔

پھر عرض کیا کہ میں جانتا ہوں یہ محض آپ کا امتحان ہے، جس کے ذریعہ آپ بعض لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی شکایت و ناشکری کرنے لگیں، اور بعض کو ہدایت پر قائم رکھتے ہیں، کہ وہ اللہ تعالےٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کو سمجھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے فضل سے آپ کے حکیم ہونے کا علم رکھتا ہوں، لہٰذا اس امتحان میں مطمئن ہوں، اور آپ ہی تو ہمارے خبر گیراں ہیں، ہم پر مغفرت اور رحمت فرمائیے، اور آپ سب معافی دینے والوں سے زیادہ معافی دینے والے ہیں، اس لئے ان کی اس گستاخی کو بھی معاف کر دیجئے، چنانچہ وہ سب لوگ صحیح سالم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے زندہ ہو کر کھڑے ہو گئے"

(معارف القرآن ج ۴ ص ۴۷۰، ۵۰۷)

ہر ایک نقش قدم نقش راہ منزل ہے
نفوس چھوڑ گئے اہل کارواں کیا کیا

إِنَّهَا رَجْفَةٌ أَوْجَبَتِ الْمَوْتَ قَالَ السُّدِّيُّ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ كَيْفَ ارْجِعُ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَقَدْ أَهْلَكْتَ خِيَارَهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعِي مِنْهُمْ بَعْدَ ذَالِكَ فَأَحْيَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (التفسیر الکبیر جلد ۴ صفحہ ۱)

وہ ایک ایسا زلزلہ تھا جس نے موت طاری کر دی حضرت سدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار، میں بنی اسرائیل کی طرف کیسے لوٹوں جب کہ تو نے اُنکے بہترین منتخب افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور اسکے بعد اب میرے ساتھ اُن میں سے کوئی نہیں ہے تو اللہ تعالےٰ نے اُنہیں زندہ کر دیا۔

"و بحر المحیط ج ۴ ص ۴۰۰"

عَنْ مُجَاهِدٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مَاتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے، جب انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا تو وہ سب کے سب مر گئے اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر انہیں زندہ کر دیا۔

(تفسیر لابن الجریر الطبری ج ۶ ص ۵۳)

جب کہ اللہ تعالےٰ نے کوہ طور پر ستر آدمیوں کو مار کر دوبارہ زندہ کر دیا، تو کسی آدمی کو مار کر قبر میں اُس کے جسم میں روح داخل کر کے اُس کی قبر فراخ کر کے اُسے بڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کے ذریعہ اُس سے سوال وجواب اس کے لئے کیا مشکل ہے؟ وہ مختارِ کُل ہے جیسا بھی چاہے کر سکتا ہے، اس کا ہر فعل ہر ایک کی سمجھ میں آنا ضروری نہیں، تمام انسانوں کی عقلیں یکساں نہیں ہیں اور نہ ہی نظریں۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کا وجود ہے، مگر نظر اُن کو دیکھتی نہیں، وہ نظر کی گرفت میں آ ہی نہیں سکتیں ایک ہوا ہی کو لے لیجئے جس سے ہر انسان کا واسطہ ہے۔

یہ ہوا ہر گھر، ہر گلی، ہر کوچہ، ہر بازار، ہر ملک، ہر مقام پر موجود ہے، اور ہر انسان یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ اس کا وجود ہے، مگر اس کا کیا رنگ ہے، اس کے وجود کی کیا ساخت ہے، آج تک اس کا کسی کو علم نہیں ہوا، اسی طرح عالم برزخ کا معاملہ ہے، مرنے کے بعد جسم کسی بھی جگہ کسی بھی حالت میں ہو قرآن وسنّت سے ثابت ہے کہ قیامت سے پہلے بھی عذاب وثواب کا کچھ نہ کچھ حصہ اس کے عمل کے مطابق میّت کو پہنچتا ہے۔

اگرچہ کسی ناظر کی نظر اس کا نظارا نہیں کر رہی۔

اجل ہے قبر ہے محشر ہے، پلصراط بھی ہے
یہ مرحلے ہیں وہ جن سے کہیں فرار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض صالحین کی وفات کے ایک عرصہ بعد ضرورتاً اُنکی قبریں کھولی گئیں تو انہیں اسی حالت پر پایا گیا جس حالت میں اُنہیں دفن کیا گیا تھا

عن عبد الرحمٰن ابی بعصعة
انہ بلغہ ان عمرو بن الجموح
وعبد اللہ بن عمرو الانصاریین
ثم السلمیین کانا قد حفر السیل
قبرھما وکان قبرھما مما یلی السیل وکانا فی
قبر واحد وھما ممن
استشھد یوم احد فحفر
لیغیرا من مکانھما فوجدا
لم یتغیرا کانھما ماتا
بالامس وکان احدھما
قد جرح فوضع یدہ علی
جرحہ فدفن وھو کذالک
فامیطت یدہ عن جرحہ
ثم ارسلت فرجعت کما کانت
وکان بین احد وبین یوم
حفر عنھما ست واربعون سنة

التذکرہ للامام القرطبی ص (۲۰۱، ۲۰۲)

عبدالرحمٰن (بعصعہ کے والد) بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی پانی کے بہاؤ نے انکی قبریں اُکھاڑ دی تھیں۔ اُنکی قبریں پانی کی گزرگاہ کے قریب تھیں اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے۔ اور یہ دونوں شہداء اُحد میں سے ہیں، اُن دونوں کی قبریں کھودی گئیں تاکہ اُنہیں دوسری جگہ دفن کیا جائے، انہیں اس حال میں پایا کہ اُن میں ذرا بھی تغیر نہ تھا گویا کہ وہ کل فوت ہوئے ہیں ایک اُن میں سے زخمی تھا اس نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا ہوا تھا وہ اسی حال میں دفن ہوا تھا، اس کا ہاتھ اُس کے زخم سے (قبر کھودنے کے وقت) ہٹایا گیا، پھر اسے جب چھوڑا گیا، تو وہ دوبارہ اپنے زخم پر آلگا جنگ اُحد سے قبر کھودنے کا واقعہ چھیالیس سال بعد پیش آیا

وفی الترمذی فی قصۃ اصحاب

قصۂ اصحاب اخدود کے سلسلہ میں ترمذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاُخْدُوْدِ اَنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْمَلِكُ دُفِنَ، قَالَ فَیُذْكَرُ اَنَّهٗ اُخْرِجَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاُصْبُعُهٗ عَلٰی صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِیْنَ قُتِلَ، قَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقِصَّةُ الْاُخْدُوْدِ ذَكَرَهٗ فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ كَانُوْا بِنَجْرَانَ فِی الْفَتْرَةِ بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(التذکرۃ للقرطبی ص ۳۰۲ بحوالہ مسلم)

میں وارد ہے وہ غلام جسے بادشاہ نے قتل کر دیا تھا اسی حال میں دفن کر دیا گیا، وہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں قبر سے نکالا گیا تو دیکھا کہ اسکی انگلیاں اسکی کنپٹی پر (جہاں تیر لگا تھا) اس طرح رکھی ہوئی ہیں جس طرح کہ قتل کے وقت رکھی تھیں اصحاب اُخدود کا قصہ صحیح مسلم سے لیا گیا ہے، اور یہ واقعہ نجران کے علاقہ میں ہوا ہے (جو سعودی عرب کے جنوب میں یمن کے نزدیک واقع ہے) اور اس کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا ہے۔

حضرت معاویہؓ نے اپنے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں نہر کھدوائی جو کہ مدینہ منورہ کے قبرستان کے درمیان سے جا رہی تھی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے مُردوں کو قبروں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیں، یہ واقعہ جنگ اُحد کے پچاس سال بعد کا ہے، لوگوں نے اپنے مُردوں کو جب قبروں سے نکالا تو دیکھا کہ وہ اسی حالت میں ہیں جس حالت میں انہیں دفن کیا گیا تھا۔ وَقَدْ اَصَابَتْ فَدَمُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَالَ مِنْهُ الدَّمُ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا) کے پاؤں سے خون جاری تھا، وَاَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْرَجَ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَرَامٍ كَاَنَّمَا دُفِنَ بِالْاَمْسِ

اور حضرت جابر بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن حرامؓ کو جب اُن کی قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکالا تو دیکھا کہ گویا وہ کل دفن ہوئے ہیں۔ (التذکرہ للقرطبی ص ۲۰۲)

قدم اُٹھا لیا جس نے رہِ شہادت میں
مقام پا لیا اُس نے ریاضِ جنت میں

چھیالیس (۴۶) سال کے بعد دو صحابیوں کی قبر کھولی گئی تو اُن میں ذرا تغیر نہیں پایا گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَمْرَ بْنَ الْجَمُوْحِ وَابْنَ حَرَامٍ كَانَ السَّيْلُ قَدْ حَرَبَ قَبْرَهُمَا فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا، فَوُجِدَا لَمْ يَتَغَيَّرَا كَاَنَّمَا مَاتَا بِالْاَمْسِ، وَكَانَ اَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جُرْحِهٖ، فَدُفِنَ كَذٰلِكَ فَاُمِيْطَتْ يَدُهٗ عَنْ جُرْحِهٖ ثُمَّ اُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ وَكَانَ بَيْنَ يَوْمِ اُحُدٍ وَيَوْمِ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۲۵۵)

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے، کہ عمر بن الجموح اور ابن حرام (جو کہ دونوں ایک قبر میں مدفون تھے) کی قبر کو پانی کے بہاؤ نے خراب کر دیا۔ اُن کے لئے دوسری قبر کھودی گئی تاکہ اس جگہ سے انہیں نکال کر نئی قبر میں دفن کر دیا جائے۔ دیکھا کہ اُن دونوں کی حالت میں ذرا تغیر نہیں آیا تھا، ایسا معلوم ہو رہا تھا، کہ کل ہی فوت ہوئے ہیں اُن میں سے ایک شخص کو (جنگِ اُحد میں) جب زخم لگا تھا تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا، (جب اُن کو دوبارہ دوسری قبر میں دفن کرنے لگے) تو اُنکا ہاتھ وہاں سے ہٹایا مگر ہاتھ پھر وہیں آ گیا، اور یہ واقعہ جنگِ اُحد اور جس دن انہیں دوسری قبر میں دفنایا گیا، اس پر چھیالیس ۴۶ سال گزر چکے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات ابن سعد ۳/۶۵۶، وسیرۃ ابن ہشام ۹۸/۲ وسیرۃ ابن کثیر ۳/۸۱-۸۲ - وموطا امام مالک فی الجہاد باب الدفن فی قبر واحد من ضرورۃ و فتح الباری ج۳ ص ۲۱۶-۲۱۷ و التذکرہ للقرطبی ص ۲۰۱-۲۰۲)

بعض شہداء اُحد کو پچاس سال بعد انکی قبروں سے نکالا گیا تو وہ ایسے معلوم ہو رہے تھے کہ کل دفن ہوئے ہیں

حضرت معاویہؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ میں ایک نہر جاری کی جو کہ قبرستان کے درمیان سے گزر رہی تھی، وہاں جو مردے دفن تھے حکم دیا انہیں یہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دو، وَذَالِكَ بَعْدَ اُحُدٍ بِخَمْسِ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً فَوَجَدُوْا عَلٰى حَالِهِمْ اور یہ واقعہ جنگ اُحد کے پچاس سال بعد کا ہے اور دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ (جو کہ معرکہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے) کے جسم سے خون بہ رہا ہے، اور حضرت جابرؓ نے اپنے والد حضرت عبداللہؓ کی میت کو قبر سے نکالا تو ایسا معلوم ہو رہا تھا كَاَنَّمَا دُفِنَ بِالْاَمْسِ گویا کہ وہ کل دفن ہوئے ہیں،

ولید بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی ایک دیوار گر گئی، تو ایک قدم (اپنی اصلی حالت پر) ظاہر ہوا لوگ ڈر گئے کہ یہ قدم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ہو

وَجَاءَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَعَرَفَ اَنَّهَا قَدَمُ جَدِّهٖ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُتِلَ شَهِيْدًا۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ تشریف لائے انہوں نے پہچان لیا کہ یہ قدم اُن کے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے جو کہ شہید قتل کئے گئے

(التذکرۃ للقرطبی ۲۰۲ - ۲۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بروج میں قصۂ اصحاب الاخدود

وہ نوجوان جسے اُس کی کنپٹی پر تیر مار کر شہید کیا گیا!

حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایک زمانہ بعد اُسے اُن کی قبر سے باہر نکالا گیا وَاَصْبَعُهٗ عَلٰی صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ تو دیکھا کہ اس کی انگلی کنپٹی مقام زخم پر رکھی ہوئی ہے جیسا کہ شہادت کے وقت اُس نے اُس جگہ رکھی تھی [1]

---

[1] مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس جادوگر تھا۔

جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا وقت آ رہا ہے مجھے کسی بچے کو سونپ دو تو میں اسے جادو سکھا دوں، چنانچہ ایک ذہین لڑکے کو وہ تعلیم دینے لگا، لڑکا اس کے پاس جاتا تو راستہ میں ایک راہب کا گھر پڑتا جہاں وہ عبادت میں اور کبھی وعظ میں مشغول ہوتا، یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور اس کے طریق عبادت کو دیکھتا اور وعظ سنتا آتے جاتے یہاں رُک جایا کرتا تھا، جادوگر بھی مارتا اور ماں باپ بھی، کیونکہ وہاں بھی دیر میں پہنچتا اور یہاں بھی دیر میں آتا، ایک دن بچے نے راہب کے سامنے اپنی یہ شکایت بیان کی، راہب نے کہا کہ جب جادوگر تجھ سے پوچھے کہ کیوں دیر لگ گئی؟ تو کہہ دینا کہ گھر والوں نے روک لیا تھا، اور گھر والے ناراض ہوں تو کہہ دینا کہ آج جادوگر نے روک لیا تھا، یونہی ایک زمانہ گذر گیا کہ ایک طرف تو وہ جادو سیکھتا تھا، دوسری جانب کلام اللہ اور دین سیکھتا تھا، ایک دن یہ دیکھتا ہے کہ راستہ میں ایک زبردست مہیب جانور پڑا ہوا ہے، لوگوں کی آمد و رفت بند کر رکھی ہے اِدھر والے اُدھر اور اُدھر والے اِدھر نہیں آ سکتے اور سب لوگ اِدھر اُدھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیران و پریشان کھڑے ہیں اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آج موقعہ ہے کہ میں امتحان کرلوں کہ راہب کا دین خدا کو پسند ہے یا جادوگر کا، اُس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر اس پر پھینکا کہ خدایا اگر تیرے نزدیک راہب کا دین اور اس کی تعلیم جادوگر کے امر سے زیادہ محبوب ہے تو تو اُس جانور کو اس پتھر سے ہلاک کردے تاکہ لوگوں کو اس بلا سے نجات ملے، پتھر کے لگتے ہی وہ جانور مرگیا، اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہوگیا، پھر جاکر راہب کو خبر دی اس نے کہا پیارے بچے! تو مجھ سے افضل ہے، اب خدا کی طرف سے تیری آزمائش ہوگی اگر ایسا ہو تو تُو کسی کو میری خبر نہ کرنا، اب اس بچے کے پاس حاجتمند لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور اس کی دُعا سے مادرزاد اندھے کوڑھی جذامی اور ہر قسم کے بیمار اچھے ہونے لگے، بادشاہ کا ایک نابینا وزیر کے کان میں بھی یہ آواز پڑی وہ بڑے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے شفا دیدے تو یہ سب میں تجھے دیدوں گا، اس نے کہا کہ شفا میرے ہاتھ میں نہیں، میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا دینے والا تو اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے، اگر تو اس پر ایمان لانے کا وعدہ کرے تو میں اس سے دعا کروں اس نے اقرار کیا بچے نے اس کے لئے دعا کی اللہ تعالےٰ نے اسے شفا دیدی وہ بادشاہ کے دربار میں آیا اور جس طرح اندھا ہونے سے پہلے کام کرتا تھا کرنے لگا اور آنکھیں بالکل روشن تھیں، بادشاہ نے متعجب ہوکر پوچھا کہ تجھے آنکھیں کس نے دیں؟ اس نے کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا ہاں یعنی میں نے، وزیر نے کہا ہاں میرا اور تیرا رب عزوجل ہے، اب اس نے اسے مارپیٹ شروع کردی اور طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں پہنچانے لگا اور پوچھنے لگا تجھے یہ تعلیم کس نے دی؟ آخر اس نے بتادیا کہ اس بچے کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا، اُس نے اُسے بلوایا اور کہا اب تو تم جادو میں خوب کامل ہوگئے ہو کہ اندھوں کو دیکھتا اور بیماروں کو تندرست کرنے لگ گئے، اس نے کہا غلط ہے نہ میں کسی کو شفا دے سکتا ہوں نہ جادو، شفا اللہ وعزوجل کے ہاتھ میں ہے، کہنے لگا ہاں یعنی میرے ہاتھ میں ہے کیونکہ اللہ تو میں ہی ہوں، اس نے کہا ہرگز نہیں، کہا پھر کیا تو میرے سوا کسی اور کو رب مانتا ہے، تو وہ کہنے لگا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ تعالےٰ

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس نے اب اسے بھی طرح طرح کی سزائیں دینی شروع کیں یہاں تک کہ راہب کا پتہ لگا لیا، راہب کو بُلا کر اُس سے کہا کہ تو اسلام کو چھوڑ دے اور اس دین سے پلٹ جا۔ اُس نے انکار کیا تو اس بادشاہ نے آرے سے اُسے چیر دیا، اور دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا، پھر اُس نوجوان سے کہا کہ تو بھی دین سے پھر جا، اُس نے بھی انکار کیا، تو بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے سپاہی اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جائیں اور اس کی بلند چوٹی پر پہنچ کر پھر اُسے اس کے دین چھوڑ دینے کو کہیں، اگر مان لے تو اچھا ورنہ وہیں سے اسے لڑھکا دیں، تاکہ وہ مر جائے چنانچہ یہ لوگ اسے لے گئے جب وہاں سے دھکا دینا چاہا تو اس نے اللہ تبارک و تعالےٰ سے دُعاء کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ، خدایا جس طرح چاہ مجھے ان سے نجات دے اس دُعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا اور وہ سب سپاہی لڑھک گئے صرف وہ بچہ ہی بچا رہا وہاں سے وہ اُترا اور ہنسی خوشی پھر اس ظالم بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے کہا یہ کیا ہوا؟ میرے سپاہی کہاں ہیں، فرمایا میرے خدا نے مجھے ان سے بچا لیا، اس نے کچھ اور سپاہی بلوائے اور ان سے کہا کہ اسے کشتی میں بٹھا کر لے جاؤ اور سمندر کے درمیان ڈبو کر چلے آؤ، یہ اُسے لے کر چلے گئے اور درمیان میں پہنچ کر جب سمندر میں پھینکنا چاہا تو اس نے پھر وہی دعا کی کہ بارالٰہا جس طرح چاہ مجھے ان سے بچا، دیکھ اُٹھی اور وہ سپاہی سارے کے سارے سمندر میں ڈوب گئے، صرف وہ بچہ ہی باقی رہ گیا، پھر یہ بادشاہ کے پاس آیا اور کہا میرے رب نے مجھے ان سے بھی بچا لیا، اے بادشاہ! تو چاہے تمام تدبیریں کر ڈال لیکن مجھے ہلاک نہیں کر سکتا، ہاں جس طرح میں کہوں اس طرح اگر کرے تو بلاشبہ میری جان نکل جائے گی، اس نے کہا بتا کیا کروں؟ فرمایا تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر، پھر کھجور کے تنے پر سولی چڑھا اور میرے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر میری کمان پر چڑھا اور بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ (یعنی اس اللہ تعالےٰ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے) کہہ کر وہ تیر میری طرف پھینک دے مجھے لگے گا اور اس سے میں مروں گا چنانچہ بادشاہ نے بھی کیا تیر بچے کی کنپٹی میں لگا اُس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا اور شہید ہو گیا، اس کے شہید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہی لوگوں کو اس کے دین کی سچائی کا یقین آگیا ہر طرف سے یہ آوازیں اُٹھنے لگیں کہ ہم سب اس بچے کے رب پر ایمان لاچکے یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے ساتھی بڑے گھبرائے اور اور بادشاہ سے کہنے لگے اس لڑکے کی ترکیب ہم تو سمجھے ہی نہیں، دیکھئے اس کا یہ اثر پڑا کہ یہ تمام لوگ اس کے مذہب پر ہوگئے ہم نے تو اسی لئے اُسے قتل کیا تھا کہ کہیں یہ مذہب پھیل نہ جائے لیکن وہ ڈر تو سامنے آگیا اور سب مسلمان ہوگئے، بادشاہ نے کہا اچھا یہ کرو کہ تمام محلوں اور راستوں میں خندقیں کھدواؤ ان میں لکڑیاں بھروا دو ان میں آگ لگا دو جو اس دین سے پھر جائے اُسے چھوڑ دو اور جو نہ مانے اُسے اس آگ میں ڈال دو ان مسلمانوں نے صبر و تحمل کے ساتھ آگ میں جلنا منظور کر لیا اور اس میں کود کود کر گرنے لگے، البتہ ایک عورت جس کی گود میں دودھ پیتا چھوٹا سا بچہ تھا وہ ذرا جھجکی تو اس بچہ کو خدا تعالیٰ نے بولنے کی طاقت دی، اس نے کہا، اماں کیا کر رہی ہو تو حق پر ہے صبر کر اور اس میں کود پڑ، یہ حدیث مسند احمد میں ہے۔ اور صحیح مسلم کے آخر میں بھی ہے اور نسائی میں بھی قدرے اختصار کے ساتھ ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد عموماً ذیل کچھ فرمایا کرتے تھے تو آپ سے پوچھا گیا کہ حضور کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ایک نبی اپنی اُمت کی کثرت پر فخر کرتے تھے اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں انکو ہلاک کر دوں یا اُن پر کوئی دشمن مسلط کر دوں؟ اس پر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر موت بھیجی تو اُن میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اسکے ساتھ ہی آپ نے یہ حدیث بھی بیان کی جو اوپر گذری، پھر اخیر میں آپ نے قُتِلَ سے مَجِیدٌ تک کی آیتوں کی تلاوت فرمائی، یہ نوجوان شہید دفن کر دیئے گئے تھے، اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ان کی قبر سے نہیں نکالا گیا تھا، ان کی انگلی اُسی طرح ان کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح بوقت شہادت تھی۔

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذیؒ اسے حسن غریب بتلاتے ہیں، لیکن اس روایت میں یہ صراحت نہیں کہ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہی اس واقعہ کو بیان فرمایا ہو ان کے پاس نصرانیوں کی ایسی حکایتیں بہت ساری تھیں، واللہ اعلم،

(تفسیر ابن کثیر سورۂ بروج)

امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قصہ کو دوسرے الفاظ میں بیان فرمایا ہے جو اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں نجرانی لوگ بُت پرست مشرک تھے، اور نجران کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں ایک جادوگر تھا نجرانیوں کو جادو سکھایا کرتا تھا، فیمیون نامی ایک بزرگ عالم یہاں آئے اور نجران اور اس کے گاؤں کے درمیان انھوں نے اپنا پڑاؤ ڈالا، شہر کے لڑکے جو جادوگر سے جادو سیکھنے جایا کرتے تھے، ان میں ایک تاجر کا لڑکا عبداللہ نامی تھا اسے آتے جاتے راہب کی عبادت اور اس کی نماز وغیرہ کے دیکھنے کا موقعہ ملتا، اس پر غور و خوض کرتا اور دل میں اس کے مذہب کی جگہ کرتی جاتی، پھر تو اس نے یہاں کا آنا جانا شروع کر دیا اور مذہبی تعلیم بھی اس راہب سے لینے لگا، کچھ دنوں بعد اس مذہب میں داخل ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا، توحید کا پابند ہو گیا، اور ایک اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے لگا اور علم دین اچھی طرح حاصل کر لیا، وہ راہب اسم اعظم بھی جانتا تھا، اس نے ہر چند خواہش کی کہ اسے بتا دے لیکن اس نے نہ بتایا اور کہہ دیا کہ ابھی تم میں اسکی صلاحیت نہیں آئی تم ابھی کمزور دل والے ہو اس کی طاقت میں تم میں نہیں پاتا عبداللہ کے باپ تاجر کو اپنے بیٹے کے مسلمان ہو جانے کی مطلق خبر نہ تھی، تو وہ اپنے نزدیک یہ سمجھ رہا تھا کہ میرا بیٹا جادو سیکھ رہا ہے اور وہیں آتا جاتا رہتا ہے، عبداللہ نے جب دیکھا کہ راہب مجھے اسم اعظم نہیں سکھاتے اور انھیں میری کمزوری کا خوف ہے تو ایک دن انھوں نے تیر لئے اور جتنے نام اللہ تبارک وتعالےٰ کے انہیں یاد تھے ہر ہر تیر پر ایک ایک نام لکھا پھر آگ جلا کر بیٹھ گئے اور ایک ایک تیر کو اس میں ڈالنا شروع کیا جب وہ تیر آیا جس پر اسم اعظم تھا تو وہ آگ میں پڑتے ہی اُچھل کر باہر نکل آیا اور اس پر آگ نے بالکل اثر نہ کیا

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ لیا کہ یہی اسم اعظم ہے، اپنے استاد کے پاس آئے اور کہا حضرت اسم اعظم کا علم مجھے ہو گیا۔ اُستاد نے پوچھا بتاؤ کیا ہے، اس نے بتایا راہب نے پوچھا کیسے معلوم ہوا، تو اُس نے سارا واقعہ کہہ سنایا تو فرمایا کہ بھائی تم نے خوب معلوم کر لیا واقعی یہی اسم اعظم ہے اسے اپنے ہی تک رکھو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں اُستاد کی یہ نصیحت سن کر وہ نجران میں آئے یہاں جس بیمار پر جس دُکھی پر جس ستم رسیدہ پر نظر پڑی اس سے کہا اگر تم موحّد بن جاؤ اور دین اسلام قبول کر لو تو میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں وہ تمھیں شفا اور نجات دیدے گا اور دُکھ بلا کو ٹال دے گا، وہ اسے قبول کر لیتا یہ اسم اعظم کے ساتھ دعا کرتے اللہ تعالےٰ اُسے بھلا چنگا کر دیتا، اب نجرانیوں کے ٹھٹھ لگنے لگے اور جماعت کی جماعت روزانہ مشرف باسلام اور فائز المرام ہونے لگی، آخر بادشاہ کو اس کا علم ہوا اس نے اُسے بلا کر دھمکایا کہ تو نے میری رعیت کو بگاڑ دیا اور میرے اور میرے باپ دادوں کے مذہب پر حملہ کیا میں اس کی سزا میں تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا، عبداللہ بن تامر نے جواب دیا کہ تو ایسا نہیں کر سکتا، اب بادشاہ نے اسے پہاڑ پر سے گرا دیا، لیکن وہ نیچے آکر صحیح سلامت رہا، سارے جسم پر کہیں چوٹ بھی نہ آئی نجران کے اُن طوفان خیز دریاؤں میں گرداب کی جگہ انھیں ڈالا جہاں سے کوئی بچ نہیں سکتا لیکن یہ وہاں سے بھی صحت و سلامتی کے ساتھ واپس آگئے، غرض ہر طرح عاجز آگیا تو پھر حضرت عبداللہ بن تامر نے فرمایا کہ اے بادشاہ سُن! تو میرے قتل پر کبھی قادر نہ ہو گا یہاں تک کہ اس دین کو مان لے جسے میں مانتا ہوں، اور ایک خدا کی عبادت کرنے لگے اگر تو یہ کرے گا تو پھر تو مجھے قتل کر سکتا ہے، بادشاہ نے ایسا ہی کیا، اُس نے حضرت عبداللہ کا بتلایا ہوا کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو کر جو لکڑی اس کے ہاتھ میں تھی اُس سے حضرت عبداللہ کو مارا جس سے کچھ معمولی سی خراش آئی اور اُسی سے وہ شہید ہو گئے، اللہ ان سے خوش ہو اور اپنی خاص رحمتیں انھیں عنایت فرمائے ان کے ساتھ ہی بادشاہ بھی مر گیا اس واقعہ نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات پیوست کر دی کہ دین ان کا ہی سچا ہے، چنانچہ نجران کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے اور حضرت عیسیٰؑ کے سچے

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین پر قائم ہو گئے اور وہی مذہب اس وقت برحق بھی تھا، ابھی تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر دنیا میں آئے نہ تھے لیکن پھر ایک زمانہ کے بعد ان میں بدعتیں پیدا ہونے لگیں اور پھیل گئیں اور دین حق کا نور چھن گیا، غرض نجران میں عیسائیت کے پھیلنے کا اصلی سبب یہ تھا ایک زمانہ کے بعد ذونواس یہودی نے اپنے لشکر لے کر ان نصرانیوں پر چڑھائی کی اور غالب آگیا پھر ان سے کہا یا تو یہودیت قبول کر لو یا موت، انھوں نے قتل ہونا منظور کیا، اس نے خندقیں کھدوا کر آگ سے پُر کر کے اُن کو جلا دیا، بعضوں کو قتل بھی کیا، بعضوں کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ دیئے، وغیرہ، تقریباً بیس ہزار مسلمانوں کو اس سرکش نے قتل کیا اسی کا ذکر آیت قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ میں ہے ذونواس کا نام زرعہ تھا اس کی بادشاہت کے زمانہ میں اسے یوسف کہا جاتا تھا، اس کے باپ کا نام بیان اسعد ابی کریب تھا جو تبع ہے جس نے مدینہ میں غزوہ کیا اور کعبہ کو پردہ چڑھایا اس کے ساتھ دو یہودی عالم تھے، یمن والے ان ہی کے ہاتھ پر یہودی مذہب میں داخل ہوئے، ذونواس نے ایک ہی دن میں صرف مسیح کے وقت ان کھائیوں میں بیس ہزار ایمان والوں کو قتل کیا، ان میں سے صرف ایک ہی شخص بچ نکلا جس کا نام دوس ذی ثعلبان تھا یہ گھوڑے پر بھاگ کھڑا ہوا، گو اس کے پیچھے بھی گھوڑے سوار دوڑائے، لیکن یہ ہاتھ نہ لگا، یہ سیدھا شاہ روم قیصر کے پاس گیا اُس نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو لکھا، چنانچہ دوس وہاں سے حبشہ کے نصرانیوں کا لشکر لے کر یمن آیا اس کے سردار یاطہ اور ابرہہ تھے، یہودی مغلوب ہوئے یمن یہودیوں کے ہاتھ سے نکل گیا، ذونواس بھاگ نکلا لیکن وہ پانی میں غرق ہو گیا پھر ستر سال تک یہاں حبشہ کے نصرانیوں کا قبضہ رہا بالآخر سیف بن ذی یزن حمیری نے فارس کے بادشاہ سے امدادی فوجیں اپنے ساتھ لیں اور سات سو قیدی لوگوں سے اُس پر چڑھائی کر کے فتح حاصل کی اور پھر سلطنت حمیری قائم کی، اس کا کچھ بیان سورۂ فیل میں بھی ہے، سیرت ابن اسحٰق میں ہے کہ ایک نجرانی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانہ میں نجران کی ایک بنجر غیر آباد زمین اپنے کسی کام کے لئے کھودی تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن تامر رحمۃ اللہ علیہ کا جسم اُس میں ہے، آپ بیٹھے ہوئے ہیں، سر پر جس جگہ چوٹ آئی تھی وہیں ہاتھ ہے، ہاتھ اگر ہٹاتے ہیں تو خون بہنے لگتا ہے، پھر ہاتھ کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہاتھ اپنی جگہ چلا جاتا ہے، ہاتھ کی ایک انگلی میں انگوٹھی ہے جس پر رَبِّیَ اللّٰہُ لکھا ہوا ہے، یعنی میرا رب اللہ ہے، چنانچہ اس واقعہ کی اطلاع قصرِ خلافت میں دی گئی، یہاں سے حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان گیا کہ اسے یونہی رہنے دو اور اُوپر سے مٹی وغیرہ جو ہٹائی ہے، وُہ ڈال کر جس طرح تھا اسی طرح بے نشان کر دو، چنانچہ یہی کیا گیا، ابن ابی الدنیاؒ نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اصبہان فتح کیا تو ایک دیوار دیکھی کہ وہ گر پڑی، آخر معلوم ہوا کہ اس کے نیچے کوئی نیک بخت مدفون ہیں جب زمین کھودی گئی تو دیکھا کہ ایک شخص کا جسم کھڑا ہوا ہے ساتھ ہی ایک تلوار ہے جس پر لکھا ہے، میں حارث بن مضاض ہوں جس نے کھائیوں والوں سے انتقام لیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس لاش کو نکال لیا اور وہاں دیوار کھڑی کرا دی جو برابر رہی، میں کہتا ہوں، یہ حارث بن مضاض بن عمرو جرہمی ہے جو کعبۃ اللہ کے متولی ہوئے تھے، ثابت اسمٰعیل بن ابراہیم کی اولاد کے بعد اس کا لڑکا عمرو بن حارث ابن مضاض تھا جو مکہ میں جرہم خاندان کا آخری بادشاہ تھا، جس وقت خزاعہ قبیلے نے انھیں یہاں سے نکالا اور یمن کی طرف جلا وطن کیا یہی وہ شخص ہے جس نے پہلے پہلے عرب میں شعر کہا جس شعر میں بے آباد مکہ کو آباد کرنا اور زمانہ کے ہیر پھیر سے پھر وہاں سے نکالا جانا اس نے بیان کیا ہے، اس واقعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ حضرت اسماعیلؑ کے کچھ زمانہ بعد کا اور بہت پرانا ہے جو کہ حضرت اسماعیلؑ کے تقریباً پانچ سو سال کے بعد کا معلوم ہوتا ہے لیکن ابن اسحاق کی اس مقبول روایت سے جو پہلے گذری یہ ثابت ہو رہا ہے کہ یہ قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا ہے زیادہ ٹھیک بھی یہی معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ دنیا میں کئی بار ہوا ہے، جیسے ابن حاتم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ تبع کے زمانہ میں یمن میں خندقیں کھدوائی گئی تھیں اور قسطنطین کے زمانہ میں قسطنطنیہ میں بھی مسلمانوں کو یہی عذاب کیا گیا تھا، جب کہ نصرانیوں نے اپنا قبلہ بدل دیا دین مسیح میں بدعتیں ایجاد کریں توحید کو چھوڑ بیٹھے تو اُس وقت جو سچے دیندار تھے انہوں نے اُن کا ساتھ نہ دیا اور اصلی دین پر قائم رہے تو اُن ظالموں نے خندقیں آگ سے پُر کرا کر انھیں جلا دیا، اور یہی واقعہ بابل کی زمین پر بخت نصر کے زمانہ میں ہوا جس نے ایک بُت بنا لیا تھا اور لوگوں سے اسے سجدہ کراتا تھا، حضرت دانیال اور ان کے دونوں ساتھی عزریا اور میشائیل نے اس سے انکار کیا تو اس نے انھیں اس آگ کی خندق میں ڈال دیا، اللہ تعالےٰ نے آگ کو ان پر ٹھنڈا کر دیا انھیں سلامتی عطا فرمائی، صاف نجات دی اور ان سرکش کافروں کو اُن خندقوں میں ڈال دیا، یہ نو قبیلے تھے سب جل کر خاک ہو گئے، سدیؒ فرماتے ہیں تین جگہ یہ معاملہ ہوا، عراق میں، شام میں اور یمن میں مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ خندقیں تین جگہ تھیں ایک تو یمن کے شہر نجران میں، دوسری شام میں، تیسری فارس میں شام میں اس کا بانی انطنا نوس رومی تھا، اور فارس میں بخت نصر اور زمین عرب پر یوسف ذونواس، شام اور فارس کی خندقوں کا ذکر قرآن میں نہیں یہ ذکر نجران کا ہے، حضرت ربیع بن انسؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے فترہ کے زمانہ میں یعنی حضرت عیسیٰ اور پیغمبر آخر الزمانؐ کے درمیانی زمانہ میں ایک قوم تھی انہوں نے جب دیکھا کہ لوگ فتنے اور شر میں گرفتار ہو گئے ہیں اور گروہ گروہ بن گئے ہیں اور ہر گروہ اپنے خیالات میں خوش ہے تو ان لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا، اور یہاں سے ہجرت کر کے الگ ایک جگہ بنا کر وہیں رہنا سہنا شروع کیا اور خدا تعالےٰ کی مخلصانہ عبادت میں یکسوئی کے ساتھ مشغول ہو گئے نمازوں کی پابندی زکوٰتوں کی ادائیگی میں لگ گئے اور ان سے الگ تھلگ رہنے لگے یہاں تک کہ ایک سرکش بادشاہ کو اس باخدا جماعت کا پتہ لگ گیا اُس نے ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے اور انھیں سمجھایا کہ تم بھی ہمارے

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مل جاؤ اور بت پرستی شروع کردو۔ ان سب نے انکار کردیا کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے سوا کسی اور کی بندگی کریں۔ بادشاہ نے کہلوایا کہ اگر تمھیں یہ منظور نہیں تو میں تمہیں قتل کراؤں گا، جواب ملا کہ جو چاہو کرو لیکن ہم سے دین نہیں چھوڑا جائے گا، اس ظالم نے خندقیں کھدوائیں آگ جلوائی اور ان سب مردوں عورتوں بچوں کو جمع کیا اور ان خندقوں کے کنارے کھڑا کر کے کہا بولو یہ آخری سوال و جواب ہے، آیا بت پرستی قبول کرتے ہو یا آگ میں گرنا قبول کرتے ہو، انھوں نے کہا ہمیں جل مرنا منظور ہے لیکن چھوٹے چھوٹے بچوں نے چیخ و پکار شروع کردی، بڑوں نے انھیں سمجھایا کہ بس آج کے بعد آگ نہیں نہ گھبراؤ اور خدا کا نام لے کر کود پڑو، چنانچہ سب کے سب کود پڑے انھیں آنچ بھی نہیں لگنے پائی تھی کہ خدا نے ان کی روحیں قبض کرلیں اور آگ خندقوں سے باہر نکل پڑی اور ان بدکردار سرکشوں کو گھیر لیا اور جتنے بھی تھے سارے کے سارے جلا دیئے گئے۔ اس کی خبر ان آیتوں قُتِلَ الخ میں ہے، تو اس بنا پر فَتَنُوْا کے معنے ہوئے کہ جلایا تو فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے مسلمان مردوں عورتوں کو جلادیا ہے اگر انہوں نے توبہ نہ کی یعنی اپنے اس فعل سے باز نہ آئے اپنے اس کئے پر نادم نہ ہوئے تو ان کے لئے جہنم ہے اور جلنے کا عذاب ہے تاکہ بدلہ بھی انکے عمل جیسا ہو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ بزرگ و برتر کے کرم و رحم اسکی مہربانی اور عنایت کو دیکھو کہ جن بدکاروں نے اسکے پیارے بندوں کو ایسے بدترین عذابوں سے مارا انھیں بھی وہ توبہ کرنے کو کہتا ہے اور ان سے بھی مغفرت اور بخشش کا وعدہ کرتا ہے، خدایا ہمیں بھی اپنی وسیع رحمتوں سے بھرپور حصہ عطا فرما، آمین (تفسیر ابن کثیر سورۂ بروج) و صحیح مسلم جلد آخر کتاب الزہد

جب اُس شہید نوجوان کو عرصۂ دراز کے بعد حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں اُنکی قبر سے نکالا گیا، تو وہ اسی حالت پر تھا جس حالت میں اُسے دفن کیا گیا تھا جو پروردگار اس قسم کے اپنی قدرت کے عجائبات دکھا سکتا ہے۔ میت کیلئے عالم برزخ میں عذاب و ثواب اسکے لئے کیا مشکل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحابِ کہف

جن لوگوں کو عذاب و ثوابِ عالمِ برزخ میں شک ہے۔
وہ اصحابِ کہف کا قصہ مطالعہ فرمائیں

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝

(الکہف ۹-۱۲)

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور کتبہ والے ہماری حیرت انگیز نشانیاں تھیں، وہ وقت قابلِ ذکر ہے۔ جب یہ نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے، پھر بولے اے ہمارے پروردگار ہم پر رحمت و فضل فرما، اور ہمارے لیے اس کام میں بہتری کا سامان کر دے، سو ہم نے غار میں اُن پر سالہا سال تک نیند مسلط کر دی پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ معلوم کریں ان دونوں گروہوں میں کونسا گروہ (اس حالت میں) مدتِ قیام سے زیادہ واقف ہے

عربی زبان میں "کہف" سلسلۂ کوہ میں وسیع و عریض غار کو کہتے ہیں۔ رقیم بمعنی المرقوم یعنی لکھا ہوا ہے، حضرت ابن عباسؓ کے فرمان کے مطابق بادشاہِ وقت نے اصحابِ کہف کے نام ایک تختی پر کندہ کروائے اور غار کے دہانے پر نصب کر دیا اس نسبت سے اصحابِ کہف کو اصحاب الرّقیم بھی کہتے ہیں۔

حضرت قتادہؒ۔ عطیہؒ۔ عوفیؒ و مجاہدؒ فرماتے ہیں۔ کہ رقیم اس وادی کوہ کا نام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں اصحابِ کہف کا غار تھا بعض نے خود اس پہاڑ کو رقیم کہا ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ رقیم، ایلہ یعنی عقبہ کے قریب ایک شہر کا نام ہے جو بلادِ رُوم میں واقع ہے۔

اصحاب الکہف واصحاب الرّقیم

امام بخاریؒ نے یہ سمجھا ہے کہ "اصحاب کہف" اور "اصحاب رقیم" دو الگ الگ شخصیتیں ہیں

اصحابِ رقیم سے مراد وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حدیث الغار میں کیا گیا ہے (فتح الباری ص ۳۶۰ ج ۲)

جو ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ اور پھر دعاؤں کے ذریعہ راستہ کھل جانے پر وہ اس مصیبت سے نجات پا گئے۔ یہ تین شخص کسی زمانے میں بارش سے بچنے کی غرض سے غار میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ پہاڑ کی بلندی سے ایک بڑے پتھر نے لڑھک کر غار کے منہ کو بند کر دیا اور غار سے باہر نکلنے کا راستہ مسدود ہو گیا۔ ان تینوں شخصوں نے اپنے اپنے خاص نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ جل شانہ سے دعا کی کہ یہ کام اگر خالص تیری رضا کے لیے کیا گیا ہے۔ تو تُو اپنے فضل سے غار کا منہ کھول دے۔ تاکہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ پہلے شخص کی دُعا سے پتھر کچھ سرک گیا۔ پھر دوسرے کی دعا سے کچھ اور سرک گیا پھر تیسرے کی دعا سے پتھر مکمل طور پر غار کے منہ سے ہٹ گیا۔ اور راستہ صاف ہو گیا۔ اور وہ تینوں شخص وہاں سے نکل آئے ـــــ لیکن حافظ ابن حجر شارح بخاری نے فتح الباری میں اصحاب الکہف اور رقیم کو ایک ہی جماعت اور ایک ہی واقعہ قرار دیا ہے۔ اور جمہور مفسرین اور محدثین ان دونوں واقعات کے ایک ہی ہونے پر متفق ہیں۔

رقیم سے مراد وہ تختی ہے جو غار کے منہ پر نصب تھی جس پر اصحاب کہف کے نام اور ان کا قصہ لکھا ہوا تھا۔

لَوْحٌ مِّنْ حِجَارَةٍ كُتِبُوا (الرقیم سے مراد) ایک پتھر کی تختی ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ قِصَصُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ ۚ پر کہ اصحاب کہف کا قصہ مرقوم تھا اس
ثُمَّ وَضَعُوهُ عَلَىٰ بَابِ الْكَهْفِ ۚ تختی کو غار کے منہ پر نصب کر دیا تھا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت فرماتے ہیں، کہ حضرت کعب رضی کے خیال کے مطابق رقیم اس بستی کا نام تھا جسے چھوڑ کر اصحاب کہف نے غار میں پناہ لی۔ (تدبر قرآن ج ۴ ص ۲۴)

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایلہ (عقبہ) کے قریب موجودہ شہر پیٹرا جسے عرب مورخین رقیم کہتے ہیں اور قدیم شہر رقیم قرار دیا ہے۔ اور موجودہ تاریخوں سے اس کے قریب پہاڑ میں ایسے غار کے آثار بھی بتائے جاتے ہیں جس کے ساتھ کسی مسجد کی تعمیر کے آثار بھی بتائے جاتے ہیں ——— عام مفسرین نے اصحاب کہف کی جگہ شہر افسوس کو قرار دیا ہے جو ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل پر رومیوں کا ایک عظیم شہر تھا، جس کے کھنڈرات اب بھی موجودہ ٹرکی کے شہر ازمیر (سمرنا) سے ۲۰-۲۵ میل جنوب کی جانب پائے جاتے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے بیان القرآن میں تفسیر حقانی کے حوالے سے اصحاب کہف کا مقام اور اس مقام کی تاریخی تحقیق یہ نقل کی ہے کہ جابر شاہ وقت جس کے خوف سے بھاگ کر اصحاب کہف نے غار میں پناہ لی تھی، اس کا زمانہ ۲۵۰ء تھا پھر تین سو سال تک یہ لوگ محو خواب رہے اس طرح یہ مجموعہ ۵۵۰ء ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۵۷۰ء میں ہوئی لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے بیس سال پہلے ان کے بیدار ہونے کا یہ واقعہ پیش آیا۔ اور تفسیر حقانی میں بھی ان کا مقام شہر افسوس یا طرسوس قرار دیا ہے جو ایشیائے کوچک میں تھا جس کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (معارف القرآن ج ۵ ص ۵۴۵-۵۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر افسوس جس کے کھنڈرات پر موجودہ شہر یا سلوک قائم ہے۔ سمرنا ترکی سے ۳۶ میل اور سمندر سے ۶ میل کے فاصلے پر ایشیائے کوچک میں واقع تھا، اور اسی کا حدود اربعہ غالباً یہاں مراد ہے۔ مسیحی ادبیات میں اس کا ذکر کثرت سے آتا ہے۔ ہمارے قدیم جغرافیہ نویسوں نے بھی اس کا ذکر اسی حیثیت سے کیا ہے ـــــ یہ لوگ کون اور کس زمانے کے تھے؟ قرآن مجید کا مقصود چونکہ صرف بصیرتوں عبرتوں اور اخلاقی قدروں سے ہوتا ہے۔ اس لیے وہ تاریخی اور جغرافی تفصیلات کو اکثر نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور اس باب میں احادیث صحیحہ بھی تفصیل سے خاموش ہیں مفسرین قدیم و جدید کی اکثریت نے اسے مسیحی دور کی حکایت قرار دیا ہے۔ رومی شہنشاہ ڈی سیس، یا دقیانوس متوفی ۲۵۱ء اپنے مذہب بت پرستی میں غلو رکھتا تھا۔ مسیحی مذہب اسی کے زمانے میں سلطنت روم میں نیا نیا پھیل رہا تھا۔ اس نے عیسائی موحدین پر سختی شروع کی۔ اس سے تنگ آکر چند نیک سیرت نوجوان شہر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور قریب کے ایک پہاڑی غار میں جا کر پناہ لی۔ وہاں ان پر غیر طبعی بلکہ خارق عادت نیند مسلط ہو گئی۔ اور وہ کچھ اوپر تین سو سال سوتے رہے اور جب ایک اعجازی انداز سے جاگے تو خود رومی حکومت کا مذہب اسی دوران میں شرک سے مسیحیت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ لیکن حافظ ابن کثیر نے اپنا خیال غالب یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ قصہ ظہور مسیح سے قبل دور یہودیت کا ہے (ماجدی)

مقام اصحاب کہف اور ان کا زمانہ

امام قرطبی اندلسی نے اپنی تفسیر میں اس جگہ چند واقعات شنیدہ اور کچھ چشم دید نقل کئے ہیں۔ جو مختلف شہروں سے متعلق ہیں۔ وہ حضرت ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ رقیم روم کے شہر کا ایک نام ہے جس کے غار میں اکیس آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیٹے ہوئے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سو رہے ہیں، پھر امام تفسیر نے ابن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے۔ کہ شام میں ایک غار ہے جس میں کچھ لاشیں ہیں۔ وہاں کے محافظ اور مجاور یہ کہتے ہیں، کہ یہی لوگ اصحاب کہف ہیں، اور اس غار کے پاس ایک مسجد اور ایک مکان تعمیر ہے جس کو رقیم کہا جاتا ہے۔

ابن عطیہ کہتے ہیں۔ کہ غرناطہ میں ایک لوشہ نامی گاؤں کے قریب ایک غار ہے جس میں کچھ لاشیں ہیں۔ اور اُن کے ساتھ ایک مُردہ کتے کا ڈھانچہ بھی موجود ہے ان میں سے اکثر لاشوں پر گوشت باقی نہیں رہا۔ صرف ہڈیوں کے ڈھانچے ہیں۔ اور بعض پر اب تک گوشت پوست بھی موجود ہے۔ اس پر صدیاں گزر گئیں۔ مگر صحیح سند سے ان کا کچھ حال معلوم نہیں۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہی اصحاب کہف ہیں ابن عطیہ کہتے ہیں کہ یہ خبر سن کر میں خود ۵۰۴ھ میں وہاں پہنچا۔ تو واقعی یہ لاشیں اسی حالت پر پائیں۔ اور ان کے قریب ہی ایک مسجد بھی ہے۔ اور ایک رومی زمانے کی تعمیر بھی ہے جس کو رقیم کہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں کوئی عالیشان محل ہوگا اس وقت بھی اس کی بعض دیواریں موجود ہیں۔ اور یہ ایک غیر آباد جنگل میں ہے اور فرمایا کہ غرناطہ کے بالائی حصہ میں ایک قدیم شہر کے آثار و نشانات پائے جاتے ہیں، جو رومیوں کے طرز کے ہیں اس شہر کا نام رقیوس بتلایا جاتا ہے، ہم نے اس کے کھنڈرات میں عجوبۂ روزگار چیزوں کے علاوہ قبریں دیکھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ ہم حضرت معاویہؓ کی ہمراہی میں رومیوں کے سامنے صف آرا ہوئے جس کو غزوۃ المضیق کہتے ہیں، اس موقعہ پر یہ غار ہماری نظر سے گزرا جس میں اصحاب کہف فروکش تھے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تحریر فرمایا ہے حضرت امیر معاویہؓ نے غار کے اندر داخل ہونے کا ارادہ فرمایا۔ تاکہ اصحاب کہف کی لاشوں کا مشاہدہ کریں، مگر میں نے انہیں روک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مشاہدے سے اس ہستی اطہر کو بھی روک دیا ہے جو آپ سے کہیں بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

یعنی اگر آپ ان کو دیکھیں تو آپ ان سے بھاگیں گے۔ اور رعب و ہیبت سے مغلوب ہو جائیں گے مگر حضرت معاویہؓ نے اُن کی اس بات کو شاید اس لیے قبول نہیں کیا کہ قرآن کریم نے ان کی جو حالت بیان کی ہے۔ یہ وہ ہے۔ جو ان کی زندگی کے وقت تھی، یہ کیا ضروری ہے کہ اب بھی وہی حالت ہو، اس لیے کچھ آدمیوں کو دیکھنے کے لیے بھیجا۔ وہ غار پر پہنچے اور جب غار میں داخل ہونے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک سخت ہوا بھیج دی جس نے ان سب کو غار سے باہر دھکیل دیا۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۴۴۵)

اصحابِ کہف شاہی خانوادے سے تھے

اور اپنی قوم کے سردار تھے، قوم بت پرست تھی، ایک روز اُن کی قوم اپنے کسی مذہبی تہوار منانے کے لیے شہر سے باہر نکلی، جہاں اُن کا سالانہ اجتماع ہوتا تھا۔ وہاں پہنچ کر یہ لوگ اپنے بتوں کی پوجا کرتے۔ اور اُن کے نام پر جانوروں کی قربانی دیتے ـــ ان کا بادشاہ جس کا نام دقیانوس نہایت درجہ جابر، ظالم اور بُت پرست تھا۔ وہ اپنی رعایا کو بھی بت پرستی پر مجبور کرتا تھا۔ اس سال جب کہ پوری قوم اس میلے میں جمع ہوئی۔ تو یہ نوجوان (اصحابِ کہف) بھی وہاں حسبِ دستور حاضر ہوئے۔ اور وہاں اپنی قوم کی یہ حرکات دیکھ کر کہ اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے پتھروں کو خدا سمجھتے اور ان کی عبادت کرتے اور اُن کے لیے قربانی کرتے ہیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان چند نوجوانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائی۔ اور اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں خیال پیدا کر دیا کہ عبادت تو صرف اور صرف اُس ہستی لاشریک کے لائق ہے۔ جو کہ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کا خالق ہے۔ یہ خیال آتے ہی وہ قوم کی احمقانہ حرکت پر کفِ افسوس ملنے لگے۔ اور اُن کے اجتماع سے نکلنا شروع کیا، سب سے پہلے ایک شخص مجمع سے دُور ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گیا اس کے بعد ایک دوسرا نوجوان آیا اور وہ بھی اس کے قریب آ بیٹھا۔ اسی طرح تیسرا اور چوتھا آدمی آتا گیا اور اُس درخت کے نیچے بیٹھتا گیا۔ مگر اُن میں کوئی ایک دوسرے کو نہ پہچانتا تھا۔ اور نہ یہ کہ یہاں کیوں آیا ہے۔ ان نوجوانوں کو ایک مقام پر دراصل اُس قدرت نے جمع کیا تھا، جس نے ان کے دلوں میں ایمان پیدا فرمایا، یہ لوگ ایک جگہ جمع تو ہو گئے مگر ہر ایک اپنے عقیدے کو دوسرے سے اس لیے چھپاتا تھا کہ وہ کہیں اس کی شکایت بادشاہ سے نہ کر دے، اور میں گرفتار ہو جاؤں، کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ایک شخص بولا کہ بھائیو ہم سب کا قوم سے علیحدہ ہو کر یہاں پہنچنے کا کوئی سبب تو ضرور ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم سب باہم ایک دوسرے کے خیال سے واقف ہو جائیں، اس پر ایک شخص بول اُٹھا۔ کہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اپنی قوم کو جس دین اور جس عبادت میں مبتلا پایا مجھے یقین ہے کہ یہ باطل ہے۔ عبادت تو صرف خالقِ کائنات کی ہونی چاہیئے جس کا کوئی شریک نہیں، اب تو دوسروں کو بھی اظہارِ خیال کا موقع مل گیا۔ ان میں سے ہر ایک نے اقرار کیا کہ یہی عقیدہ اور خیال درست ہے جسنے مجھے قوم سے علیحدہ کر کے یہاں پہنچایا ہے۔

اب یہ ہم خیال لوگ ایک دوسرے کے جانثار و غمگسار ہو گئے۔ اور انہوں نے الگ اپنی ایک عبادت گاہ بنالی، جس میں جمع ہو کر یہ لوگ اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنے لگے، آہستہ آہستہ یہ خبر شہر میں پھیل گئی، یہاں تک کہ بادشاہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی خبر پہنچ گئی، بادشاہ نے ان سب کو دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ یہ لوگ دربار میں حاضر ہوئے۔ تو بادشاہ نے ان کے عقیدے اور طریق عبادت کے متعلق سوال کیا ـــــ انہوں نے بلاخوف وخطر اپنا عقیدۂ توحید سر دربار بیان کر دیا۔ اور بادشاہ کو بھی اس عقیدے کی دعوت دی، بادشاہ یہ سن کر غضب ناک ہو گیا اور انہیں ڈرایا، دھمکایا۔ اور اُن کے بدن سے شہزادوں کا فاخرانہ لباس اتروالیا تاکہ یہ لوگ اِس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کر سکیں اور غور کرنے کے لیے چند روز کی مہلت دے دی۔ کہ تم نوجوان ہو، میں تمہارے قتل میں اس لیے جلدی نہیں کرتا۔ کہ تمہیں غور کرنے کا موقع مل جائے۔ اب بھی اگر تم اپنی قوم کے دین ومذہب پر آجاؤ۔ تو تمہیں تمہارے درجات پر بحال کر دیا جائے گا۔ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ ان اولیاء اللہ اُن مومن بندوں پر یہ اللہ تعالےٰ نے لطف کرم فرمایا۔ کہ اس مہلت نے اُن کے لیے راہِ فرار کھول دی، اور یہ لوگ وہاں سے بھاگ کر ایک غار میں روپوش ہو گئے۔

عام روایاتِ مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ لوگ دینِ مسیح علیہ السلام کے پیروکار تھے۔ اور یہ لوگ موحدین تھے، یعنی صحیح دینِ مسیحؑ پر قائم تھے۔ اور بادشاہِ وقت کا نام دقیانوس تھا۔ جو کہ ظالم اور بُت پرست تھا۔ ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ یہ لوگ جب بیدار ہوئے، اُس وقت ملک پر ملتِ مسیح علیہ السلام پر پابند لوگوں کا قبضہ تھا، اور اس وقت کے حکمران کا نام بیدوسیس تھا۔

کیا اصحابِ کہف اب بھی زندہ ہیں؟

اس سلسلہ میں صحیح یہی ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اصحابِ کہف کی بیداری اور شہر میں اُن کے محیر العقول واقعہ کی شہرت ہو جانے اور اس وقت کے بادشاہ بیدوسیس سے ملاقات کے بعد بادشاہ سے الوداعی سلام کیا، اور اُس کے لیے دُعا کی۔ اور پھر اُس کے دربار سے لوٹ کر اسی غار میں آکر دوبارہ لیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت انہیں ابدی نیند سلا دیا (معارف القرآن ج ۵ ص ۵۵ بحوالہ تفسیر مظہری)

اصحابِ کہف کون تھے اور ان کا تعلق تاریخ کے کس دور سے تھا

ان سوالات کا کوئی حتمی جواب دینا مشکل ہے۔ ان کے بارے میں قطعیت سے اتنی ہی بات کہی جا سکتی ہے جتنی کہ قرآن نے بیان کی ہے، قرآن نے اُن کی سرگذشت کا صحیح اور سبق آموز حصہ بیان کر کے اُن کے بارے میں مزید کریدنے سے منع کر دیا ہے۔ قیاسات و قرائن سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق تاریخ نصاریٰ سے ہے۔ اُن کے ہاں ایسی روایات ملتی ہیں۔ جو اصحابِ کہف کے واقعہ سے مماثلت رکھتی ہیں۔ اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی اپنی تاریخ کے ابتدائی دور میں جب دین کی خاطر رومیوں کے ہاتھوں ستائے گئے، اصحابِ کہف نے دعوتِ حق کی راہ میں وہ بازی کھیلی ہے۔ جس کا قرآن نے ذکر کیا ہے، ان لوگوں نے اس جانفشانی اور بے خوفی سے توحید اور آخرت کی دعوت دی، یہاں تک کہ اُن کا پورا ماحول ان کا دشمن بن گیا، اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ مخالفین انہیں سنگسار کر دیں گے — جب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا تو ان لوگوں نے ایک غار میں پناہ لی، اور اللہ تعالیٰ نے اس غار میں اُن کی حفاظت کے لیے وہ سامان بہم پہنچائے، جو صرف اللہ ہی بہم پہنچا سکتا ہے۔ بعد میں جب ان کے حالات لوگوں پر منکشف ہوئے اور تائیدِ الٰہی کی جو رحمتیں اور برکتیں ان کے لیے ظاہر ہوئیں، اُن کا چرچا ہوا تو ان کی یادگاریں قائم ہوئیں، ہر گروہ ان کے ساتھ اپنی نسبت کا دعویٰ کرنے لگا، اس طرح نصاریٰ میں ایک مقدس روایت کی حیثیت سے ان کا ذکر باقی رہا لیکن یہ ذکر آہستہ آہستہ چند کرامتوں اور چند بحثوں تک محدود رہ گیا۔ اُن کی زندگی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل کارنامہ اُن کی توحید پرستی، اُن کی دعوت اور اس دعوت کی راہ میں اُن کا عزم و ثبات اور ان کی قربانی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔ جس طرح اصحابِ کہف اپنے ماحول اور اپنے زمانے میں ہدف جور و ستم بنے تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ بھی قریش کی ایذا رسانی کے مرکز بن گئے تھے۔ جس طرح اصحابِ کہف کو غار میں پناہ لینی پڑی، اسی طرح آپؐ اور آپ کے صحابہؓ کے سامنے بھی ہجرتِ حبشہ۔ غارِ ثور، اور ہجرتِ مدینہ منورہ کے مراحل آنے والے تھے۔ اب اس تمہید کی روشنی میں اصحابِ کہف کے قصہ سے متعلق آیات کا ترجمہ اور اس کے بعد ان کی مختصر تشریح مطالعہ فرمائیں،

قصہ اصحابِ کہف قرآن مجید میں

سورۂ کہف، ترجمہ از آیت نمبر ۹ تا آیت نمبر ۲۶

کیا تم نے کہف و رقیم والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کچھ بہت عجیب خیال کیا۔ جبکہ کچھ نوجوانوں نے غار میں پناہ لی اور دُعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہمارے اس معاملے میں رہنمائی کا سامان بہم فرما، تو ہم نے غار میں اُن کے کانوں پر کئی برس کے لیے تھپک دیا (یعنی اُن پر نیند طاری کر دی) پھر ہم نے انہیں بیدار کیا کہ دیکھیں دونوں گروہوں میں سے کون مُدّتِ قیام کو زیادہ صحیح شمار میں رکھنے والا نکلتا ہے۔ آیت ۹ تا ۱۲۔

ہم تمہیں اُن کی سرگذشت حرف بحرف سناتے ہیں۔ یہ کچھ نوجوان تھے، جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کی ہدایت میں مزید اضافہ فرما دیا، اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ جبکہ وہ اُٹھے اور کہا کہ ہمارا مسجود و معبود وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے، ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم یہ حق سے نہایت ہی گری ہوئی بات کریں گے۔ یہ ہماری قوم کے لوگوں نے اُس کے سوا کچھ دوسرے معبود بنا رکھے ہیں، یہ اُن کے حق میں واضح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے۔ اُن سے بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا پر بہتان تراشیں اور اب کہ تم ان کو اور ان کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے علاوہ پوجتے ہیں چھوڑ کر الگ ہو گئے ہو تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے دامنِ رحمت پھیلائے گا اور تمہیں اس آزمائش میں تمہاری تمام حاجاتِ زندگی بہم پہنچائے گا۔ آیت ۱۳ تا ۱۶

اور تم سورج کو دیکھتے ہو کہ جب طلوع ہوتا ہے۔ تو اُن کے غار سے دائیں جانب کو نکل جاتا ہے۔ اور جب غروب ہوتا ہے۔ تو اُن سے بائیں طرف کو مُڑ جاتا ہے۔ اور وہ اُس (غار) کے صحن میں ہیں، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی راستہ پاتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے تم اُس کے لیے کوئی دستگیری کرنے والا اور رہنمائی کرنے والا نہیں پا سکتے، آیت ۱۷

اور تم ان کو بیدار تصور کرتے۔ حالانکہ وہ محوِ خواب ہوتے، اور ہم اُن کو داہنے بائیں پہلو بھی بدلواتے۔ اور اُن کا کُتا دونوں ہاتھ پھیلائے دہلیز پر ہوتا، اگر تمہاری نظر اُن پر پڑ جاتی تو تم وہاں سے اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تمہارے اندر اُن کی دہشت سما جاتی، ــــ آیت ۱۸

اور اسی طرح ہم نے ان کو بیدار کیا کہ وہ آپس میں تحقیق کریں، اُن میں سے ایک نے پوچھا، تم نے یہاں کتنے عرصے تک قیام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ٹھہرے ہوں گے، پھر کہا کہ تمہاری مدتِ قیام کو تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے۔ پس اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ رقم دے کر شہر بھیجو تو وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ شہر کے کس حصہ میں پاکیزہ کھانا ملتا ہے۔ اور وہاں سے تمہارے لیے کھانا لائے۔ اور احتیاط وہ دبے پاؤں جائے، اور کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خبر تک نہ ہونے پائے۔ اگر انہیں تمہارا علم ہو گیا تو تمہیں سنگسار کر دیں گے، یا تمہیں اپنے دین کی طرف لوٹا لیں گے، اور پھر تم کبھی فلاح نہ پا سکو گے، آیت ۱۹ تا ۲۰۔

اور اسی طرح لوگوں کو ان کا علم ہو گیا، تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے، ــــ وہ وقت بھی خیال کرو جب لوگ آپس میں ان کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، بولے کہ ان کے غار پر ایک عمارت تعمیر کرو، ان کا رب ان کو خوب جانتا ہے، جو لوگ ان کے معاملے میں غالب آئے، انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے غار پر ایک مسجد بنا لیں گے۔ آیت ۲۱

اب یہ کہیں گے یہ تین تھے، چوتھا اُن کا کُتا تھا۔ اور کہیں گے یہ پانچ تھے، چھٹا اُن کا کُتا تھا، بالکل بے معنی ہے اور کہیں گے یہ سات تھے، اور آٹھواں اُن کا کُتا تھا، کہہ دیجیے میرا رب ہی اُن کی تعداد کو خوب جانتا ہے، اُن کو بس تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں۔ اور تم ان کے باب میں نہ بحث کرو مگر ٹالنے کے انداز میں اور ان کے باب میں ان میں سے کسی سے نہ پوچھو، اور کسی امر میں یوں نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب تم بھول جایا کرو تو اپنے رب کو یاد کرو اور کہو کہ امید ہے کہ میرا رب اس سے بھی کم مدت میں صحیح بات کی طرف میری رہنمائی فرما دے۔ آیت ۲۲-۲۴

اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور نو سال مزید براں، کہہ دو اللہ ہی خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے، آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کے علم میں ہے۔ کیا ہی خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا، اس کے سوا اُن کا کوئی کارساز نہیں اور وہ اپنے اختیار میں کسی کو شریک نہیں بناتا، آیت ۲۵ تا ۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معارف و مسائل

ان آیات میں حق تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی تین صورتیں بتائی ہیں۔ اور تینوں عجیب ہیں۔

(۱) اوّل زمانۂ دراز (تین سو سال) تک مسلسل نیند کا مسلّط ہونا اور اس میں بغیر کسی غذا وغیرہ کے زندہ رہنا۔ اس طویل نیند کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو غار میں اس طرح محفوظ رکھا کہ صبح و شام دھوپ اُن کے قریب سے گزر جاتی۔ مگر غار کے اندر اُن کے جسموں پر نہ پڑتی تھی، قریب سے گزرنے کے فوائد زندگی کے آثار کا قیام، ہوا اور سردی۔ گرمی کا اعتدال وغیرہ تھے، اور اُن کے جسموں پر دھوپ نہ پڑنے سے جسموں اور اُن کے لباس کی حفاظت بھی تھی، دھوپ سے حفاظت کا یہ سامان غار کی کسی وضع و ہیئت کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہ اللہ کی قدرت کی نشانی تھی، (قرطبی)

اصحابِ کہف طویل نیند کے دوران اس حالت پر تھے کہ دیکھنے والا انہیں بیدار سمجھے

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اصحابِ کہف پر زمانۂ دراز تک نیند مسلّط کر دینے کے باوجود اُن پر نیند کے آثار نہ تھے۔ بلکہ ایسی حالت تھی، کہ انہیں دیکھنے والا یہ محسوس کرے۔ کہ وہ جاگ رہے ہیں، عام مفسرین نے لکھا ہے کہ اُن کی آنکھیں کھلی ہوتی تھیں، بدن میں ڈھیلا پن جو نیند سے ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں تھا، اور جو سونے والوں کے سانس میں تغیّر ہو جاتا ہے، وہ بھی نہیں تھا، اس میں بظاہر حکمت اُن کی حفاظت تھی، کہ کوئی انہیں سوتا ہوا دیکھ کر اُن پر حملہ نہ کرے۔ یا جو سامان اُن کے ہمراہ تھا وہ نہ چرائے، اور مختلف کروٹیں بدلنے سے بھی دیکھنے والے کو بیداری کا خیال ہو سکتا ہے، اور کروٹیں بدلنے میں یہ مصلحت بھی تھی کہ مٹی ایک پہلو یکساں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت پڑے رہنے سے نقصان نہ پہنچائے۔

اصحابِ کہف کا کتا

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں بروایت ابن عمرؓ مذکور ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شکاری کتے یا جانوروں کے محافظ کتے کے علاوہ کتا پالتا ہے۔ تو ہر روز اس کے اجر میں سے دو قیراط کم ہو جاتا ہے (قیراط ایک چھوٹے سے وزن کا نام ہے) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ایک تیسری قسم کے کتے کا بھی استثناء آیا ہے، وہ جو کھیتی باڑی کی حفاظت کے لیے پالا گیا ہو،

ان روایاتِ حدیث کی بنا پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان اولیاء اللہ کی جماعت نے کتا کیوں اپنے ساتھ لیا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ کتا پالنے کی ممانعت کا حکم شریعتِ محمدیہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ دینِ مسیح علیہ السلام میں ممنوع نہ ہو، دوسرے یہ بھی قرینِ قیاس ہے۔ کہ یہ لوگ صاحبِ جائداد تھے اور مویشی بھی رکھتے تھے۔ اُن کی حفاظت کے لیے کتا پالا ہو، اور جس طرح کتے کی وفاداری مشہور ہے۔ یہ لوگ جب شہر سے چلے تو وہ بھی ساتھ چل پڑا۔

نیک صحبت کی برکات کہ اُس نے کتے کا اعزاز بھی بڑھا دیا

ابن عطیہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے والد ماجد نے بتایا کہ میں نے ابوالفضل جوہری رح کا ایک وعظ ۴۶۹ھ ہجری میں جامع مصر میں سُنا وہ برسرِ منبر فرما رہے تھے۔ کہ جو شخص نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اُن کی نیکی کا حصہ اس کو بھی ملتا ہے، دیکھو اصحابِ کہف کے کتے نے اُن سے محبت کی اور اُن کے ہمراہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا ــــــ امام قرطبیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی تفسیر میں ابن عطیہؒ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ایک گنہگار صلحاء اور اولیاء کی صحبت سے یہ مقام پا سکتا ہے۔ تو آپ قیاس کریں کہ مومنین و موحدین جو اولیاء اللہ اور صالحین سے محبت رکھیں ان کا مقام کتنا بلند ہوگا،

خوش جنت ہیں اللہ کے محبوب ہیں وہ لوگ
اللہ کے ولیوں سے جو کرتے ہیں محبت

تم جس سے محبت رکھتے ہو قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگے

صحیح بخاری میں بروایت حضرت انسؓ مذکور ہے۔ کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے باہر آرہے تھے۔ مسجد کے دروازے پر ایک شخص ملا اور یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ (جو اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو) آپ کا یہ فرمان سن کر وہ شخص دل میں کچھ شرمندہ ہوا۔ اور پھر عرض کیا، کہ میں نے قیامت کے لیے بہت نمازیں روزے، اور صدقات تو جمع نہیں کئے۔ مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے، (تو سن لو کہ) تم قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم یہ جملہ مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر اتنے خوش ہوئے۔ کہ اسلام لانے کے بعد اس سے زیادہ خوشی کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (الحمدللہ) میں اللہ سے اس کے رسول سے ابوبکر و عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں، اس لیے اس کا امیدوار ہوں۔ کہ ان کے ساتھ ہوں گا۔ تفسیر قرطبی مصری ج ۱۰ ص ۳۷۱

اصحاب کہف تین سو سال سونے کے بعد بیدار ہوتے ہیں

جس طرح اُن کی نیند عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کی نیند کی طرح نہیں تھی اسی طرح ان کی بیداری بھی عام عادت سے ممتاز تھی، جس طرح اُن کی لمبی نیند ایک نشانِ قدرت تھی، اسی طرح سینکڑوں سال کے بعد بغیر کسی غذا کے قوی، تندرست بیدار ہو کر اُٹھ بیٹھنا بھی قدرت کاملہ کی نشانی تھی، اور چونکہ قدرت کو یہ بھی منظور تھا کہ خود ان لوگوں پر بھی یہ حقیقت منکشف ہو جائے۔ کہ سینکڑوں برس سوتے رہے تو اس کی ابتداء باہمی سوالات سے ہوئی اور انتہا اس واقعہ سے ہوئی جس کا ذکر آیت وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا میں آیا ہے کہ اہلِ شہر پر اُن کا راز کھل گیا۔ اور تعیینِ مدت میں اختلاف کے باوجود زمانۂ دراز تک سوتے رہنے کا سب کو یقین ہو گیا۔

اصحابِ کہف آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں ہم کتنی دیر سوتے رہے

اصحابِ کہف میں سے ایک شخص نے سوال اٹھایا۔ کہ تم کتنا عرصہ سوتے رہے ہو کسی نے کہا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، کیوں کہ یہ لوگ صبح کے وقت غار میں داخل ہوئے تھے، اور بیدار ہونے کا وقت شام کا تھا، اس لیے خیال ہوا کہ یہ وہی دن ہے جس میں ہم غار میں داخل ہوئے تھے، اور سونے کی مدت تقریباً ایک دن ہے۔ مگر انہی میں سے دوسرے لوگوں کو احساس ہوا کہ شاید یہ وہ دن نہیں جس دن کہ غار میں داخل ہوئے تھے۔ پھر معلوم نہیں کتنے دن ہو گئے۔ بالآخر اس کے علم کو سپردِ خدا کیا اور اس بحث کو غیر ضروری سمجھ کر اصل کام کی طرف توجہ دلائی کہ شہر سے کچھ کھانا لانے کے لیے ایک آدمی کو بھیجا جائے۔ یہ حضرات غار میں داخل ہونے کے وقت کچھ روپیہ پیسہ بھی اپنے ہمراہ لائے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضروری اسباب کا اہتمام زہد و توکل کے خلاف نہیں، (بحرِ محیط) جس زمانے میں یہ لوگ شہر سے نکلے تھے۔ وہاں بتوں کے نام کا ذبیحہ ہوتا تھا۔ اور وہی بازار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فروخت ہوتا تھا۔ اس لیے شہر سے کھانا لانے والے کو یہ تاکید کی کہ وہ اس کی تحقیق کر کے کھانا لائے، کہ یہ کھانا حلال بھی ہے کہ نہیں۔

اصحابِ کہف کی حقیقت اہلِ شہر پر کھل گئی

اصحابِ کہف کے شہر سے نکلتے وقت جو ظالم اور مشرک بادشاہ دقیانوس اس شہر پر مسلط تھا وہ مر گیا۔ اور صدیاں گزر چکی تھیں۔ یہاں تک کہ اس شہر پر اہلِ حق کا قبضہ ہو گیا۔ اور حکمران ایک صالح اور نیک خصلت انسان تھا جس کا نام بیدوسیس تھا (مظہری) اس کے دورِ حکومت میں اتفاقاً قیامت اور اس میں مُردوں کے زندہ ہونے کے مسئلے میں کچھ اختلافات پیدا ہو گئے، ایک فرقہ اس کا منکر ہو گیا۔ کہ یہ بدن قبر میں گل سڑ جاتا ہے۔ اور ریزہ ریزہ ہو کر اگر ہوا میں بکھر جائے تو کیا قیامت کے دن پھر از سرِ نو اس میں روح پھونک دی جائے گی اور یہ انسان کی صورت میں زندہ ہو جائے گا؟ بادشاہ وقت بیدوسیس کو اس کی فکر ہوئی کہ کس طرح ان کے شکوک و شبہات دُور کئے جائیں، جب کوئی تدبیر نہ بن آئی، تو اس نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے۔ اور راکھ کے ڈھیر پر بیٹھ کر اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ تو آپ ہی کوئی ایسی صورت پیدا فرما کہ ان لوگوں کا عقیدہ درست ہو جائے، اور یہ سیدھے راستے پر آجائیں، اس طرف یہ بادشاہ آہ و زاری اور دعا میں مصروف تھا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو شرفِ قبولیت اس طرح بخشا کہ اصحابِ کہف بیدار ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے ایک آدمی کو بازار میں کھانا لانے کے لیے بھیجا۔ وہ کھانا خریدنے کے لیے ایک دوکان پر پہنچا۔ اور تین سو برس پہلے بادشاہ دقیانوس کے زمانے کا سکہ دوکاندار کو پیش کیا تو وہ حیران رہ گیا کہ یہ سکہ کہاں سے آیا، کس زمانے کا ہے؟ بازار کے دوسرے دوکانداروں کو دکھلایا، سب نے کہا کہ اس شخص کو کہیں پرانا خزانہ ہاتھ آگیا ہے۔ اس نے انکار کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ نہ مجھے کوئی خزانہ ملا ہے اور نہ کہیں سے لایا ہوں، یہ میرا اپنا ہے۔

اہل بازار نے اسے گرفتار کر کے سلطانِ وقت کی عدالت میں پیش کر دیا۔ یہ بادشاہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ایک صالح خدا پرست۔ دیندار آدمی تھا۔ اس نے سلطنت کے قدیم خزانے کے آثارِ قدیمہ میں ایک تختی دیکھی تھی جس پر اصحابِ کہف کا قصہ اور ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور یہ تختی اس وقت کے ظالم بادشاہ دقیانوس نے خود لکھوائی تھی۔ کہ یہ لوگ اشتہاری مجرم ہیں۔ ان کے نام اور پتے محفوظ ہیں۔ جب ملیں گرفتار کر لیے جائیں۔

الغرض اس بادشاہ کو اس واقعہ کا اس طرح کچھ علم تھا۔ اور اس وقت وہ اس دعا میں مشغول تھا۔ کہ کسی طرح لوگوں کو اس بات کا یقین آجائے۔ کہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دینا اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے سامنے کچھ بعید نہیں، اس لیے اُس نے کھانا طلب کرنے والے سے حالات کی تحقیق کی تو اس کو اطمینان ہو گیا کہ یہ انہی لوگوں میں سے ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ملا دے، جو دقیانوس کے زمانے میں اپنا ایمان بچا کر فرار ہوئے ہیں۔ بادشاہ مسرور ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمالی۔ اس میں شاید لوگوں کے لیے کوئی حجت ہو جس سے انہیں حشرِ اجساد (قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے) کا یقین آجائے۔ یہ کہہ کر اُس شخص سے کہا کہ مجھے اُس غار پر لے چلو جہاں سے تم آئے ہو،

بادشاہ اہلِ شہر کے مجمع کے ساتھ غار پہنچا۔ جب غار قریب آیا۔ تو اُس شخص نے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریں میں جا کر اپنے ساتھیوں کو خبر کر آؤں کہ اب بادشاہ مسلمان موحد ہے۔ اور قوم بھی مسلمان ہے۔ وہ ملنے کے لیے آئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اطلاع سے پہلے آپ پہنچیں۔ تو وہ سمجھیں کہ ہمارا دشمن بادشاہ حملہ آور ہوا ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق اس نے جاکر پہلے اپنے ساتھیوں کو سب حالات سے مطلع کیا۔ تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے بادشاہ کا استقبال تعظیم کے ساتھ کیا بعض روایات میں آیا ہے کہ جس وقت اصحابِ کہف کو ان کے ساتھی نے یہ سارا قصہ سنایا اسی وقت سب وفات پاگئے تفسیر بحرِ محیط میں یہ روایت ہے کہ بادشاہ سے ملاقات کے بعد اہلِ غار نے بادشاہ اور اہلِ شہر سے کہا کہ اب ہم آپ سے رُخصت چاہتے ہیں، یہ کہہ کر غار کے اندر چلے گئے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دے دی، واللہ اعلم (معارف القرآن ج ۵ ص ۵۰۳-۵۰۴)

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور چار پرند

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حقیقت اشیاء کی جستجو اور طلب کا فطری ذوق تھا اور وہ ہر شے کی حقیقت تک پہنچنے کی جستجو کو اپنی زندگی کا مقصد اولےٰ سمجھتے تھے تاکہ ان کے ذریعہ ذاتِ واحد (اللہ جل جلالہ) کی ہستی، اس کی وحدانیت، اور اس کی قدرتِ کاملہ کے متعلق علم الیقین کے بعد حق الیقین حاصل کر سکیں، آزر، جمہور اور نمرود کے ساتھ مناظروں میں اُن کے اس فطری ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حیات بعد الممات یعنی مرنے کے بعد جی اُٹھنے کے متعلق خدائے تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ کس طرح ایسا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا۔ اے ابراہیم! کیا تم اس مسئلہ پر یقین نہیں رکھتے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فوراً جواب دیا، کیوں نہیں! میں بلا توقف اس پر ایمان رکھتا ہوں لیکن میرا یہ سوال ایمان ویقین کے خلاف اس لیے نہیں ہے۔ کہ میں علم الیقین کے ساتھ ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کا خواستگار ہوں، میری تمنا ہے، کہ آپ مجھ کو آنکھوں سے مشاہدہ کی نعمت سے فیض یاب فرمائیں کہ حیات بعد الممات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا صورت ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا اگر تم اس کے مشاہدے کے طالب ہو تو چار پرندے فراہم کریں اور اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سامنے والے پہاڑ پر علیحدہ علیحدہ مقامات پر رکھ دیں۔ اور پھر دُور سے اُنہیں پکاریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ایسا ہی کیا۔ جب ابراہیم علیہ السّلام نے انہیں آواز دی تو اُن سب کے اجزاء فوراً اپنی اپنی شکل اختیار کر کے اور زندہ ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس اُڑتے ہوئے چلے آئے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ میں بیان ہوا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

(البقرہ ۲۶۰)

اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے، جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح جلائے گا۔ ارشاد ہوا کیا آپ کو اس کا یقین نہیں ہے۔ عرض کی ضرور ہے لیکن یہ (درخواست) اس لیے ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا چار پرندے لیجئے، پھر انہیں مانوس کیجئے۔ پھر ان میں کا ایک ایک حصہ پہاڑ پر رکھ دیجئے۔ پھر اُن کو اپنی طرف بلائیے تو وہ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف چلے آئیں گے۔ اور یقین رکھئے کہ اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے چار پرندے پکڑ کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے پہاڑ پر علیحدہ علیحدہ مقامات پر رکھ دئے۔

پھر اللہ تعالےٰ کے امر سے انہیں آواز دی تو اُن کے بکھرے ہوئے متفرق اجزاء آپس میں جُڑ کر اپنی اپنی شکل اختیار کرکے مکمل جانور بن کر اور زندہ ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اُڑتے ہوئے چلے آئے۔ اور یہ واقعہ اللہ تعالےٰ نے اُس وقت کے لوگوں کو اُن کی آنکھوں سے مشاہدہ کرا دیا۔ اور پھر اسے قرآن کریم میں نقل فرمایا۔ اور اُن لوگوں کو دعوتِ فکر دی جنہیں اس میں تردد ہے کہ میت کے اجزاء جسم جب بکھر جاتے ہیں، یا مختلف جانوروں کے پیٹوں میں چلے جاتے یا آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں، پھر اس راکھ کو ہوا اُڑا کر نہ معلوم کہاں کہاں پہنچا دیتی ہے۔ عالم برزخ میں کس طرح عذاب و ثواب ہوتا ہے وہ خالق کُل قادرِ مطلق جس طرح اُن مرے ہوئے پرندوں کے اجسام کے مختلف مقامات پر پڑے ہوئے مختلف ٹکڑوں میں رُوح داخل کرکے از سرِ نو انہیں پہلی حالت پر لا کر اور پرندے بنا کر اُڑا سکتا ہے۔ اسی طرح کیا وہ فوت شدہ انسانوں کے اجسام کے بکھرے منتشر اجزاء میں رُوح داخل کرکے عالم برزخ میں فرشتوں کے ذریعہ اُن سے سوال و جواب نہیں کر سکتا؟

مُردہ قبر میں مدفون ہو یا قبر کے باہر کسی بھی مقام یا کسی بھی حالت میں ہو وہ عالم برزخ میں ہے۔ اور قیامت سے پہلے عذاب و ثواب کا کچھ حصہ اس کے عمل کے مطابق اُسے ملتا رہتا ہے یہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور بہت سی صحیح احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار کتاب اللہ کا انکار ہے۔

حشر ہے ایک قبر عذاب و ثواب کا!
یہ وحیِ آسماں ہے کوئی داستاں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برزخ و آخرت کے معاملات احساس و ادراک سے باہر ہیں

برزخ و آخرت کے معاملات دائرہ ادراک سے باہر ہیں حق تعالیٰ نے برزخ و آخرت کے معاملات دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھے ہیں۔ ان تک احساس و ادراک کی رسائی نہیں۔ اس کی کمال حکمت کا یہی تقاضا ہے: تاکہ مسلمانوں اور کافروں میں تمیز ہو جائے۔ دنیا ہی میں سکرات موت پر فرشتوں سے سابقہ پڑتا ہے اور دنیا سے جانے والا ہی انہیں دیکھ سکتا ہے۔ فرشتے اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں، اس سے بات چیت کرتے ہیں، اُن کے پاس جنت یا جہنم کا کفن اور خوشبو یا بدبو بھی ہوتی ہے۔ یہ تیمارداروں کی دعا یا بددعا پر آمین بھی کہتے ہیں۔ مرنے والے نیک آدمی کو سلام بھی کہتے ہیں۔ اور وہ انہیں جواب بھی دیتا ہے۔ اور اگر بول نہیں سکتا اور اشارہ بھی نہیں کر سکتا تو دل سے جواب دیتا ہے۔ چنانچہ بعض مرنے والوں کو سکرات کے وقت اہلاً و سہلاً و مرحبا (آیئے آیئے تشریف لایئے آپ کا آنا مبارک ہے) کہتے ہوئے سنا گیا ہے۔ امام قیمؒ فرماتے ہیں ہمارے استاد (امام ابن تیمیہؒ) نے بتایا نہ معلوم آپ نے مشاہدہ فرمایا تھا یا کوئی مرنے والا کہہ رہا تھا آیئے تشریف رکھیے، امام ابن قیمؒ نے اپنی تصنیف کتاب الروح میں سکرات کے وقت کے کئی واقعات درج کئے ہیں۔ ان میں سے ہم یہاں چند واقعات تحریر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکراتِ موت اور چند واقعات

خیر النساج کا واقعہ خیر النساج کا واقعہ مشہور ہے۔ کہ آپ نے موت کے وقت فرمایا، صبر کروں گا، اللہ پاک تمہیں عافیت عطا فرمائے تمہیں جو حکم ہے اس کے بغیر چارہ نہیں اور میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور نماز ادا کر کے فرمایا۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو، یہ فرمایا اور دنیا سے انتقال فرما گئے (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۴۹)

عمر بن عبدالعزیز رح عمر بن عبدالعزیزؒ جس روز عالمِ فانی سے عالمِ باقی کی طرف رحلت فرمانے والے تھے اس روز فرمانے لگے، مجھے اٹھا کر بٹھاؤ، تیمارداروں نے آپ کو اٹھا کر بٹھا دیا، چشمِ پُرنم کے ساتھ فرمایا میں وہ ہوں جس نے تعمیلِ احکام میں کوتاہی کی، اور گناہوں میں سرگرمی دکھائی، یہ جملہ تین بار فرما کر کلمۂ طیبہ پڑھا اور سر اٹھا کر غور سے دیکھنے لگے، لوگوں نے پوچھا — امیر المومنین! آپ اس قدر غور سے کیا دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا میں ایسی صورتیں دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن، پھر جانِ جانِ آفرین کو سونپ دی، مسلمہؒ فرماتے ہیں کہ سکراتِ موت کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھا، آپ نے اشارے سے ہمیں باہر جانے کا حکم دیا، ہم سب باہر آ کر بیٹھ گئے، صرف ایک خادم آپ کے پاس رہ گیا، اس وقت آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا	آخرت کا گھر (جنت) ہم نے ان لوگوں
لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي	کے لیے تیار کیا ہے، جو دنیا میں شان و
الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ	شوکت کے طالب نہیں ہیں۔ اور بہترین
لِلْمُتَّقِينَ ۝ (القصص ۸۳)	انجام متقیوں ہی کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک تم نہ انسان ہو اور نہ جن، پھر خادم نے باہر آکر ہمیں اندر آجانے کو کہا اب جو ہم اندر گئے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۸۱)

محمد بن واسع فضالہ بن دینار کا بیان ہے۔ کہ میں محمد بن واسع کی وفات کے وقت موجود تھا آپ دفعۃً فرمانے لگے اے میرے اللہ کے فرشتو! آؤ، ہر طرح کی طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے اس وقت مجھے نہایت روح افزا اور مست کن خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں۔ پھر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اس سلسلہ میں بے شمار واقعات و مشاہدات ہیں۔ لیکن سب سے بلیغ، مؤثر اور جامع یہ آیت ہے: فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ (الواقعہ) جب روح بدن سے سینے میں آکر اٹک جاتی ہے۔ اور اس وقت تم (یہ منظر) حسرت بھری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو، اور ہم مرنے والے کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ لیکن تمہیں دکھائی نہیں دیتے،

یہ محفل دنیا سے جانے کی آخری گھڑی اور عالم برزخ میں داخل ہونے کی ساعت اوّل ہے۔ اور اس وقت مرنے والے سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ اور عالم برزخ کے احوال اس پر منکشف ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس کا کچھ علم نہیں ہوتا،

؎ کر رہا ہے آج تو تکذیب جن احوال کی
سامنے آئیں گے جس دم کایا پلٹا رہ جائے گا (عاجز)

پھر فرشتہ ہاتھ بڑھا کر روح سے خطاب کرتا ہے اور اسے قبض کر لیتا ہے تیمار دار نہ فرشتے دیکھتے ہیں اور نہ فرشتوں کی بات سنتے ہیں۔ پھر بدن سے روح نکل آتی ہے، اور سورج کی کرنوں کی طرح اس سے نور کی شعاعیں اور کستوری سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مخمور کن خوشبو کی لپٹیں نکلنے لگتی ہیں۔ وہاں موجود لوگ نہ نور کی شعاعیں دیکھتے ہیں۔ اور نہ انہیں خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں، پھر فرشتوں کی جلو میں روح آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ مگر فرشتے میت کے پاس بیٹھنے والوں کو دکھائی نہیں دیتے، پھر روح واپس آکر بدن کو غسل دینے۔ کفن پہنانے اور قبرستان کی طرف لے جانے کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ جلدی سے لے چلو یا یہ کہتی ہے مجھے کہاں لیے جا رہے ہو؟ اس کی آواز کسی کو سنائی نہیں دیتی، پھر جب لاش لحد میں رکھ کر اس پر مٹی ڈال کر قبر بنا دی جاتی ہے۔ تو یہ مٹی کا ڈھیر فرشتوں کو میت کے پاس آنے سے روکاوٹ نہیں بنتا۔ بلکہ اگر چٹان تراش کر اس میں لاش رکھ کر اسے سیسہ پلا کر سر بمہر کر دی جائے۔ تو فرشتے پھر بھی لاش تک پہنچ جائیں گے۔ کیونکہ اجسام کثیفہ سے ارواح لطیفہ آسانی سے پار ہو جاتی ہیں۔ فرشتے تو فرشتے اُن سے تو جن بھی پار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ جس طرح پرندے ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے اجسام کثیفہ میں تیرتے پھرتے ہیں۔

وسعت قبر قبر کی فراخی روح کے لیے بالذات ہے۔ اور بدن کے لیے بواسطۂ روح ہے۔ عالم برزخ کے احوال روح پر براہ راست وارد ہوتے ہیں، اور بدن پر بواسطۂ روح، بظاہر لاش قبر میں ہاتھ دو ہاتھ جگہ میں ہوتی ہے۔ حالانکہ قبر منتہائے نظر تک فراخ ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر قبر کھول کر دیکھی جائے تو لاش اپنی ہیئت پر بدستور نظر آتی ہے۔ مگر قبر میت کو اس طرح بھینچتی ہے۔ کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر آجاتی ہیں۔ یہ بات حس، عقل اور فطرت سلیم کے خلاف نہیں، اگر لحد میں لاش بدستور اپنی اصلی حالت میں رکھی ہوئی ہے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قبر نے اسے بھینچا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بھینچنے کے بعد لاش پھر اپنی سابق حالت کی طرف عود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرائی ہو۔

قبر کی نار اور بہار قبر کی آگ اور باغ و بہار دنیا کی آگ اور بہار کی طرح ہے کہ اس کا اہلِ دنیا مشاہدہ کر سکیں، بلکہ آخرت کی آگ بہار کی طرح ہے، جو دنیا کی نار و بہار سے کہیں زیادہ قوی ہے۔ آخرت کی چیز کی دنیا کی اشیا سے مشابہت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ ہی قبل از موت ان کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اُن کی قبروں کی مٹی اور پتھر بھی بھڑکا سکتا جن میں وہ مدفون ہیں۔ لیکن اگر انہیں اہلِ دنیا چھو کر دیکھیں تو انہیں ذرہ برابر گرمی کا بھی احساس نہ ہو۔ اسی طرح حق تعالیٰ انہیں باغ و بہار بنا دیتا ہے ایک ہی قبر میں دو شخص مدفون ہوتے ہیں۔ ایک کے لیے یہ قبر جہنم کا گڑھا مگر اس کی گرمی کا احساس اس کے پڑوسی کو نہیں ہوتا۔ اور ایک کے لیے باغیچہ ہے۔ لیکن اس کی راحت افزا نعمتوں کا احساس اس کے پڑوسی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو اس سے بھی زیادہ کہیں وسیع اور حیرت انگیز ہے۔ مگر لوگوں کو جن باتوں کا علم نہیں ہوتا انہیں جھٹلا دیا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ جنہیں تسلیم و یقین کی توفیق عطا فرمائے اور تکذیب سے محفوظ رکھے۔

غرض کہ اللہ تعالیٰ قبر میں کافر کے نیچے آگ کا بچھونا بچھا دیتا ہے جس سے اس کی قبر تنور کی طرح بھڑک اٹھتی ہے۔ پھر جب اللہ کو منظور ہوتا ہے اس پر اپنے کسی بندے کو مطلع بھی فرما دیتا ہے۔ اور دوسروں سے چھپا رکھتا ہے اگر قبر کے عذاب سے عام لوگ مطلع ہو جائیں، تو ایمان بالغیب کہاں رہے، اور لوگ مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں، جیسا کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ میری طرح تمہیں بھی عذابِ قبر سنا دے (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یزید بن ابان الرقاشیؒ

ت جس کے لیے پیغام ہو اور قبر جس کا مقام ہے لوگو! تم اس پر کیوں نہیں روتے؟

أَبِي إِسْحَاقَ الْخُمَيْسِيِّ قَالَ كَانَ
يَقُولُ وَيْحَكَ يَا يَزِيدُ مَنْ
ضِيَ عَنْكَ رَبُّكَ وَمَنْ يَصُومُ
؟ أَوْ يُصَلِّي لَكَ؟ ثُمَّ يَقُولُ
نْشَرُ مِنَ الْقَبْرِ بَيْتُهُ وَالْمَوْتُ
عِدُهُ أَلَا تَبْكُونَ؟
لَ فَبَكَى حَتَّى سَقَطَتْ أَشْفَارُ
يْنَيْهِ۔

ابو اسحاق الخمیسی بیان کرتے ہیں کہ یزید فرمایا کرتے تھے۔ اے یزید تجھ پر افسوس ہے! تیری طرف سے تیرے رب کو کون خوش کرے گا اور تیرے لیے کون روزے رکھے گا یا تیرے لئے کون نماز پڑھیگا پھر فرماتے اے لوگو! قبر جس کا مقام ہو اور موت جس کے لیے پیغام تم اس پر کیوں نہیں روتے؟ یہ فرماتے اور خود ہی رو پڑتے۔

دُ السُّلُولِيُّ قَالَ: كَانَ يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ
بْكِي حَتَّى تَنَاثَرَتْ أَشْفَارُهُ
خَرَقَتِ الدُّمُوعُ مَجَارِيَهَا مِنْ
جْهِهِ

زہیر سلولی بیان کرتے ہیں کہ یزید الرقاشی (خوف آخرت سے) اس قدر روتے تھے کہ آنسوؤں نے اُن کے چہرے کی وہ جگہ جلادی جہاں سے وہ گزرتے تھے

لوگوں نے حضرت یزید الرقاشی سے کہا کہ کثرت گریہ سے آپ کا کیا حال ہوگیا ہے؟

بْكِي وَقَالَ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنْ
كِيَ بَعْدَ الدُّمُوعِ الدِّمَاءَ وَبَعْدَ
دِّمَاءِ الصَّدِيدَ
(صفة الصفوة ۳/۲۸۹)

وہ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آنسوؤں کے بعد خون رونے لگ جاؤں اور خون کے بعد پیپ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید الرقاشی کے بیٹے سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کے والد صاحب کبھی کوئی شعر بھی پڑھا کرتے ہیں؟ بیٹے نے کہا وہ یہ شعر پڑھا کرتے ہیں۔

إِنَّا لَنَفْرَحُ بِالْأَيَّامِ نَقْطَعُهَا وَكُلُّ يَوْمٍ مَضَى يُدْنِي مِنَ الْأَجَلِ

ہم جو دن گزارتے ہیں اُن پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ جو دن گزرتا ہے وہ موت سے قریب کرتا ہے

عاقل کے تین اوصاف

وہ دُنیا کو چھوڑ دیتا ہے اس سے پہلے کہ دُنیا اُسے چھوڑ دے۔ وہ قبر کے لیے تیاری کرتا ہے اس سے قبل کہ اس میں جا داخل ہو۔ وہ اپنے پروردگار کو راضی کرتا ہے اس سے پیشتر کہ اس سے ملاقات کرے۔

یحییٰ بن معاذ بن جعفر الرازیؒ

رے کے رہنے والے تھے اور پھر نیشاپور منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں سکونت اختیار کر لی۔ اور ۲۵۸ھ میں وہیں وفات پا گئے۔ یہ تین بھائی تھے۔ اسماعیل یحییٰ ابراہیم۔ اسماعیل سب سے بڑے اور ابراہیم سب سے چھوٹے۔ اور حضرت یحییٰ ان دونوں کے درمیان تھے۔ تینوں بھائی عابد و زاہد تھے۔

عبداللہ بن محمد بن وھب بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معاذ فرمایا کرتے تھے۔

أَلَا إِنَّ الْعَاقِلَ الْمُصِيبَ مَنْ عَمِلَ سُن لو! حقیقت میں عاقل وہ ہے

ثَلَاثًا تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ تَتْرُكَهُ جو تین کام کرتا ہے۔ (۱) اس نے دنیا

وَبَنَى قَبْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ وَأَرْضَى ترک کر دی اس سے پہلے کہ دنیا اسے

رَبَّهُ قبل کہ وہ اس میں جا داخل ہو۔ (۲) اس نے قبر کے لیے تیاری کر لی (۳) اس نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو (۳) اُس نے اپنے رب کو راضی کر لیا اس سے پیشتر کہ وہ اس سے ملاقات کرے

اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ اللَّيْلُ طَوِيْلٌ فَلَا تُقَصِّرْهُ بِمَنَامِكَ، وَالنَّهَارُ نَقِيٌّ فَلَا تُدَنِّسْهُ بِآثَامِكَ۔

(کتاب الروح لابن قیمؒ ص ۶۷، بحوالہ ابن ابی الدنیا)

حسن بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ سے سُنا۔ فرماتے تھے۔ رات دراز ہے تو اُسے اپنی نیند کے ساتھ کم نہ کر۔ اور دن صاف شفاف (روشن) ہے تو اُسے اپنے گناہوں کے ساتھ غبار آلود نہ کر۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الدُّنْيَا خَرَابٌ وَ اَخْرَبُ مِنْهَا قَلْبٌ مَنْ يَعْمُرُهَا وَالْاٰخِرَةُ دَارُ عُمْرَانٍ وَاَعْمَرُ مِنْهَا قَلْبٌ مَّنْ يَّطْلُبُهَا وَيَقُوْلُ اَخُوْكَ مَنْ عَرَّفَكَ الْعُيُوْبَ وَصَدِيْقُكَ مَنْ حَذَّرَكَ مِنَ الذُّنُوْبِ

حلیۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۹۵

اور مَیں نے اُن سے سُنا فرمایا کرتے تھے۔ دُنیا ویران ہے اور وہ دل اس سے بھی ویران ہے جو اسے آباد کرتا ہے آخرت آباد گھر ہے اس سے زیادہ آباد وہ دل ہے جو (نیک اعمال کے ساتھ) اُس کا طلبگار ہے۔ اور فرمایا کرتے تیرا بھائی وہ ہے جو تیرے عیوب تجھ پر ظاہر کرتا ہے اور تیرا دوست وہ ہے جو تجھے گناہوں سے روکتا ہے۔

وَيَقُوْلُ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَحْزَنُ عَلٰى نُقْصَانِ مَالِهٖ كَيْفَ لَا يَحْزَنُ عَلٰى نُقْصَانِ عُمْرِهٖ

اور فرمایا کرتے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مالی نقصان پر تو غمگین ہوتا ہے لیکن اپنی عمر کے نقصان پر (کہ وہ ہر لمحہ کم ہو رہی ہے) اسے کوئی غم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تیرا قرآن پر ایمان ہے

تو دنیا میں تیرا خوف اور رونا شدید ہو جانا چاہیے

قَالَ حَوْشَبٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَاِنْ قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ اٰمَنْتَ بِهٖ لَيَطُوْلَنَّ فِي الدُّنْيَا حُزْنُكَ وَ لَيَشْتَدَّنَّ فِي الدُّنْيَا خَوْفُكَ وَلَيَكْثُرَنَّ فِي الدُّنْيَا بُكَائُكَ

(کتاب الزھد لابن حنبلؒ ص ۲۵۹)

حضرت حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسنؒ سے سنا وہ اللہ کی قسم کھا کر فرما رہے تھے اے ابنِ آدم اگر تو نے قرآن پڑھا ہے اور اُس پر تیرا ایمان ہے۔ تو دنیا میں تیرا غم طویل ہونا چاہیئے اور تیرا (اللہ سے) خوف زیادہ شدید ہونا چاہیئے۔ اور دنیا میں تجھے (فکرِ آخرت میں) بکثرت رونا چاہیئے۔

کیوں کہ قرآنِ مجید میں سفرِ آخرت میں پیش آنے والے مراحل شاقہ کا بالتفصیل بیان ہے۔ سکراتِ موت۔ اور قبر و قیامت کی ہولناک منظر کشی ہے اور انسان کی بدکرداری کے خوفناک انجام سے اُسے آخری حد تک متنبہ کر دیا گیا ہے، نیز میدانِ محشر اور جہنم کا دلدوز نقشہ بار بار انسان کے سامنے رکھا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے۔ اور اُس پر ایمان لے آتا ہے۔ نتیجۃً اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں احوالِ آخرت پر یقین کے سبب اشکبار رہتی ہیں۔ اور وہ زندگی بھر حزن و ملال سے ہمکنار رہتا ہے، جب تک وہ جہنم کا پل پار کر کے جنت میں داخل نہیں ہو جاتا، اُسے اطمینان و آرام نصیب نہیں ہوتا۔

انسان کے لیے اس سے بڑا امتحان کیا ہو گا کہ وہ قبر میں اکیلا داخل ہو گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا فرشتہ اس کے پاس آئے گا جبکہ وہ تنہا ہوگا۔ قبر میں تنہا اُترے گا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہا کھڑا ہوگا۔ اس حالت میں کہ اس کے دامن میں گناہ بھی بہت ہوں گے اور اُس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثرت سے ہوں گی۔

قَالَ جَعْفَرٌ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ يَقُوْلُ وَاَيُّ عَبْدٍ اَعْظَمُ حَالًا مِّنْ عَبْدٍ يَاْتِيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ وَحْدَهٗ وَيُدْخِلُ قَبْرَهٗ وَحْدَهٗ وَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ وَمَعَ ذٰلِكَ ذُنُوْبٌ كَثِيْرَةٌ وَنِعَمٌ مِّنَ اللّٰهِ كَثِيْرَةٌ۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۲۵)

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی سے سُنا وہ فرما رہے تھے۔ بندوں میں سے کونسا بندہ اُس سے زیادہ سخت حال میں گرفتار ہے؟ کہ فرشتۂ موت (عزرائیل علیہ السلام) جس تنہا کے پاس آئے گا، اور جو اپنی قبر میں تن تنہا داخل ہوگا۔ اور جو (حساب کتاب کے لیے) اللہ کے سامنے (قیامت کے روز) اکیلا کھڑا ہوگا اس حال میں کہ اُس پر گناہوں کا بوجھ ہوگا اور وہ بے شمار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوگا۔

نزع۔ قبر۔ قیامت اور پل صراط یہ سفرِ آخرت کے تڑپا دینے والے خوفناک مرحلے اور انسان کی تنہائی یہ دہشت ناک مقامات۔ یہ پُر صعوبت گھاٹیاں انسان تنہا عبور کرے گا۔ اس راہ میں اس کا نہ کوئی ساتھی ہوگا نہ غمخوار ـــــ یہ حقیقت ہے یا افسانہ؟

خوفِ عذابِ قبر میں فکرِ حساب میں
آنکھیں تری ہوئی ہیں کبھی اشکبار کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور نہ بندے کے ساتھ اس کا کوئی مددگار۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خود اس کی زندگی کے بارے میں سوال کرے گا۔ کہ یہ کس طرح بسر کی میری اطاعت میں یا نافرمانی میں؟

ہوتا جو کچھ بھی خطرۂ روزِ جزا ہمیں
غافل نہ رہتے یوں کبھی زادِ سفر سے ہم (بہائم طہور)

اللہ سے حیا کرنے والا!

قبر اور اس میں پیش آنے والے معاملے کو نہیں بھولتا

عَنِ الْحَسَنِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاقْصِرُوْا مِنَ الْاَمَلِ وَتَبَتُّوْا اٰجَالَكُمْ بَيْنَ اَبْصَارِكُمْ وَاسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَسْتَحْيِ مِنَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ الْحَيَاءُ

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے؟ صحابہ نے عرض کیا بیشک! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تو زندگی کی حرص مختصر کرو۔ اور اپنی موت کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ (یعنی یاد رکھو) اور اللہ سے جیسا حیاء کرنے کا حق ہے ویسی حیاء کرو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب اللہ سے حیاء کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا اللہ سے حیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَنْسَوُا الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى وَاَنْ لَّا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعٰى وَاَنْ لَّا تَنْسَوُا الرَّاْسَ وَمَا احْتَوٰى وَمَنْ يَّشْتَهِىْ كَرَامَةَ الْاٰخِرَةِ يَدَعْ زِيْنَةَ الدُّنْيَا هُنَالِكَ اِسْتَحْيَى الْعَبْدُ وَهُنَالِكَ اَصَابَ وَلَايَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(کتاب الزھد لابن مبارک ص۱۱)

کرنے کا یہ مطلب نہیں (جو تم نے سمجھا ہے) بلکہ اللہ سے حیا کا یہ مطلب ہے کہ تم قبروں کو اور اس میں (بدن کا) گل سڑ جانا نہ بھولو۔ اور تم سر اور اس کے اردگرد (آنکھ۔ کان۔ ناک۔ منہ۔ زبان وغیرہ) کو نہ بھولو (یعنی انہیں اللہ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرو) اور جو شخص آخرت میں عزت کا خواہش مند ہے۔ تو وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے۔ (یعنی دنیا کے عیش و عشرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے) یہ ہے بندے کا اللہ سے حیا کرنے کا طریقہ۔ اور اس طرح وہ اللہ کے انعامات کا مستحق ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرام اور فکرِ آخرت

حضرت ابوذر غفاریؓ کی تمنا۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاِطَّ وَالَّذِىْ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں عالمِ غیب کی وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرا رہا ہے اور حق ہے کہ وہ چرچرائے قسم ہے اُس ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ
اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ
وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ
وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ
لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ
کَثِیْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ
بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ
وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ
تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ۔ قَالَ اَبُوْذَرٍ
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ

(احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان میں چار انگل جگہ بھی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اللہ کے حضور اپنا ماتھا رکھے سجدہ میں نہ پڑا ہو، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے، اور بستروں پر بیویوں سے بھی لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور اللہ سے نالہ و فریاد اور گریہ وزاری کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے، (اس حدیث کو نقل کرکے) ابوذرؓ فرماتے ہیں کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کو علم کے جو ذرائع، عقل اور شعور وغیرہ عطا فرمائے ہیں ان کی دسترس صرف اسی عالمِ شہود تک ہے۔ عالمِ غیب تک نہیں اس لیے نئی دریافت اور ان کے بارے میں تحقیق کی بہترین راہ ہمارے لیے یہی ہے کہ اللہ کے پیغمبروں کے مشاہدات اور اُن کے اخبار پر ہمیں یقینِ محکم ہو اور عمل پیرا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عالمِ غیب کے چند حقائق کا انکشاف فرمایا ہے کہ اللہ کے جلال، اور فرشتوں کی کثرت سے آسمان تھرتھرا رہا ہے۔ اور ذرہ بھر جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو، اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا۔ مزید برآں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اگر میری طرح تم پر یہ منکشف ہو جائے، جو میں جانتا، اور دیکھتا سنتا ہوں، تو تم اس دنیا میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح خوش و خرم نہ رہ سکو، اور ازدواجی زندگی کے لطف و محبت کا ہوش نہ رہے، اور گھروں سے نکل کر جنگلوں میں نالہ و فریاد کرتے پھرو ——— حدیث کے راوی حضرت ابوذر غفاریؓ پر اس کا اتنا گہرا اثر تھا کہ بعض اوقات اس حدیث کے بیان کرنے کے ساتھ پکار اُٹھتے کاش۔ میں ایک درخت ہوتا، جسے جڑ سے کاٹ دیا گیا ہوتا، تاکہ میں آخرت کی جوابدہی سے بچ جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسان سے خلافتِ ارضی کا کام لینا ہے، اور وہ جب ہی ممکن ہے کہ انسان اس دنیا میں اطمینان اور سکون سے رہ سکے اس لیے وہ حقیقتیں عام انسانوں سے پردۂ غیب میں رکھی گئی ہیں۔ جن کے انکشاف کے بعد آدمی اس دنیا میں سکون سے نہیں رہ سکتا، مثلاً قبر کا یا دوزخ کا عذاب، اور اسی طرح قیامت کے لرزہ خیز مناظر اگر اس دنیا میں ہم جیسے کمزور دل انسانوں پر ظاہر کر دیئے جائیں اور ہم لوگ ان کا مشاہدہ کر سکیں، تو پھر اس دنیا میں ہم کوئی کام نہیں کر سکتے، بلکہ خوف و دہشت سے ہمارے اجسام سے ہماری ارواح پرواز کر جائیں،

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کو جو خاص کام لینا تھا اس کے لیے ضروری تھا کہ آپ پر ان چیزوں کا انکشاف کر دیا جائے، اور ان حقائق کا مشاہدہ آپ کو کرا دیا جائے، تاکہ آپ کے اندر وہ عین الیقین اور حق الیقین پیدا ہو جائے، جس کی آپ کے منصبِ نبوت اور کارِ عظیم کے لیے ضرورت تھی، اس لیے اس قسم کے بہت سے غیبی حقائق آپ پر منکشف کیے گئے اور اسی کے ساتھ حکمتِ خداوندی نے آپ کے قلبِ مبارک کو وہ غیر معمولی طاقت بھی بخشی، کہ اس انکشاف اور مشاہدہ کے باوجود آپ اپنے تمام فرائضِ منصبی کو بحسن و خوبی انجام دے سکیں، اور دنیا میں ایسی جامع اور معتدل زندگی گزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکیں، جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہر قسم اور ہر طبقے کے انسانوں کے لیے نمونہ بن سکے صلی اللہ علیہ وسلم

میں موت کے بعد پیش آنے والے سفر (قبر و قیامت) پر رو رہا ہوں (حضرت ابوہریرہؓ)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَكٰى فِيْ مَرَضِهٖ فَقِيْلَ مَا يُبْكِيْكَ ؟ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ عَلٰى دُنْيَاكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ عَلٰى بُعْدِ سَفَرِيْ وَقِلَّةِ زَادِيْ وَاِنِّيْ اَمْسَيْتُ فِيْ صُعُوْدٍ مُهْبِطَةٍ عَلٰى جَنَّةٍ وَّنَارٍ لَا اَدْرِيْ عَلٰى اَيَّتِهِمَا يُؤْخَذُ بِيْ (کتاب الزھد لابن مبارک)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موت کے وقت رو رہے تھے۔ اُن سے پوچھا گیا آپ اس وقت کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا میں تمہاری اس دُنیا پر نہیں رو رہا۔ لیکن میں اس کے بعد اپنے سفرِ آخرت پر رو رہا ہوں۔ میں نے شام کی ہے ایسی بلندی پر جو کہ گرنے والی ہے جنت یا جہنم میں، مجھے معلوم نہیں میرا مقام ان دونوں میں سے کونسا ہوگا۔

سب سے زیادہ حسرتناک انجام

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ الْحَسَرَاتِ ؟ رَجُلٌ جَمَعَ دِرْهَمًا اِلٰى دِرْهَمٍ. وَقِيْرَاطًا اِلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ مَاتَ وَوَرَثَهٗ غَيْرُهٗ. فَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ وَاَمْسَكَهٗ

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ کیا میں تمہیں ندامتوں میں سب سے زیادہ ندامت والی بات کے بارے میں خبر دوں؟ وہ آدمی جس نے درہم پر درہم جمع کئے اور قیراط پر قیراط (یعنی سونے پر سونا) پھر وہ مر گیا اور پھر اس کے اس مال کا کوئی دوسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ حَقِّهٖ۔ (کتاب الزھد لابن مبارک ص ۳۸)

وارث ہوگیا۔ پھر اُس نے اُس مال کو صرف اپنے لیے رکھ لیا اور اس میں جو دوسروں کے حقوق تھے اُنہیں اُس سے محروم کردیا۔

مال گن گن کر جمع کرتے رہنا اور بنکوں میں سرمایہ جمع کرتے رہنا۔ نہ زکوٰۃ نہ صدقات اور انہی حال میں مرجانا اس کا نقصان ظاہر ہے۔ کہ وہ مال میت کے وارث آپس میں بانٹ لیتے اور خوب مزے اڑاتے ہیں۔ اور یہ بدبخت آدمی مرنے کے بعد قبر میں اُتر کر اور قیامت کے دن مال و دولت کے حساب میں پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی سزا بھگتتا ہے۔ آہ دوسروں کی دنیا آباد کرتا اور اپنی آخرت برباد کرلیتا ہے کتنا احمق کس قدر ظالم ہے یہ انسان؟

دوزخ کے خوف نے ربیع کی نیند اڑادی

قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَتْ ابْنَةُ الرَّبِيْعِ لِلرَّبِيْعِ يَا اَبَتِ لِمَ لَا تَنَامُ وَالنَّاسُ يَنَامُوْنَ ؟ فَقَالَ اِنَّ الْبَيَاتَ النَّارُ لَا تَدَعُ اَبَاكِ اَنْ يَّنَامَ

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۱۴)

ابن دینارؒ بیان کرتے ہیں کہ ربیعؒ کی بیٹی نے (اپنے باپ) ربیعؒ سے کہا پیارے باپ آپ رات کو سوتے کیوں نہیں جبکہ سب لوگ سوجاتے ہیں۔ ربیع نے جواب دیا کہ سونا آگ ہے (وہ آگ) تیرے باپ کو سونے نہیں دیتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ وفات کے وقت

قبر دو مقامات میں سے ایک مقام ہے۔ یا جنت کے باغات میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

حضرت ضحاک بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا وقتِ وفات قریب آیا۔ تو اپنے غلاموں کو بلایا، اور اُن سے فرمایا۔ جاؤ (میرے لیے) چوڑی اور گہری قبر کھود کر آؤ۔ وہ قبر کھود کر واپس آئے اور عرض کیا آپ کے حکم کے مطابق ہم نے قبر وسیع اور گہری کھود دی، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا خدا کی قسم، قبر دو مکانوں میں سے ایک مکان ضرور ہے، یا تو میرے لیے قبر اس قدر فراخ کر دی جائے گی کہ اس کا ہر ایک زاویہ چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ اور پھر میرے لیے اس میں جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس میں سے کہ اپنی ازواج اور اپنے محلات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے انعامات تیار کر رکھے ہیں۔ اُن کا نظارہ کروں گا، اور میں اپنے اُس مکان کی طرف اِس سے زیادہ راستہ پانے والا ہوں گا جس طرح کہ آج کے دن اپنے اِس مکان کی طرف، اس کے بعد اس باغیچہ کی خوشبو اور مکان کی زیبائش و آرائش کا دلنشین منظر اس وقت تک میری آنکھوں کے سامنے رہے گا جب تک کہ قیامت کے روز دوبارہ قبر سے نہ اٹھایا جاؤں گا۔ اگر دوسری بات ہوئی (میں اُس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) تو ضرور مجھ پر میری قبر تنگ کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ میں ایسے مقام میں ہوں گا جو اس لوہے سے زیادہ تنگ ہوگا جو لکڑی میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ پھر میرے لیے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جائیگا، جہاں سے میں اپنی زنجیروں، طوقوں، اور اپنے ساتھیوں کو دیکھوں گا۔ اسکے بعد میں جہنم کے اپنے ٹھکانے کی طرف اس سے زیادہ راستہ پانے والا ہوں گا جیسا کہ آج کے دن اپنے مکان کی طرف، پھر مجھے حشر کے دن (قبر سے) اُٹھائے جانے تک نارِ جہنم کی تپش اور گرم پانی ملتا رہے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک بن دینارؒ

وفات اور اس کا سبب

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ مَا كَانَ سَبَبُ مَوْتِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ اَنَا كُنْتُ سَبَبَهُ سَئَلْتُهُ عَنْ رُؤْيَا رَاٰى فِيْهَا مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ فَقَصَّهَا عَلَيَّ فَانْتَفَضْتُ فَجَعَلَ يَشْهَقُ وَيَضْطَرِبُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ كَبِدَهُ قَدْ تَقَطَّعَتْ فِيْ جَوْفِهٖ ثُمَّ هَدَاْ فَحَمَلْنٰهُ اِلٰى بَيْتِهٖ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيْضًا يَعُوْدُهُ اِخْوَانُهُ حَتّٰى مَاتَ مِنْهَا، فَهٰذَا كَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۸)

حصین بن قاسمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد بن زید سے مالک بن دینار کی وفات کا سبب پوچھا، فرمایا اس کا سبب میں ہوں میں نے ان سے اُس خواب کے بارے میں سوال کیا تھا جس میں کہ انہوں نے مسلم بن یسار کو دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے قصۂ خواب بیان فرمایا اس حال میں کہ آپ کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔ اور قلب مضطرب تھا اور آپ بے ہوش ہو گئے میں نے خیال کیا کہ سینے میں آپ کا جگر شق ہو گیا ہے۔ پھر آپ کو ذرا ہوش آیا تو ہم انہیں اٹھا کر ان کے مکان پر لے گئے۔ اس کے بعد آپ بیمار ہو گئے، آپ کے اقربا و احباب آپ کی عیادت کے لیے آرہے تھے کہ آپ فوت ہو گئے آپ کی وفات کا سبب یہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ تُوُفِّيَ (مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ) قَبْلَ الطَّاعُوْنِ بِيَسِيْرٍ وَكَانَ الطَّاعُوْنُ سَنَةَ اِحْدٰى وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۸)

سالم بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ مالک بن دینارؒ کی وفات طاعون سے تھوڑی مدت قبل ہوئی ہے۔ اور طاعون کا زمانہ ایک سو اکتیس (۱۳۱) ہجری ہے۔

مسلم بن یسارؒ

مالک بن دینار کو خواب میں اپنی موت کے بعد پیش آنے والے احوال بیان کر رہے ہیں، مالک بن دینار مسلم بن یسارؒ سے متعلق اپنا خواب سناتے ہیں اور اسقدر روتے ہیں کہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ روز اسی صدمہ سے بیمار رہ کر وفات پا جاتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ وَلَّادَةُ بِنْتُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْدِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ قَالَتْ قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَنَامِيْ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لِمَ لَا تَرُدُّ عَلَيَّ السَّلَامَ ؟ قَالَ اَنَا مَيِّتٌ

محمد بن زکریا غلابی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ولادۃ بنت ابراہیم ازدیہ نے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ مجھ سے میری والدہ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینارؒ نے بیان کیا کہ میں نے مسلم بن یسار کی وفات کے ایک سال بعد انہیں خواب میں دیکھا میں نے انہیں سلام کہا۔ تو انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے مجھے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ فرمایا کہ میں تو مردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَيْفَ اَرُدُّ السَّلَامَ فَقُلْتُ
مَاذَا لَقِيتَ يَوْمَ الْمَوْتِ؟
قَالَ قَدْ لَقِيتُ اَهْوَالًا وَّ
زَلَازِلَ عِظَامًا شِدَادًا۔
قُلْتُ وَمَاذَا كَانَ بَعْدَ
ذٰلِكَ؟ قَالَ وَمَا تَرَاهُ يَكُوْنُ
مِنَ الْكَرِيْمِ؟ تُقُبِّلَ مِنَّا
الْحَسَنَاتُ وَعُفِيَ لَنَا عَنِ
السَّيِّئَاتِ وَضُمِّنَ عَنَّا
التَّبِعَاتُ۔ قَالَتْ فَكَانَ
مَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهٰذَا وَهُوَ
يَبْكِيْ وَيَشْهَقُ ثُمَّ يُغْشٰى عَلَيْهِ
فَلَبِثَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَيَّامًا مَّرِيْضًا
ثُمَّ مَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ فَكُنَّا
نَرٰى اَنَّ قَلْبَهُ انْصَدَعَ۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۵۴۔ ۳۵۵)

ہوں سلام کا جواب کیسے دوں؟ میں نے
پوچھا موت کی گھڑی آپ پر کس طرح
گزری؟ فرمانے لگے وہ وقت بڑا ہولناک
ہلا دینے والا اور نہایت ہی شدید تھا
میں نے پھر پوچھا اس کے بعد پھر کیا ہوا؟
فرمایا جیسا کہ کریم سے توقع کی جا سکتی ہے
ہماری نیکیاں قبول فرمالیں اور ہمارے
گناہ معاف کر دیے گئے اور اُن کی
سزا سے ہمیں بری کر دیا گیا۔ مالک بن
دینار جب اپنا یہ خواب بیان فرماتے
تو شدتِ غم سے بے ہوش ہو جاتے
اس خواب کے بعد آپ مستقل بیمار
رہنے لگے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس
صدمہ سے آپ کا قلب سخت ترین
متاثر ہو گیا تھا۔ اور آپ اسی حال میں
وفات پا گئے۔

اے اللہ تجھے معلوم ہے

کہ مجھے دُنیا میں قیام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے

عَنْ حَرَمِ اِلَّ ابِعِيِّ قَالَ دَخَلْنَا
عَلٰى مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ فِيْ مَرَضِهٖ

حزم بن تطیعی رح بیان کرتے ہیں ہم مالک
بن دینار رح کی علالت میں عیادت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَھُوَ بَعِیْدٌ بِنَفْسِہٖ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اُحِبُّ الْبَقَآءَ فِی الدُّنْیَا لِبَطْنٍ وَّلَا لِفَرْجٍ

(صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۸)

لیے حاضر ہوئے، جس میں کہ اُن کی وفات واقع ہوگئی، اُن کا سانس اکھڑا ہُوا تھا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرما رہے تھے اے اللہ تجھے معلوم ہے۔ کہ پیٹ اور تکمیلِ شہوت کے لیے میں دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتا تھا۔

اگر جائز ہوتا تو میں وصیت کر جاتا کہ میرے ہاتھ پاؤں باندھ کر مجھے دفن کیا جائے

عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ زَاذَانَ اَنَّ مَالِکَ بْنَ دِیْنَارٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَصْنَعَ شَیْئًا لَمْ یَصْنَعْہُ اَحَدٌ کَانَ قَبْلِیْ لَاَوْصَیْتُ اَھْلِیْ اِذَا اَنَا مِتُّ اَنْ یُّقَیِّدُوْنِیْ وَاَنْ یَّجْمَعُوْا یَدَیَّ اِلٰی عُنُقِیْ فَیَنْطَلِقُوْا بِیْ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ حَتّٰی اُدْفَنَ کَمَا یُصْنَعُ بِالْعَبْدِ الْاٰبِقِ

(ایضاً ج ۳ ۔ ص ۲۸۸)

عمارہ بن زاذان بیان کرتے ہیں، کہ مالک بن دینارؒ کی وفات کا وقت جب قریب ہُوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے ناپسند نہ ہوتا تو میں ایسا کام کر جاتا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ میں اہل و عیال کو وصیت کر جاتا کہ جب میری وفات ہو جائے۔ تو قیدیوں کی طرح میرے دونوں ہاتھ میری گردن سے باندھ دیں، اور میری وہ ہیئت بنا کر جو ہیئت بھاگے ہوئے غلام کی بنائی جاتی ہے۔ قبر میں دفن کر دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں آگے کرتے ہیں کبھی پیچھے، اپنے حقیقی مالک سے التجا کر رہے ہیں یہاں تک کہ اسی حالت میں صبح ہو جاتی ہے۔

قَالَ جَعْفَرٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ حَبِيبٍ أَبَا صَالِحٍ خَتَنَ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ يَقُولُ يَمُوتُ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ وَأَنَا مَعَهُ فِي الدَّارِ لَا أَدْرِي مَا عَمَلُهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ جِئْتُ فَلَبِسْتُ قَطِيفَةً فِي أَطْوَلِ مَا يَكُونُ اللَّيْلُ قَالَ وَجَاءَ مَالِكٌ فَقَرَّبَ رَغِيفَهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى آخِرِ الصَّلٰوةِ فَاسْتَفْتَحَ ثُمَّ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ إِذَا جَمَعْتَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَحَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ. فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي ثُمَّ انْتَبَهْتُ فَإِذَا هُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ يُقَدِّمُ رِجْلًا

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کے داماد ابو صالح مغیرہ بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ مالک بن دینار کی وفات کے قریب میں اُن کے پاس اُن کے مکان میں تھا مجھے یہ علم نہیں تھا۔ کہ اُن کے کیا معمولات ہیں میں نے اُن کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی اور اس کے بعد ایک چادر اوڑھ کر رات بھر لیٹا رہا۔ میں نے دیکھا کہ مالک بن دینار کے پاس روٹی لائی گئی، انہوں نے کھالی۔ اس کے بعد نماز تہجد کے لیے مصلے پر تشریف لے آئے۔ نماز شروع کر دی اور اپنی ڈاڑھی اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہنا شروع کیا اے پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرنے والی ذات مقدس! بوڑھے مالک بن دینار کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے خدا کی قسم وہ اسی حال میں تھے کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ میں سو گیا پھر میں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ يُؤَخِّرُ رِجْلًا وَّيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِذَا جَمَعْتَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَحَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَلَى النَّارِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ لَئِنْ خَرَجَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ فَرَاٰنِيْ لَا يَبْدُوْ لِيْ عِنْدَهٗ بِاَنَّهٗ اَبَدًا۔ قَالَ فَجِئْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ وَتَرَكْتُهٗ۔

(حلیۃ ج ۲ ص ۳۶۲)

بیدار ہوا۔ تو دیکھا کہ آپ اسی حال میں کبھی اپنا پاؤں آگے کرتے ہیں کبھی پیچھے اور فرما رہے ہیں، اے میرے پروردگار! جس روز (قیامت میں) تو اولین اور آخرین (یعنی سب لوگوں کو حساب کے لیے) جمع کرے گا تو بوڑھے مالک بن دینار کو جہنم کی آگ پر حرام کر دینا، آپ اسی حال پر رہے یہاں تک صبح صادق ہو گئی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر مالک بن دینار نے مجھے دیکھ لیا تو مجھے کوئی عطیہ نہیں دیں گے۔ اس لیے میں انہیں وہیں چھوڑ کر اپنے گھر واپس آگیا۔

تدفینِ میت دیکھ کر اپنے آپ سے خطاب

اے مالک! تو بھی انہی معاملات سے دوچار ہوگا۔ قبر میں تجھے گھر کی سی کوئی آسائش میسر نہیں آئے گی، بار بار یہ الفاظ دہرا رہے تھے کہ قبر کے کنارے کھڑے بے ہوش ہو کر اسی قبر میں گر پڑے۔ لوگوں نے انہیں بصد اصرار اٹھایا اور ان کے مکان پر لے گئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ذَاتَ

عبداللہ بن مرزوق بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مالک بن دینار قبرستان میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک میت دفن کی جا رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمٍ فَإِذَا رَجُلٌ يُدْفَنُ فَجَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُدْفَنُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ مَالِكٌ غَدًا هٰكَذَا يَصِيْرُ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَتَوَسَّدُهُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ غَدًا مَالِكٌ هٰكَذَا يَصِيْرُ حَتّٰى خَرَّ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ فِيْ جَوْفِ الْقَبْرِ. فَحَمَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ إِلٰى مَنْزِلِهٖ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۰)

ہے۔ آپ بھی قبر کے کنارے کھڑے ہو گئے۔ اور یہ منظر دیکھنے لگے۔ اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے مالک کل تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔ اور قبر میں ایسی کوئی چیز نہیں جس سے تو تکیے کا کام لے سکے، اور یہ قول بار بار دُہرا رہے تھے کہ اے مالک! کل تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا کہ بے ہوش ہو کر اُسی قبر میں گر پڑے، (جس میں کہ میت کو دفن کیا جا رہا تھا) لوگوں نے انہیں اُسی بے ہوشی کی حالت میں اٹھایا اور اُن کی رہائش گاہ پہنچا دیا۔

موت جس کا انجام ہو اور قبر جس کا مقام

اُس کی آنکھ رونقِ دنیا سے کس طرح لذت اندوز ہے؟ اور وہ دُنیا میں کس طرح پُرسکون زندگی گزار رہا ہے؟ مالک بن دینار یہ کہتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَجَبًا لِّمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ مَصِيْرُهٗ

مالک بن دینار فرمایا کرتے۔ تعجب ہے اس شخص پر موت جس کا انجام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْقَبْرُ مَوْرِدُهٗ كَيْفَ تَقَرُّ بِالدُّنْيَا عَيْنُهٗ وَكَيْفَ يَطِيْبُ فِيْهَا عَيْشُهٗ ؟ ثُمَّ يَبْكِيْ مَالِكٌ حَتّٰى يَسْقُطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ۔

(صفۃ الصوۃ ج ۳ ص ۲۷۷)

قبر جس کا مقام ہو اُس کی آنکھ دنیا سے کس طرح ٹھنڈی ہے۔ اور وہ حیاتِ دنیوی کس طرح اطمینان سے بسر کر رہا ہے (یہ فرماتے) اور بے اختیار اشکبار ہو جاتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر جاتے۔

اہلِ قبور مجھے جواب نہیں دے رہے

میں اُن کے پاس سے بصد حسرت و یاس لوٹ رہا ہوں

قَالَ جَعْفَرٌ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ مِّنَ الْحُطَمَةِ فَنَجْمَعُ الْمَوْتٰى وَنُجَهِّزُهُمْ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلٰى حِمَارٍ قَصِيْرٍ لَّا طِئٍ وَلِجَامُهٗ مِنْ لِّيْفٍ وَّعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ مُّرْتَدِيًا بِهَا۔ قَالَ فَيَعِظُنَا فِي الطَّرِيْقِ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفَ عَلَى الْقُبُوْرِ وَاَحَسَّ بِنَا أَقْبَلَ بِصَوْتٍ لَّهٗ مَحْزُوْنٍ۔

حضرت جعفرؒ فرماتے ہیں کہ ہم جنگِ حطمہ سے فارغ ہوئے، اور شہدا کی لاشوں کو جمع کیا۔ اور ان کی تجہیز و تکفین کی۔ کہ مالک بن دینارؒ ایک چھوٹے سے گدھے پر سوار ہو کر آئے، جو کہ زمین سے تھوڑا سا اونچا تھا اور اُس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی، آپ نے اپنا لمبا کوٹ اپنے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔ اور راستے میں آپ ہمیں وعظ و نصیحت کرتے آرہے تھے۔ کہ ایک قبرستان آگیا، آپ نے ہماری طرف دیکھ کر غمزدہ آواز میں یہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَا حَیَّ الْقُبُوْرَ وَمَنْ بِهِنَّهْ — وُجُوْهٌ فِی التُّرَابِ اُحِبُّهُنَّهْ

اے قبرستان والو اور یہاں دفن ہونے والے — ساتھیو، میں تم سے محبت رکھتا ہوں

فَلَوْ اَنَّ الْقُبُوْرَ اَجَبْنَ حَیًّا — اِذًا لَاَجَبْتُنِیْ اِذْ زُرْتُهُنَّهْ

اگر اہلِ قبور کسی زندہ کو جواب دے سکتے — تو جب میں ان کی زیارت کیلئے آیا ہوں مجھے ضرور جواب دیتے

وَلٰکِنَّ الْقُبُوْرَ صَمَتْنَ عَنِّیْ — فَاُبْتُ بِحَسْرَةٍ مِّنْ عِنْدِهِنَّهْ

لیکن یہ اہلِ قبور مجھے جواب دینے سے خاموش ہیں — میں ان کے پاس سے بڑی حسرت و یاس کے ساتھ لوٹ رہا ہوں

قَالَ فَاِذَا سَمِعْنَا صَوْتَهٗ — حِئْنَا اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ اِنَّمَا

حضرت جعفر فرماتے ہیں، کہ آپ کی آواز سن — کر ہم آپ کے قریب آگئے، تو آپ یہ

الْخَیْرُ فِی الشَّبَابِ ثُمَّ — یَجْمَعُهُمْ فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِمْ

فرما رہے تھے کہ اصل نیکی (جہاد) تو جوانی — میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ — لاشوں کو جمع کیا۔ اور اُن کی نمازِ جنازہ

ص ۳۷۳ ـ ۳۷۴) — پڑھائی۔

آپ کا زہد مالک بن دینار چالیس سال بصرہ میں مقیم رہے اس عرصۂ طویل میں انہوں نے وہاں کی ایک کھجور نہیں چکھی یہاں تک کہ وفات پاگئے جب تازہ کھجوروں کا موسم گزر جاتا۔ تو فرماتے، اے ساکنانِ بصرہ! یہ میرا پیٹ ہے۔ اس میں سے کچھ کم نہیں ہوا (رسالہ قشیریہ ص ۱۸۵)

ایک عورت نے مالک بن دینار سے کہا اے ریاکار! یہ سن کر آپ نے فرمایا تم نے تو میرا وہ نام لیا ہے جس سے اہلِ بصرہ ناواقف ہیں (رسالۂ قشیریہ ۳۷۹)

مالک بن دینارؒ نے ایک قبر پر کیا لکھا دیکھا؟

ہم بھی تمہاری طرح تھے لیکن حوادثِ زمانہ نے ہمیں تبدیل کر دیا عنقریب تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہماری طرح ہو جاؤ گے۔ موت سے پہلے اپنی سواریوں کو تیز چلاؤ، اُن کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دو، جو کام کرنا چاہتے ہو جلدی کر لو۔

قَالَ مَالِكُ اَتَيْتُ عَلٰى قَبْرٍ فَاِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ

مالک بن دینارؒ کہتے ہیں میں ایک قبر پر آیا تو اس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

يَا اَيُّهَا الرَّكْبُ سِيْرُوْا اِنَّ غَايَتَكُمْ اَنْ تُصْبِحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ لَا تَسِيْرُوْنَا

اے قافلہ والو چلو، یاد رکھو! ایک دن تم پر ایسا وقت آئے گا کہ تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکو گے

حُثُّوْا الْمَطَايَا وَاَدْلَجُوْا مِنْ اَزِمَّتِهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقَدِّمُوْا مَا تَقْضُوْنَا

موت سے پہلے پہلے تم اپنی سواریوں کو تیز چلاؤ اور اُن کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دو، اور جو کام تم کرنا چاہتے ہو جلدی کر لو

كُنَّا اُنَاسًا كَمَا كُنْتُمْ فَغَيَّرَنَا دَهْرٌ فَسَوْفَ كَمَا كُنَّا تَكُوْنُوْنَا

ہم بھی تمہاری طرح کے لوگ تھے لیکن حوادثِ زمانہ نے ہمیں (فوت کر کے) تبدیل کر دیا، عنقریب تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ گے۔ (حلیہ ج ۲ ص ۳۸۴)

اے اللہ تو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم دونوں سے واقف ہے مالک کن میں سے ہے؟

قَالَ جَعْفَرٌ كَانَ مَالِكُ ابْنُ دِيْنَارٍ اِذَا قَامَ فِيْ مِحْرَابِهٖ قَالَ يَا رَبِّ قَدْ عَرَفْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ وَسَاكِنَ النَّارِ فَفِيْ اَيِّ الدَّارَيْنِ مَالِكٌ ثُمَّ يَبْكِيْ

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں کہ مالک بن دینار جب اپنی محراب میں عبادت کے لیے کھڑے ہوتے، تو فرماتے اے میرے پروردگار! تو اہلِ جنت سے بھی واقف ہے اور اہلِ جہنم کو بھی جانتا ہے۔ اِن دونوں مقامات میں سے مالک کس مقام میں ہوگا؟ (یہ فرماتے) اور بے اختیار رو پڑتے۔

وفورِ غم سے وہ کس طرح اشکبار نہ ہو
جسے خبر نہیں وہ جنتی کہ ناری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلماتِ طیّبات

كَانَ الْاَبْرَارُ يَتَوَاصَوْنَ بِثَلَاثٍ (۱) بِحِفْظِ اللِّسَانِ (۲) وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ (۳) وَالْعُزْلَةِ۔

نیک لوگ آپس میں تین وصیتیں کرتے تھے (۱) زبان کی حفاظت (۲) کثرتِ استغفار (۳) اور خلوت اختیار کرنا۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ اللُّؤْلُؤَةِ اَيْنَمَا كَانَتْ حُسْنُهَا مَعَهَا۔

مومن کی مثال موتی کی طرح ہے وہ جہاں کہیں ہوتا ہے۔ اس کا حسن اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

كُلُّ جَلِيْسٍ لَا تَسْتَفِيْدُ مِنْهُ خَيْرًا فَاجْتَنِبْهُ

جس ہمنشین سے تجھے کوئی نیکی حاصل نہیں ہوتی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لے ہم کرنے

نَحْنُ رَهَائِنُ الْاَمْوَاتِ وَهُمْ مُحْتَسِبُوْنَ حَتّٰى تُرَدَّ اِلَيْهِمُ الرَّهَائِنُ فَيُحْشَرُوْنَ جَمِيْعًا ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهِ

والوں کی طرف سے گروی رکھے ہوئے ہیں (یہاں تک کہ جب ہم فوت ہوں گے) ان کی گروی رکھی ہوئی امانتیں ان کو واپس مل جائیں گی اور پھر ہم اور وہ اللہ کے پاس اکٹھے جمع کیے جائیں گے۔ آپ نے جب یہ بات فرمائی اسی وقت آپ پر غشی طاری ہو گئی۔

لَوْ وَجَدْتُّ اَعْوَانًا لَنَادَيْتُ فِيْ مَنَارِ الْبَصْرَةِ بِاللَّيْلِ اَلنَّارُ اَلنَّارُ لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ لَّا اَنَامَ لَمْ اَنَمْ مَخَافَةَ اَنْ يُّنْزَلَ الْعَذَابُ وَاَنَا نَائِمٌ۔

اگر میں کچھ مددگار پاتا۔ تو رات کے وقت بصرہ کے منارہ سے پکارتا آگ۔ آگ۔ اگر ممکن ہوتا کہ میں نہ سوؤں تو میں نہ سوتا اس خوف سے کہ کہیں عذاب نازل نہ ہو جائے (اس حال میں) کہ میں سویا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا لَفَرَّقْتُهُمْ يُنَادُونَ فِي سَائِرِ الدُّنْيَا كُلِّهَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ النَّارُ النَّارُ۔

ہوں، اگر میں ایسے مددگار پاتا تو انہیں الگ الگ دنیا کے ہر حصہ میں بھیج دیتا یہ منادی کرنے کے لیے کہ اے لوگو! آگ، آگ۔

إِنَّ الْبَدَنَ إِذَا سَقِمَ لَمْ يَنْجَعْ فِيهِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا رَاحَةٌ وَكَذَالِكَ الْقَلْبُ إِذَا عَلَقَهُ حُبُّ الدُّنْيَا لَمْ تَنْجَعْ فِيهِ الْمَوْعِظَةُ۔

جب بدن بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اسے کھانا پینا، نیند اور آرام سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دل کی حالت ہے کہ جب محبتِ دُنیا کا مرض اُس سے لپٹ جاتا ہے۔ تو اُسے وعظ و نصیحت کچھ اثر نہیں کرتی۔

نَظَرْتُ فِي أَصْلِ كُلِّ إِثْمٍ فَلَمْ أَجِدْهُ إِلَّا حُبَّ الْمَالِ۔ فَمَنْ أَلْقَى حُبَّ الْمَالِ فَقَدِ اسْتَرَاحَ۔

میں نے ہر گناہ کی بنیاد پر نظر اٹھائی۔ تو محبتِ مال معلوم ہوئی جس نے محبتِ مال (دل سے) نکال دی اُس نے (حقیقی) آرام حاصل کر لیا۔

اَلصِّدْقُ وَالْكِذْبُ يَعْتَرِكَانِ فِي الْقَلْبِ حَتّٰى يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

(انسان کے) دل میں سچ اور جھوٹ کی جنگ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک اُن میں سے دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

إِنَّ الْكَلْبَ إِذَا طُرِحَ إِلَيْهِ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ لَمْ يَعْرِفْهُمَا وَإِذَا طُرِحَ إِلَيْهِ الْعَظْمُ أَكَبَّ عَلَيْهِ۔ كَذَالِكَ

کُتّے کے سامنے سونا اور چاندی پھینک دیا جائے تو وہ انہیں نہیں پہچانتا۔ لیکن جب اس کے آگے ہڈی پھینکی جاتی ہے تو وہ اُس پر اوندھے منہ گرتا ہے۔ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُفَهَآؤُكُمْ لَا يَعْرِفُوْنَ الْحَقَّ

طرح بے وقوف لوگ حق نہیں پہچانتے

اَلْخَوْفُ عَلَى الْعَمَلِ اَنْ لَّا يُتَقَبَّلَ اَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ

عمل کے بعد یہ خوف کہ شاید قبول نہ ہوا ہر عمل سے زیادہ سخت ہے۔

اَلسُّوْقُ مُكْثِرَةٌ لِّلْمَالِ مُذْهِبَةٌ لِّلدِّيْنِ۔

بازار مال کو بڑھانے اور دین کو لے جانے کا سبب ہیں۔

(حلیۃ ج ۲ ص ۳۶۰-۳۸۵)

بدکردار ساتھی کتے سے برا ہے

قَالَ حَمَّادُ بْنُ وَاقِدِ الصَّغَارُ جِئْتُ يَوْمًا مَّالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ وَّهُوَ جَالِسٌ وَّحْدَهٗ وَرَاٰى جَانِبِهٖ كَلْبٌ قَدْ وَضَعَ خُرْطُوْمَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ فَذَهَبْتُ اَطْرُدُهٗ فَقَالَ دَعْهُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، هٰذَا لَا يُؤْذِيْنِيْ۔

حماد بن واقد الصغار بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن میں مالک بن دینار کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اکیلے تشریف فرما تھے اور آپ کے قریب ہی ایک کتا اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس کا منہ آپ کے سامنے تھا۔ میں نے اسے وہاں بھگانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ برے ہمنشین سے بہتر ہے یہ مجھے کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۸۵۔)

جو شخص اپنی خواہشات پر غالب آگیا شیطان اس کے سائے سے الگ کر دیا گیا (رسالہ قشیریہ اردو ص ۲۳۱)

ابا جان آپ رات کو سوتے کیوں نہیں؟

مالک بن دینار کی بیٹی نے کہا ابا جان آپ رات کو سوتے کیوں نہیں؟ فرمایا بیٹی مجھے ڈر ہے اگر میں سو جاؤں تو راہزن (شیطان دولتِ ایمان لوٹ کر لے جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسالہ قشیریہ اردو ص ۶۱۲)

اہلِ دُنیا دُنیا کی بہترین چیز کا ذائقہ چکھے بغیر دُنیا سے چلے جاتے ہیں

قَالَ مَالِكٌ خَرَجَ اَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَذُوْقُوْا اَطْيَبَ شَيْءٍ فِيْهَا قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا اَبَا يَحْيٰى؟ قَالَ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى (حلیہ ج ۲ ص ۳۵۸)

اہلِ دنیا دنیا سے اس حال میں جاتے ہیں کہ انہوں نے اچھی چیز کا ذائقہ نہیں چکھا ہوتا۔ لوگوں نے پوچھا ابو یحییٰ! بتائیے تو وہ کونسی چیز ہے جس کا ذائقہ نہیں چکھا ہوتا؟ فرمایا اللہ کی معرفت۔

.....

عَنْ مَّالِكٍ قَالَ اَنَّهٗ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ مَا اَنَا صَانِعٌ بِالْعَالِمِ اِذَا اَحَبَّ الدُّنْيَا اَنْ اُخْرِجَ حَلَاوَةَ ذِكْرِيْ مِنْ قَلْبِهٖ۔

(حلیہ ج ۲ - ص ۳۶۰)

حضرت مالک فرماتے ہیں بعض کتابوں میں لکھا ہوا پایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب سے ہلکا معاملہ جو میں ایسے عالم سے کرتا ہوں جو دنیا سے محبت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں اپنے ذکر کی حلاوت (مٹھاس) اس کے دل سے نکال دیتا ہوں۔

جس طرح سکونت کے بغیر مکان خراب ہو جاتا ہے اسی طرح غم کے بغیر دل بھی خراب ہو جاتا ہے

قَالَ جَعْفَرٌ سَمِعْتُ مَالِكَ ابْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ اِنَّ الْقَلْبَ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُزْنٌ

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا، آپ فرمایا کرتے۔ کہ دل میں جب غم نہیں رہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرِبٌ كَمَا اَنَّ الْبَيْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ سَاكِنٌ يَخْرَبُ

تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ جس طرح وہ مکان خراب (منہدم) ہو جاتا ہے جس میں (لوگوں کی) رہائش نہیں رہتی،

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَالِمَ اِذَا لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهٖ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهُ عَنِ الْقُلُوْبِ كَمَا تَزِلُّ الْقَطْرَةُ عَنِ الصَّفَا

(حلیۃ الاولیاء ج ۲)

میں نے آپ سے یہ بھی سنا۔ کہ جب کوئی عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اُس کے وعظ کا اثر دلوں سے محو ہو جاتا ہے۔ جس طرح بارش کا قطرہ صاف پتھر پر نہیں ٹھہرتا۔

بادشاہوں کو کوسنے میں مصروف نہ رہو بلکہ اللہ کی طرف توبہ کرو

مالک بن دینار کہتے ہیں میں نے "حکمت و دانش" میں پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، جو لوگ میرے تابع فرمان ہوتے ہیں، میں بادشاہوں کو اُن کے لیے رحمت بنا دیتا ہوں، اور نافرمانوں کے لیے اُن کو زحمت بنا دیتا ہوں، بادشاہوں کو کوسنے اور انہیں بُرا بھلا کہنے میں مصروف نہ رہو، بلکہ اللہ کی طرف توبہ اور مراجعت کرو۔ وہ اُن کو تم پر مہربان کر دے گا۔ (الجواب الکافی اُردو لابن قیم ص ۵۴)

چوروں کو مالک بن دینارؒ کے مکان میں کچھ نہیں ملا

وہ وہاں سے خالی ہاتھ لوٹنے لگے تو مالک بن دینارؒ نے اُن سے فرمایا تم دو رکعت نماز ہی ادا کرتے جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلْوَانِيُّ دَخَلَ اللُّصُوْصُ اِلٰى بَيْتِ مَالِكِ ابْنِ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَجِدُوْا فِي الْبَيْتِ شَيْئًا فَاَرَادُوا الْخُرُوْجَ مِنْ دَارِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ مَّا عَيْنُكُمْ لَوْ صَلَّيْتُمْ رَكْعَتَيْنِ۔

حسین بن علی حلوانی بیان کرتے ہیں۔ کہ مالک بن دینارؒ کے گھر میں چور داخل ہوئے۔ انہیں وہاں کچھ نہ ملا۔ تو وہ نامراد وہاں سے لوٹنے لگے، مالک بن دینار نے انہیں فرمایا، تم دو رکعتیں کیوں نہیں ادا کر جاتے؟

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۷)

دارِ فرار کے مقابلے میں دارِ قرار حاصل کرو

جعفر بن سلیمان سے روایت ہے۔ کہ مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے..... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دارِ فرار اور آخرت کو مقامِ قرار بنایا ہے۔ تو تم دارِ فرار کے مقابلے میں مقامِ قرار حاصل کرو۔ اس سے قبل کہ اس دنیا سے تمہارے اجسام نکال دیئے جائیں، تم اپنے دلوں سے اس دنیا کو نکال دو، یاد رکھو! تم اپنے خفیہ بداعمال اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں چھپا سکتے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَالسُّمِّ اَكَلَهٗ مَنْ لَّا يَعْرِفُهٗ وَاجْتَنَبَهٗ مَنْ عَرَفَهٗ وَمَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ الْحَيَّةِ مَسُّهَا لَيِّنٌ وَّفِيْ جَوْفِهَا السُّمُّ الْقَاتِلُ يَحْذَرُهَا ذَوُو الْعُقُوْلِ وَيَهْوِيْ اِلَيْهَا الصِّبْيَانُ بِاَيْدِيْهِمْ

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۵)

دنیا کی مثال زہر کی ہے۔ اسے وہی کھاتا ہے جو اسے پہچانتا نہیں، اور جو اسے پہچان لیتا ہے۔ وہ اُس سے مجتنب رہتا ہے۔ اور دنیا کی مثال ایک زہریلے سانپ کی ہے۔ کہ وہ چھونے سے نہایت نرم اور گداز معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے اندر زہرِ قاتل ہے۔ لہٰذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقلمند اُس سے سخت احتیاط کرتے ہیں۔

سورۂ زلزال سن کر مالک بن دینارؒ بیہوش ہو گئے

حارث بن سعید بیان کرتے ہیں کہ ہم مالک بن دینارؒ کی مجلس میں بیٹھے تھے، کہ ایک قاری نے سورۂ زلزال کی تلاوت شروع کر دی، مالک بن دینار اور اہلِ مجلس بے اختیار اشکبار ہو گئے، قاری جب اس آیت پر آیا فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ——

ترجمہ:۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا (قیامت کے دن) اسے اپنے سامنے پائے گا اور برائی جو رائی برابر کرے گا (حشر کے میدان میں) اس کے روبرو آجائے گی، مالک بن دینار بے ہوش ہو گئے، لوگ انہیں اسی حالت میں وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۰)

قلّت و کثرت

بصرہ میں آگ لگ گئی، مالک بن دینارؒ نے کمبل اُٹھایا اور چل پڑے

وَقَعَ حَرِيْقٌ بِالْبَصْرَةِ فَاَخَذَ	ایک دفعہ بصرہ میں آگ لگ گئی۔ مالک
مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ بِطَرَفِ	بن دینار نے اپنا کمبل اُٹھایا اور چل پڑے
كِسَائِهٖ وَقَالَ هَلَكَ اَصْحَابُ	فرمایا کہ زیادہ ساز و سامان والے ہلاک
الْاَثْقَالِ (صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۸۰)	ہو گئے۔
عشرتِ دنیا دھوکا دھوکا	لذتِ ہستی وہم سراپا
منزلِ عاجز قبر کی مٹی	خاک کا بستر خاک کا تکیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت الفضیل بن عیاضؒ

تو وحشت اور تاریکی اور کیڑوں کے گھر منتقل ہونے والا ہے، وہاں منکر و نکیر تیری زیارت کو آئینگے

عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلِ الرِّجَالَ اَوْصِيَاءَكَ كَيْفَ تَلُوْمُهُمْ اِنْ يُّضَيِّعُوْا وَصِيَّتَكَ وَاَنْتَ قَدْ ضَيَّعْتَهَا فِيْ حَيَاتِكَ وَاَنْتَ بَعْدَ هٰذَا تَصِيْرُ اِلٰى بَيْتِ الْوَحْشَةِ وَبَيْتِ الظُّلْمَةِ وَبَيْتِ الدُّوْدِ وَيَكُوْنُ زَائِرُكَ فِيْهَا مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا وَقَبْرُكَ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْحُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ثُمَّ بَكَى الْفُضَيْلُ وَقَالَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۸۷)

عبدالصمد بن یزید سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ تو آدمیوں کو اپنے وصی نہ مقرر کر کیونکہ اگر وہ تیری وصیت ضائع کر دیں تو تو انہیں کیسے ملامت کر سکتا ہے جب کہ تو نے اپنی زندگی میں خود ہی اسے ضائع کر دیا (اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کو موت کے بعد اپنے ورثاء اور ترکہ کی حفاظت کیلئے اللہ کی حفاظت پر اعتماد کرنا چاہئے، بندوں کی نگہبانی کام نہیں آسکتی) اور اس کے بعد تو وحشت و تاریکی اور کیڑوں کے گھر جانے والا ہے، اور اسمیں تجھے ملنے کیلئے منکر اور نکیر (فرشتے) آئینگے اور تیری قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے گی یا آگ کا گڑھا، پھر فضیلؒ رو پڑے اور کہا اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جہنم کی آگ سے بچائے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میّت کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنا چاہیئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ، فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ کَمَا یَتَاَذَّی الْحَیُّ بِجَارِ السُّوْءِ وَرُوِیَ مَعْنَاهُ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَغَیْرِهِمَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو، بے شک میّت بُرے پڑوسی سے تکلیف پاتی ہے جس طرح زندہ شخص بُرے پڑوسی سے تکلیف اُٹھاتا ہے اس مفہوم کی احادیث حضرت علی اور حضرت ابن عباس اور اُن کے علاوہ دوسرے اصحاب سے بھی مروی ہیں،

(احکام تمنی الموت بحوالہ نعیم وغیرہ ص ۱۷)

ایک بصری گورکن کا واقعہ بصری گورکن ـــــ میں نے ایک دن ایک قبر کھودی اور اس کے قریب ہی سو گیا خواب میں میرے پاس دو عورتیں آئیں، ایک عورت بولی اے اللہ کے بندے خدارا اس عورت کو ہم سے ہٹالے اسے ہمارے قریب دفن نہ کر، گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی، اتنے میں اسی قبر کے پاس ایک عورت کا جنازہ لایا گیا، میں نے اسے اس میں دفن نہ ہونے دیا، اور دوسری قبر بنادی، رات ہوئی تو پھر وہی دونوں عورتیں خواب میں دکھائی دیں، اُن میں سے ایک بولی، اللہ تمہارا بھلا کرے، تم نے ہمیں ایک طول طویل شر سے بچالیا، میں نے کہا تمہاری طرح یہ عورت بات کیوں نہیں کرتی، بولی یہ عورت وصیّت کے بغیر فوت ہوگی ہے، ایسوں پر واجب ہے قیامت تک بات نہ کریں۔

(کتاب الروح لابن قیم اردو ص ۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر ضرورت سے زیادہ گہری کھودنا مناسب نہیں

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَوْتُ أَوْصَاهُمْ فَقَالَ أَحْفِرُوا لِي وَلَا تُعَمِّقُوا فَإِنَّ خَيْرَ الْأَرْضِ أَعْلَاهَا، وَشَرَّ مَا أَسْفَلَهَا۔

ابن سعد حضرت معاویہ بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس موت آئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو وصیت فرمائی کہ میرے لئے قبر کھودیں تو اُسے گہرا نہ کریں، اس لئے کہ زمین کا اوپر کا حصہ سے بہتر ہے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَفَّارِ لِأَخِيهِ أَحْفِرْ لَهُ عَلَى قَدْرِ طُولِكَ أَوْ إِلَى الْمَنْكِبِ وَلَا تُبْعِدْ لَهُ فِي الْأَرْضِ۔

ابن عساکر بھی انہی سے روایت لائے ہیں، کہ انہوں نے قبر کھودنے والے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ اُن کیلئے قبر اپنے قد کی لمبائی کے مطابق یا کندھوں (شانوں) تک کھودیں، زمین میں زیادہ گہری نہ کھودیں،

• احکام تمنی الموت ص ۱۷ "

احباب و اقرباء ہیں تری زندگی کے ساتھ
اُترا نہیں ہے قبر میں کوئی کسی کے ساتھ

دلدادگانِ عشرتِ دنیا کا ہے یہ حال
مرقد پہ اُن کے آج کوئی نوحہ خواں نہیں،

سوچتا ہوں کس طرح گزرے گی غارِ قبر میں
جب کہ تنہا ظلمتِ شب سے بھی گھبراتا ہوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تمنا

اے اللہ مجھے شہادت نصیب ہو اور میری موت مدینہ منورہ میں آئے

آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَوَفَاۃً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے راستے میں شہادت کا سوال کرتا ہوں، اور تیرے رسول کے شہر میں وفات کا متمنی ہوں۔

(الطبقات لابن سعد ج ۳ ص ۳۳۰)

مرنے کے بعد صلحاء و اتقیاء و اصفیاء کی ہمسائگی میں دفن ہونا خوش بختی ہے اور نہایت درجہ نافع ہے، اسی لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہادت کی موت کے ساتھ مدینہ منورہ میں موت کی دعا کرتے ہیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو، جو کہ سب سے بڑی سعادت ہے، چنانچہ اُن کی یہ دعا اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی، اُنہیں شہید کیا گیا (وہ بھی نماز کی حالت میں) اور وفات کے بعد کائنات میں سب سے برگزیدہ و بلند ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تدفین کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے۔

چارہ گر چھوڑ دے درماں دوا رہنے دے
خاک کو خاکِ مدینہ میں ملا رہنے دے

باپ کی وفات کے بعد اُس کی قبر میں بیٹے کی طرف سے تحفہ بھیجنے کا طریقہ

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ والد کی وفات کے بعد اُس کی قبر میں اس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے، تو اُسے چاہئے کہ والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے، رسُول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ اَتَیْتُکَ قَالَ، قُلْتُ، لَا. قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصِلَ اَبَاہُ فِیْ قَبْرِہٖ فَلْیَصِلْ اِخْوَانَ اَبِیْہِ بَعْدَہٗ وَاِنَّہٗ کَانَ بَیْنَ اَبِیْ عُمَرَ وَبَیْنَ اَبِیْکَ اِخَاءٌ وَّوُدٌّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصِلَ ذَاکَ

"الترغیب ج ۳ ص ۳۲۳ بحوالہ ابن حبان۔

حضرت ابوبردہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میرے پاس عبداللہ بن عمر تشریف لائے اور فرمایا آپکو معلوم ہے، میں کیوں آپکے پاس آیا، میں نے کہا نہیں، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ جسکی یہ خواہش ہو کہ وہ اپنے باپ کی قبر میں اسکے ساتھ کوئی نیکی کرے تو اُسے چاہیئے کہ باپ کی وفات کے بعد اسکے بھائیوں، دوستوں، سے نیکی کرے، چنانچہ میرے والد حضرت عمرؓ اور آپکے والد کے درمیان بھائی چارہ اور محبت تھی، تو میری خواہش ہے کہ اس محبت و اخوت کو قائم رکھا جائے"

تحفہ اگر ہے بھیجنا والد کو قبر میں
والد کے دوستوں سے پھر حُسنِ سلوک کر

والدین کی وفات کے بعد اُن سے حُسنِ سلوک کی بہترین صورت

والدین کی وفات کے بعد اُن کے لئے دعا کرنا، اور اُن کی وصیت پر عمل کرنا، اور اُن کے احباب و اقارب سے حُسنِ سلوک کرنا، یہ والدین سے حُسنِ سلوک کی بہترین صورت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَۃَ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ

حضرت ابو سعید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلَمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ وزادفی آخرہ قَالَ الرَّجُلُ مَا اَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَطْيَبَهٗ، قَالَ فَاعْمَلْ بِهٖ۔ الترغیب ج ۳ ص ۳۲۳۔

بیٹھے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک شخص آیا، اس نے کہا یا رسول اللہ میرے وفات شدہ والدین کے ساتھ اُن کی وفات کے بعد میں کوئی نیکی کرنا چاہوں تو اُس کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اُن کے لئے دعا کرنا اور بخشش طلب کرنا اور اُن کا وعدہ اُن کی وفات کے بعد پورا کرنا اور اُنکے اقرباء سے نیک سلوک کرنا، اور اُن کے دوستوں کی عزت کرنا، اُس آدمی نے (یہ سُن کر پھر) پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ کیا کوئی اس سے بھی زیادہ اور اچھا عمل ہے، آپ نے فرمایا بس یہی عمل کر۔

جس کا اندازۂ ثواب نہیں!
اپنے ماں باپ کی وہ خدمت ہے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَے عمرؓ تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا ؟

جس وقت قبر میں تیرے پاس منکر و نکیر آئینگے، جن کے لمبے لمبے بال اُن کے پاؤں کے نیچے آرہے ہونگے اُن کی آواز نہایت خوفناک بجلی کی کڑک جیسی ہے، اُن کے ساتھ ایسا ہتھوڑا ہوگا کہ اہل دنیا اگر اُسے اٹھانا چاہیں تو اٹھا نہ سکیں گے (جس سے کہ مجرموں کی پٹائی کی جائیگی)

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ كَيْفَ بِكَ يَا عُمَرُ بِفَتَّانَيِ الْقَبْرِ ؟ إِذَا أَتَيَاكَ يَحْفُرَانِ بِأَنْيَابِهِمَا وَيَطَآنِ فِيْ أَشْعَارِهِمَا أَعْيُنُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَأَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ فَمَعَهُمَا مِرْزَبَةٌ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا أَهْلُ مِنًى لَمْ يُقِلُّوْهَا، قَالَ عُمَرُ وَأَنَا عَلٰى مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ ؟ قَالَ وَأَنْتَ عَلٰى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ قَالَ إِذًا أَكْفِيَهُمَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ نِعْمَ ذَا لِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ (مصنف عبدالرزاق

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اے عمر تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب کہ قبر میں منکر و نکیر آئینگے، اور اپنے بڑے بڑے دانتوں سے زمین کھود رہے ہونگے، اور اُنکے لمبے لمبے بال اُن کے پاؤں کے نیچے آرہے ہونگے اور اُن کی آنکھیں اور اُن کی آواز خوفناک کڑک کی طرح ہے ان کے ساتھ ایسا ہتھوڑا ہوگا اگر اُسے اہل دنیا اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا سکیں گے، حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں اُس روز اسی حالت پر ہونگا جس حالت پر آج ہوں ؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ؟

تم اسی حالت پر ہوگے جس حالت پر آج ہو حضرت عمرؓ نے کہا تو میں ان شاء اللہ اُن کے لئے کافی ہوں عبید بن عمیر کہا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزء الثالث ص ۸۲ ح ۴۳۷۵ اخرجہ ابوداؤد فی البعث تھے جی ہاں وہ منکر و نکیر ہیں۔

والبیہقی فی عذاب القبر کما فی شرح الصدور ص ۵۰ واخرجہ

ہما عنہ مرسلا۔ وتفسیر درمنثور ج ۴ ص ۸۳

قبر تجھ کو یاد کرتی ہے ہر اک دن پانچ بار
اور اے انسان تو ہے عیش و عشرت میں مگن

تیرا کیا حال ہوگا جب تو قبر میں داخل ہوگا ؟
تیرے پاس کالے اور نیلے رنگ کے دو فرشتے آئینگے۔ اور وہ اپنے بڑے بڑے
دانتوں سے زمین کھود رہے ہونگے۔
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کرینگے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أُتِيَ رَجُلٌ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلَهُ عَنْ آيَةٍ فَلَمْ يُخْبِرْهُ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَيْفَ إِذَا دَخَلْتَ قَبْرَكَ فَأُخْرِجَ لَكَ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يَطَآنِ فِي أَشْعَارِهِمَا وَيَحْفِرَانِ بِأَنْيَابِهِمَا فَسَأَلَاكَ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَنْتَ إِنْ أَنْتَ

محمد بن قیس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابو درداء کے پاس آیا اس نے ایک آیت کے بارے میں پوچھا آپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا، وہ یہ آیت پڑھتا ہوا لوٹنے لگا اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى (ترجمہ کچھ لوگ ہماری اتاری ہوئی آیات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں) حضرت ابو درداء نے فرمایا، تیرا کیا حال ہوگا جب تو قبر میں داخل ہوگا تیرے پاس کالے اور نیلے رنگ کے دو فرشتے آئینگے اور انکے لمبے لمبے بال انکے پاؤں کے نیچے آرہے ہونگے اور اپنے بڑے دانتوں سے زمین کھود رہے ہونگے محمد صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَبَتَ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ مَعَهُمَا مِرْزَبَةً لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الثَّقَلَانِ أَوْ قَالَ أَهْلُ مِنًى مَا أَطَاقُوهَا كَيْفَ بِكَ إِذَا وُضِعَ جِسْرُ جَهَنَّمَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَنْتَ إِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ عَلَيْهِ أَوْ سَلِمْتَ وَكَيْفَ بِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمِكَ وَلَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ فَأَيُّ رَجُلٍ أَنْتَ إِذَا اسْتَظْلَلْتَ بِهِ اذْهَبْ إِلَيْكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُوَ الْحَقُّ۔

(مصنف عبدالرزاق)

"الجزء الثالث ص ۵۸۴"

علیہ وسلم کے متعلق سوال کرینگے تم کتنے اچھے ہو گے جب کہ تم اسمیں ثابت رہے اور بیان کیا کہ اُن دونوں کے پاس ایسا گُرز (ہتھوڑا) ہوگا کہ اگر جن وانسان یا اہل دنیا جمع ہو جائیں تب بھی اُسے اٹھا نہ سکینگے۔ تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا جبکہ جہنم پر پُل رکھ دیا جائے گا تم کتنے خوش بخت ہوگے اگر تم صحیح وسالم اس سے گزر گئے۔ اور تیرا کیا حال ہوگا جبکہ زمین پر (ازدحام کے باعث حساب وکتاب کے وقت) کوئی جگہ خالی نہ ہوگی مگر صرف تیرے قدم رکھنے کے برابر اور (اُس روز) کہیں سایہ نہ ہوگا، مگر رحمٰن کے عرش کا سایہ، اب تم جاؤ، یہ نصیحت تمہارے لئے کافی ہے" پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں یہ سب کچھ حق ہے (ایسا ہو کر رہے گا)

قبر میں عاجز کو رکھ کر لوٹ جب آئینگے لوگ
کیا وہاں پیش آئے گا دل لرزہ براندام ہے!

جو انسان جس حال پر مرتا ہے وہ قیامت کے روز قبر سے اُسی حال پر اُٹھایا جائے گا اس لئے انسان کی عقلمندی کا تقاضا ہے کہ اسکا ہر لمحۂ حیات اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں گزرنا چاہئے اور اسی حالت میں اسے موت آنی چاہئے، تاکہ وہ آخرت میں فلاح یاب وسرفراز ہو، اور ہر لحظہ ربّ کائنات کی معصیت اور اسکی ادنیٰ نافرمانی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجتنب رہنا چاہئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حالت میں کہیں موت نہ آجائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انسان جس حال پر مرتا ہے قیامت کے روز اُسی حال پر (قبر سے) اٹھایا جائے گا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى نِيَّاتِهِمْ (بخاری)

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو عذاب مشترکہ طور پر سب لوگوں پر آتا ہے، پھر قیامت کے روز اپنی اپنی نیتوں پر اٹھینگے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے تو عذاب اُن سب پر بھیجتا ہے جو اُن میں موجود ہوتے ہیں۔ پھر اُنہیں اُن کے اعمال کے مطابق (قبروں سے) اُٹھائے گا۔

وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ (بخاری)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کسی شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم نہیں لگتا اللہ تعالیٰ خوب جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ اللّٰهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ.

(بخاری و مسلم)

ہے جس کو اسکے راستے میں زخم لگا ہے، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون بہ رہا ہوگا جو بظاہر خون دکھائی دے گا مگر اسکی خوشبو کستوری کی ہوگی۔

جس حال پہ مرتا ہے جو اُٹھے گا اُسی پہ
پائے گا ہر انسان صلہ اپنے عمل کا

شہید کی شہادت کا ثواب یا عذاب اُسکی نیّت کے مطابق دیا جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بُعِثْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِنْ قُتِلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بُعِثْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا عَلٰى اَيِّ حَالٍ قُتِلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَسَكَ اللّٰهُ بِتِلْكَ الْحَالِ.

(ابوداود)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد اور غزوہ کے متعلق سوال کیا آپ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ اگر تم صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید میں قتل ہوگئے تو روز محشر صبر کرنے والے ثواب کی امید رکھنے والوں میں اٹھائے جاؤ گے اور اگر محض دکھاوے اور حریف پر غلبہ پانے کی نیت سے مارے جاؤ گے، تو تمہیں تمہاری قبروں سے، ریاکار اور طالب دنیا کی حالت میں اٹھایا جائے گا، تم جس حال پر قتل کروگے یا خود قتل ہوگے، اللہ تعالیٰ تمہیں، قیامت کے دن، اسی حال میں (تمہاری قبروں سے) اٹھائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بد قسمت نشے کی حالت میں مرجاتا ہے

وہ اُسی حالت میں قبر سے اٹھایا جائے گا اور اُسے جہنم کے درمیان ایک ایسے گڑھے میں پھینکا جائے گا جس کا نام سکران (بے ہوشی) ہے، اس میں ایسی نہر ہے جس میں پانی کی جگہ خون جاری ہے، اس نشہ باز آدمی کیلئے کھانا اور پینا وہی خون ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ سَكْرَانَ فَاِنَّهٗ يُعَايِنُ مَلَكَ الْمَوْتِ سَكْرَانَ وَيُعَايِنُ مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا سَكْرَانَ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَكْرَانَ اِلٰى خَنْدَقٍ فِيْ وَسْطِ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى السَّكْرَانَ فِيْهِ عَيْنٌ تَجْرِيْ مَاؤُهَا لَا يَكُوْنُ لَهٗ طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ اِلَّا مِنْهُ۔

(التذکرہ للقرطبی ص ۳۲۸)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نشے کی حالت میں مرجاتا ہے وہ نشے کی حالت ہی میں ملک الموت کو دیکھے گا اور نشے کی حالت ہی میں منکر نکیر (فرشتوں) کو دیکھے گا اور قیامت کے روز نشے کی حالت ہی میں اٹھایا جائے گا، اور اسے جہنم کے وسط میں واقع گڑھے میں دھکیلا جائے گا جہاں اس کا نام نشہ باز ہوگا، اس میں ایک ایسی نہر ہے جس میں پانی کے بجائے خون جاری ہے، اس کیلئے نہ وہاں کھانا ہوگا اور نہ پینا مگر وہی خون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشیات

نشہ آور کوئی بھی چیز ہو اسلام نے ایک مسلمان کو اس سے سختی کے ساتھ روکا ہے کیوں کہ منشیات کے استعمال سے ہلاکت آفرین نقصانات ہیں۔

دراصل شریعت نے اسی چیز کو حرام قرار دیا ہے جو کہ مآل کار انسان کے لئے ضرر رساں اور مہلک ہے، مگر ایک بے عقل و بدنصیب انسان غیر شعوری طور پر اُن چیزوں کو استعمال کرتا ہے اور وہ اعمال بلا جھجک بجالاتا ہے جن سے اُس کے حقیقی محسن و آقا اللہ رب العزت نے اسے روکا ہے، اور اس کے مُربّی و مشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ہے۔

نتیجۃً وہ مہلک گڑھے میں جا گرتا ہے جہاں سے پھر نکلنا بڑا دشوار ہے۔

حُقّہ اور سگریٹ نوشی اس درجہ عام ہوگئی ہے کہ اس وبا سے اب کوئی گھر ہی ہوگا جو محفوظ ہے، تمباکو نوشی میں اب کوئی عار ہے نہ شرم جس طرح نوجوان عورتوں میں بے پردگی گانا بجانا، مردوں کا ڈاڑھی منڈانا ایک فیشن بن گیا ہے، حالانکہ اسلام میں اس کی قطعاً اجازت نہیں، سگریٹ نوشی اس قدر جزو جاں بن چکی ہے کہ اس کا عادی موقعہ و محل کا بھی خیال نہیں کرتا۔ میری آنکھوں نے یہ دلخراش منظر دیکھا ہے، کہ قبرستان میں میت کو دفن کیا جارہا ہے، اسکی نعش پر مٹی ڈالی جارہی ہے، دوسری طرف میت کے ہمراہ آنے والے چار، چھ آدمی ایک جگہ اور دس پندرہ دوسری جگہ بیٹھے سگریٹ پی رہے ہیں، اور کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں، انہیں یہ خبر ہی نہیں یا احساس ہی نہیں کہ کسے دفن کیا جارہا ہے اور کیوں مٹی کے نیچے دبایا جارہا ہے اور میت کے ساتھ اب کیا پیش آنے والا ہے۔ اُف آخرت کے ہولناک راستے پر اور پُرخطر سفر میں قدم رکھنے والے قابلِ رحم مسافر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس قدر ظالمانہ سلوک، ہائے قبرستان میں ارد گرد شکستہ قبروں کے عبرت انگیز مناظر سے بھی ان کی آنکھیں اشکبار نہیں ہوتیں — آہ ان لوگوں کے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو گئے کہ یہ ٹوٹی پھوٹی قبروں کے درمیان بیٹھے ہوئے اور پھر ایسے وقت جب کہ ان کا کوئی عزیز، کوئی دوست، کوئی پڑوسی، کوئی اہل محلہ زمین میں گڑھا کھود کر اس میں اتارا جا رہا ہوتا ہے، یہ اُس وقت ایک طرف الگ بیٹھے سگریٹ نوشی کے ساتھ قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، الٰہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے، ان بدبختوں اور بے شعوروں پر رحم و کرم فرما انہیں شعور عطا فرما کہ یہ حقیقت کو سمجھیں اور اس سفاکانہ روش سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں، الٰہی میرے مہربان الٰہی میں تو در رحمت پر یہی دعا کرتا ہوں، اور کرتا رہوں گا، کہ تو اُن بے خبروں کو خبردار کر دے اور غفلت شعاروں کو ہوشیار کر دے، اور انہیں سمجھا دے، کہ موت تمہیں بھی آئے گی اور اسی طرح تمہیں بھی قبروں میں دفن کیا جائے گا، کچھ اس کا ذکر، اس کی فکر، اور اس کی تیاری ؟ (تمباکو نوشی) پر میں نے الگ رسالہ لکھا ہے اسے مطالعہ فرمائیں ؎ جب اندھیری قبر میں سب چھوڑ جائینگے تجھے،

غور کر اُس وقت تیرے پاس کیا رہ جائے گا؟

تمباکو نوشی میں کم از کم پانچ نقصانات تو ظاہر ہیں جو کہ سب کے سب فکر انگیز اور ہلاکت خیز ہیں، ضیاع وقت، ضیاع مال، مضر صحت، بدبو، نشہ یا فتور، ممکن ہے، حقہ اور سگریٹ نوشی میں اس سے بھی زیادہ خرابیاں ہوں، میں نے جو کچھ سمجھا ہے عرض کر دیا ہے، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے، سگریٹ نوش خود اعتراف کرتا ہے کہ یہ ایک بے ہودہ علت ہے جو لگ گئی ہے، میں یہاں پیارے قارئین کی خدمت میں نہایت احترام اور پیار سے یہ ضرور عرض کرونگا، کہ خدا کے لئے اور خدا کی رضا کے لئے تمباکو نوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مکمل پرہیز فرمائیں کہ یہ آپ کی اپنی جانِ عزیز ہے اس پر ظلم نہ کریں

حسرت وحیرت انگیز منظر

میں نے بعض ڈاکٹروں اور طبیبوں کو دیکھا ہے، کہ وہ اپنے کلینکوں اور اور مطبوں میں سگریٹ پی رہے ہوتے ہیں اور پھر دوا کے ساتھ بعض اشیاء سے پرہیز بتا رہے ہوتے ہیں، دوسرے لوگ نہ سہی کم از کم مجھے ایسا بے شعور وکم عقل آدمی تو کچھ دیر کے لئے دریائے فہم وفراست میں غوطے کھانے لگ جاتا ہے، اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا ہے، کہ یہ ڈاکٹر صاحب کسی کا کیا علاج کرینگے جب کہ یہ خود خطرناک مرض میں مبتلا ہیں اور پھر تعجب یہ ہے، کہ خود دوا بھی نہیں کھا رہے شاید اس طرح یہ اپنی ہمت وجرأت کا مظاہرہ فرما رہے ہوتے ہیں، مگر سمجھنے والے سب کچھ سمجھ رہے ہیں، وہ اتنے بھولے نہیں کہ ایک غلط چیز پر صحیح کی مُہر تصدیق ثبت کردیں صحیح ہمیشہ صحیح ہے اور غلط غلط ہی ہے، خواہ کوئی بھی کرے"

احرام کی حالت میں مرنے والا تکبیرات پڑھتا ہوا قبر سے اُٹھے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِماً فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھا کہ اُسکی اونٹنی نے اسے گرا دیا اور وہ فوت ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

اور اسی کے کپڑوں میں اسے کفناؤ۔ اور اس کا سر نہ ڈھانکو یہ قیامت کے دن تلبیرات پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔

(اخرجہ البخاری)

حشر کے دن تک رہے گا اس کے نشّہ میں وہ مست
زندگی میں پی لیا اِک بار جس نے جامِ حج

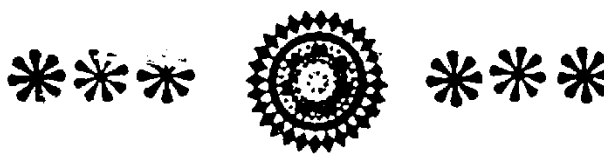

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظالموں کی قبروں اور ان مقامات سے گزرنے کا اتفاق ہو جہاں اُن پر عذاب نازل ہوا تو روتے ہوئے وہاں سے جلدی گزر جاؤ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ یَعْنِیْ لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ دِیَارَ ثَمُوْدَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْھِمْ لَا یُصِیْبُکُمْ مَا اَصَابَھُمْ (بخاری و مسلم)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا تم جب حجر یعنی ثمود کے علاقہ میں پہنچو تو عذاب الٰہی سے تباہ شدہ ان لوگوں کی بستیوں میں داخل نہ ہو مگر اس حال میں کہ تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، اگر تم رو نہ سکو تو ان میں داخل نہ ہو، کہیں ایسا نہ ہو، جس عذاب الٰہی میں یہ مبتلا ہوئے ہیں تم بھی ہو جاؤ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَھُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیَ۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علاقہ ثمود حجر سے گزرے، آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی بستیوں میں داخل نہ ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، ایسا نہ ہو جو عذاب انہیں پہنچا ہے، تمہیں بھی پہنچ جائے مگر اس حال میں کہ تم رو رہے ہو، پھر آپ نے اپنا سر منہ ڈھانپ لیا اور تیز چلنے لگے یہاں تک کہ (اس) وادی سے گذر گئے۔

خاک ہو کر رہ گئے ہیں کس قدر فرعون وقت
پوچھ لے جا کر یہ کوئی مصر کے اہرام سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرنِ اوّل کی خواتین اور قبر کی فکر

مُنیبۃُ البَصرِیَّۃُ وَابنَتُھَا منیبہ بصریہؒ اور اس کی بیٹی

اے ابا سعید! اب آپ میری والدہ ماجدہ کی طرف دیکھنا وہ میرے والد سے فرمائیں گی، میری بیٹی کے لیے فراخ قبر تیار کریں اور اُسے نفیس کفن پہنائیں، خدا کی قسم! اگر میں مکہ مکرّمہ کی طرف سفر کا ارادہ کرتی (تو صعوباتِ سفر اور قلّتِ زادِ سفر اور اپنے گناہوں کے خیال سے) رو پڑتی۔ اب جب کہ میں حیاتِ فانی کے آخری لمحات میں ہوں، اور طویل سفرِ آخرت درپیش ہے۔ اس سفر کی پہلی منزل قبر کے گڑھے میں داخل ہونے والی ہوں، وہاں کی خلوت، ظلمت، وحشت اور خطرناک کیڑوں کی کثرت کی ہیبت سے کس طرح نہ روؤں۔!

یہ منیبہؒ کی بیٹی کا موت کے وقت روتے ہوئے حضرت حسنؒ کے اُس سوال کا جواب ہے جبکہ انہوں نے فرمایا کہ پیاری بیٹی! تم اس وقت کیوں رو رہی ہو؟

اَبُوْ عَیَّاشٍ الْقَطَّانُ قَالَ	ابو عیاش القطان بیان کرتے ہیں کہ
کَانَتْ اِمْرَاَۃٌ بِالْبَصْرَۃِ	بصرہ میں ایک عابدہ خاتون تھی جس
مُتَعَبِّدَۃٌ یُقَالُ لَھَا مُنَیْبَۃُ	کا نام مُنیبہ تھا اس کی ایک بیٹی تھی
وَکَانَتْ لَھَا اِبْنَۃٌ اَشَدَّ	جو کہ اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ
عِبَادَۃً مِنْھَا فَکَانَ الْحَسَنُ	کی عبادت کرتی تھی۔ حضرت حسنؒ
رُبَّمَا رَآھَا وَتَعَجَّبَ مِنْ	جب کبھی اُسے دیکھتے تو چھوٹی عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِبَادَتِهَا عَلٰى حَدَاثَتِهَا
فَبَيْنَ الْحَسَنِ ذَاتَ يَوْمٍ
جَالِسٌ اِذْ اَتَاهُ آتٍ فَقَالَ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْجَارِيَةَ
قَدْ نَزَلَ بِهَا الْمَوْتُ
فَوَثَبَ الْحَسَنُ فَدَخَلَ
عَلَيْهَا فَلَمَّا نَظَرَتِ
الْجَارِيَةُ اِلَيْهِ بَكَتْ
فَقَالَ لَهَا يَا حَبِيْبَتِيْ مَا
يُبْكِيْكِ ؟ قَالَتْ لَهٗ يَا
اَبَا سَعِيْدِ التُّرَابُ يُحْثٰى
عَلٰى شَبَابِيْ وَلَمْ اَشْبَعْ
مِنْ طَاعَةِ رَبِّيْ ، يَا اَبَا سَعِيْدٍ
اُنْظُرْ اِلٰى وَالِدَتِيْ وَهِيَ
تَقُوْلُ لِوَالِدِيْ اِحْضِرْ
لِابْنَتِيْ قَبْرًا وَاسِعًا وَ
كَفِّنْهَا بِكَفَنٍ حَسَنٍ وَاللّٰهِ
لَوْ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلٰى مَكَّةَ
لَطَالَ بُكَائِيْ ، كَيْفَ وَاَنَا
اُجَهِّزُ اِلٰى ظُلْمَةِ الْقُبُوْرِ
وَوَحْشَتِهَا وَبَيْتِ الظُّلْمَةِ

میں اس کی عبادت میں اس قدر
محویت پر تعجب فرماتے۔ ایک دفعہ
حضرت حسنؒ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک
شخص آیا اور اُس نے آتے ہی حضرت
حسنؒ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ وہ لڑکی (منیبہؒ کی بیٹی) پنجۂ
موت میں گرفتار ہے۔ حضرت حسنؒ
اُٹھے اور فوراً اس کے پاس پہنچ گئے
اُس لڑکی نے آپ کی طرف دیکھا اور
بے اختیار اشکبار ہو گئی۔ حضرت
حسنؒ نے فرمایا۔ پیاری بیٹی! تمہیں
کس چیز نے رُلایا ہے۔ لڑکی کہنے لگی
اے ابا سعید! اب مجھ جوان عمر پہ
مٹی ڈال دی جائے گی اس حال میں
کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت سے
سیراب بھی نہیں ہوئی اے ابا سعید!
میری والدہ کی طرف دیکھنا (وہ میری
موت کے بعد) میرے والد سے کہے گی
کہ میری بیٹی کے لئے کشادہ قبر تیار
کریں اور اُسے بہترین کفن پہنائیں
خدا کی قسم اگر میرا مکہ مکرمہ کی جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالدُّوْدِ؟

صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۲۷

سفر کا ارادہ ہوتا تو میرا رونا دراز ہو جاتا۔ اب جب کہ میں قبر کے اندھیرے اس کی وحشت اور اُس کیڑوں کے گھر کی طرف جانے کی تیاری کر رہی ہوں تو کیوں آہ و بکا نہ کروں

معاذۃ بنت عبداللہ عدویہ بصریہؒ

تعجب ہے اُس آنکھ پر جو اب محوِ خواب ہے اور اُسے معلوم ہے کہ قبر کی تاریکی میں عرصۂ دراز تک سونا ہے۔ اے میری جان! مقامِ خواب تو تیرے آگے ہے۔ اگر تو اب سو گئی تو یاد رکھ! قبر میں حسرت بھری نیند بہت طویل ہوگی۔ حضرت معاذہؒ اپنے نفس کو یہ سمجھاتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں۔ رحمۃ اللہ علیہا۔

قَالَتْ آسِيَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْعَدَوِيَّةُ كَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ تُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سِتَّمِائَةَ رَكْعَةٍ وَتَقْرَأُ جُزْءَهَا مِنَ اللَّيْلِ تَقُوْمُ بِهٖ وَكَانَتْ تَقُوْلُ عَجِبْتُ لِعَيْنٍ تَنَامُ وَقَدْ عَرَفَتْ طُوْلَ الرُّقَادِ فِيْ ظُلَمِ الْقُبُوْرِ۔ اَلْحَكَمُ بْنُ

آسیۃ بنت عمرو العدویۃ کا بیان ہے کہ معاذۃ العدویۃ ہر دن رات میں چھ سو رکعت نماز پڑھتی تھی اور رات کے قیام میں قرأت کرتی، اور کہتی تھی کہ تعجب ہے اُس آنکھ پر جو اب سوتی ہے اور اسے خبر ہے کہ قبر کے اندھیروں میں بہت طویل مدت تک سونا ہے —— الحکم بن سنان الباھلی کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِنَانِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ
اِمْرَأَةٌ كَانَتْ تَخْدُمُ مُعَاذَةَ
الْعَدَوِيَّةَ قَالَتْ كَانَتْ تُحْيِي
اللَّيْلَ صَلَاةً فَاِذَا غَلَبَهَا
النَّوْمُ قَامَتْ فَجَالَتْ فِي
الدَّارِ وَهِيَ تَقُوْلُ: يَا نَفْسُ
اَلنَّوْمَ اَمَامَكِ لَوْ قُدِّمْتِ
لَطَالَتْ رَقْدَتُكِ فِي الْقَبْرِ
عَلٰى حَسْرَةٍ اَوْ سُرُوْرٍ قَالَتْ
فَهِيَ كَذَالِكِ حَتّٰى تُصْبِحَ

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۲۲)

کہ مجھے اس خاتون نے جو معاذۃ العدویہ کی خادمہ تھی بتایا کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے ساری رات جاگتیں اور اگر نیند غالب آنے لگتی تو صحن میں گھومنے لگتیں اور یہ کہتیں اے میری جان! نیند تو تیرے آگے ہے۔ اگر تو اب سو گئی تو پھر قبر میں حسرت بھری نیند بہت طویل ہوگی اور اسی کیفیت میں صبح ہو جاتی۔

اُمِّ نہار عدویہؒ

ساکنانِ شہرِ خموشاں کے حالات سے عبرت حاصل کرو۔ اُن کی موت سے اپنے آپ کو زندگی بخشو۔ ان کی غفلت سے سبق سیکھو اور ہوشیار ہو جاؤ، اور اُن کے ظاہری امن سے خوف کھاؤ اور ان کی طرح دھوکہ کھانے سے احتیاط برتو، اور انہیں دیکھو اور یقین کرو کہ تمہارے جسم بھی اسی طرح خاک میں خاک ہو جائیں گے تمہاری آبادیاں اُجڑ جائیں گی۔ اور دیکھو تو جب مٹی کو ان پر تسلط ملا تو کیا سے کیا کر دیا۔ زبان کی بجائے بے زبانی ملی اور بہترین سماعت بہرے پن سے بدل گئی اور تمام تر چہل پہل سکون ہو کر رہ گئی، قبر کا معاملہ کس درجہ خوفناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ عبرت، عبرت، عبرت،

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ صَالِحٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ أَعْرَابِيَّةً بِالْجُفْرِ جُفْرِ بَنِي عَدِيٍّ يُقَالُ لَهَا أُمُّ نَهَارٍ الْعَدَوِيَّةُ وَاقِفَةً عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ وَ نَحْنُ نَدْفِنُهُ فَقَالَتْ أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي نِعْمَةِ سِتْرٍ وَ مِنَ النَّاسِ بِمَحَلِّ تَزْكِيَةٍ فَإِيَّاكُمْ وَمُصَادَاةَ زَخَارِفِ الرَّخَاءِ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ صِفَةِ الْأَلِبَّاءِ فَاجْلُوْا شَمَاذِيرَ الْغَفْلَةِ عَنْ قُلُوْبِكُمْ وَتَأَمَّلُوْا أَهْلَ هٰذِهِ الْعَرْصَاتِ الْخُرْسِ وَالرُّبُوْعِ الصُّمُوْتِ وَارْجِعُوْهَا صُوَراً بِوُجُوْهِكُمْ تَتَنَسَّمُوْنَ رُوْحَ الْحَيَاةِ فَنَادُوْهُمْ يَسْمَعُوْا وَاسْئَلُوْهُمْ يُخْبِرُوْا فَاحْيُوْا بِمَوْتِهِمْ وَتَيَقَّظُوْا

عتبہ بن صالح الہلالی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اعرابی عورت کو بنی عدی کے کنوئیں پر ملا اسے ام نہار العدویہ کہا جاتا تھا اور وہ اس آدمی کی قبر پر کھڑی تھی جسے ہم دفن کر رہے تھے۔ کہنے لگی۔ اے لوگو! تم اللہ کی طرف سے ستر (عفو) کی نعمت میں ہو اور عامۃ النّاس کے ہاں اچھے کردار کے حامل سمجھے جاتے ہو۔ پس آسائش و آرام کی زندگی میں ہی نہ کھو جانا کیونکہ یہ داناؤں کا شیوہ نہیں۔ دلوں سے غفلت کی شدّت کو دُور کرو اور اس شہرِ خموشاں کے باسیوں اور ان بہروں کے میدانوں میں فکر کرو اور ذرا اپنے دماغ میں انہیں ایک روحانی صورت دو اور پھر انہیں پکارو، سُنیں گے اور ان سے پُوچھو، بتائیں گے (عبرت حاصل کرو) اور ان کی موت سے اپنے آپ کو زندگی بخشو۔ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِغَفْلَاتِهِمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ
مِنْ اَمْنِهِمْ وَحَذَرِهِمْ كُمْ
مِنْ غُرُوْرِهِمْ وَانْظُرُوْا
بِهِمْ اِلَى اَثَرِ الْبِلٰى فِيْ
اَجْسَامِكُمْ وَالْخَرَابِ فِيْ
مَسَاكِنِكُمْ وَكَيْفَ حَكَمَ
فِيْهِمُ التُّرَابُ اِذْ وَلِيَ الْحُكْمَ
فِيْهِمْ فَاَبْدَلَهُمْ بِالنُّطْقِ
خَرَسًا وَبِالسَّمْعِ صَمَمًا
وَبِالْحَرَكَاتِ سُكُوْنًا رَحِمَ
اللّٰهُ اِمْرَءًا اَبْصَرَ فَتَدَبَّرَ
وَاتَّعَظَ فَاعْتَبَرَ وَعَمِلَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ وَخَشِيَ
وَقْتَ الْعِقَابِ
ثُمَّ قَالَتْ :ـ
اَلْمَوْتُ يُفْنِيْ وَلَا يُبْقِيْ عَلٰى اَحَدٍ
مَا اَحْسَبُ الْمَوْتَ يُبْقِيْ جِدَّةَ الْاَبَدِ
يَا مَوْتُ كَمْ مِنْ كَرِيْمٍ قَدْ فَجَعْتَ بِهٖ
مِنْ اَقْرَبِيْهِ وَمِنْ اَهْلٍ وَّمِنْ وَّلَدِ
ثُمَّ قَالَتْ تَعَمَّدَكُمُ اللّٰهُ بِالرَّحْمَةِ
وَبَلَّغَ بِكُمْ شَرَفَ الْهِمَّةِ

غفلت سے (سبق سیکھو) اور ہوشیار
ہوجاؤ اور ان کے (ظاہری) امن سے
خوف کھاؤ اور ان کی طرح دھوکہ کھانے
سے احتیاط برتو۔ اور انہیں دیکھو اور
یقین کرلو کہ تمہارے جسم بھی بوسیدہ
و بالیدہ ہوں گے تمہاری آبادیاں بھی
اُجڑ جائیں گی۔ اور دیکھو تو جب مٹی
کو ان پر تسلط ملا تو کیا سے کیا کر دیا۔
زبان کی بجائے بے زبانی ملی اور بہترین
سماعت بہرے پن سے بدل گئی اور
تمام تر چہل پہل سکون ہو کر رہ گئی۔
اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے
جس نے دیکھا تو فکر کیا۔ ڈر گیا۔
اور عزت حاصل کی اور یوم الحساب
کے لیے عمل کیا اور عقاب کی گھڑیوں
سے ڈر گیا۔
پھر کہنے لگی موت فنا کر دیتی ہے
اور کسی کو بقا نہیں بخشتی اور طویل مختوں
کو باقی نہیں چھوڑتی
اے موت! تو نے کتنے ہی شرفاء کو
اقرباء اہل و عیال اور اولاد سے محرومی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۳۸۹

کا دُکھ دیا ہے
پھر کہتی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور بزرگی کی شرافت سے نوازے۔

کوفہ کی ایک عابدہ و زاہدہ

مومن کے لیے حادثۂ موت اور قبر میں طویل نیند نصیحت کے لیے کافی ہے۔ زیادہ گفتگو اس گھر میں بھلی معلوم ہوتی ہے جہاں کوئی غم ہو نہ موت اور نہ کوئی فکر۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْكَلْبِيِّ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ عَابِدَةٌ فِي غِنًى فَكَانَتْ لَا تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا يَسِيرًا فَعُوتِبَتْ فِي ذَالِكَ فَقَالَتْ كَفَى بِالْمَوْتِ وَطُولِ الرُّقْدَةِ فِي الْقُبُورِ لِلْمُؤْمِنِينَ رُقَادٌ وَكَانَتْ تَصُومُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ حَتَّى يَسْوَدَّ لَوْنُهَا وَيَتَغَيَّرَ وَجْهُهَا وَكَانَتْ قَدْ بَكَتْ حَتَّى اسْوَدَّ مَجَارِي دُمُوعِهَا

سوید بن عمرو کلبی بیان کرتے ہیں کہ (کوفہ میں) ایک امیر ترین عابدہ عورت تھی۔ وہ رات کا اکثر حصّہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتی اور بہت کم سوتی تھی۔ اُس کی اس حالت پر اسے ملامت کی جاتی تو وہ جواب دیتی کہ اہلِ ایمان کے لیے موت کا معاملہ اور قبر میں خواب دراز نصیحت کے لیے کافی ہے (یہ فکرِ آخرت کا نتیجہ تھا) کہ وہ سخت گرمی میں روزہ رکھتی یہاں تک کہ اس کا رنگ سیاہ ہوگیا اور چہرے کی حالت متغیر ہوگئی۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ وَجْهِهَا فَكَانَ يَأْتِيهَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ وَأَصْحَابُهُ فَيُحَادِثُهَا سَاعَةً ثُمَّ تَقُولُ قُومُوا فَالْحَدِيثُ هُنَاكَ يَطِيبُ فِي دَارٍ لَا هَمَّ فِيهَا وَلَا مَوْتَ وَلَا تَعَبَ

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۱۹۴/۱۹۵)

اس قدر روتی تھی کہ اُس کے چہرے پہ مسلسل آنسو جاری رہنے کے مقام پر سیاہ نشان پڑ گئے۔ اس کے پاس محمد بن نضر اپنے دوستوں کے ہمراہ آتے اور اس سے کچھ دیر باتیں کرتے تو وہ (گھبرا اُٹھتی) اور اُن سے کہتی کہ اب تشریف لے جائیں، زیادہ بات چیت وہاں اچھی لگتی ہے جہاں نہ کوئی غم ہو اور نہ موت اور نہ فکر۔

بیت المقدس کی ایک عابدہ

اپنے عمل کو اپنا ساتھی بنا لو حقیقت میں انسان کا ساتھی قبر میں اس کا عمل ہے۔ سُن لو! دراصل انسان اپنے اقرباء میں مہمان کی حیثیت میں ہے، وہ اُن کے پاس تھوڑا سا ٹھہر کر چلا جاتا ہے۔ یاد رکھو! خالق کی قربت سے مخلوق کو دنیا کی محبّت نے دُور کر رکھا ہے۔ کچھ خوش بخت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبّت کا جام پلا دیا ہے۔ وہ اللہ کی محبت میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔

عَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ الْاَفْرِیْقِیُّ قَالَ کُنْتُ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ

ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں۔ کہ مجھ سے سعید افریقی نے بیان کیا کہ میں اپنے دوستوں کے ہمراہ بیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَ اَصْحَابٍ لِیْ فِی الْمَسْجِدِ
فَاِذَا اَنَا بِجَارِیَةٍ عَلَیْهَا دِرْعُ
شَعْرٍ وَخِمَارُ صُوْفٍ فَاِذَا
هِیَ تَقُوْلُ اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ
مَا اَضْیَقَ الطَّرِیْقَ عَلٰی مَنْ
لَمْ تَکُنْ اَنِیْسَهٗ فَقُلْتُ یَا
جَارِیَةُ مَا قَطَعَ الْخَلْقَ عَنِ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَتْ حُبُّ
الدُّنْیَا اِلَّا اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
عِبَادًا اَسْقَاهُمْ مِنْ حُبِّهٖ
شَرْبَةً فَوَلِهَتْ قُلُوْبُهُمْ
فَلَمْ یُحِبُّوْا مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ غَیْرَهٗ ثُمَّ قَالَتْ
"تَنَشُّدْ"

المقدس کی مسجد میں تھا۔ ناگہاں میں
نے وہاں ایک لڑکی کو دیکھا کہ جو
بالوں کا دوپٹہ اوڑھے اور اُدنی
چادر میں ملبوس تھی اور پکار رہی تھی
اے میرے معبود، اے میرے آقا!
بے شک راستہ اس پر بہت تنگ
ہوگیا ہے جس کا نور دوست نہیں
رہا۔ میں نے کہا اے لڑکی! مخلوق
کو اللہ عزوجل سے کس چیز نے دُور
کردیا ہے۔ لڑکی نے جواب دیا دُنیا
کی محبت نے۔ مگر اللہ عزوجل کے
کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ جنہیں اُس
نے اپنی محبت کا جام پلایا ہے، تو
اُن کے دل اُسی کے مشتاق ہوگئے
اب وُہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی کو
شریک نہیں کرتے۔ پھر اُس نے یہ شعر پڑھے

تَزَوَّدْ قَرِیْنًا مِنْ فِعَالِكَ اِنَّمَا
قَرِیْنُ الْفَتٰی فِی الْقَبْرِ مَا كَانَ یَعْمَلُ
اَلَا اِنَّمَا الْاِنْسَانُ ضَیْفٌ لِاَهْلِهٖ
یُقِیْمُ قَلِیْلًا عِنْدَهُمْ ثُمَّ یَرْحَلُ

اپنے عمل کو اپنا ساتھی بنا لو
حقیقت میں انسان کا ساتھی قبر میں اُس کا عمل ہے
سُن لو! درحقیقت انسان اپنے عزیزوں میں مہمان ہے
وہ اُن کے پاس تھوڑا سا ٹھہر کر چلا جاتا ہے

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۲۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوئے منزل قافلہ

جوہرہ رات کو محوِ خواب خاوند کو جگاتی ہے اور کہتی ہے ابو عبداللہ اُٹھو اٹھو دیکھو عقلمند لوگ سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ فراہم کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ بھی رات کی تاریکی میں نمازِ تہجد ادا کریں۔ تاکہ قبر کی تاریکی روشنی میں تبدیل ہو جائے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَرَائِیِّ قَالَ کَانَتْ جَوْھَرَۃُ تُنَبِّھُنِیْ مِنَ اللَّیْلِ وَتَقُوْلُ یَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ قَدْ سَارَتِ الْقَافِلَۃُ	ابو عبداللہ البرائی بیان کرتے ہیں کہ (اُن کی زوجہ) جوہرہ انہیں رات کو خبردار کرتی اور کہتی کہ اے ابو عبداللہ قافلہ (اپنی منزل کی طرف) رواں ہو چکا ہے۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۲۵)

ابتداءِ اسلام میں عورتوں کے دلوں میں فکرِ آخرت کس درجہ مستحکم و جاگزیں ہوتی تھی۔ اپنے شوہروں کو نمازِ تہجد کے لیے جگاتیں، اور قبر و قیامت کے ہولناک مناظر کا تصور پیش کر کے اس کے لیے تیاری کی ترغیب دیتیں، قبر کے اندھیرے کو یاد کر کے رات کے اندھیرے میں خود بھی نمازِ تہجد ادا کرتیں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتیں، کہ سفرِ آخرت میں پیش آنے والے نزع۔ قبر۔ قیامت کے مراحل شاقہ آسانی سے عبور ہو جائیں ـــــ اپنے شوہروں کو بھی میٹھی نیند سے بیدار کرتیں۔ اور اپنے ساتھ نمازِ تہجد میں شریک کر کے دلی مسرت محسوس کرتیں۔

ے وہ بشر سوتا نہیں ہرگز کبھی غفلت کی نیند
جس کی منزل دُور ہو اور راستہ جس کا کٹھن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم برزخ میں راحت و کلفت احادیث کی روشنی میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ وَحُمِلَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِيْ فَاِذَا وُضِعَ فِيْ لَحْدِهٖ كَلَّمَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالَتْ لَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاُحِبُّكَ وَ اَنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ فَاَنْتَ الْاٰنَ اَحَبُّ اِلَيَّ۔ فَاِذَا مَاتَ الْكَافِرُ وَحُمِلَ قَالَ ارْجِعُوْا بِيْ۔ فَاِذَا وُضِعَ فِيْ لَحْدِهٖ كَلَّمَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَبْغَضُكَ وَ اَنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ فَاَنْتَ الْاٰنَ اَبْغَضُ اِلَيَّ۔

(کتاب الزھد لابن المبارک صفحہ ۱۴۱)

اُسید بن عبدالرحمٰن رقمطراز ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن فوت ہوتا ہے۔ اور اس کا جنازہ اُٹھایا جاتا ہے وہ کہتا ہے مجھے جلدی لے جاؤ۔ اور جب وہ لحد میں اتار دیا جاتا ہے۔ تو اُس سے زمین ہمکلام ہوتی ہے کہ جب تو میری پشت پر محوِ خرام ہوتا تھا تو میں تجھے بہت محبوب رکھتی تھی۔ (اب تو میری آغوش میں آگیا ہے) دیکھ! اس وقت بھی میں تجھ سے کس قدر محبت کرتی ہوں — جب کوئی کافر یہاں سے اُٹھتا ہے اور اس کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے واپس لے چلو۔ پھر جس وقت وہ لحد میں اتارا جاتا ہے تو اس سے زمین کلام کرتی ہے کہ جب تو میری پشت پر چلتا تھا تو میرے نزدیک بہت ہی بُرا آدمی تھا — تو اس وقت (میرے اندر) بھی میرے نزدیک بدترین وجود ہے۔ (تو دیکھیگا اس وقت تیرے ساتھ میں کیا بدترین سلوک کرتی ہوں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن اور کافر کے ساتھ قبر ان کے اعمال کے مطابق الگ الگ پیش آئے گی

انسان کی اپنی مرضی ہے وہ دنیا میں اعمال صالح سے اپنی قبر کو اپنے لیے گوشۂ جنت نشاں بنالے۔ یا اعمال بد سے اپنی قبر کو بدتر از جہنم بنالے۔ قبر کے ظلمت کدہ کو ہر لمحہ اپنے تصور میں رکھیے۔ نہ معلوم وہاں کب منتقل ہو جانا ہے۔

قبر تجھ کو یاد کرتی ہے ہر اک دن یا نج بار اور اے انسان تو ہے عیش و عشرت میں مگن

روزانہ قبر کی پکار

مومن اور کافر کے ساتھ قبر کا سلوک

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاہُ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ فَقَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھانے تشریف لائے۔ دیکھا کہ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کاش! تم لذتوں کو توڑنے والی موت کا ذکر کثرت سے کرتے۔ (تو یہ بات نہ ہوتی) فرمایا۔ کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں آتا جس دن کہ وہ یہ منادی نہ کرتی ہو۔ کہ میں مسافروں کا ٹھکانہ ہوں اور میں گوشۂ تنہائی ہوں اور میں مٹی کا گھر ہوں اور میں حشرات الارض کا مسکن ہوں۔ پس جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے خوش آمدید کہتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جب تو میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اَيْ فَاِذْ وَلِيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ۔ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ فَقَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذَا وَلِيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پشت پر چلتا تھا تو مجھے بہت پیارا لگتا تھا۔ اب جبکہ تو میرے پاس آ پہنچا ہے تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا (بہترین) سلوک کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر اس کے لیے جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے قبر فراخ ہو جاتی ہے اور قبر میں جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے (تاکہ وہ جنت کے جان فزا منظر سے لطف اندوز ہو) اور جب فاجر و فاسق اس کے سپرد کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید نہیں کہتی۔ بلکہ اُس سے یوں ہمکلام ہوتی ہے (کیا تجھے خبر ہے؟) جب تو میری پشت پر چلا کرتا تھا۔ تو میں تجھے بدترین وجود سمجھتی تھی۔ آج جبکہ تو میرے پاس آ پہنچا ہے اب تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا پھر قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اسے اس طرح بھینچ لیتی ہے۔ کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں ایک دوسری میں پھنس جاتی ہیں اور ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں (اس موقع پر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَتَنْهَشُهٗ وَتَخْدِشُهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ

(الترغیب ج ۴ ۔ ص ۲۳۷)

کیا اور یہ منظر مثالاً صحابہؓ کو دکھایا اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کافر و فاجر میت پر ستر اژدھے (بڑے قد آور سانپ) مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ (اس قدر زہریلے) کہ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مارے۔ تو جب تک دنیا قائم رہے گی کبھی زمین میں کوئی سبزی پیدا نہ ہو وہ اُسے ڈستے رہیں گے۔ یہاں تک کہ روزِ جزا آجائے یعنی قیامت قائم ہونے تک قبر میں اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔

قبر تجھ کو یاد کرتی ہے ہر اک دن پانچ بار
اور اے انسان تو ہے عیش و عشرت میں مگن (حجام مطہور)

زاہد کون ہے؟ (جو قبر کو یاد رکھتا ہے)

وَعَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَزْهَدُ النَّاسِ؟ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰى وَتَرَكَ فَضْلَ زِيْنَةِ الدُّنْيَا

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص آیا۔ اور سوال کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ لوگوں میں زاہد کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو قبر اور قبر میں جسم کے گل جانے کو نہیں بھلاتا اور دُنیا کی بے جا زیب و زینت سے گریز کرتا ہے۔ اور فانی دُنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰثَرَ مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِّنْ اَيَّامِهٖ وَعَدَّ نَفْسَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى۔ (الترغیب ج ۴ ص ۲۴۰)

پر باقی (آخرت) کو ترجیح دیتا ہے۔ روز فردا کو زندگی میں) شمار نہیں کرتا۔ اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرتا ہے۔

منظرِ قبر دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار رو پڑے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَجَلَسَ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَبَکٰی حَتّٰی بَلَّ الثَّرٰی ثُمَّ قَالَ یَا اِخْوَانِیْ لِمِثْلِ ھٰذَا فَاَعِدُّوْا (ابن ماجہ والترغیب جلد ۴ صفحہ ۲۴۰)

حضرت براء رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک تھے (جب میت کو لحد میں اتار دیا گیا) آپؐ سرِ قبر بیٹھ گئے۔ (یہ منظر دیکھ کر) اس قدر آبدیدہ ہوئے کہ قبر کے کنارے کی مٹی تر ہو گئی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ اے میرے بھائیو! اس (خطرناک) مقام کے لیے کچھ تیاری کر لو۔

رکھا جو کل اک دوست کی میت کو لحد میں
دل کانپ اُٹھا اور مری آنکھ بھر آئی! (حجام طہور)

مَیں کیڑوں کا گھر ہوں

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ، ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ فَجَلَسَ اِلٰى قَبْرٍ مِّنْهَا فَقَالَ مَا يَاْتِيْ عَلٰى هٰذَا الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يُنَادِيْ بِصَوْتٍ ذَلِقٍ طَلِقٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ نَسِيْتَنِيْ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنِّيْ بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَبَيْتُ الْغُرْبَةِ وَبَيْتُ الْوَحْشَةِ وَبَيْتُ الدُّوْدِ وَبَيْتُ الضِّيْقِ اِلَّا مَنْ وَسَّعَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (الترغیب ج ۴ ص ۲۳۵)

کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ قبر ہر روز ہیبت ناک کریہہ آواز میں پکارتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھے بھلا دیا ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں گوشۂ تنہائی ہوں اور مسافروں کا ٹھکانہ ہوں، اور وحشت کا گھر ہوں۔ اور حشرات الارض کا مسکن ہوں۔ اور نہایت تنگ جگہ ہوں — مگر جس کے لیے مجھے اللہ فراخ کر دے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

عشرتِ دنیا دھوکہ ہی دھوکہ
لذتِ ہستی مکر سراپا
منزلِ عاجز قبر کی مٹی
خاک کا بستر خاک کا تکیا

جو چاہو خوب کھا پی لو میں بھی عنقریب تمہارا گوشت اور پوست کھانے والی ہوں!

اس طرح ستر مرتبہ روزانہ وہ زمین پکارتی ہے۔ جہاں انسان کی قبر تیار کی جائے گی اور وہ موت کے بعد جہاں لیٹے گا، اور جو کہ جادۂ عقبیٰ کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ جہاں کی راحت و کلفت آنے والی منزلوں کی راحت و کلفت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت ہے۔

اِنَّ الْاَرْضَ لَتُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً یَا بْنَ اٰدَمَ کُلُوْا مَا شِئْتُمْ وَاشْتَھَیْتُمْ فَوَاللّٰہِ لَاَکُلَنَّ لُحُوْمَکُمْ وَجُلُوْدَکُمْ۔	بیشک زمین ہر روز ستر مرتبہ پکارتی ہے اے آدم کی اولاد جو چاہو کھا پی لو۔ خدا کی قسم! (تم نے میرے پاس ہی آنا ہے) میں بھی تمہارا گوشت اور پوست تک کھا جاؤں گی،

(عن ثوبان رض کنز ج ۱۵ ص ۵۴۵)

آخرت سے غافل اچھی اچھی مرغن غذائیں کھلا کر جس جسم کی پرورش کرتا ہے اور عمدہ عمدہ قیمتی لباس سے جس بدن کی زیبائش و آرائش کرتا ہے، اور کثرتِ مال و اولاد کے غرور میں زمین پر اکڑ کر چلتا ہے عنقریب جب وہ زمین (غارِ قبر) میں داخل ہوگا۔ تو قبر اُس سے اس کا بدلہ لے گی اور اُس سے بہت بُرا سلوک کرے گی۔ اور اُسے اُس کے اُس جرم کی سزا وہاں مل کر رہے گی۔

حقیقی امن میں

وہ ہے جو قبر کے عذاب سے محفوظ رہا

عَنْ ھُشَیْمِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدٍ وَّعِنْدَہٗ اَبُوْعَطِیَّۃَ الْمَذْبُوْحُ فَتَذَاکَرُوا النَّعِیْمَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْعَمُ النَّاسِ؟ فَقَالُوْا فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَقَالَ	ہیثم بن مالک سے روایت ہے کہ ہم ایفع بن عبد کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور وہاں ابوعطیہ مذبوح بھی موجود تھے چنانچہ نعمتوں کا تذکرہ شروع ہوا لوگوں نے کہا سب سے زیادہ انعام یافتہ کون ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَيَنْفَعُ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا عَطِيَّةَ	انہوں نے فلاں اور فلاں کا نام لیا
قَالَ اَنَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ	اس پر ایفع نے کہا :۔ ابو عطیہ! تمہارا
هُوَ اَنْعَمُ مِنْهُ جَسَدًا فِيْ	کیا خیال ہے ؟ اس نے کہا:
لَحْدٍ قَدْ اَمِنَ مِنَ	میرے خیال میں سب سے زیادہ انعام
الْعَذَابِ ۔	یافتہ وہ ہے جو عذاب قبر سے امن
(کتاب الزھد لابن المبارک ۹۳)	میں ہو۔

مومن کے لیے موت اور قبر دونوں انعام الٰہی ہیں

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ (عبس ۲۱) (اللہ تعالیٰ نے) پھر اُس (انسان) کو موت دی۔ پھر اُسے قبر میں اُتار دیا۔ پچھلی آیات میں خالق کائنات تخلیق انسانی کا ابتدائی منظر بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے۔ کہ انسان کے تمام اعضاء و جوارح کی تکمیل کے بعد پھر اس کی انتہا موت اور قبر ہے۔ اور اس کا ذکر بسلسلۂ انعامات فرمایا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (الترغیب) مومن کا تحفہ موت ہے۔

فَاَقْبَرَهٗ کے معنی پھر اس کو قبر میں اتارا یہ بھی ایک انعام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عام جانوروں کی طرح نہیں رکھا۔ بلکہ اس کا یہ اکرام کیا گیا کہ اس کو نہلا کر کفن میں ملبوس کر کے احترام کے ساتھ قبر میں اتارا جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مُردہ انسان کو دفن کرنا واجب ہے۔ (معارف القرآن)

خاک سے پیدا ہوا تو خاک میں مل جائے گا	ہے وہی انجام تیرا جو ترا آغاز تھا
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا	اسی خاک سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ	اسی کی طرف ہم تمہیں لوٹائیں گے اور
تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ (طٰہٰ ۵۵)	اسی سے دوسری دفعہ تمہیں نکالیں گے

یعنی خواہ تمہیں مرتے ہی خاک (قبر) میں رکھ دیا جائے۔ یا تم کچھ عرصہ بعد خاک میں مل جاؤ۔ بہر حال اس جسدِ خاکی کا انجام خاک میں خاک ہو جانا ہے۔

کل یہی خاک خاک کر دے گی
آج جس پر اکڑ کے چلتا ہے (عاجزؔ)

انسان اپنی تقدیر کے معاملہ ہی میں نہیں بلکہ اپنی پیدائش۔ اپنی موت۔ قبر۔ قیامت میں حساب کتاب کے معاملہ میں بھی اپنے خالق، اپنے آقا کے سامنے مجبور و لاچار ہے۔ وہ نہ اپنی خواہش سے پیدا ہو سکتا ہے، نہ اپنی منشا سے مر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اپنی موت کے وقتِ مقررہ کو لمحہ بھر کے لیے آگے پیچھے کر سکتا ہے۔ ؎

اجل اپنے معیّن وقت پر جس وقت آتی ہے
کوئی پھر بچ نہیں سکتا تدبّر سے تفکّر سے (عاجزؔ)

جس گھڑی، جہاں جس حال میں بھی اس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہے، اُسی گھڑی، اُسی جگہ، اسی حال میں موت سے ہمکنار ہو کر رہنا ہے۔ اور جس قسم کی قبر اس کے لیے مقدر ہو چکی ہے۔ اسی قسم کی قبر میں اسے اتار دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ زمین کی گہرائی ہو، یا سمندر کی پہنائی۔ کسی درندے کا پیٹ ہو، یا آگ کی لپیٹ فرش سے عرش تک جن و انسان اور فرشتے مل کر بھی خالق کائنات کے فیصلے کو اگر ٹالنا چاہیں تو نہیں ٹال سکتے۔

اَقْبَرَہٗ۔ اس سے مراد انسان کا قبر میں اترنا ہے۔ اس کے لیے ظاہری تکفین و تدفین ضروری نہیں۔ آگ میں جل کر۔ پانی میں ڈوب کر، درندوں کی غذا بن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر حال میں اور ہر صورت میں انسان عالم قبر میں ہی جاتا ہے۔ (ماجدی)

قبر مومن کے لیے مقام اکرام ہے

فَقَالَ الْفَرَّاءُ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَقْبُوْرًا وَّ لَمْ يَجْعَلْهُ مِمَّنْ يُلْقٰى لِلطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ لِاَنَّ الْقَبْرَ مِمَّا اُكْرِمَ بِهَا الْمُسْلِمُ

(تفسیر الکبیر ج ۳۱ ص ۶۰)

حضرت فراء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد قبر کو میت کے لیے جائے حفاظت بنا دیا اور اسے جانوروں اور درندوں کی خوراک نہیں بنایا۔ اس لیے قبر مسلمان کے لیے اکرام و عزت کی جگہ ہے

فَاَقْبَرَهٗ اَیْ جَعَلَ لَهٗ قَبْرًا صِيَانَةً لِّجَسَدِهٖ اَنْ يَّاْكُلَهُ الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

(بحر المحیط ج ۸ ص ۴۲۹)

تفسیر بحر المحیط میں صاحب تفسیر فاقبرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: قبر کو میت کے جسم کی حفاظت گاہ بنایا۔ تاکہ اُسے جانور اور درندے نہ کھائیں۔

اسی آیت کی تفسیر میں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

فَاَقْبَرَهٗ۔ اَیْ جَعَلَهٗ قَبْرًا يُّوَارِیْ فِيْهِ اِكْرَامًا وَّلَمْ يَجْعَلْهُ مِمَّنْ يُّلْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ تَاْكُلُهُ الطَّيْرُ وَالْعَوَافِیْ

(القرطبی ج ۱۹۔ ص ۲۱۹)

میت کے اکرام (اور اس کی حفاظت) کے لیے قبر بنا دی جس میں وہ مدفون ہو اور ایسا نہیں کیا کہ اسے زمین پر یونہی ڈال دیا جائے کہ جانور اور درندے اسے کھاتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان مٹی سے پیدا کیا گیا مرنے کے بعد مٹی ہی میں مِل جاتا ہے

قیامت کے روز مٹی ہی سے پیدا کر کے اُٹھایا جائے گا

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ (طٰہٰ ۵۵)

اِسی (زمین) میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا، اور اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے، اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ پھر نکالینگے۔

انسان کی آفرینش اجزائے ارضی ہی سے ہوئی ہے، اور موت کے بعد بہر صورت وہ اجزائے ارضی ہی میں ملایا جائے گا۔ اور قیامت کے دن اس کی آفرینش ثانی بھی انہی اجزاء ارضیہ ہی سے ہوگی۔ بائبل میں ایک آیت اس سے ملتی جلتی موجود ہے، "تُو خاک ہے اور پھر خاک بن جائے گا۔ پیدائش" (۳ : ۱۹) لیکن حشر و بعثت کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ (ماجدی)

ارشاد ہو رہا ہے، جس طرح نباتات کو ہم زمین سے نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے تم کو اسی زمین سے (ابتدا میں) پیدا کیا، (چنانچہ آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے لہٰذا اُن کے واسطے سے سب کا مادہ خاک ہی ہے۔ موت کے بعد ہر انسان کو اسی خاک کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور وہ بالآخر مٹی ہی میں مل جاتا ہے۔ گو مدتِ دراز کے بعد ہی سہی

خاک سے پیدا ہُوا تُو خاک میں مل جائے گا
خاک سے اُٹھے گا دوبارہ تُو پھر محشر کے دن

لیکن اس خاک نشین، خاک کے پُتلے کا سر مغرور افلاک پر ہے، اس کی نظر اپنے آغاز اور انجام پر نہیں، یہی وجہ ہے وہ انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسانوں کے لیے خونخوار بھیڑیا بنا ہُوا ہے۔ اُسے جب بھی موقع ملتا ہے، وہ اپنے ہی بھائی کو بلا اُس کی ادنیٰ خطا کے پھاڑ کھاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریڑھ کی ہڈی کے سوا میت کے تمام اعضا کو مٹی کھا جاتی ہے

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْکُلُ التُّرَابُ کُلَّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبٍ مِّنْہُ فِیْہِ یُرَکَّبُ وَمَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ مِثْلُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِّنْہُ تُنْشَئُوْنَ

(ابن کثیر الجزء الرابع ص ۴۷۲)

حضرت ابو سعید رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جملہ اعضاء کو مٹی کھا جاتی ہے۔ مگر ریڑھ کی ہڈی (صحیح سالم رہتی ہے) صحابہؓ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اس سے پھر تمہاری پیدائش ہوگی۔ (یعنی قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے)

انسان اگر اپنی حیات و ممات کے آغاز و انجام پر غور و فکر کرے۔ تو اس کا قصر نخوت و غرور پاش پاش ہو کر زمین بوس ہو جائے۔ اور وہ ذات عالی، جابر و قاہر رب سماوات والارض کے سامنے بصد عجز و انکسار ہر لمحہ سرنگوں رہے۔ کہ یہی اس کے لائق اور اسی کا وہ سزاوار و مستحق ہے۔

خاک سے پیدا ہوا تو خاک میں مل جائے گا
ہے وہی انجام تیرا جو ترا آغاز تھا (جام طہور)

فرش پر پاؤں اور عرش پر دماغ، یہ ظلم، تعدی۔ بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

جس تن کے لیے تو نے سکھی ہے تن آسانی
یہ تن ترا مر قدمیں کیڑوں کی غذا ہو گا (جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ونکیر کی وجہ تسمیہ

الحکیم ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اُن کا نام فتانی القبر اس لئے ہے کہ اُن کے سوال میں نہایت درجہ شدت ہے، اور انہیں منکر ونکیر اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی تخلیق نہ تو انسانوں سے ملتی جلتی ہے اور نہ فرشتوں اور نہ حیوانات اور نہ حشرات الارض سے وہ عجیب وغریب مخلوق ہے، جَعَلَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى تَكْرِمَةً لِلْمُؤْمِنِ لِتَشَبُّثِهِ وَ تَبَصُّرِهٖ وَهَتْكًا لِسِتْرِ الْمُنَافِقِ فِي الْبَرْزَخِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُبْعَثَ. اللہ تعالیٰ نے اُنہیں مومن کے لئے باعث تکریم بنایا ہے (وہ مومن سے شفقت ومحبت سے پیش آئینگے) تاکہ وہ اُن کے سوال کے وقت شعورِ قلب اور نورِ بصارت کے ساتھ ثابت قدم رہے اور منافق کے نفاق کا پردہ جس سے لوگ دنیا میں بے خبر رہے. قیامت کے دن اُٹھنے سے پہلے برزخ (قبر) میں پھاڑ کر رکھ دینگے. وہ وہاں نہایت درجہ ذلیل وخوار ہوگا۔ انوار البہیہ ج ۲ ص ۸

ہوشیار اے رہروان راہ عقبیٰ ہوشیار
ہر قدم پر راہزن ہے ہر قدم پر اہرمن!

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ حِسَّ النِّعَالِ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ النَّاسُ مُدْبِرِيْنَ ثُمَّ يُجْلَسُ وَيُوْضَعُ كَفَنُهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ثُمَّ يُسْئَلُ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت جوتیوں کی آواز سنتی ہے. جب اُسے قبر میں چھوڑ کر لوگ واپس جاتے ہیں پھر اُسے بٹھایا جاتا ہے اور اُس کا کفن اُسکی گردن کے قریب رکھ دیا جاتا ہے پھر اُس سے سوال کیا جاتا ہے"

(شرح السنہ للامام البغوی ج ۵ ص ۴۱۳)

احباب واقربا ہیں تری زندگی کے ساتھ
اُترا نہیں ہے قبر میں کوئی کسی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہیں آزمایا جائے گا

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ یَوْمَ کُسِفَتِ الشَّمْسُ، وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ

حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماؓ بیان کرتی ہیں سورج کو گہن لگنے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔

(انوار البہیہ ج ۲ ص ۶)

یہ حدیث ثابت کر رہی ہے، کہ قبروں میں مُردوں کو بٹھا کر دوسری احادیث کے مطابق منکر و نکیر دو فرشتے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے، نبی کون اور دین کیا ہے؟ وہ بدقسمت انسان جس نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اپنے حقیقی آقا خالق کائنات کے سامنے سر جھکا کر نماز ادا کر کے اقرار ہی نہیں کیا کہ یا اللہ تو میرا معبود اور میں تیرا عبد (بندہ) ہوں لمبی زندگی عیش و عشرت اور آخرت سے غفلت میں ضائع کر دی، جسے خبر ہی نہیں کہ اس کا کوئی رسول ﷺ بھی ہے اور دین نام کی بھی کوئی چیز ہے، وہ اُس وقت اتنا ذلیل و خوار ہوگا کہ الامان والحفیظ اِس جُرم کی تلافی کی پھر کوئی صورت باقی نہیں رہیگی۔

افکارِ زمانہ میں یہ عمر ہوئی پوری
یہ فکر بھی کر دل میں اب قبر میں کیا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم مسئلہ کا اثبات

وُہ مسئلہ قبر میں میّت سے سوال، اسکے امتحان اور عذاب و ثواب کا مسئلہ ہے

الشیخ حافظ بن احمد حکمی اپنی مایہ ناز کتاب معارج القبول بشرح سُلّم الوصول الی علم الاصول میں جلد دوم صفحہ ۱۳۲ پر رقم طراز ہیں۔

إِثْبَاتُ الْمَسْئَلَةِ الْعَظِيمَةِ، وَهِيَ إِثْبَاتُ سُؤَالِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَعَذَابِهِ وَنَعِيمِهِ، وَقَدْ تَظَاهَرَتْ بِذَالِكَ نُصُوصُ الشَّرِيعَةِ كِتَابًا وَسُنَّةً وَاجْمَعَ عَلَى ذَالِكَ أَئِمَّةُ السُّنَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

ایک اہم مسئلہ کا اثبات، وُہ مسئلہ قبر میں میّت سے سوال، اُس کے امتحان اور عذاب و ثواب کا اثبات ہے، اس بارہ میں قرآن و سُنّت کی بہت سی نصوص وارد ہیں اور اس پر صحابہ، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل السنت والجماعت کے ائمہ کا اجماع ہے۔

صفحہ ۱۳۴ پر عذاب قبر کے سلسلہ میں لکھتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے بندوں کے لئے عذاب و ثواب قبر کا مشاہدہ ممنوع ٹھہرایا ہے، احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میّت کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اُس سے گفتگو اور آمنے سامنے سوال و جواب ہوتا ہے جس طرح اللہ چاہتا ہے، مومن کے لئے جنّت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جنّت کا فرش بچھا دیا جاتا ہے، شک میں مبتلا آدمی کے لئے دوزخ کا دروازہ کھلتا ہے اور ہتھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے اور اسی طرح کے دوسرے احوال پیش آتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر کے عذاب و ثواب کے سلسلہ میں قرآن و احادیث کی تصریحات و توضیحات اس کتاب کی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ سے صفحہ ۱۷۰ تک پھیلی ہوئی ہیں مزید معلومات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

مشہور محقق علامہ سید سابق مصری اپنی عظیم کتاب فقہ السنہ ج ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۰ رقمطراز ہیں۔

رُوح و نفس کے معاملات بدن کے معاملات سے قطعی مختلف ہیں۔ یہ جنت میں ہوتے ہوئے بھی آسمان پر ہوتی ہے، قبر سے بھی اس کا اتصال ہوتا ہے اور اس میں رکھے ہوئے بدن کے ساتھ بھی اس کی حرکت انتقال و عروج و نزول از حد سریع ہوتی ہے اور یہ آزاد، مقید، علوی و سفلی اقسام میں بھی منقسم ہے، اور بدن سے مفارقت کے بعد اسے صحت، مرض، لذت نعمت اور اذیت و فرحت بھی ہوتی ہے اور یہ احساس اس سے کہیں زیادہ ہوتا ہے جو بدن کے ساتھ اتصال سے حاصل تھا، وہاں حبس، الم، عذاب، مرض، اور حسرت وغیرہ ہے اور ایسے ہی لذت، راحت، انعامات اور سیر و تفریح بھی ہیں۔

رُوح کے اس حال کو شکم مادر میں موجود بدن کے ساتھ کس قدر گہری مشابہت ہے، اور بعد المفارقت کی حالت، شکم مادر سے خروج اور اس دنیا میں موجود رہنے کے حالات سے بھی مناسبت ہے۔

اور واضح ہوتا ہے کہ ان نفوس کے چار دار یا چار دور ہیں، اور ہر ایک پہلے کی نسبت عظیم ہے۔

پہلا دار، شکم مادر، وہاں کی قید، تنگی، غم اور اندھیرے ہی اندھیرے۔

دوسرا دار، یہ دنیا جہاں اس نے نشو و نما پائی اور اس سے مانوس ہوا، خیر و شر اور سعادت و شقاوت کے اسباب کا کسب کیا۔

تیسرا دار، برزخ، یہ دنیا کی نسبت اعظم اور زیادہ وسیع ہے، بلکہ اس کی نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے ساتھ بالکل ایسے ہی ہے جیسے اس دنیا کو شکم مادر کے ساتھ۔"

چوتھا دار۔ دار القرار یہ جنت و دوزخ سے تعبیر ہے۔ اس کے بعد کوئی دار نہیں اور ان ادوار میں انتقال سلسلہ وار اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ اور بالآخر وہاں رسائی ہوگی جو اس کے علاوہ کسی اور کے ہرگز مناسب نہیں، اور یہ وہی مقام ہوگا جس کے لئے اس نفس کی خلقت ہوئی اور ایسے اعمال کی توفیق دی گئی جو اسے اس مقام تک پہنچانے والے ہیں اور اس رُوح اور نفس کے لئے ہر دار میں اس کے اپنے احکام اور حالات ہیں جو دوسرے دار سے قطعی مختلف ہیں اور برکت والا ہے وُہ ذات جس نے اسے پیدا کیا، موت دی پھر زندگی دے گا اور سعید و شقی بنانے والی ہے، اور بالبرکت ہے وہ ذات جس نے سعادت و شقاوت میں درجات میں امتیاز رکھا جیسا کہ علوم، اعمال، صلاحیات اور اخلاق میں درجہ بندی ہے، جو ان معاملات کا کما حقہ سمجھ لے وہ اس کا اعلان کرے گا۔ کہ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ـــــ یعنی عبادت کے سزاوار اس ایک اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں، تمام ملک و حکومت اسی کی ہے، ہر قسم کی تعریفات اُسی کو لائق ہیں، خیرات کا سرچشمہ وہی ہے، اور وہی تمام امور کا مرجع ہے، ہر قسم کی قوت، قدرت، عزت، حکمت، اور کمال بجمیع انواعہ اس اللہ جل جلالہ کی شان ہے، اور جس نے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی، اسے انبیاء و رسل کی صداقت کا یقین بھی حاصل ہو گیا، اور یہ کہ وہ جو کچھ لائے وہ عین حق ہے، عقل اس کی شاہد اور فطرت اسکی مُقر ہے، اور اسکے بالخلاف سب باطل محض ہے، اور توفیق اللہ ہی کے پاس ہے۔

تاریکئ لحد کا اُڑاتے تھے جو مذاق
خالی مکاں میں ظلمت شب سے وہ ڈر گئے

صاحب شرح العقیدہ الطحاویہ وصاحب انوار البہیہ و امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں، قبر میں صرف رُوح سے سوال نہیں ہوتا، اور نہ بدن سے بغیر رُوح کے عذاب و ثواب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں شریک ہوتے ہیں۔

عَذَابُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ لِلنَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِيْعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ تُنَعَّمُ النَّفْسُ وَتُعَذَّبُ مُفْرَدَةً عَنِ الْبَدَنِ وَمُتَّصِلَةً بِهِ۔

قبر کا عذاب روح اور بدن دونوں کے لئے ہے، اس پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے، روح بدن سے علیحدہ (منفرد) نعمتیں بھی پاتی ہے اور عذاب بھی اسی طرح بدن کے ساتھ ملکر بھی۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثُبُوْتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهِ لِمَنْ كَانَ لِذٰلِكَ وَسُؤَالِ الْمَلَكَيْنِ، فَيَجِبُ اِعْتِقَادُ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ وَالْإِيْمَانُ بِهِ وَلَا نَتَكَلَّمُ فِيْ كَيْفِيَّتِهِ إِذْ لَيْسَ لِلْعَقْلِ وُقُوْفٌ عَلٰى كَيْفِيَّتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احادیث متواتر وارد ہیں، قبر میں عذاب اور اسمیں نعمتوں کے ثبوت کے بارے میں جو اس کا مستحق ہے، اور فرشتوں کے سوال کے متعلق ثبوت پر اعتقاد اور ایمان لانا مومن ومسلمان پر واجب ہے اس کی کیفیت میں کلام نہ کرے اس لئے کہ عقل اس کی کیفیت کو سمجھ نہیں سکتی۔

(شرح العقیدۃ الطحاویہ ص ۴۵۰ - ۴۵۱

وانوار البہیہ ج ۲ ص ۲۴ عن ابن تیمیہؒ)

صاحب شرح العقیدۃ الطحاویہ صفحہ ۴۵۲ پر رقم طراز ہیں۔

انسان کا تعلق تین دور (تین زمانوں) سے ہے، دنیا، برزخ، آخرت، اللہ تعالیٰ نے ہر دور کے لئے مخصوص احکام فرمائے ہیں انسان کی ترکیب بدن اور روح سے ہے، دنیا کے احکام جسموں پر اور روحیں اس کے تابع ہیں، اور برزخ کے احکام روحوں پر اور بدن اس کے تابع ہیں، محشر کے روز جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے۔ تو عذاب وثواب کے احکام جسموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رُوحوں پر یکساں ہونگے، جب تم یہ بات سمجھ لوگے جس طرح سمجھنے کا حق ہے"

ظَهَرَ لَكَ اَنَّ كَوْنَ الْمَقْبَرِ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

(الحدیث)

ترجمہ: تو تم پر ظاہر ہو جائے گا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے"

ظلمت سے بھرا ہوگا یا باغ بنا ہوگا
وہ غارِ لحد جس میں اک دن تو پڑا ہوگا

اہل سنۃ والجماعۃ کا اس میں اتفاق ہے کہ بعد از مرگ ہر انسان سے قبر میں دفن ہو یا نہ ہو سوالات ہونگے۔ بالفرض اگر درندے کھا جائیں، آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے، اور ہوا میں اُڑا دیا جائے، یا سمندر میں ڈوب مرے، اُس سے اُس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا، اچھے اعمال ہوئے تو اچھا بدلہ اور اگر برے ہوئے تو بُرا بدلہ پائے گا۔ وَاَنَّ النَّعِيْمَ اَوِ الْعَذَابَ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَدَنِ مَعًا (اور یہ جزاء و سزا رُوح اور بدن دونوں پر ہے)

ابن القیمؒ رحمۃ اللہ کا بیان ہے، کہ سلف صالحین اور ائمہ محترمین کا مذہب یہ ہے، کہ میت کو بعد از وفات انعام یا عذاب ہوتا ہے"

وَاَنَّ ذَالِكَ يَحْصُلُ لِرُوْحِهٖ وَبَدَنِهٖ (اور یہ اُس کے رُوح اور بدن کو ہوتا ہے)۔ اور رُوح بدن سے مفارقت کے بعد ثواب یا عذاب پاتی ہے، اور بعض اوقات بدن سے بھی اتصال ہوتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ مل کر آرام یا آلام حاصل کرتی ہے، اور پھر قیامت کے دن رُوحیں اپنے اپنے جسموں میں لوٹا دی جائینگی، اور وہ اپنی قبروں سے رب العالمین کی طرف اُٹھینگی۔ اور ابدان کا اٹھایا جانا مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں سب میں متفق ہے۔

امام مروزیؒ امام احمد بن حنبلؒ کا قول بیان فرماتے ہیں۔ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا یُنْکِرُہٗ اِلَّا ضَالٌّ مُضِلٌّ " قبر کا عذاب حق ہے، کوئی گمراہ ہی اس کا منکر ہوگا۔

امام حنبلؒ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عبداللہ سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا اس موضوع کی احادیث صحیح ہیں۔

ہم ان کا اقرار کرتے ہیں، اور جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمدہ سند کے ساتھ ثابت ہو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات پر ایمان نہ لائیں اور انہیں رد کر دیں، تو ہم اللہ تعالےٰ کے امر کی تردید کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے:

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۔ الحشر ۷ رسولؐ تمہیں جو کچھ بھی دیں وہ لے لو

میں نے کہا کیا عذاب قبر حق ہے؟ فرمایا ہاں حق ہے، لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا فرماتے تھے، ہم عذاب قبر منکر و نکیر اور قبر میں بندے سے سوالات کئے جانے پر ایمان رکھتے ہیں۔ آیت قرآنیہ

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۔ ابراہیم ۲۷ اللہ تعالےٰ مؤمنین کو قول ثابت سے دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ قبر کے بارے ہی میں ہے۔

امام طحاویؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اللہ کے بندے کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اسکی قبر میں اسکو سو کوڑے مارے جائیں تو وہ بندہ اللہ سے سوال کرتا رہا اور پوچھتا رہا حتےٰ کہ اس سزا کو پورا کیا گیا پھر اسکی قبر آگ سے بھر دی گئی، جب اس سے یہ عذاب اٹھایا گیا اور اسے کچھ افاقہ ہوا تو اس نے پوچھا تم نے کس بات پر مجھے کوڑے مارے ہیں، فرشتوں نے کہا تو نے ایک نماز وضو کے بغیر پڑھی تھی، اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اس کی مدد نہیں کی ہے۔" (فقہ السنہ سید سابق جلد اول صفحہ ۲۷۶)

عاجز مآل زیست تجھے کیا بتائیں ہم — دیکھا نہیں ہے تو نے کسی کا مزار کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ذر غفاریؓ

قبر کے اندھیرے کیلئے رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب کھڑے پکار رہے ہیں، لوگو میں جندب الغفاری ہوں، تم اپنے ناصح شفیق بھائی کے قریب آجاؤ، تو لوگ اُن کے اردگرد جمع ہو گئے، فرمایا، یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے، تو کیا وہ راستے میں کام آنے والا ضروری سامان اپنے ہمراہ نہیں لے جائے گا؟

لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہر مسافر حسب ضرورت زادِ سفر اپنے ساتھ ضرور لیکر چلتا ہے ـــــ فرمایا، سفرِ آخرت (قیامت کا راستہ) بڑا لمبا اور کٹھن ہے، اس کے لئے ضروری سامان لے لو ـــ لوگوں نے پھا سفرِ آخرت میں کونسے سامان کی ضرورت ہے، فرمایا، بُرے کاموں کی انجام دہی کے لئے حج کیا کرو، اور حشر کے لمبے دن کی شدید گرمی کو یاد کر کے گرمی کے دنوں میں روزے رکھا کرو، اور قبر کے اندھیرے کے لئے رات کے اندھیرے میں نماز پڑھا کرو قیامت کے عظیم دن کو یاد کر کے (جس میں ہر انسان کے ہر عمل کے متعلق سوال ہوگا) زبان سے اچھا کلمہ نکالو اور بُری بات سے پرہیز کرو، اپنا مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے رہو کہ یہ قیامت کی سختی سے نجات کا سبب ہے، مال کے دو حصے کر لیا کرو، ایک حصہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کر لیا کرو، ایک حصہ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیجدیا کرو یعنی فی سبیل اللہ خرچ کر دیا کرو، اور مال کا تیسرا حصہ نہ تمہیں نفع دے گا اور نہ نقصان اس لئے اُس کی حرص نہ کرو۔"

ثُمَّ نَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ قَتَلَکُمْ حِرْصٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُدْرِكُوْنَهٗ اَبَدًا ۔

پھر بلند آواز سے فرمایا اے لوگو! حرص نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے، اسے تم کبھی نہیں پا سکو گے، (حلیۃ الاولیاء جلد اول صفحہ ۱۶۵)

تقاضا ہے یہ فکرِ آخرت کا ۔ تُو ذکرِ آخرت سے تھر تھرائے
فقط تیرا لحد تک ساتھ دینگے ۔ یہ دشمن، دوست اپنے اور پرائے

نہ اترا زیست فانی پہ عاجز
بھروسہ کیا ہے دم آئے نہ آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور مُردوں کو نہلانا کھوکھلے دل کا علاج اور اس کے لئے مؤثر ترین وعظ ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زُرِ الْقُبُوْرَ تُذَکِّرْبِہَا الْاٰخِرَۃَ، وَاغْسِلِ الْمَوْتٰی فَاِنَّ مُعَالَجَۃَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَۃٌ بَلِیْغَۃٌ وَصَلِّ عَلَی الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَالِکَ اَنْ یُّحْزِنَکَ فَاِنَّ الْحَزِیْنَ فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ یَتَعَرَّضُ کُلَّ خَیْرٍ۔

(الترغیب ج ۴ ص ۳۵۸ بحوالہ حاکم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کیا کر کہ اس سے تجھے آخرت یاد آئے گی، اور مُردوں کو نہلایا کر کہ یہ (عبرت پذیر دل سے) کھوکھلے جسم کا علاج اور اس کے لئے مؤثر ترین وعظ ہے، اور مرنے والوں پر نمازِ جنازہ پڑھا کر امید ہے اس سے تو غمزدہ ہو جائے گا، فی الحقیقت غمگین آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوتا ہے کارِ خیر کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

تو وحشت و ظلمت، اور کیڑوں کے گھر کی طرف لوٹنے والا ہے اور وہاں تجھ سے سوال و جواب کے لئے منکر و نکیر آئینگے۔

قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ یَزِیْدَ سَمِعْتُ الْفُضَیْلَ بْنَ عِیَاضٍ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلِ الرِّجَالَ

عبدالصمد بن یزید کہتے ہیں میں نے فضیلؒ بن عیاض کو فرماتے سُنا، انسانوں کو اپنا وصی نہ بنا، تو انہیں اس بات پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْصِيَاءَكَ، كَيْفَ تَلُومُهُمْ
اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَصِيَّتَكَ وَاَنْتَ
قَدْ ضَيَّعْتَهَا فِيْ حَيَاتِكَ.
وَاَنْتَ بَعْدَ هٰذَا تَصِيْرُ اِلٰى
بَيْتِ الْوَحْشَةِ وَبَيْتِ
الظُّلْمَةِ، وَبَيْتِ الدُّوْدِ
وَيَكُوْنُ زَائِرُكَ فِيْهَا مُنْكَرًا
وَنَكِيْرًا وَقَبْرُكَ رَوْضَةٌ مِّنْ
رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ
النَّارِ، ثُمَّ بَكٰى الْفُضَيْلُ وَقَالَ
اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ

کیوں ملامت کرتا ہے کہ انہوں نے
تیری وصیت کو پورا نہیں کیا حالانکہ تو
نے اُسے اپنی زندگی میں ضائع کیا اور تو
اس کے بعد ایک ایسی جگہ پہنچ جائے گا
جہاں تنہائی اندھیرا اور کیڑے ہوں گے
وہاں تجھ سے ملنے کے لئے منکر اور نکیر
آئیں گے اور تیری قبر یا جنت کے
باغوں میں سے ایک باغ ہوگا یا دوزخ
کے گھڑھوں میں سے ایک گڑھا یہ کہہ
کر فضیلؒ رونے لگے اور دعا کی کہ اللہ
ہمیں اور تمہیں جہنم سے بچائے

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۷۔)

شب تاریک میں اصحاب دنیا سے بچھڑتا ہے
بہت ہیبت ہوں قبر کے پرخوف منظر سے

یہاں میت جو مشاہدہ کرتی ہے اگر لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو اُن کے حواس زائل ہو جائیں

موت کا فرشتہ جہاں ایک دفعہ آجاتا ہے وہاں بار بار آتا ہے یہاں تک کر کسی کو زندہ نہیں چھوڑتا (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَلِيًّا

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَيَّعَ جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ فِي لَحْدِهَا عَجَّ اَهْلُهَا وَبَكَوْا فَقَالَ، مَا تَبْكُوْنَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ عَايَنُوْا مَا عَايَنَ مَيِّتُهُمْ لَاَذْهَلَتْهُمْ مُعَايَنَتُهُمْ عَنْ مَيِّتِهِمْ وَاِنَّ لَهُ فِيْهِمْ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ اَحَدًا

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۳۲۷)

" حلیۃ الاولیاء ص ۷۷، ۷۸ "

علی رضی اللہ عنہ ایک جنازہ میں شریک تھے جس وقت میت لحد میں رکھ دی گئی (یہ منظر دیکھ کر) اس کے لواحقین گھبرا اٹھے اور رو پڑے حضرت علیؓ نے فرمایا، تم روتے ہو؟ خدا کی قسم! جو کچھ میت دیکھ رہی ہے اگر یہ لوگ دیکھ لیں تو میت کے حال کا مشاہدہ ان کی عقلیں زائل کر دے، اور ان کی طرف یہ فرشتۂ موت آئے گا، پھر آئے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا

قدم قدم پہ ہے ہجوم موت اہل گھر کو چن چن کے
پلا دیتا ہے ہر جام موت اہل گھر کو چن چن کے

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیماروں کی عیادت کیا کرو، اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو یہ عمل تمہیں آخرت یاد دلائے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْاٰخِرَةَ (الترغیب ج ۴ ص ۳۴۱ بحوالہ احمد والبزار وابن حبان)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماروں کی عیادت کیا کرو، اور جنازوں کیساتھ جایا کرو (یہ عمل) تمہیں آخرت یاد دلائے گا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن (میّت) جب قبر میں داخل ہوتا ہے

تو اُسے سُورج غروب ہوتا نظر آتا ہے فرشتے اُسے اُٹھا کر بٹھا دیتے ہیں وہ کہتا ہے، مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي [1]	حضرت جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب (مومن) میت قبر میں داخل ہوتی ہے۔ تو اُسے سورج غروب ہوتا نظر آتا ہے وہ بیٹھ جاتا ہے اور اپنی آنکھوں کو ملتا ہے اور (منکر ونکیر سے) کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔

قبر میں منکر ونکیر کے سوال کے وقت یہ دہی کہ سکتا ہے، کہ پہلے مجھے نماز پڑھ لینے دو بعد میں سوال کرنا سورج غروب ہو رہا ہے میری عصر کی نماز فوت نہ ہو جائے۔ جو زندگی میں وقت کی پابندی اور جماعت کے ساتھ با لالتزام اور بالاہتمام نماز ادا کرتا رہا، جو زندگی بھر بے نماز رہا یا جمعہ اور عید کی نماز کے علاوہ باقی پانچوں نمازوں سے جی چراتا رہا اور کبھی یہ خیال ہی نہیں کیا کہ نماز اُس کے آقا کا حق ہے جسے وہ اُس کا غلام ہوتے ہوئے بڑی بے حیائی اور ڈھٹائی

---

[1] کنز العمال رقم ۴۲۷۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے غصب کر رہا ہے، اور یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ دینِ اسلام جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے اُس کی بنیاد ہی نماز پر ہے اور سب سے پہلے قیامت کے دن نماز ہی کا سوال ہوگا، اگر کوئی اس میں کامیاب ہو گیا۔ تو وہ خوش قسمت ہر مرحلہ پر فائز المرام ہوگا اور کوئی بد قسمت اس مسئلہ میں فیل ہو گیا تو پھر اُس کی تمام خوبیاں اور جملہ نیکیاں برباد ہو جائینگی

یہ مسئلہ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اور احادیثِ مطہرہ سے ثابت ہے اور اس پر تمام ائمۂ دین کا اتفاق ہے۔ لیکن افسوس آج کا مسلمان نماز ایسے اہم فریضہ سے غافل ہے، کتنے لوگ دیکھنے میں آتے ہیں کہ وہ ستر اسّی سال کی عمر میں تاش کھیلنے، سگریٹ پینے، گانا سننے میں مصروف ہوتے ہیں، اُن کے قریب ہی مسجد سے اذان کی آواز اُن کے کانوں میں گونجتی ہے، مؤذن پکارتا ہے، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (نماز کے لئے آجاؤ) حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (نجات کی طرف آجاؤ، مگر یہ غفلت شعار اور انجام سے بے پروا ٹس سے مس نہیں ہوتے اور یہ بے کار مشاغل کے دلدادہ بے فائدہ و بے ہودہ کاموں میں منہمک اپنی قیمتی زندگی کے انمول لمحات گزار کر قبروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر وہاں فرشتوں کے قابو میں آجاتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے نہ ختم ہو جانے والے خوفناک عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

یہ حسرتناک اور حیرتناک منظر دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟

مسلمان اور بے نماز، دل کو یقین نہیں آتا لیکن یہ رُوح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

فرسا نظارہ تو نظر کے سامنے ہے، اگر ایک قطار میں سو آدمی کھڑے کر دیئے جائیں اور پھر اُن میں سے نمازیوں کو الگ کیا جائے اور انہیں شمار کیا جائے، تو گنتی کے چند آدمی نمازی نکلیں گے، آہ افسوس اس مسلمانی پر اِنَّا لِلّٰہ

اللہ تعالےٰ ہمیں عقل و فہم عطا فرمائے اور ہم اپنی ضعیف جانوں پر ظلم کرنا چھوڑ دیں، کاش مسلمان قرآن کریم کی اِن آیات اور احادیثِ مطہرہ کو سامنے رکھ کر غور و فکر کرے۔

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ	(مومن) بہشت کے باغوں میں ہونگے
عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ	اور مجرموں سے پوچھ رہے ہونگے
مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ؕ	تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ	آئی وہ جواب دینگے ہم نماز نہیں
الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ	پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم غریبوں کو
نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۙ	کھانا کھلایا کرتے تھے اور مشغلہ
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ	میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی
الْخَآئِضِیْنَ ۙ وَكُنَّا	مشغلہ میں پڑے رہتے تھے، اور
نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ	ہم روزِ جزا کو جھٹلایا کرتے تھے
حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۙ	یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی۔

(المدثر ۴۲ - ۴۷)

مندرجہ بالا آیات میں جہنم میں لے جانے والے اعمال کا ذکر ہے سرِ فہرست سب سے پہلا عمل بے نماز ہونا ہے، دوسرا غربا کو کھانا نہ کھلانا، تیسرا بیہودہ مشاغل لہو و لعب میں مشغول رہنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ:
کے ساتھ خود بھی شامل ہو جاتا ہے، نماز ربّ کائنات کا حق ہے، غرباء کی حاجت براری حقوق العباد میں شامل ہے، ایک شریف اور دیانتدار آدمی سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے خالق و مالک اور آقا کا حق غصب کرے اور اُس سے یہ بھی امید نہیں کہ وہ اُسکی مخلوق کے حقوق دبائے اور جبکہ اسے معلوم ہے، کہ اُس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے، اور ہر سانس اُسے زندگی سے دُور اور موت کے قریب لا رہا ہے، ان حالات میں کسی بھی بے کار و بے فائدہ کام میں مصروف ہونے کی اُس میں ہمت ہی نہیں رہتی، بلکہ نماز کے علاوہ اوقات بھی اس کے نیک کاموں اور ذکر اللہ میں گزرتے ہیں۔

ربّ کائنات اپنے نیک بندوں کے خصائل بیان فرما رہا ہے

باشعور فکر مندانِ آخرت کی تجارت، خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے اُنہیں نہیں روکتی اور نہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انہیں منع کرتی ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ	ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت غفلت
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن	میں ڈال دیتی ہے نہ (خرید و
ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ	فروخت اللہ کی یاد سے اور
الصَّلٰوةِ وَإِيتَآءِ	نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے
الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ	سے، وہ ڈرتے رہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (النور ۳۷)

ایسے دن سے جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائینگی۔

ارشاد ہے کہ اُن کا کاروبار لین دین انہیں اللہ تعالےٰ کے ذکر سے نہیں روکتا اور نہ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے مانع ہے اُس کی وجہ یہ ہے، کہ وہ آخرت میں پیش آنے والے حالات پر صحیح یقین رکھتے ہیں اسی لئے ڈرتے ہیں، لرزتے ہیں، اپنے کریم آقا کی ہر قسم کی نافرمانی سے بچتے ہیں، پانچ وقت اس کے سامنے سر جھکا کر اعتراف کرتے ہیں کہ بے شک تو ہمارا آقا اور ہم تیرے غلام ہیں یہ ہمارا وجود، ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، ناک، دل، دماغ وغیرہ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے، یہ ہوا، پانی، کھانا پینا، لباس، مکان، بیوی، بچے سب کچھ تیری طرف سے عطا ہوا ہے ہم تیرے آگے سر جھکا کر نماز پڑھ کر اس کا اقرار کرتے ہیں، اے اللہ تو ہمیں یوم حشر کی سختی سے محفوظ فرما"

ذِكْرُ اللہ اللہ کی یاد سے مُراد اُس کے احکام کی بجا آوری ہے تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ، خوب غور کر کے دیکھ لیا جائے اس فضیلت کے موقع پر ذکر کس کا فرمایا گیا، گوشہ نشیں، تارک الدنیا زاہدوں راہبوں کا نہیں بلکہ اُن کا جو دنیا کے معاملات میں پوری طرح پڑے ہوئے ہیں، بیع و تجارت میں لگے ہوئے ہیں پھر بھی دل اُن کے کہیں اور ہی اٹکے ہوئے ہیں، فرائض میں غفلت نہیں کرتے، ادائے حقوق میں سُستی نہیں برتتے وہ اپنے خالق کے حقوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

بھی ادا کرتے ہیں اور اُس کی مخلوق کے بھی۔

ہوتی ہے دل کی دُور کثافت نماز سے
پاتے ہیں جسم و رُوح طہارت نماز سے
حاصل ہے اُس مکان کو زینت جہان کی،
ہوتی ہے جس مکان کی زینت نماز سے

جو لوگ اپنی نمازوں پر مُحافظت کرتے ہیں،

وہ جنّت کے باغوں میں تکریم و تعظیم کے ساتھ قیام پذیر ہونگے،

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (المعارج ۳۵)

اور جو لوگ اپنی نمازوں کی پابندی رکھتے ہیں یہی لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہونگے،

مُحافظت سے مُراد سُنّت کے مطابق پُوری دُعاؤں کے ساتھ اور پُوری محویت اور استغراق یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ آخرت میں جہنّم سے نجات اور فلاح و فوز (دخولِ جنّت) کی ضمانت کامل توجہ سے نماز کی ادائیگی ہے۔

جیسا کہ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا،

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

بے شک فلاح پا گئے مومنین جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے ہیں۔

(مومنون ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

محققین نے کہا ہے کہ اعمالِ حسنہ کی فہرست کو شروع بھی نماز سے کرنا اور ختم بھی اسی پر کرنا اس کی دلیل ہے کہ اعمالِ طاعت میں اولین و عظیم ترین اہمیت نماز کو حاصل ہے۔

دیکھئے ان آیاتِ مبارکہ میں آخرت میں کامرانی کے لئے نماز شرط قرار دی ہے اور پھر نماز وہ نماز ہے جو خشوع و خضوع (کامل توجہ سے ادا کی جائے)

مومن کے رُوح و دل کی غذا ہے فقط نماز
مومن کے دل کو ملتی ہے لذت نماز سے
سو جُرم سے بشر کو بچاتی ہے اک نماز
ہوتی ہے ترک ہر بُری عادت نماز سے

جب نیک لوگ فوت ہو جاتے ہیں

تو اُن کے بعد (بعض ایسے) ناخلف جانشین ہوتے ہیں جو نمازیں برباد کرتے ہیں، اور ناجائز خواہشات کے پیچھے لگ جاتے ہیں، وہ یاد رکھیں عنقریب دونوں عالم میں ذلیل ہونگے،

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (مریم ۵۹)

پھر اُن کے (بعض ایسے) ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات کی پیروی کی سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہونگے۔

ناخلف سے مراد بُری اولاد اور یہ اُنہیں کہا گیا ہے، جو نمازیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

ضائع کرتے ہیں، پابندیٔ اوقات کے ساتھ باجماعت ادا نہیں کرتے وقت بے وقت جب کاروبار سے ذرا فراغت ہوئی دوکان پر ہی یا بغیر شرعی عذر کے گھر میں ہی جلدی جلدی ادا کر لی، نہ اس میں خشوع ہے اور نہ صحتِ ارکان اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ، اضاعتِ عام ہے خواہ اعتقادی ہو، خواہ عملی، اَلشَّھَوَات، خواہشوں سے نفسانی ناجائز خواہشیں مراد ہیں، ضروری طاعتوں سے غافل کرنے والی، غَیًّا۔ غَیّ ہر بڑی خرابی پر محیط ہے۔

کُلُّ شَیٍّ عِنْدَ الْعَرَبِ غَیٌّ (کشاف) اَلْغَیُّ عِنْدَ الْعَرَبِ کُلُّ شَرٍّ (بحر)

خیر الامم ہے جس سے یہ اُمّت نماز ہے

یُوں بے خبر ہے پھر بھی یہ اُمّت نماز سے

دنیا میں کچھ ملا ہے نہ عقبیٰ میں کچھ ملے

برستے جو جان بوجھ کر غفلت نماز سے

نمازِ عصر کی حفاظت کے سلسلہ میں خصوصی تاکید

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۝ (البقرہ ۲۳۸)

(سب ہی) نمازوں کی پابندی رکھو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے عاجزوں (کی طرح) کھڑے رہا کرو۔

محققین نے محافظتِ صلوٰۃ کے تین درجے قرار دئے ہیں۔ اول یہ کہ نماز وقت پر پڑھی جائے اور فرائض و واجبات ترک نہ کئے جائیں، اوسط یہ کہ جسم ہر طرح طہارتِ ظاہری سے آراستہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

طبیعت اکلِ حلال کی خوگر ہو، دل میں خشوع وخضوع ہو، سنن ومستحبات کی پوری رعایت رہے اعلیٰ یہ کہ نماز گویا حق تعالےٰ کے مواجہہ میں ہو رہی ہے اس قدر حضورِ قلب واستغراق رہے اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی اس درمیانی نماز سے کیا مُراد ہے؟ اکثر ائمۂ تفسیر نے نمازِ عصر مُراد لی ہے، اور یہی معنیٰ ابن جریر میں حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابو ہریرہؓ صحابیوں اور قتادہ، ضحاک تابعین اور امام ابوحنیفہؒ اور امام نخعیؒ سے مروی ہوئے ہیں لیکن ابن جریر ہی میں دوسرے معنیٰ نماز ظہر اور نماز مغرب اور نماز فجر کے بھی اسی پایہ کے اصحاب سے منقول ہیں (ماجدی)

نمازِ عصر کی اہمیت

چونکہ عصر کے وقت دن کی تمام سرگرمیاں اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو رہی ہوتی ہیں، گرم ملکوں میں دیکھئے دیہاتی لوگ شہروں سے ضروریاتِ زندگی خریدنے کے لئے اپنے دیہات سے رات کے آخری حصے میں چل پڑتے ہیں، اور سورج کی تمازت سے بچنے کے لئے صبح سویرے ہی شہروں میں پہنچ جاتے ہیں"

ظہر سے قبل سودا سلف خرید کر اپنے دیہات پہنچنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ظہر پڑھ کر سو جاتے ہیں (جیسا کہ مکہ مکرمہ میں ظہر سے عصر تک عموماً بازار بند ہو جاتے ہیں، لوگ حرم شریف میں ظہر کی نماز پڑھ کر گھر پہنچ کر کھانا کھا کر سو جاتے ہیں اور پھر عصر کی نماز بیت اللہ میں پڑھ کر دوکانیں کھولتے ہیں، موسم حج کے علاوہ عموماً وہاں یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

طریق کار رہتے) یہ وقت نہایت اہم ہوتا ہے مسافرات کے آنے سے قبل اپنی منزل پر پہنچنے کے لئے بے تاب ہوتا ہے، دوکان دار دوکان بڑھانے سے پہلے کچھ کما لینے کی دُھن میں ہوتا ہے، الغرض بائع اور خریدار دونوں سرگرم عمل ہوتے ہیں، اگر دونوں میں سے کسی نے بھی یہ وقت غفلت اور کھیل تماشے میں صرف کر دیا تو کتنا بھاری نقصان ہوگا؛ تاجر اپنی متوقع کمائی سے محروم ہو جائے گا، اور خریدار غروب آفتاب سے قبل منزلِ مقصود پر پہنچنے سے رہ جائے گا، اگر وہ رات کو سفر کرتا ہے تو جنگل میں درندوں اور چوروں کا خطرہ ہے۔

لہذا یہ وقت نہایت ہی اہم ہے اس لئے ایسے اہم وقت میں نماز کی اہمیت کا ذکر فرمایا گیا کہ کہیں ایسے وقت نماز نہ بھلا دینا، اس لئے کہ یہ مقصودِ زندگی ہے۔ جنگِ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے حملے نے اس قدر مشغول رکھا کہ آفتاب غروب ہونے لگا، آپ نمازِ عصر ادا نہ کر سکے، آپکو اس کا اس قدر غم ہوا، کہ آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ خدا ان لوگوں کی قبریں اور ان کے گھر آگ سے بھر دے انہوں نے ہماری صلوٰۃ وسطیٰ فوت کرا دی اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو اس کا اسقدر ملال اس لئے ہوا کہ اب یہ نماز اس کے اوّل وقت کی بجائے آخر وقت میں پڑھی جائے گی،

آپکا یہ فرمانا کہ اللہ پاک ان کافروں کی قبریں آگ سے بھر دے

اگر قبر میں عذاب و ثواب کچھ بھی نہیں تو نعوذ باللہ آپ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ
فرمانِ مبارک کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم ۳/۴)
وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں بناتے، اُن کا کلام تو تمام تر وحی ہی ہے، جو اُن پر بھیجی جاتی ہے۔
آپکے اس ارشاد سے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی قبریں آگ سے بھر دے ثابت ہوا کہ اپنے اپنے عمل کے مطابق قبر کی نار اور بہار حق ہے۔

صبح کی نماز اور عصر کی نماز کے وقت

فرشتے تمہاری نگرانی کرتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں کہ تم میں سے کون شخص نماز باجماعت ادا کرتا ہے، ان دونوں وقت اُن کی ڈیوٹیاں بدلتی ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ کے پاس جاکر بتاتے ہیں کہ ہم جب اُن کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے"

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو فرشتے تمہاری الگ نگرانی کر رہے ہیں اور دن کو فرشتے تمہاری الگ نگرانی کر رہے ہیں اور وہ صبح کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں، اور عصر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ ۔ (بخاری ومسلم ونسائی)

نماز ہیں، پھر وہ جنہوں نے تمہارے پاس رات گزاری ہے آسمان پر پرواز کر جاتے ہیں تو اُن کا پروردگار اُن سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خود اُن سے زیادہ جانتا ہے) تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے، وہ کہتے ہیں جب ہم نے انہیں چھوڑا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُنکے پاس پہنچے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے،

اللہ اللہ فرشتوں کی گواہی خاکیوں کے متعلق نوریوں کی شہادت اور شہادت بھی یہ کہ اے ہمارے پروردگار! جب ہم اِن کے پاس پہنچے تو وہ تیرے سامنے سجدہ ریز (نماز ادا کر رہے) تھے، اور جب ہم انہیں چھوڑ کر تیرے پاس آئے اُسوقت بھی وہ نماز میں مشغول تھے، یہ ہیں وہ خوش قسمت، معزز و مکرم لوگ، جن کی غذائے رُوح اپنے رحیم و کریم آقا کی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادات کی بہترین اور اکمل شکل نماز ہے، نماز سے روگردانی اپنے خالق و مالک سے بغاوت اور سرکشی ہے،

شیرازہ ہو سکے گا نہ اس دین کا منتشر
ملتا ہے درسِ نظم و جماعت نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

جنگِ احزاب (یومِ خندق) کے موقع پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ عصر فوت ہوگئی

آپکو اس کا اس قدر غم ہوا کہ آپ کی زبان مبارک سے بے اختیار شریکِ جنگ مشرکینِ مکہ کے بارے میں بد دعاء نکل گئی۔ یہ احادیث مختلف راویوں سے امام بیہقی نے اپنی کتاب عذاب القبر میں جمع فرمائی ہیں، یہاں اُن میں سے صرف دو حدیثیں نقل کی جارہی ہیں،

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ : مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ وَھِیَ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جنگِ خندق کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انکے گھروں اور اِن کی قبروں کو آگ سے بھرے جس طرح انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ (نمازِ عصر) سے روک دیا ہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

اخرجہ البخاری ۲۹۳۱، ۴۱۱۱، ۳۳۵۳، ۶۳۹۶ ومسلم ۶۲۷ (۲۰۲، ۲۰۳) وابو داؤد ۴۰۹ والترمذی ۲۹۸۴، والنسائی ۱/۲۳۶ وابو نعیم ۱۰/۴ والبغوی فی شرح السنۃ ۳۸۸ وابن ابی شیبۃ فی المصنف ۲/۵۰۴ وابن حبان (۲۷۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا [1]	حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خندق کے روز فرما رہے تھے (ان مشرکوں نے) ہمیں نمازِ عصر سے روک دیا ہے، اللہ پاک ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھرے۔

ان دو حدیثوں سے اندازہ کیجئے کہ نمازِ عصر فوت ہو جانے پر آپکو کس قدر قلق کس درجہ ملال ہوا کہ شفقت و محبت بھری زبانِ اقدس سے یکایک یہ الفاظ نکل جاتے ہیں جس طرح ان کفار و مشرکین نے ہماری نماز کو فوت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے گھروں کو، انکے پیٹوں کو، انکی قبروں کو (جہنم کی) آگ سے بھرے۔ یہ ہے نماز کا مقام، قارئین کرام، پیارے بھائیو، پیاری بہنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت (جو کہ ایمان کی بنیاد ہے) کو پہچانو۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب و ثواب حق ہے۔

---

[1] اخرجہ مسلم ۶۲۸ (۲۰۶) والترمذی ۱۸۱ - ۱۹۸۵، ابن ماجہ ۶۸۶ و احمد ۱/۳۹۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴، وابو نعیم ۲/۳۵ (و لفظ الترمذی صلاۃ الوسطی صلاۃ العصر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

اسلام کے بنیادی ارکان

(۱) توحید و رسالت کا اقرار (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) (وسائل میسّر ہونے پر زندگی میں ایک مرتبہ) حج کرنا "

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ ۔

(بخاری و مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا اور (اللہ کے) گھر کا حج کرنا "

اس حدیث میں اسلام کے پانچ بنیادی اُصول بتائے گئے ہیں یعنی اسلام کی پوری عمارت اِن پانچ ستونوں پر قائم ہے، اِن پانچ ستونوں کی کچھ ساخت (بناوٹ) اس قسم کی ہے کہ اگر اِن میں سے ایک ستون گرا دیا جائے، تو اسلام کی یہ عمارت مکمل طور پر منہدم ہو جائے گی، پہلا بنیادی ستون توحید ہے ۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

ربِ کائنات کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے رسالت کے اقرار کا یہ مطلب ہے کہ سید الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے، اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے بلا ادنیٰ تردد اُس پر فوراً عمل کیا جائے، آپکا فرمان طبیعت کے موافق ہو یا مخالف، توحید و رسالت کے اقرار و اعتراف کے ساتھ ہی نماز قائم کی جائے،

بے شک نماز دینِ نبیؐ کا ستون ہے
محکم ہے دینِ حق کی عمارت نماز سے

اگر مال حدِ نصاب کو پہنچ جائے تو باقاعدہ حساب کر کے چالیسواں حصّہ زکوٰۃ ادا کی جائے جو کہ غرباء و مساکین کا حق ہے اگر مال اس قدر موجود ہے کہ حج کے اخراجات کے علاوہ اپنے پیچھے بیوی بچوں کی ضروریات بھی پوری ہو سکتی ہوں، اپنی صحت بھی درست ہو، اور راستہ بھی ہر قسم کے شر سے محفوظ ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ فرض ہے، جس طرح توحید کے ساتھ نماز روزہ، زکوٰۃ بالغ مرد اور عورت پر الگ الگ فرض ہے، اسی طرح اگر عورت کے پاس اپنا ذاتی مہر وغیرہ کا اسقدر روپیہ ہو کہ حج کے اخراجات پورے ہو سکتے ہوں، تو اس پر بھی حج واجب ہے

جس جواں قسمت کے سینے میں ہے عزمِ تام حج
مل ہی جاتی ہے اُسے پھر دولتِ اکرام حج
حج ہے رکنِ عظیم اسلام کا مثلِ نماز
آئے ہیں قرآن میں مثلِ نماز احکام حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

دین میں نماز کا مقام

ایسا ہے جیسا کہ جسم میں سر کا، جو نماز نہیں پڑھتا اُس کا کوئی دین نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا أَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَّا طُھُوْرَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا صَلَاۃَ لَہٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ

(الترغیب ۱/۲۴۶ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امانتدار نہیں وہ دیندار نہیں اور جس کا وضو نہیں اُس کی نماز نہیں اور جو نمازی نہیں اس کا کوئی دین نہیں ہے، دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسا بدن میں سر کا۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ امانت میں خیانت کرنے والا اہلِ دین نہیں ہوسکتا، اور کامل وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور جو بد بخت نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتا وہ دیندار کہلانے کا مستحق نہیں ہے، جس طرح سر کٹ جانے پر جسم بے حس و حرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

اور بے کار ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ کوئی جو چاہے سلوک کرے اسی طرح بغیر نماز کے دین کی کوئی حیثیت نہیں رہتی، دعویٰ دین باطل، بے قیمت، بے معنی ہو جاتا ہے،

دُنیا سے کچھ ملا ہے نہ عقبیٰ میں کچھ ملے
برتے جو جان بوجھ کے غفلت نماز سے

جنّت کی چابی نماز ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ (رواہ الدارمی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنّت کی چابی نماز ہے۔

بے شک یہی کلید ہے قصرِ بہشت کی
وا ہو گا حشر میں درِ جنّت نماز سے

قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں پُوچھا جائے گا

اگر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تو باقی تمام معاملات میں کامیاب ہو جائے گا اور اگر اس میں فیل ہو گیا تو سب میں فیل ہو جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ۔ عبداللہ بن قُرط رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ (الترغیب ۱/۲۴۶ بحوالہ الطبرانی)

بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے بندہ سے قیامت کے دن جس کا حساب طلب کیا جائے گا، وہ نماز ہوگی اگر وہ درست ہوئی تو اس کے تمام اعمال درست ہونگے اور اگر وہ صحیح ثابت نہ ہوئی تو اس کے تمام اعمال برباد ہو جائینگے۔

اِس حدیث میں اُن لوگوں کے لئے وعید شدید ہے، جو اپنی نمازیں وقت بے وقت بغیر جماعت اور بغیر خشوع وخضوع کے سُنّت کے خلاف ادا کرتے ہیں، جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں اُن کا کیا حشر ہوگا؟

نفرت ہے اُس بشر سے رسالتمآب کو
روزے سے جس کو عار ہے نفرت نماز سے

افضل ترین اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے

ایک شخص نے تین مرتبہ آپ سے افضل ترین عمل پوچھا آپ نے تینوں مرتبہ فرمایا نماز، نماز، نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَئَلَهٗ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلصَّلٰوةُ قَالَ ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوةُ : قَالَ ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ . (الترغیب ج ۱ ص ۲۴۷ بحوالہ مسند احمد و صحیح ابن حبان)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے پوچھا کہ اعمال میں بہترین عمل کونسا ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نماز : اس نے کہا پھر کونسا ہے ؟ آپ نے فرمایا پھر نماز اس نے پھر سوال کیا اس کے بعد پھر ؟ آپ نے فرمایا نماز تین مرتبہ ، اُس نے پھر دریافت کیا اس کے بعد پھر ؟ آپ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد

نمازی کے لئے جہنم سے نجات اور جنت کا وعدہ

جو رات دن میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہے جیسا کہ اُنہیں ادا کرنے کا حق ہے ، اُن کے رکوع و سجود اطمینان سے ادا کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کا حق ہے ، جو کہ اُس پر واجب ہے ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ ہے، کہ جہنم کی آگ اُس پر حرام ہے، اور جنت اُس کا ٹھکانا ہے۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْقَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَوْقَالَ حَرُمَ عَلَى النَّارِ

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے جس نے پانچوں نمازوں پر محافظت کی اُن کے رکوع اُنکے سجود اور اُن کے اوقات کا خیال رکھا، اور اُس نے یہ جان لیا کہ یہ (اُس پر) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں (تو یہ شخص) جنت میں داخل ہو جائے گا یا آپ نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہو گئی، یا آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم پر حرام ہو گیا۔

(الترغیب ج ۱ ص ۲۴۷ بحوالہ مسند احمد)

اس حدیث میں جہنم کے خوفناک ناقابلِ برداشت عذاب سے نجات اور جنت کی نعمتوں کا حقدار ایسے خوش قسمت انسان کو قرار دیا گیا ہے، جو پانچ نمازیں باقاعدہ اوّل وقت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اُس پر اُسکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروردگار، اس کے رحیم وکریم آقا کا حق ہے ادا کرتا ہے، نماز میں تساہل مسلمان کی شان نہیں، چہ جائیکہ ایک مسلمان ہو اور نماز ہی ادا نہ کرے، اور اپنے خالق ہی کا حق غصب کر جائے معاذ اللہ "

نماز مومن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کیلئے پانی: نماز دراصل اس فطرت انسانی اور تقاضہ بشری کی تسکین اور تکمیل ہے جس کو ہم ضعف واحتیاج، مجبوری و درماندگی، دعا ومناجات اور اس خدائے بزرگ وبرتر کی پناہ میں آجانے اور اس کے در پہ سر رکھ کر پڑے رہنے کا جذبہ کہہ سکتے ہیں، جو طاقتور ہے، بے نیاز ہے، سخی داتا ہے، رحم کرنے والا ہے اور مہربان ہے، حفاظت کرنے والا ہے، عطا کرنے والا، جاننے اور خبر رکھنے والا، سننے والا اور دینے والا ہے، درحقیقت شکر واحسانمندی، وفاشعاری اور حُبِّ الٰہی، عبودیت وتذلل اور خشوع وتواضع کے اس جذبے کی تسکین ہے جو انسان کی سرشت ہے اور اسکی انسانیت کا سب سے بڑا جوہر ہے، اس بارہ میں مومن کی مثال مچھلی کی سی ہے جسکی زندگی پانی کے ساتھ وابستہ ہے، اگر اسکو زبردستی پانی سے نکال بھی لیا جائے تب بھی وہ پانی کیلئے بیقرار اور پانی کی محتاج رہے گی اور موقع ملتے ہی بے ساختہ اس پر ٹوٹ پڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے آپ نے فرمایا جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ، میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے" اسی طرح حضرت بلال رضؓ سے آپؐ نے فرمایا۔ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأَرِحْنَا بِهَا (اے بلال نماز کی تیاری کرو اور اس کے ذریعہ ہم کو آرام دو) ابوداؤد کتاب الادب

کوئی گدا ہو، میر ہو، سلطانِ وقت ہو عاجز نہیں کسی کو برئیت نماز سے

ارکان اربعہ ص ۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برزخ میں کیا ہے؟

عالم برزخ کے حالات ہمارے محسوسات کی دسترس سے باہر ہیں۔ زندہ وہاں جانہیں سکتا اور مُردہ وہاں سے آنہیں سکتا ان حالات میں برزخ کے حالات کا علم ہو تو کس طرح ہو؟ حواس کے عجز نے عقل کو بھی رائے زنی سے عاجز کر دیا ہے۔

مخلوق میں سب سے اعلیٰ اور سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور اس خطِ نورانی کا نقطۂ ابتداء حضرت آدم علیہ السلام اور نقطۂ انتہاء سید کونین، خاتم الرسل والانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کا متفقہ دعویٰ ہے۔ کہ عالم دنیا کے علاوہ پسِ پردۂ موت ایک دوسرا عالم برزخ و آخرت بھی ہے جس کی وسعت کا اندازہ عقل انسانی نہیں کر سکتی، وہ عالم بھی باقی وہاں کی زندگی بھی باقی اور وہاں کی راحتیں اور کلفتیں بھی دائمی اور ابدی ہیں۔

بلند و بالا مزین محلات میں رہنے والو! عنقریب تمہیں مٹی میں دفن کر دیا جائے گا

تم مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہو اور ویران ہونے کے لیے عمارت بناتے ہو

اَلَا یَا سَاکِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰی	سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ
اے قصرِ معلّٰے کے رہنے والے	تو عنقریب مٹی میں دفن کیا جائے گا
لَہٗ مَلَکٌ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ	لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ
اللہ کا ایک فرشتہ روزانہ پکارتا ہے	کہ مرنے کے لیے پیدا ہو اور ویران ہونے کے لیے عمارت بناؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز و انجام سفر

یہ غلط ہے کہ عالم ازل سے ہے۔ بلکہ عالم عدم سے وجود میں آیا ہے، انسان عالم ارواح سے عالم دنیا میں آیا ہے۔ لہذا دوسرے عالم سے آنے والا مسافر آخر کار اپنے وطن کی طرف لوٹے گا، عدم سے وجود میں آنے والا معدوم ہو کر پھر بھی موجود ہو سکتا ہے۔ استدلال و قیاس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مستقبل کا دروازہ عالم آخرت میں کھلتا ہے، انبیاء علیہم السلام کے قول صادق کے مطابق عالم آخرت، عالم کون و فساد سے بالکل علیحدہ عالم ہے برزخ کی زندگی کو دنیا کی زندگی سے کوئی نسبت نہیں، دنیا کی زندگی پر برزخ و آخرت کی زندگی کا قیاس ایسا ہی ہے، جیسے کوئی شخص قطب شمالی کے موسم سرما کو مدینہ منورہ کے موسم سرما پر قیاس کرے۔ یا کوئی شخص کوہستانی موسم سرما کا میدانی موسم سرما سے مقابلہ کرے تو آپ اس کی لاعلمی پر ہنسیں گے۔ لیکن اس سے زیادہ مضحکہ خیز بات یہ ہے۔ کہ کوئی شخص آخرت کی زندگی اور اس کی کلفت و راحت کو دنیا کی زندگی اور اس کی کلفت و راحت پر قیاس کرے۔ انسان موت کے بعد عالم برزخ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور وہاں کے عذاب و ثواب سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت کی تلخی کو گوارا کرنا اور اسے نفس کے سامنے پیش کرنا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم آخرت پر غور نہیں بلکہ اسے بلا پس و پیش تسلیم کرنا۔ درایت و سعادت کی علامت ہے ــــ جس عالم میں ہم ہیں یہ عالم ابتلاء و عمل ہے اور جس عالم میں ہمیں بالآخر لوٹ کر واپس جانا ہے۔ وہ عالم مکافات عمل ہے۔ جو شخص اس عالم میں اُس مالک جزا کی اطاعت کرے گا جس کا اقرار ہم ہر رکعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں اِن الفاظ میں کرتے ہیں۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (وہ مالک ہے روزِ جزا کا) وہ عالمِ بقا کی غیر فانی اور ابدی نعمتوں کا مستحق ہوگا۔ اور جو بدنصیب مالکِ یوم الدین سے بغاوت کرے گا وہ روزِ جزا مالکِ روزِ جزا کے قہر و غضب کا نشانہ بن جائے گا۔

اَلْقَبْرُ قَبْلَ الْمَوْتِ

قبر موت سے پہلے

مرنے سے پہلے اپنی قبر آپ تیار کرلے (یحییٰ بن معاذ رازی رح)

عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعَاذٍ الرَّازِيِّ طُوْبٰى لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَتْرُكَهٗ وَبَنٰى قَبْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ وَاَرْضٰى رَبَّهٗ قَبْلَ اَنْ يَّلْقَاهُ۔

(منہیات مترجم ص ۴۷)

یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں مبارک ہے اُس کے لیے جس نے دنیا کو ترک کر دیا اس سے قبل کہ دنیا اسے ترک کر دے گی اور اپنی قبر آپ تیار کر لی (یعنی اس کے لیے عمل کر لیا) اس سے پہلے کہ اس میں داخل ہوا اور اللہ کی ملاقات سے پہلے اللہ کو راضی کر لیا۔

www.KitaboSunnat.com

صالح مرقدی رح

اُن کے جسم قبر کی خاک میں خاک ہو گئے

عَنْ صَالِحٍ الْمُرَّقِدِيِّ اَنَّهٗ مَرَّ بِبَعْضِ الدِّيَارِ فَقَالَ يَا دِيَارُ اَيْنَ اَهْلُكِ الْاَوَّلُوْنَ وَاَيْنَ عُمَّارُكِ الْمَاضُوْنَ

صالح مرقدی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی کھنڈر سے گزرے۔ اس سے خطاب کر کے فرمایا: تیری تعمیر کرنے والے کہاں ہیں؟ اس کے بعد تجھے آباد کرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَيْنَ سُكَّانُكَ الْاَقْدَمُوْنَ فَهَتَفَ بِهٖ هَاتِفٌ اَنْقَطَعَتْ اٰثَارُهُمْ وَبَلِيَتْ تَحْتَ التُّرَابِ اَجْسَامُهُمْ وَبَقِيَتْ اَعْمَالُهُمْ قَلَائِدَ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ

(منبہات مترجم ص ۱۱۳)

کہاں گئے؟۔ اور گذشتہ دور میں تجھ میں رہنے والے کدھر گئے؟ کھنڈر تو کیا جواب دیتا۔ مگر ہاتفِ غیب نے آواز دی، باشندوں کے نشانات مٹ گئے ان کے جسم لحد میں خاک ہو گئے۔ اور اُن کے اعمال اُن کی گردنوں میں طوق و زنجیر بنے پڑے ہیں۔

پانچ چیزوں سے محبت اور پانچ چیزوں سے غفلت

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ زَمَانٌ يُّحِبُّوْنَ الْخَمْسَ وَيَنْسَوْنَ الْخَمْسَ يُحِبُّوْنَ الدُّنْيَا وَيَنْسَوْنَ الْاٰخِرَةَ وَيُحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ وَيَنْسَوْنَ الْمَوْتَ وَيُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَيَنْسَوْنَ الْقُبُوْرَ وَيُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَيَنْسَوْنَ الْحِسَابَ وَيُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَيَنْسَوْنَ الْخَالِقَ۔

(المنبہات)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری اُمت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جبکہ میری اُمت کے لوگ پانچ ایسی چیزوں سے والہانہ شیفتگی کا اظہار کرینگے جن سے درحقیقت نفرت کرنا چاہیئے اور پانچ چیزوں کو فراموش کر دیں گے جن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ دنیائے فانی سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔ حیاتِ مستعار پر جان دیں گے۔ اور موت کا خیال دل سے نکال دیں گے۔ ایوانوں اور محلوں پر جان دیں گے اور قبروں کی وحشت و ظلمت کو فراموش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیں گے، مال و دولت پر فریفتہ ہو جائیں گے
مخلوق سے دل لگائیں گے، اور اپنے
خالق کو بھول جائیں گے۔

قبر میں توشۂ اعمال (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ دَخَلَ الْقَبْرَ بِلَا زَادٍ فَکَاَنَّمَا رَکِبَ الْبَحْرَ بِلَا سَفِیْنَۃٍ

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ توشۂ اعمال کے بغیر قبر میں داخل ہونے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے۔ جو سمندر میں بغیر کشتی اُتر جائے۔

(تنبیہات مترجم ص ۲۳۳)

قبر کے لیے تیاری فرض ہے

زیارتِ قبور میں فضیلت اور اس کیلئے تیاری فرض ہے (حضرت عثمانؓ)

قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْبَعَۃٌ ظَاھِرُھُنَّ فَضِیْلَۃٌ وَّ بَاطِنُھُنَّ فَرِیْضَۃٌ فَالطَّالِحِیْنَ فَضِیْلَۃٌ وَّ الْاِقْتِدَآءُ بِھِمْ فَرِیْضَۃٌ وَّ تِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ فَضِیْلَۃٌ وَّ الْعَمَلُ بِہٖ فَرِیْضَۃٌ وَّ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ فَضِیْلَۃٌ وَّ الْاِسْتِعْدَادُ لَھَا فَرِیْضَۃٌ وَ

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں، کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کا ظاہر تو فضیلت کا درجہ رکھتا ہے اور باطن فرض کا حکم رکھتا ہے خدا کے نیک بندوں سے تعلق رکھنا فضیلت ہے۔ لیکن اُن کے نقشِ قدم پر چلنا فرض ہے قرآن کریم کی تلاوت فضیلت ہے لیکن اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ قبروں کی زیارت کرنا فضیلت ہے۔ لیکن خود قبر میں پہنچنے کی تیاری کرنا فرض ہے۔ بیمار کی بیمار پرسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ نَفِيْلَةٌ وَ اتِّخَاذُ الْوَصِيَّةِ مِنْهُ فَرِيْضَةٌ

کرنا فضیلت ہے، لیکن اُس سے عبرت حاصل کرنا فرض ہے۔

(منبہات مترجم ص ۸۵)

فرزندِ آدم پر یلغار

فرزندِ آدم چاروں اطراف سے لُوٹا جا رہا ہے

عَنْ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ يَسْتَقْبِلُ ابْنَ اٰدَمَ اَرْبَعُ نُهْبَاتٍ يَنْتَهِبُ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوْحَهٗ وَيَنْتَهِبُ الْوَرَثَةُ مَالَهٗ وَيَنْتَهِبُ الدُّوْدُ جِسْمَهٗ وَيَنْتَهِبُ الْخُصَمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَرْضَهٗ اَىْ عَمَلَهٗ

کسی دانا کا قول ہے، کہ فرزندِ آدم چاروں اطراف سے لُوٹا جاتا ہے، (اور اس غارتگری کا خمیر مقدم یہ خود کرتا ہے) (۱) عزرائیل علیہ السلام (خدا کے حکم سے) اُس کی رُوح کو لُوٹ لیتے ہیں، (۲) اور ورثاء مرتے ہی اُس کا مال و اسباب لُوٹ لیتے ہیں۔ (۳) اور قبر میں اُس کی نعش کو کیڑے مکوڑے لُوٹ لیتے ہیں، (۴) اور جن کا حق اس نے تلف کیا ہوگا وہ لوگ قیامت کے دن اس کے اعمال اپنے حقوق کے معاوضے میں لُوٹ لیں گے، اور یہ شخص انہیں تکتا رہ جائے گا۔

(منبہات مترجم ص ۱۰۷)

قبر میں سوال و جواب کے وقت مردے کی طرف روح لوٹائی جاتی ہے

حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے۔ کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شریک تھے۔ سیدِ کونین ﷺ بھی تشریف لے آئے اور ہم آپ کے ارد گرد خاموش بیٹھ گئے میت کی لحد تیار کی جا رہی تھی، آپ ﷺ نے تین بار قبر کے عذاب سے پناہ مانگی، پھر فرمایا جب دنیا میں انسان کے صرف چند سانس باقی ہوتے ہیں۔ اور وہ منزلِ آخرت میں داخل ہونے والا ہوتا ہے۔ تو اس کے پاس مہِ تاباں و مہرِ درخشاں ایسے چہروں والے فرشتے آتے ہیں، جو اُس کی حدِ نگاہ تک پھیل جاتے ہیں، اور ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) جلوہ فرما کر سرِ بالیں بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے پاکیزہ رُوح اللہ کی بخشش و رضامندی کی طرف نکل، چنانچہ وہ اس طرح آسانی سے نکل آتی ہے۔ جیسے مشکیزہ کے مُنہ سے پانی کا قطرہ نکل آتا ہے ملک الموت سے اُس رُوح کو دوسرے فرشتے فوراً لے لیتے ہیں۔ اور جنت سے لائے ہوئے کفن اور خوشبو میں اسے لپیٹ لیتے ہیں، اُس رُوح سے مُشک و عنبر سے بھی زیادہ روح افزا و جاں پرور خوشبو پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر فرشتے اس رُوح کو لیکر آسمانوں کی طرف [illegible] چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزرتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ پاکیزہ رُوح کس کی ہے؟ لانے والے اس کا نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ رُوح فلاں بن فلاں کی ہے، یہاں تک کہ اسے پہلے دنیوی آسمان تک لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس کیلئے دروازہ کھلواتے ہیں۔ ....

.... اور اس آسمان کے تمام مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اسے رخصت کرنے ساتھ چلتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسی طرح ساتویں آسمان پر پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں رکھ لو، اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو، کیوں کہ میں نے انہیں (آدم) کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اسی کی طرف لوٹاؤں گا اور دوسری بار اسی سے پیدا کروں گا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ (طٰہٰ ۵۵)

ہم تمہیں اسی کی طرف لوٹائیں گے اور دوسری مرتبہ اسی سے زندہ کر کے اٹھائیں گے

پھر اس کی رُوح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے اُٹھا کر بٹھا دیتے ہیں۔ اُس سے پوچھتے ہیں، کہ تمہارا رب کون ہے؟ یہ جواب دیتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ پھر اُس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ وہ جو تم میں بھیجے گئے تھے کون ہیں؟ یہ جواب دیتا ہے۔ وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ پھر اس سے پوچھتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، یہ جواب دیتا ہے۔ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، مجھے اس سے آپ کی رسالت کا علم ہوا۔ پھر آسمان سے آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے نیچے جنتی بستر بچھا دو۔ اور جنت کی کھڑکی کھول دو، پھر اس کی قبر میں جنت کی مہک اور خوشبو آنے لگتی ہے، اور اس کی قبر حدِ نگاہ تک فراخ کر دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک نہایت حسین و جمیل مہکتے ہوئے لباس میں ایک شخص آکر کہتا ہے کہ ایک مسرت انگیز خبر سنیئے، آج کا دن وہ دن ہے جس کا آپ سے وعدہ تھا۔ یہ پوچھتا ہے، کہ آپ کون ہیں، آپ کے تو چہرے ہی سے بشارت ٹپک رہی ہے۔ یہ شخص جواب دیتا ہے۔ میں آپ کا عملِ صالح ہوں، یہ سُن کر وہ دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار قیامت قائم فرما، تاکہ میں اپنے اہل و عیال سے ملاقات کروں۔ ——

اسی طرح کافر جب دنیا سے جانے والا اور راہِ آخرت میں قدم رکھنے والا ہوتا ہے، تو خوفناک سیاہ چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ اُن کے پاس ٹاٹ ہوتی ہے، اور وہ حدِ نگاہ تک پھیل جاتے ہیں۔ اور ملک الموت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سرہانے تشریف لاکر فرماتے ہیں۔ اے گندی رُوح اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کی طرف نکل، مگر رُوح اُس کے جسم کے گوشے گوشے میں پھیل جاتی ہے۔ پھر ملک الموت اسے اس طرح کھینچتے ہیں جس طرح تر (گیلی) روئی میں گرم (لوہے کی) سلاخ داخل کر کے کھینچی جائے۔ اور اُسے پکڑ لیتے ہیں، پھر دوسرے فرشتے ملک الموت سے اس رُوح کو فوراً لے لیتے ہیں اور ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اس سے نہایت بدترین بدبُو خارج ہوتی ہے۔ اور پھر اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، اور فرشتوں کی جس جماعت سے گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں یہ خبیث (متعفن) رُوح کس کی ہے فرشتے اس کا سب سے بُرا دنیوی نام لے کر بتاتے ہیں۔ یہ رُوح فلاں بن فلاں کی ہے۔ یہاں تک کہ اسے لے کر پہلے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور دروازہ کھلواتے ہیں، مگر دروازہ نہیں کھولا جاتا، پھر آپؐ نے اس موقع پر یہ آیت پڑھکر سُنائی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ الخ۔ (ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے) اور وہ جنّت میں نہیں جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل نہ ہو، (یہ ناممکن ہے۔ لہٰذا اُن کا جنّت میں جانا بھی ناممکن ہے) حق تعالیٰ فرماتا ہے ان کا نامۂ اعمال سجّین میں رکھدو (جو کہ سب سے نیچے کی زمین میں ایک مقام ہے) پھر اس کی رُوح اوپر ہی سے پٹخ دی جاتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ (الحج ۳۱)	جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا (یعنی سزا کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا جرم ہے۔) اسے خواہ پرندے اُچک لیں، یا ہوا کہیں دُور لے جا کر پٹخ دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کی رُوح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، پھر دو فرشتے اس کے پاس آکر پوچھتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے یہ جواب دیتا ہے افسوس مجھے کچھ معلوم نہیں، پھر آسمان سے آواز آتی ہے، میرا بندہ جھوٹا ہے۔ اس کے نیچے آگ کا فرش بچھا دو، اور جہنم کی کھڑکی کھول دو، پھر اس کی قبر میں جہنم کی تپش اور سخت گرم بدبُو آنے لگتی ہے، اور اُسے قبر اس قدر دباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر آجاتی ہیں۔ اور اس کے پاس بدصورت بدبودار اور برے لباس میں ایک شخص آکر کہتا ہے ایک بری خبر سُن! آج کا دن وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، یہ پوچھتا ہے تُو کون ہے؟ تیرے چہرے ہی سے بُرائی ٹپکتی ہے۔ وہ جواب دیتا ہے مَیں تیرا بُرا عمل ہوں، پھر یہ دعا کرتا ہے اے اللہ قیامت قائم نہ کر۔

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۴۹ - ۵۱ و کتاب الرُّوح لابن قیمؒ)

وہ اعمال جن میں سے بعض کی سزا قبر میں ملے گی اور بعض کی جہنّم میں

عذابِ قبر اور عذابِ جہنّم دل، آنکھ، کان، ناک، مُنہ، زبان، پیٹ، شرم گاہ، ہاتھ، پاؤں، اور تمام بدن کے گناہوں کے سبب ہوتا ہے۔ لہٰذا اِدھر کی اُدھر لگانے والا، جھوٹا، چغلخور، جھوٹا گواہ، پاکدامنوں پر الزام لگانے والا، فتنہ پیدا کرنے والا بدعت کی اشاعت کرنے والا، اللہ اور اس کے رسول پر بہتان باندھنے والا، اللہ اور اس کے رسول کے فرامین میں اپنی رائے سے کام لینے والا، سود خور، یتیموں کا مال ہڑپ کرنے والا، رشوت لینے اور دینے والا، دھوکے اور فریب سے مسلمان کا مال کھانے والا، شراب پینے والا، نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والا، چور، خائن، ڈاکو، بدکار و بدقماش، غدّار، دھوکہ باز، سود کے لین دین میں گواہ اور کاتب، اللہ تعالیٰ کے فرائض ساقط کرنے کے لیے حیلے بہانے بنانے والا، حرام کا مرتکب، مسلمانوں کو ایذاء دینے والا، اُن کے عیوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلاش میں سرگرم رہنے والا، غیر شرعی قانون سے فیصلہ کرنے اور کرانے والا، غیر شرعی باتوں کا فتویٰ دینے والا، گناہوں اور زیادتیوں پر تعاون کرنے والا، ناحق خون کرنے والا، حرم مقدس میں الحاد و بے دینی پھیلانے والا، اپنی رائے، ذوق کو سنت پر مقدم کرنے والا، میّت پر نوحہ کرنے والے اور سننے والے، حرام گانا گانے والے اور سننے والے، قبروں پر مسجدیں بنانے والے، اُن پر قندیلیں اور چراغ جلانے والے، لیتے وقت پورا لینے والے اور دیتے وقت کم دینے والے جبّار، متکبّر، ریاکار، آنکھ یا زبان سے نکتہ چینی اور کسی سے مذاق اور کسی کی تحقیر کرنے والے، اسلاف اگزرے ہوئے نیک لوگوں کو بُرا کہنے والے، کاہن، نجومی، رمّال، جفّار اور فال کھولنے والوں کے پاس جانے والے، اور اُن سے پُوچھ کر اُن کی باتوں کی تصدیق کرنے والے، ظالموں کے مددگار (جنہوں نے غیروں کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت برباد کر ڈالی) اللہ سے ڈرانے اور نصیحت و موعظت کے باوجود نہ ڈرنے والے، اور گناہوں سے باز نہ رہنے والے۔ لیکن مخلوق سے ڈرائے جائیں تو ڈر جائیں، اور باز آجائیں، وہ لوگ جن کی اگر قرآن و سنّت سے رہنمائی کی جائے تو پرواہ نہ کریں، اور راہ پر نہ آئیں، لیکن جن سے حسنِ عقیدت ہے۔ اگر اُن کی کوئی بات بتا دی جائے تو دل و جان سے قبول کرلیں (اگرچہ وہ خدا و رسول کے خلاف ہی کیوں نہ ہو) حالانکہ انبیاء علیہم السلام کے سوا تمام لوگ غیر معصوم ہیں، اور سب سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ وہ جنہیں قرآن سُنایا جائے تو اس سے متأثر نہ ہوں، بلکہ گھبرانے لگیں، پریشان ہو جائیں، جس مجلس میں قرآنِ کریم کا درس ہو رہا ہو وہاں بیٹھنا دشوار ہو جائے، لیکن اگر اُنہیں گانا سنایا جائے۔ اور اُن کے سامنے رقص و سرود کی محفل سجائی جائے تو ان کے دل پھول کی طرح کھل جائیں۔ اور وجد آنے لگے۔ اور سینے میں یہ حسرت ہو کہ گانے والے اور گانے والیاں خاموش نہ ہوں، اور یہ روح پرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکھاڑہ اسی طرح جما رہے، اللہ کی جھوٹی قسم کھانے والے، اور غیر اللہ کی جھوٹی قسموں سے باز نہ آنے والے خواہ انہیں کڑی سزا بھی دی جائے، گناہوں پر فخر کرنے والے وہ جن سے لوگوں کی عزتیں اور مال محفوظ نہ ہوں، بدزبان و بدخلق، بات بات پر گالیاں دینے والے، جن کے غنڈے پن اور شرارت سے ڈر کر لوگ ان سے ملنا جلنا ترک کر دیں، بے نماز، اور آخری وقت میں نماز ادا کرنے والے، نماز میں مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے والے یعنی سنّت کے خلاف بعجلت غیر مکمل نماز ادا کرنے والے، اللہ کا ذکر نہ کرنے والے خوشی سے زکوٰۃ نہ دینے والے، قدرت کے باوجود حج نہ کرنے والے، قدرت کے باوجود حقوق اللہ اور حقوق العباد نہ ادا کرنے والے حرام نگاہ، حرام بات، حرام لقمہ، حرام قدم سے نہ بچنے والے کمائی میں حرام و حلال کی تمیز نہ کرنے والے، صلۂ رحمی نہ کرنے والے یعنی اہلِ قرابت سے نیک سلوک نہ کرنے والے، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور بے زبان جانوروں پر ترس نہ کھانے والے، بلکہ یتیموں کو ڈانٹنے اور ان پر ستم توڑنے والے، دکھاوے کے لیے عمل کرنے والے برتنے کی چیزوں کو طلب کرنے والوں سے روکنے والے اور اپنے عیوب چھوڑ کر دوسروں کے عیوب کے پیچھے لگنے والے، غرضیکہ ہر قسم کے گناہگار اپنے اپنے گناہوں کی حیثیت اور اُن کے اقسام اور درجات کے مطابق قبر کے عذاب کا شکار ہوں گے، گناہ کے ہلکا پن اور سنگینی کے مطابق عذابِ قبر اور عذابِ جہنم بھی ہلکا یا سنگین ہوگا۔

عذابِ قبر میں اکثر لوگ مبتلا ہوتے ہیں

اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ گناہ گار ہیں۔ عذابِ قبر سے محفوظ بہت کم لوگ ہوں گے، کیوں کہ بہت کم لوگ صالح اور متقی ہیں، آہ بظاہر قبریں مٹی کے ڈھیر ہیں، مگر اُن کے اندر عذاب اور حسرتوں کے انبار ہیں۔ بہت سی قبریں پختہ عمارات اور نقش و نگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مزین و مرصع ہیں، لیکن اُن کے اندر نہ معلوم کس قدر مصائب و آلام کے سامان ہیں۔ اُن میں حسرتیں اس طرح کھول رہی ہیں جس طرح کہ چولہے پر ہنڈیا میں کھانا کھولتا ہے، اللہ کی قسم! قبریں ایسا جامع اور مکمل وعظ ہے۔ جس نے کسی واعظ کے لیے کوئی بات نہیں چھوڑی،

قبروں کی آواز قبروں سے آواز آرہی ہے۔ کہ اے دنیا میں رہنے والو! تم نے ایسا گھر آباد کر رکھا ہے، جو بہت جلد تم سے چھن جائے گا اور اُس گھر کو اُجاڑ رکھا ہے جس میں تم تیزی سے منتقل ہونے والے ہو، تم نے ایسے گھر آباد کر رکھے ہیں جن سے عنقریب تم نکال دیئے جاؤ گے اور اُن میں دوسروں کو آباد کر دیا جائے گا تم ان مکانوں کو سامانِ عیش و عشرت سے مزین کر رہے ہو، ممکن ہے۔ تمہیں ان میں رہنا نصیب بھی نہ ہو، اور تمہارے بعد دوسرے لوگ ان پر قابض ہو جائیں، اور تم نے اپنے وہ گھر اجاڑ رکھے ہیں جن میں تم نے دائمی زندگی گزارنی ہے، اے دنیا والو! یہ دنیا آخرت کے لیے جدوجہد اور کھیتی کی پیداوار مہیا کرنے کا گھر ہے، اور قبر عبرتوں کا مقام ہے۔ یہ یا تو باغیچہ جنت ہے یا جہنم کا خطرناک گڑھا ہے (کتاب الروح لابن قیمؒ)

قبر میں پہنچتے ہی میت کے پاس سوالات کے لئے فرشتے آجاتے ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مرنے کے بعد) جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کے ساتھی (جنازے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں (اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ
يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ
اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ
فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ
تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ
لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ
اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ
لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ
مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ
اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ
الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا
وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْكَافِرُ
فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ
تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ
فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ
اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ
فَيُقَالُ لَهٗ مَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ
بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ
ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً

ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں، کہ اُن کی
جوتیوں کی چاپ وہ سُن رہا ہوتا ہے۔ تو اُسی
وقت اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ
اُس کو بٹھاتے ہیں، پھر اُس سے پوچھتے ہیں۔
کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے۔ اُن
کا یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
متعلق ہوتا ہے۔ پس جو سچا مومن ہوتا ہے
وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا رہا ہوں (اور اب
بھی) میں گواہی دیتا ہوں، کہ وہ اللہ کے بندے
اور اس کے برحق رسول ہیں (یہ جواب سُن
کے) فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ (ایمان نہ
لانے کی صورت میں) دوزخ میں جو تمہاری جگہ
ہونے والی تھی، ذرا اس کو دیکھ لو۔ اب اللہ تعالیٰ
نے بجائے اس کے جنت میں تمہارے لیے
ایک جگہ عطا فرمائی ہے۔ (اور وہ یہ ہے۔)
اس کو بھی دیکھ لو۔ (یعنی جنت اور دوزخ کے
دونوں مقام اس کے سامنے کر دیئے جائیں گے)
چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔ منافق
اور کافر سے بھی اسی طرح پوچھا جاتا ہے کہ تو اس
شخص (محمدؐ) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ تو وہ
کہے گا میں خود کچھ نہیں جانتا جس طرح لوگ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

(بخاری و مسلم)

تھے میں بھی کہا کرتا تھا۔ (اس سے جواب سن کر) اُس کو کہا جائے گا۔ کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ (جان کر ایمان لانے والوں کی) تو نے پیروی کی۔ اور لوہے کے گرزوں سے اس کو اس طرح مارا جائے گا۔ کہ وہ اس قدر چیخے گا کہ جن و انس کے علاوہ اس کی چیخ و پکار ہر چیز سنے گی۔

قبر میں منکر نکیر کے سوالات

قبر میں میت سے منکر نکیر کے سوالات سے متعلق کثرت سے احادیث مروی ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان سے قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے۔ اسی کو آیت نمبر ۶ سورۃ ابراہیم (اللہ پاک اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں کلمۂ توحید پر ثابت قدم رکھتا ہے) ثابت کرتی ہے (الصحاح) حدیث میں ہے کہ میت کے دل کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ اور قبر کے بھینچنے پر اللہ کے نافرمان کی پسلیاں ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر آجاتی ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عذاب جسم و روح دونوں پر ہوتا ہے۔

عذاب قبر کی وہ سختیاں معاذ اللہ حیات گزرے نہ کیوں روئے اور رُلائے میں

مومن کی قبر ستر ہاتھ لمبی اور ستر ہاتھ چوڑی کر دی جاتی ہے

اور وہ روشن ہو جاتی ہے۔ منکر نکیر کے سوالات کے بعد اسے کہا جاتا ہے کہ اب تو دلہن کی طرح سو جا جیسے وہی اٹھاتا ہے۔ جو اُس کے نزدیک اُس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقربا میں سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس خواب گاہ سے قیامت کے روز اٹھائے گا، منافق سے سوالات کے بعد زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسے اپنے شکنجے میں لے لے، چنانچہ اُس کی قبر اسے اس قدر دباتی ہے کہ اس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر آجاتی ہیں۔ اور وہ قبر میں قیامت تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُکُمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَالْاٰخَرُ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَا کَانَ یَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میت کو یا فرمایا تم میں سے کسی کو قبر میں رکھا جاتا ہے، تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر، دوسرے کا نام نکیر ہے وہ دونوں اس مرنے والے سے کہتے ہیں، کہ تم اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے تھے، یہ آدمی وہی بات کہتا ہے، جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں وہ دونوں کہتے ہیں ہاں ہم جانتے ہیں، کہ تم یونہی کہا کرتے تھے، پھر اس کی قبر ستر ہاتھ لمبی اور ستر ہاتھ چوڑی کر دی جاتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ
فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ
فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ
اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ نَمْ كَنَوْمَةِ
الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ
اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ
حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ
مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ۔ وَاِنْ
كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ
النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ
مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ
قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ
ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ
عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ
فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا اَضْلَاعُهٗ فَلَا
يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى
يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ

ترمذی وزوائد لابن حبان ص ۱۹۰

اُسے منوّر کر دیا جاتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اب تم آرام سے سو رہو، وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر انہیں خبر دے دوں کہ میں آرام و راحت میں ہوں فرشتے کہتے ہیں، نہیں۔ اب تو سو جا جس طرح کہ دلہن سوتی ہے، جسے وہی اٹھاتا ہے جو اس کے نزدیک اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس خواب گاہ سے اٹھائے گا، اور اگر وہ منافق ہے۔ تو کہتا ہے میں نے لوگوں کو جیسے کہتے سنا میں نے بھی ویسا ہی کہہ دیا، باقی مجھے کچھ معلوم نہیں۔ تو دونوں فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے ہیں جو کچھ تو کہتا تھا، پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ تو اس پر مل جا (یعنی اس کو شکنجے کی طرح کس لے) وہ مل جاتی ہے۔ تو اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر آجاتی ہیں، اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ گرفتار رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے قبر سے اُٹھائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں جنّت اور جہنّم

اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار کو قبر میں اس کا مقام جنّت اور نافرمان کو جہنّم کا منظر دکھایا جاتا ہے اور اُسے بتا دیا جاتا ہے۔ کہ قیامت کے دن حساب کے بعد تمہارا مستقل ٹھکانہ یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ فَیَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِیْ قَبْرِهٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ فِیْمَ كُنْتَ فَیَقُوْلُ كُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَیُقَالُ لَهٗ هَلْ رَاَیْتَ اللّٰهَ فَیَقُوْلُ مَا یَنْبَغِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں داخل ہوتی ہے۔ تو اگر وہ صالح آدمی ہے۔ تو بغیر کسی خوف اور پریشانی کے (منکر نکیر کے آنے پر) اپنی قبر میں اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اُس سے پوچھا جاتا ہے تیرا مذہب کیا تھا؟ وہ کہتا ہے اسلام، پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔ کہ یہ محمد اللہ کے برحق رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اللہ کے نشانات (احکام) لے کر تشریف لائے، اور ہم نے اُن کی تصدیق کی۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کسی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکے، پھر اس کے لیے قبر میں جہنّم کی طرف سے کھڑکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ ۔ فَيُفْرَجُ
لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ
فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ
اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ۔ ثُمَّ
يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ
الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا
وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا
مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهٗ عَلٰى
الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ
مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ وَيَجْلِسُ
الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ
فَزِعًا مَّشْعُوْفًا فَيُقَالُ
لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ
قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ
قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى
زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ
لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ
عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ

کھول دی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ جہنم کے بعض حصے اپنے بعض حصوں کو جلا رہے ہیں۔ پھر اس کو بتایا جاتا ہے یہ وہ جگہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے محفوظ فرما دیا اس کے بعد اس کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اس کی رونق اور عیش و عشرت کو دیکھتا ہے اُسے کہا جاتا ہے۔ اب یہ تیرا مقام ہے۔ اور اُسے کہا جاتا ہے کہ (دنیا میں) تو ایمان پر قائم تھا، اور اسی پر تیری وفات ہوئی۔ اور اسی پر (قیامت کے دن) انشاء اللہ اٹھایا جائے گا۔ اور اسی طرح ہوا (اللہ کا نافرمان) آدمی اپنی قبر میں اٹھ کر بیٹھے گا۔ تو کانپتا ہوا گھبرایا ہوا اٹھے گا۔ اُسے کہا جائے گا کہ یہ کون شخص ہے، وہ کہے گا کہ میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا میں کہتا رہا ہوں۔ اس کے بعد جنت کی طرف سے اس کی قبر میں موری کھل جائے گی۔ وہ اُس کی رونق اور اُس کی نعمتوں کی طرف دیکھے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا دیکھ تیرا مقام یہ تھا لیکن (تیرے بداعمال کے سبب) اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(ابن حبان)

پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جائے گی، تو آگ آگ کو کھا رہی ہوگی۔ اس سے کہا جائے گا۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو زندگی بھر آخرت کے معاملات میں متردد رہا۔ اور اسی شک کی حالت میں تو فوت ہوا اور اب انشاء اللہ تیرا حشر بھی اسی حالت پر ہوگا۔

اہل قبور پر اُن کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ أَقَارِبِكُمْ فِي قُبُوْرِهِمْ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبْشَرُوْا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ أَلْهِمْهُمْ أَنْ يَعْمَلُوْا بِطَاعَتِكَ

احوال القبور لابن رجب ص ۹۸
بحوالہ مسند احمد ۳/ ۳۳۸ و طبرانی فی الکبیر ۲/ ۱۹۵ و کشف الخفاء ۲/ ۴۰۹ و جمع الجوامع رقم ۶۳۳۲

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے اعمال تمہارے رشتہ داروں پر اُن کی قبروں میں پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ (اعمال) اچھے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر وہ اسکے خلاف (یعنی بُرے) ہوتے ہیں تو وہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ انہیں توفیق دے کہ وہ تیری رضامندی کے کام کریں

قبر میں میت پر صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ مسلم و ابن ماجہ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فوت ہوتا ہے۔ تو قبر میں اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو مقام جنت اور اگر وہ دوزخی ہے تو مقام دوزخ۔ اور کہا جاتا ہے یہ تیرا مسکن ہے۔ الغرض قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے۔ تو ہر صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنتیوں کے مقام میں سے۔ اور اگر وہ (مرنے والا) دوزخیوں میں سے ہے (تو اسی طرح صبح و شام) دوزخیوں کے مقامات میں سے (اس کا مقام) اس کے سامنے کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا مستقل ٹھکانا ہونے والا ہے۔ اور یہ اس وقت ہوگا (جبکہ اللہ تعالےٰ تجھے اپنی طرف اٹھائے گا قیامت کے روز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم کی یہ اصح ترین حدیث پاک قرآن مجید میں سورۂ مومن کی ۴۶ ویں آیت کی تصدیق و تفسیر کر رہی ہے جس میں اہل فرعون کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ کہ انہیں عالم برزخ میں صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے یعنی انہیں اُن کا ٹھکانا دکھلایا جاتا ہے۔ یہ بھی عذاب کی ایک صورت ہے مستقل دائمی عذاب (جہنم میں داخلہ) قیامت کے روز ہوگا۔

قبر میں صبح و شام اہل جنت اپنا ٹھکانا جنت اپنی آنکھ سے دیکھ کر کس قدر محظوظ و مسرور ہوں گے اُن کی اس خوشی کا کوئی اندازہ لگا سکتا ہے؟ اور اسی طرح قبر میں اہل جہنم صبح و شام اپنا ٹھکانا جہنم اپنی چشم سے دیکھ کر جس قدر غمگین و محزون ہوں گے اُن کے اس درد و غم کا موازنہ کیا ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل جنت میں سے کرے، آمین

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ضَجَّۃَ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً۔

(بخاری)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں قبر کی آزمائش کا ذکر فرمایا جس میں مرنے والا آدمی مبتلا ہوتا ہے تو جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو خوف و دہشت سے سب مسلمان چیخ اُٹھے، اور ایک کہرام مچ گیا۔

صحابۂ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیانات و فرامین پر کامل الیقان و ایمان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زبانِ رسالت سے قبر کا حال سن کر خوف و دہشت سے تڑپ اُٹھے، اور مجلس رسولؐ میں کہرام مچ گیا ـــــ ایک ہم بھی ہیں کہ قبر و قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حال سنتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی ہیں مگر دلوں پر کوئی اثر نہیں اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

بحوالہ الترمذی والبیہقی

إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ، الترغیب ج ۴ ص ۴۳۸

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

اس حدیث سے بھی ثابت ہو رہا ہے۔ کہ قبر میں عذاب۔ ثواب، راحت و کلفت۔ لذت و غم برحق ہے۔ اور انسان کے نیک و بد اعمال کے مطابق اس کی روح اور بدن دونوں کو عذاب و ثواب ہوگا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہیگا۔

انبیاء علیہم السلام نے ایسی کوئی خبر نہیں دی جسے عقل محال سمجھتی ہو۔ اور قطعی طور پر ناممکن ہے، مگر سب انسانوں کی عقل یکساں نہیں ہے۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ، کوئی حق کو فوراً قبول کر لیتی ہے۔ کوئی بار بار سننے اور دیکھنے کے بعد بھی حقائق کو تسلیم نہیں کرتی، اور ہمیشہ ٹیڑھے پن میں مبتلا رہتی ہے۔ اور کج روی اختیار کئے رہتی ہے ـــــ انبیاء علیہم السلام نے دو قسم کی خبریں دی ہیں۔ بعض تو ایسی ہیں۔ جنہیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم مانتی ہے اور ان کی سچائی کی گواہی دیتی ہے۔ اور بعض ایسی ہیں جن کا ادراک و شعور صرف عقل نہیں کر سکتی، اور وہ ہیں عالم غیب کی خبریں۔

اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں دعا کرتا کہ میری طرح اللہ تعالیٰ تمہیں بھی عذاب قبر سنا دے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ
لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَتِهٖ
وَنَحْنُ مَعَهٗ إِذْ حَادَتْ
بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ فَإِذَا
أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ
أَوْ أَرْبَعَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ
أَصْحَابَ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ؟
فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا. قَالَ فَمَتٰى
مَاتَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ مَاتُوْا
فِي الْإِشْرَاكِ. فَقَالَ إِنَّ
هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ
قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَّا
تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ
أَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ
ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ
فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کہ سرورِ کائنات نبی نجار کے قبر ان
میں اپنے خچر پر سوار تھے، اور ہم آپ کے
ہمراہ تھے کہ ناگہاں خچر بدکا، قریب تھا
کہ آپ کو گرا دے، کہ اس وقت چار
پانچ یا چھ قبریں نظر آئیں، آپ نے
دریافت فرمایا کہ ان اہلِ قبور کو کوئی
جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا،
حضور میں جانتا ہوں، ارشاد فرمایا
یہ لوگ کب فوت ہوئے؟ اس
شخص نے کہا کہ یہ بحالتِ شرک فوت
ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس امت
قبروں میں آزمائی جاتی ہے اگر یہ ڈر نہ
ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ
سے دعا کرتا کہ میری طرح تمہیں بھی عذابِ قبر
سنا دے پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ
ہو کر فرمایا آگ سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہ
نے کہا ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے
ہیں — فرمایا عذابِ قبر سے اللہ کی
پناہ مانگو، صحابہ نے کہا ہم عذابِ قبر سے
اللہ کی پناہ مانگتے ہیں — فرمایا ظاہری
اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا

صحابہ نے کہا ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔ فرمایا دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے کہا ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔ (صحیح مسلم)

صحیح مسلم اور دوسری کتبِ احادیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ ۔ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔

نماز میں آخری رکعت کے آخری تشہد کے بعد چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے، اور مسیح دجال کے فتنے سے،

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا قرآن کی سورتوں کی طرح سکھاتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(صحیح مسلم)

اے اللہ میں عذابِ جہنم سے اور عذابِ قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر کا عذاب سن کر ایک جانور کے بدکنے کا واقعہ

عَنْ اَبِی الْحَکَمِ بْنِ بَرْخَانَ وَکَانَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ اَنَّهُمْ دَفَنُوْا مَیِّتًا بِمَقْبَرَتِهِمْ فِیْ شَرَبِ اَشْبِیْلِیَةَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ دَفْنِهٖ قَعَدُوْا نَاحِیَةً یَتَحَدَّثُوْنَ وَدَابَّةٌ تَرْعٰی قَرِیْبًا مِّنْهُمْ فَاِذَا بِالدَّابَّةِ قَدْ اَقْبَلَتْ مُسْرِعَةً اِلَی الْقَبْرِ فَجَعَلَتْ اُذُنَهَا عَلَیْهِ کَاَنَّهَا تَسْمَعُ ثُمَّ وَلَّتْ فَارَّةً ثُمَّ عَادَتْ اِلَی الْقَبْرِ فَجَعَلَتْ اُذُنَهَا عَلَیْهِ کَاَنَّهَا تَسْمَعُ ثُمَّ وَلَّتْ فَارَّةً۔ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی

حضرت حکم بن برخان جو کہ اہل علم وعمل تھے بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگوں نے اشبیلیہ کے باند قبرستان میں ایک مُردہ دفن کیا اور دفن کے بعد اس کی قبر کے قریب بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے ایک جانور قریب ہی چر رہا تھا۔ اتنے میں وہ جانور دوڑ کر قبر کے پاس آیا اور کان کھڑے کر لیے جیسے کچھ سُن رہا ہے پھر بھاگ کر دُور چلا گیا۔ پھر قبر کے قریب آیا اور کان کھڑے کر لیے جیسے کچھ سُن رہا ہے۔ غرضیکہ کئی بار اس نے ایسا ہی کیا،

قَالَ اَبُو الْحَکَمِ فَذَکَرْتُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَقَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَیُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

ابو الحکم فرماتے ہیں۔ اس وقت مجھے رحمت عالم ﷺ کا یہ قول یاد آیا۔ کہ قبر میں عذاب ہوتا ہے جسے جانور سُنتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُكِرَ لَنَا هٰذِهِ الْحِكَايَةُ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ عَلَيْهِ كِتَابَ مُسْلِمٍ لَمَّا انْتَهَى الْقَارِئُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

(کتاب روح لابن قیمؒ ص ۵۳ - ۵۴)

مسلم پڑھاتے وقت آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا تھا جس وقت مسلم شریف پڑھنے والا قاری اس مقام پر پہنچا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل قبور کو جب عذاب دیا جاتا ہے تو اُن کی چیخ و پکار جانور سنتے ہیں۔

قَالَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ :

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ يَهُوْدِيَّةٌ فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَكَذَّبْتُهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ حَتّٰى تَسْمَعَ الْبَهَائِمُ اَصْوَاتَهُمْ

کتاب الروح لابن قیمؒ ص ۵۴

ہناد بن سری اپنی کتاب الزہد میں رقمطراز ہیں :-

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک یہودیہ آئی اس نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا۔ تو میں نے اُسے جھٹلایا (یعنی کہا یہ کچھ نہیں) اس کے بعد میرے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ تو میں نے اس یہودی عورت کا کلام آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک قبروں میں (اہل معصیت کو) عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانور اُن کی چیخ و پکار سنتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ قبر کا منظر

قبر میں کافر کے پاس دو سانپ آتے ہیں

ایک اُسے سر کی طرف سے ڈستا ہے دوسرا پاؤں کی طرف سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُرْسَلُ عَلَى الْكَافِرِ حَيَّتَانِ وَاحِدَةٌ مِّنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ وَالْاُخْرٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ يَقْرُصَانِهٖ قَرْصًا كُلَّمَا قَرَعَتَا عَادَتَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(رواہ احمد مجمع الزوائد ج ۳ ص ۵۵)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (قبر میں) کافر کے پاس دو سانپ بھیجے جاتے ہیں۔ ایک اس کے سر کی طرف آتا ہے۔ اور دوسرا اس کے پاؤں کی طرف، وہ اُسے بار بار ڈستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہ حدیث مسند امام احمد اور مجمع الزوائد میں بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رض آئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جو لوگ کفر و شرک کی حالت میں مر جاتے ہیں۔ انہیں اُن کی قبروں میں قیامت تک عذاب ہوتا رہتا ہے۔ مختلف اعمال کے لحاظ سے عذاب قبر کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ قیامت کے دن حساب کے بعد پھر دائمی عذاب کے لیے جہنم میں گرا دیا جائے گا۔

کافر کی قبر میں ننانوے اژدہے ہوتے ہیں جو اُسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَشُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَلَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِنْهَا نَفَخَتْ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضْرَآءَ (رواہ احمد)

کافر پر اُس کی قبر میں ننانویں اژدھے مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ جو کہ اسے ڈستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اگر اُن میں سے ایک اژدھا پھونک مار دے تو زمین پر کبھی کوئی سبز نہ اُگے۔

مومن کے لیے اُس کی قبر سرسبز باغ بن جاتی ہے۔

اور ستر ہاتھ فراخ ہو جاتی ہے، اور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو جاتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِيْ قَبْرِهٖ لَفِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فَيُرْحَبُ لَهٗ قَبْرُهٗ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّيُنَوَّرُ لَهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔ اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيْشَةُ الضَّنْكُ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ عَذَابُ الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے۔ اور اس کی قبر اس کے لیے ستر ہاتھ تک فراخ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے لیے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے جو کچھ اس آیت میں اُتارا گیا ہے؟ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے) آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے، تنگی حیات کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
اِنَّہٗ یُسَلَّطُ عَلَیْہِ تِسْعَۃٌ
وَّتِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا ۔۔۔
اَتَدْرُوْنَ مَا التِّنِّیْنُ؟
تِسْعُوْنَ حَیَّۃً لِّکُلِّ
حَیَّۃٍ سَبْعُ رُءُوْسٍ ۔
یَنْفُخْنَ فِیْہِ وَیَخْدِشْنَہٗ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

صحابۂ کرام نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (اس سے مُراد) کافر کے لیے اس کی قبر میں عذاب ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس (کافر) پر ننانویں اژدہے مسلّط کر دیے جائیں گے۔ ہر اژدھے کے ستر منہ ہوں گے ہر منہ کے سات سر ہوں گے۔ قیامت تک اُسے ڈستے اور زخمی کرتے رہیں گے۔

(ابن حبان ص ۱۹۶-۱۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین کہ عذابِ قبر سے پناہ مانگو۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ
رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَہَیْنَا
اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا یُلْحَدْ بَعْدُ
فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ
کَاَنَّمَا عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرُ
وَبِیَدِہٖ عُوْدٌ یَّنْکُتُ بِہٖ
فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم قبیلۂ انصار کے ایک جنازے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم قبر تک پہنچ گئے۔ اور جب میت کو لحد میں اتار دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد اس طرح (چُپ چاپ) بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور بیٹھے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک سوٹی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے (اندازِ تفکّر) اچانک آپنے اپنا سر مبارک اُٹھایا۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا الرتجز عذاب قبر سے پناہ مانگو۔ (یہ کلمہ) دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

ہر انسان کو اس دنیوی زندگی میں مختلف قسم کی مشکلات اور مصائب کا سامنا رہتا ہے۔ ایک مومن و مسلمان کے لیے ایمان ہی کی صراطِ مستقیم ہر دشوار مرحلہ میں ہر مشکل مقام پر۔ ہر رنج اور غم کے وقت۔ ڈھارس اور تسلی کا سبب ہر امتحان میں ثابت قدم اور ہر تاریکی میں اُسے روشنی دکھلاتی رہتی ہے۔ برزخ اور محشر میں ایک سے ایک بڑھ کر ہولناک منظر کے وقت بھی حفاظت کرنے والی چیز یہی کلمۂ توحید اور ایمان ہے دنیا اور آخرت دونوں میں نجات کا ذریعہ بجز کلمۂ طیبہ کے مفہوم اقرار توحید و رسالت اور اس پر عمل کے ممکن نہیں۔ اس کے مقابلے میں ملحد و بے دین دنیا و آخرت دونوں میں حقیقی آرام اور سکون سے محروم رہتا ہے۔ کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھنے اور اس کے مفہوم و مقصود پر عمل کرنے والے کی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و تائید ہوتی ہے۔ اور آخرت میں بھی، کیونکہ تادم آخر وہ کلمۂ طیبہ پر قائم رہتا ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ آخرت سے مراد اس آیت میں برزخ یعنی قبر کا عالم ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں چند روایتوں سے اس آیت کی جو تفسیر اور شان نزول بیان کی گئی ہے اس کا حاصل یہ ہے۔ کہ جب کوئی آدمی مرتا ہے۔ اور اُسے اُس کے اعزا و اقارب دفن کر کے واپس لوٹنا شروع ہوتے ہیں۔ تو ابھی یہ لوگ اُس مُردے کی قبر کے قریب ہی ہوتے ہیں کہ منکر نکیر دو فرشتے قبر میں حاضر ہوتے ہیں اور اُس مُردے کو اُٹھا کر بٹھا دیتے ہیں۔ اور اُس سے سوال کرتے ہیں (۱) تیرا رب کون ہے (۲) تیرا دین کیا ہے۔ (۳) تیرا نبی کون ہے؟ اگر وہ مُردہ سچا مسلمان ہے۔ اور زندگی میں احکام الٰہی کی تصدیق کے ساتھ اُن پر عمل پیرا رہا۔ تو وہ اُن فرشتوں کی خوفناک صورتوں سے ذرا نہیں گھبرائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس موقع پر اُس مُردے کے دل میں ثابت قدمی۔ اطمینان اور سکون پیدا کر دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور نہایت جرأت و اطمینان سے فرشتوں کے سوالوں کا جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ منکر نکیر یہ جواب سُن کر مُردے سے پوچھتے ہیں کہ اِن (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا نبی ہونا تو نے کس طرح جانا۔ وہ مُردہ جواب دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام (قرآن مجید) لائے میں نے اُسے پڑھا تصدیق کی۔ اور اُس پر عمل کیا۔ اور اُس کتاب (قرآن کریم) سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے دوزخ دکھا کر کہتے ہیں۔ کہ تیرا ٹھکانا یہاں ہوتا اگر تُو ایمان دار نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھ پر فضل کیا تجھے دولتِ ایمان نصیب فرمائی تیرا ٹھکانا تبدیل کر دیا۔ اور پھر وہ اُسے اُس کا وہ مقام دکھاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے جنّت میں اس کے لیے مقرر فرمایا ہے وہ اپنا جنّت میں مقام اور وہاں کی نعمتیں دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ اور فرشتوں سے کہتا ہے۔ کہ مجھے دُنیا میں جانے کی اجازت ملے تو میں اپنے اعزہ و اقارب کو اپنے مقام جنّت اور وہاں کے عیش و آرام کے بارے میں خوشخبری دے آؤں ـــــ مُردے کی یہ بات سُن کر فرشتے کہتے ہیں۔ اب تُو اسی جگہ آرام سے سو جا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے اگر یہ مُردہ کافر یا منافق ہوتا ہے۔ تو وہ منکیر نکیر کی خوفناک صورتیں دیکھ کر ڈر جاتا ہے۔ اور ان کے سوالات کے جواب میں بس ہائے ہائے کر کے رہ جاتا ہے۔ وہ قیامت تک طرح طرح کے عذابِ قبر میں مبتلا رہتا ہے۔ تقریباً چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے معتبر اسانید کے ساتھ اسی مضمون کی احادیث منقول ہیں جنہیں امام ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر کے تحت جمع کیا ہے۔ اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنے منظوم رسالہ التنبیت عند التبییت میں اور شرح الصدور میں ستر احادیث کا حوالہ نقل کر کے ان روایات کو متواتر فرمایا ہے۔ ان سب حضرات صحابہ کرام نے آیتِ مذکورہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت سے مُراد قبر اور اس آیت کو قبر کے عذاب وثواب سے متعلق قرار دیا ہے (معارف القرآن)

مرنے اور دفن ہونے کے بعد قبر میں انسان کا دوبارہ زندہ ہونا۔ فرشتوں کے سوالات کا جواب دینا پھر اس امتحان میں کامیابی اور ناکامی پر ثواب یا عذاب کا ہونا قرآن مجید کی تقریباً اٹھارہ آیات میں اشارۃً اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنۃ احادیث متواترہ میں نہایت صراحت ووضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ وہ عامیانہ شبہات کہ دنیا میں دیکھنے والوں کو میت کے ساتھ یہ عذاب وثواب کا معاملہ نظر نہیں آیا۔ اس کے لیے اجمالاً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ کسی چیز کا نظر نہ آنا اس کے موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ جنات۔ فرشتے۔ ہوا وغیرہ یہ سب موجود ہیں مگر نظر نہیں آتے جس خلا کا اس زمانہ میں راکٹوں کے ذریعہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ وہ اب سے پہلے کسی کو نظر نہ آتی تھی۔ مگر موجود تھی۔ خواب دیکھنے والا خواب میں کسی مصیبت میں مبتلا ہو کر سخت بے چین ہوتا ہے۔ مگر پاس بیٹھنے والوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک عالم کو دوسرے عالم کے حالات پر قیاس کرنا از خود غلط ہے۔ جب خالق کائنات نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ دوسرے عالم میں پہنچنے کے بعد اُس عذاب وثواب کی خبر دے دی تو اس پر ایمان اور اعتقاد لازم ہے۔ ایک سچے مومن کی یہی پہچان ہے۔ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم آخرت کے متعلق جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ سب سچ، وہ سب کا سب حق ہے۔

کلمۂ طیبہ اور نکیرین

جس شخص نے زندگی میں کلمۂ طیبہ کے مفہوم پر عمل نہیں کیا وہ موت کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں منکر نکیر کے سوالات کا صحیح جواب نہیں دے سکے گا۔

مندرجہ ذیل حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد میں آئی ہے اور اس کے راوی حضرت براء بن عازب ہیں طویل حدیث ہے، اس حدیث کے ابتداء میں ذکر ہے، کہ قبر میں جب مومن کی میت پہنچتی ہے تو دو فرشتے منکر نکیر وہاں آکر اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے پھر پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ جو کہ تمہارے اندر (نبی کی حیثیت سے) کھڑا کیا گیا تھا۔ وہ ان تینوں سوالات کے جوابات صحیح صحیح دے دیتا ہے تو آسمان سے اللہ تعالیٰ منادی کراتا ہے کہ میرے بندے نے ٹھیک بات کہی اور صحیح صحیح جوابات دیئے۔ لہٰذا اس کے لیے جنت کا فرش کرو۔ یعنی جنت کا بستر بچھا دو۔ اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو۔ اور جنت کی طرف اس کے لیے ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور اس سے جنت کی خوشگوار اور معطر ہوائیں آتی ہیں۔ اور جنت میں تاحدِ نگاہ اس کے لیے کشادگی کر دی جاتی ہے۔ یعنی پردے اس طرح اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ کہ جہاں تک اس کی نگاہ جائے، وہ جنت کی بہاروں اور اس کے نظاروں سے لطف اندوز ہوتا رہے۔ یہ حال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے سچے مومن کا بیان فرمایا۔ اس کے بعد ایمان نہ لانے والے (کافر) کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ (مرنے کے بعد)

وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ	اُس کی روح اُس کے جسم میں لوٹائی
وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ	جاتی ہے۔ اور اُس کے پاس بھی دو
فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ؟	فرشتے آتے ہیں۔ وہ اس کو بٹھا دیتے ہیں
فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ! لَا	اور اُس سے بھی پوچھتے ہیں کہ تیرا رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ	کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے
مَا دِیْنُكَ ؟ فَیَقُوْلُ :	میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے
هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ	کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے درمیان
فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ	بحیثیت نبی مبعوث ہوا تھا تمہارا اس کے
الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ ؟ فَیَقُوْلُ	بارے میں کیا خیال تھا۔ وہ کہتا ہے
هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ۔	ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس
فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ	سوال وجواب کے بعد آسمان سے اللہ
السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ	تعالیٰ کا منادی پکارتا ہے کہ اس نے
فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ۔	جھوٹ کہا۔ اس کے لیے جہنم کا بچھونا
وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ ؛ وَافْتَحُوْا	بچھا دو۔ اور اس کو دوزخ کا لباس پہنا
لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ۔ قَالَ	دو۔ اور اس کے لیے دوزخ کا ایک دروازہ
فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ	کھول دو۔ (چنانچہ یہ سب کچھ کر دیا جائے گا)
سَمُوْمِهَا قَالَ وَیُضَیَّقُ	آنحضورؐ نے فرمایا کہ دوزخ کے اس دروازے
عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ	سے اُسے برابر دوزخ کی گرمی اور دوزخ
فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ یُقَیَّضُ	کی لپٹیں، جلانے اور جھلسانے والی ہوائیں
لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ	اس کے پاس آتی رہیں گی اور اُس کی قبر
مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ	اُس پر نہایت تنگ کر دی جائے گی جس
لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ	کی وجہ سے (اتنا دباؤ پڑے گا کہ) اُس
لَصَارَ تُرَابًا فَیَضْرِبُهٗ	کے سینے کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو
بِهَا ضَرْبَةً فَیَصِیْحُ	جائیں گی۔ پھر اُس کو عذاب دینے کے
صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَا	لیے ایک ایسا فرشتہ اُس پر مسلط کیا جائیگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ

(رواہ احمد وابوداؤد)

جو نہ کچھ دیکھے گا نہ سنے گا (یعنی اندھا اور بہرا ہوگا) اُس کے پاس لوہے کا ایسا گرز نہ ہوگا کہ اگر اس کی ضرب کسی پہاڑ پر لگائی جائے تو وہ بھی مٹی کا ڈھیر ہو جائے وہ فرشتہ اُس مونگری سے اُس پر ایک ضرب لگائے گا۔ جس سے وہ اس طرح چیخے گا۔ جس کو جن وانس کے علاوہ وہ سب چیزیں سنیں گی جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہیں۔ اُس ضرب سے وہ خاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس میں پھر روح ڈالی جائے گی۔

احوالِ قبر اور صحابۂ کرام

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِیْ يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور اس فتنہ کا بیان فرمایا جو قبر میں انسان کو پیش آتا ہے، جب آپ نے اس کا ذکر شروع فرمایا تو گھبرا کر مسلمان چیخ اٹھے، جس کے سبب میں آپ کی بات (پوری طرح) نہ سمجھ سکی، جب ان کا چیخنا موقوف ہوا تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ
اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
سَكَتَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ
مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ
اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا
مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (نسائی)

نے ایک شخص سے کہا جو میرے قریب
تھا، اللہ تجھ کو برکت دے، حضورؐ نے
آخر میں کیا فرمایا؟ اُس نے کہا
آپ نے فرمایا۔ مجھ پر وحی نازل
ہوئی ہے، کہ تم قبروں میں آزمائے
جاؤ گے، قریب قریب اس آزمائش
کے جو دجال کے سلسلہ میں اس کے
سامنے ہوگی،

موت سے پہلے اسے موت نظر آجائے
قبر کا حال کسی پر جو نمایاں ہو جائے (جام طہور)

قبر میں تین سوال

تمہارا رب کون ہے، دین کیا ہے، رسول کون ہے؟

اگر اہل قبر نے پوچھنے والے فرشتوں کو درست جواب دے دیا تو کامیاب ہوگا اور قبر ہی میں اسے جنت کی نعمتوں کا کچھ حصہ عطا کیا جائے گا۔ اور اگر صحیح جواب نہ دے سکا تو قبر ہی میں جہنم کے عذاب کا کچھ مزہ قیامت تک چکھتا رہے گا۔

قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَاْتِيْهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ

حضرت ہناد سے روایت ہے
کہ قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ اور
اہل قبر کو اُٹھا کر بٹھا لیتے ہیں۔ پھر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ۔

قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ

اس سے پوچھتے ہیں، کہ تیرا رب کون ہے (اگر وہ مومن ہے) تو جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے، کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہو جو کہ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا (کہ وہ اللہ کے رسول ہیں) وہ جواب دیتا ہے، کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، پھر آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے۔ کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ لہٰذا اس کے لیے جنت کا فرش بچھا دو، اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دو، چنانچہ اس کے پاس جنت کی خوشگوار خوشبو اور جانفزا ہوا پہنچنی شروع ہو جائے گی۔ اور تا حدِ نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي۔ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَ أَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ۔ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُومِهَا قَالَ وَ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ۔

(ابوداؤد)

اس کی قبر فراخ کر دی جائے گی، اور کافر کی موت کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کی قبر میں آکر اسے اٹھا کر بٹھا لیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے کچھ علم نہیں، آسمان سے آواز آتی ہے۔ کہ اس نے جھوٹ بولا، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، اور اسے آگ کا لباس پہنا دو، اور اس کی قبر میں جہنم کی کھڑکی کھول دو، چنانچہ اس کے پاس دوزخ کی آگ کی گرمی اور تیز لپٹ آنی شروع ہو جائے گی، اور فرمایا کہ اس کی قبر اس پر تنگ ہو جائے گی اس قدر کہ اس کی پسلیاں ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر آجائیں گی،

اس حدیث کے بعد ایک دوسرے راوی سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ کافر پر اس کی قبر میں ایک ایسا فرشتہ مسلط ہو جاتا ہے۔ جو کہ اندھا اور بہرا ہوتا ہے۔ و لوہے کے ہتھوڑے سے اس پر ایسی ضرب لگاتا ہے لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا ـــ اگر اُس ہتھوڑے سے پہاڑ پر ضرب لگائی جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے، قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ۔ پھر اس میں روح ڈال دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے اور قیامت تک قبر میں یہ عذاب ہوتا رہتا ہے۔ ؎

عذاب قبر کی وہ سختیاں معاذ اللہ
حیات گزرے تو کہاں رونے اور رلانے میں (جام ملہور)

یہودیوں کو قبروں میں عذاب

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا۔ (بخاری)

ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

جنازہ کاندھوں پر

نیک آدمی کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، اور برا کہتا ہے کہ ہائے مجھے ... لے جا رہے ہو؟

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگ جنازہ اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر مرنے والا نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر بد اعمال ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَارِخَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ. (بخاری)

جارہے ہو؟۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

جنازہ تیرا بھی اُٹھے گا اک دن
جنازے تو نے اوروں کے اٹھائے (عاجز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَسبابِ عذابِ قبر

(غیبت)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحجرات ۱۲)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور ٹوہ میں نہ لگے رہا کرو اور کسی کی غیبت نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس کو گوارا کرے گا کہ اپنے مُردے بھائی کا گوشت کھائے اس سے ضرور ہی تمہیں کراہت آتی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے

حق تعالیٰ کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھنا واجب ہے اور بدگمانی منع ہے۔ بدگمانی سے شر پھیلتی ہے اور اس سے بڑے بڑے نقصانات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور بدگمانی کی عام عادت وبا کے طور پر ہم میں پھیلی ہوئی ہے بات بات پر بلاوجہ، بلاتحقیق، اور بغیر ثبوت آپس میں بھائی کی بھائی سے بدگمانی بیوی بچوں سے بدگمانی، ماں باپ سے بدگمانی۔ پڑوسیوں سے بدگمانی۔ نوکروں چاکروں سے بدگمانی۔ گویا بدگمانی کو ہم نے اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ صرف بدگمانی کے سبب کتنے رشتے دار، کتنے احباب کی محبت احباب سے منافرت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیل ہو جاتی ہے۔ کتنے پڑوسی پڑوسیوں سے کٹ جاتے ہیں، یہ بدگمانی کی خلش اگر ہمارے دلوں سے دور ہو جائے، تو ہم میں سے ہر ایک کی زندگی راحت و مسرت کا گہوارہ بن جائے، اوروں کے عیبوں اور کمزوریوں کی تلاش و جستجو میں رہنا، چھپ چھپ کر باتیں سننا۔ یہ گناہ ہے۔ اور انتہا کی ذلیل حرکت ہے ـــــ بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو، تو اس صورت میں اپنی یا کسی مسلمان کی حفاظت کی غرض سے اس کے نقصان دہ ارادوں اور تدبیروں کا تجسس کرنا جائز ہے۔

کسی مسلمان کے پوشیدہ عیوب کی پردہ دری کرنا ناجائز اور سخت گناہ ہے بلکہ اس کی پردہ پوشی کرتے رہنا واجب ہے۔

عَنْ مُّجَاهِدٍ خُذُوْا بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰهُ فَنَهَى اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِ الَّذِيْ ظَاهِرُهُ الْعَدَالَةُ وَالسَّتْرُ عَلَيْهِ وَدُلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ يَجِبُ تَكْذِيْبُ مَنْ قَذَفَهٗ بِالظَّنِّ۔

(جصاص)

حضرت مجاہد کا قول ہے۔ کہ کسی کے متعلق قیاس کرنے کے لیے، اس کے ظاہری اعمال کو دیکھو، اور اسے چھوڑ دو جسے اللہ نے خود پردے میں رکھا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے مسلمان کے ساتھ بدگمانی سے منع فرمایا ہے جس کا ظاہر اچھا معلوم ہوتا ہو اور باطن غیر معلوم اور اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی پر محض گمان کی بنا پر کوئی تہمت لگادے اسے جھوٹا قرار دیا جائے

اس آیت میں مسلمان کے متعلق بدظنی سے بھی منع فرمایا گیا ہے، اور اسی غیبت سے بھی حدیث شریف میں غیبت کی تفسیر اس طرح آئی ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ۔ اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا جو اسے ناگوار گزرے

کسی کی عدم موجودگی میں اس کا یا اُس کی کسی چیز کا ذکر اس طرح کرنا کہ اسے ناپسندیدہ ہو خواہ وہ صحیح ہے یا غلط "یہی غیبت ہے۔ اور اسی کو قرآنِ مجید نے سختی سے روکا ہے غیبت کے گناہ کا شدید ہونا اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مردہ بھائی کے گوشت سے تشبیہ دی ہے۔ ایسی مکروہ چیز سے تشبیہ دے کر قرآن نے ہر مسلمان کا دل ہی غیبت سے متنفر و بیزار کر دیا ہے۔ وجہ شبہ بعض علماء نے یہ لکھی ہے کہ جس طرح گوشت کے نوچے جانے سے جسم کو جسمانی اذیت ہوتی ہے۔ آبرو ریزی، بے عزتی سے بھی دلی تکلیف ہوتی ہے ——

اس کے بعد فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اللہ سے ڈر جاؤ غلطیوں اور کوتاہیوں پر صدقِ دل سے نادم ہو کر اور اُن کا تدارک کر کے حق تعالیٰ کے فضل و کرم کے مستحق ہو جاؤ، بڑی چھوٹی ہر برائی سے بچنے کے لیے آسان ترین اور موثر ترین نسخہ یہی تقویٰ الٰہی ہے۔ جس قدر کسی کے دل میں خشیت الٰہی ہوگی اُسی قدر اس کے لیے ہر ترغیب شیطانی و نفسانی کے مقابلہ میں صبر و ضبط سے کام لینا اور ثابت قدم رہنا آسان رہے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ اس میں بڑی امید ہے ماضی کی غلطیوں اور گناہوں پر نادم ہونے والوں کے حق میں ہے، ارشاد ربانی گویا یہ ہو رہا ہے۔ کہ اب تک جو کچھ کرتے رہے ہو اور جن اخلاقی آلودگیوں میں مبتلا رہ چکے ہو، اب اس تازہ ہدایت کے بعد ان سے دستبردار ہو جاؤ اور تائب و نادم ہوتے رہو، کہ حق تعالیٰ بڑے توبہ قبول کرنے والے بھی ہیں۔ اور فضل و کرم کرنے والے تو ہیں ہی۔

اس فقرے میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر اس فعل کے انتہائی گھناؤنا ہونے کا تصور دلایا ہے۔ مرسوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا گوشت کھانا بجائے خود نفرت کے قابل ہے۔ کجا کہ وہ گوشت بھی کسی جانور کا نہیں بلکہ انسان کا ہو اور انسان بھی کوئی اور نہیں خود اپنا بھائی ہو۔ پھر اس تشبیہ کو سوالیہ انداز میں پیش کر کے اور زیادہ مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ضمیر سے پوچھ کر خود فیصلہ کرے کہ آیا وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے لیے تیار ہے؟ اگر نہیں ہے اور اس کی فطرت اس چیز سے گھن کھاتی ہے تو آخر وہ کیسے یہ بات پسند کرتا ہے۔ کہ اپنے ایک مومن بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت پر حملہ کرے۔ جہاں وہ اپنی مدافعت نہیں کر سکتا۔ اور جہاں اس کو یہ خبر تک نہیں ہے۔ کہ اس کی بے عزتی کی جا رہی ہے؟

اس ارشاد سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ غیبت کے حرام ہونے کی بنیادی وجہ اُس شخص کی دل آزاری نہیں ہے جس کی غیبت کی گئی ہو۔ بلکہ کسی شخص کی غیر موجودگی میں اُس کی برائی کرنا بجائے خود حرام ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس کو اس کا علم ہوا یا نہ ہو، اور اس کو اس فعل سے اذیت پہنچے یا نہ پہنچے ظاہر ہے کہ مرے ہوئے آدمی کا گوشت کھانا اس لیے حرام نہیں ہے۔ کہ مُردے کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ مُردہ بے چارہ تو اس سے بے خبر ہوتا ہے۔ کہ اُس کے مرنے کے بعد کوئی اس کی لاش کی بے حرمتی کر رہا ہے۔ مگر یہ فعل بجائے خود ایک نہایت گھناؤنا فعل ہے۔ اسی طرح جس شخص کی غیبت کی گئی ہو اس کو بھی اگر کسی ذریعہ سے اس کی اطلاع نہ پہنچے تو وہ عمر بھر اس بات سے بے خبر رہے گا، کہ کہاں کس شخص نے کب اُس کی عزت پر کن لوگوں کے سامنے حملہ کیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے کس کس کی نظر میں وہ ذلیل و حقیر ہو کر رہ گیا۔ اس بے خبری کے باعث اسے اس غیبت کی سرے سے کوئی اذیت نہ پہنچے گی۔ مگر اُس کی عزت پر بہر حال اس سے حرف آئے گا۔ اس لیے یہ فعل اپنی نوعیت میں مُردہ بھائی کا گوشت کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مختلف نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۹۴)

اہلِ غیبت سے فضا کا بدبودار ہونا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ مُنْتِنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (مسند احمد)

حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک فضا میں بدبو پھیل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ بدبو کیسی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) یہ بدبو اُن لوگوں کی ہے۔ جو اہلِ ایمان کی غیبت کرتے ہیں۔

اہلِ غیبت مردار کا گوشت کھاتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَيْلَةً اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ نَظَرَ فِي الْبَابِ فَاِذَا قَوْمٌ يَّاْكُلُوْنَ الْجِيَفَ قَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان کی سیر کرائی گئی۔ آپ نے ایک دروازہ میں جھانک کر دیکھا تو کچھ لوگ مُردار کھا رہے تھے۔ حضرت جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریلؑ نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا دُنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ۔ (مسند احمد)

ہیں اگوشت کھایا کرتے تھے یعنی پس پُشت اُن کے عیوب لوگوں سے بیان کیا کرتے تھے۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ عذابِ قبر کے تین سبب ہیں، اس کا ایک حصّہ غیبت کے سبب سے ہے دوسرا نکتہ چینی کے سبب سے اور تیسرا کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچانے کے سبب۔

حضرت زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی شخص کی غیبت کرتے سُنا۔ آپ نے اُس کو خاموش رہنے کی تلقین فرمائی کہ یہ کُتوں کی غذا ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی عورت کو کوتاہ (چھوٹا) قد کہا۔ آپؐ نے فرمایا تم نے غیبت کی ہے۔ اپنے مُنہ میں پانی ڈال کر کُلّی کرو۔ چنانچہ انہوں نے کُلّی کی تو خون کا لوتھڑا سا نکلا (کیمیائے سعادت)

ایک بار حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم اکٹھے جا رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ فلاں آدمی بہت سوتا ہے۔ اس کے بعد کھانے کے لیے روٹی طلب کی تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا۔ کہ روٹی تو تم نے کھالی، جواب دیا حضور! ابھی نہیں کھائی، فرمایا تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔ حضورؐ نے دونوں کو تنبیہ کی اس لیے کہ اُن میں سے ایک کہنے والا ایک سُننے والا تھا (کیمیائے سعادت)

غیبت کرنا جس طرح زبان سے ناجائز ہے، اسی طرح دل سے بھی، دل کی غیبت یہ ہے کہ کسی شخص پر بدگمانی کی جائے۔ رحمۃ اللعلمینؐ کا ارشاد ہے۔ کہ مسلمان پر مسلمان کا خون، اس کا مال، اس کی غیبت تینوں حرام ہیں۔ اگر بعید از قیاس و گمان کسی کی نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو تو یہ شیطانی وسوسہ ہے، میاں بیوی کے درمیان تفرقہ اور مسلمانوں کی آپس میں عداوت یہ کام شیطان کے لیے نہایت ہی باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا - (الحجرات ۶) یعنی اگر کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

مطلب یہ کہ اس کی بات کی اس وقت تک تصدیق نہ کرو۔ اُس پر یقین نہ لاؤ جب تک کہ بخوبی اس کی چھان پھٹک نہ کر لو۔

ہے جرم کسی شخص پہ الزام لگانا ثابت کرو الزام کو الزام سے پہلے

غیبت کی مختلف صورتیں

غیبت کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں بلکہ اس کا ارتکاب آنکھ، ہاتھ، اشارے اور تحریر وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہر صورت میں حرام ہے۔ غیبت کرنے والا غیبت سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی بدبخت کسی مسلمان کی غیبت کر رہا ہو تو سُننے والے کو اُسے روک دینا چاہیئے اور سُننے سے انکار کر دینا چاہیئے۔ اور صاف کہہ دینا چاہیئے کہ مجھ میں اس گناہ کی سزا برداشت کرنے کی قوت نہیں ہے۔ غیبت کرنے والا اور غیبت سُننے والا اگر بغیر توبہ اور بجز اصلاحِ احوال فوت ہو گیا تو قبر میں دونوں کو عذاب ہو گا العیاذ باللہ۔

لوگوں کے عیب ڈھونڈنے والے تو یہ بتا اپنے گناہ بھی کبھی تو نے شمار کیا؟

غیبت نامۂ اعمال سے نیکیوں کو مٹا دیتی ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض حضرت ابو اُمامہؓ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْتٰى كِتَابُهٗ مَنْشُوْرًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتُهَا لَيْسَتْ فِيْ صَحِيْفَتِيْ ۔ فَيَقُوْلُ مُحِيَتْ بِاغْتِيَابِكَ النَّاسَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ قیامت کے دن) آدمی کے نامۂ اعمال کو کھلی حالت میں لایا جائے گا وہ آدمی کہے گا کہ اے میرے پروردگار فلاں فلاں میری نیکیاں کہاں ہیں۔ (نامۂ اعمال میں مجھے نظر نہیں آرہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جو لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا تھا۔ اُن غیبتوں نے تیرے نامۂ اعمال میں سے تیری نیکیاں اٹھا دیں۔

(الترغیب ج ۳ ص ۵۱۵)

غیبت جسے ہم گناہ تصور ہی نہیں کرتے۔ اور ہر کس و ناکس اس کا مرتکب ہے اللہ کے نزدیک سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بے حد شدید ہے۔ ہمارے نزدیک یہ جس قدر ارزاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی قدر گراں ہے۔

معراج کی رات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبت کرنے کرنے والوں کا ہولناک انجام دکھایا گیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو ملاء اعلیٰ کے اس سفر میں) میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سُرخ تانبے کے سے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ

(ابوداؤد)

کو نوچ نوچ کے زخمی کر رہے تھے میں نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہیں۔ جبریل نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے۔ اور اُن کی آبروؤں سے کھیلتے تھے

نحاس کے معنی تانبے کے ہیں۔ اور آگ جب بالکل سُرخ ہو اس کو بھی نحاس کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے اس حدیث میں نحاس کے ناخنوں کا جو ذکر ہے۔ بظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں کے ناخن جہنم کی آگ میں تپے ہوئے سُرخ تانبے کے یا تانبے کے سے تھے۔ اور یہ اُنہی ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کے زخمی کر رہے تھے۔ اُن کے لیے عالم برزخ میں خاص طور سے یہ سزا اس لیے تجویز کی گئی کہ دنیوی زندگی میں یہ مجرم اللہ کے بندوں کا گوشت نوچا کرتے تھے یعنی غیبت کیا کرتے تھے اور یہ اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔

چغلخوری کے سبب عذابِ قبر آنحضرتؐ نے سُنا

عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ " مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قُبُوْرِ نِسَاءٍ بَنِي النَّجَّارِ هَلَكُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَمِعَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ فِي النَّمِيْمَةِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کی عورتوں کے قبرستان سے گزرے جو کہ زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے سُنا کہ انہیں اُن کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ اور انہیں یہ عذاب غیبت کے بارے میں دیا جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۵۵) باقی

مشغلہ جس کا ہو لوگوں کی برائی کرنا پوچھ عاجز سے کہ وہ کتنا بڑا ہوتا ہے (عاجز)

غیبت کرنا اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبرستان میں سے گزر رہے تھے کہ آپؐ نے دو قبروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "یہ دونوں اپنی اپنی قبر میں عذاب میں مبتلا ہیں" ان میں سے ایک لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا۔ دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اس کے بعد سیدِ کونینؐ نے ایک درخت کی شاخ توڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے۔ اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ اور فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی۔ امید ہے اللہ تعالیٰ [illegible] گا۔

(بخاری و مسلم عن ابن عباس)

غیبت ایک بدترین گناہ اور بہت ہی گھناؤنا جرم ہے

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

زانی کو توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ مگر غیبت کا گناہ توبہ سے معاف نہیں ہوتا، جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے۔ وہ معاف نہ کر دے ظاہر ہے یہ دنیا کی اس زندگی میں، ممکن ہے۔ کہ جس کی غیبت کی گئی ہے اس سے معافی مانگ لی جائے اور اُسے راضی کر لیا جائے، ورنہ قیامت کے دن یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس وقت ہر شخص کو نیکیوں کی ضرورت ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسا نفسی کا عالم ہوگا، کوئی کسی کو معاف نہیں کرے گا جس طرح کم تولنا۔ کم ناپنا کسی کو گالی دینا۔ کسی کو تھپڑ مارنا۔ کسی سے دغا کرنا۔ کسی پر ظلم کرنا۔ کسی کا دل دکھانا وغیرہ یہ سب بداعمال ہیں اور حقوق العباد میں شامل ہیں، اس طرح غیبت بھی بدترین خصلت اور حقوق العباد میں سے ہے کسی بندے کا کوئی بھی حق ناجائز طریقہ سے چھینتا ہے۔ جب تک کہ وہ شخص جس کا حق اس نے غصب کیا ہے اسے معاف نہ کردے۔ وہ قیامت کے دن عذاب الٰہی کی گرفت سے بچ نہیں سکیگا۔

غیبت کا گناہ زنا سے خطرناک سنگین ہے اور ایسا کیوں ہے؟ اس سلسلہ میں مکمل حدیث ذیل میں درج ہے:۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ الْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ) وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ۔

(بیہقی)

حضرت ابوسعید اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت (کا گناہ) زیادہ سخت تر ہے زنا سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا غیبت کس طرح زیادہ سخت ہے زنا سے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ آدمی زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے، اور بیشک غیبت کرنے والے کی بخشش نہیں ہوتی یہاں تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہو وہ خود اسے معاف نہ کردے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیبت حقوق العباد میں شامل ہے جس کی غیبت کی گئی ہو جب تک وہ خود نہ معاف کرے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہ کرے گا۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہو اس سے دنیا ہی میں معافی طلب کر لی جائے۔ اس سلسلہ میں خواہ کسی قدر بھی ذلت پیش آئے۔ برداشت کر لی جائے۔ اور اسے راضی کر لیا جائے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہر شخص کو ایک ایک نیکی کی حاجت ہوگی۔ خطرہ ہے کہ وہاں اس وقت وہ شخص معاف نہیں کرے گا۔ اور اس حدیث سے غیبت کے جرم کی شدت پر بھی غور کر لیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود کا کم از کم گناہ ماں کے ساتھ نکاح کے برابر ہے۔ غیبت سود سے بھی بدتر ہے

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاھَا مِثْلُ اِتْیَانِ الرَّجُلِ اُمَّہٗ وَاِنَّ اَرْبَی الرِّبَا اِسْتِطَالَۃُ الرَّجُلِ فِیْ عِرْضِ اَخِیْہِ

(الترغیب ج ۳ ص ۸)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سود کے بہتر دروازے ہیں ان میں سے چھوٹے دروازے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی (بد بخت) شخص اپنی ماں کے ساتھ برائی کرے (معاذ اللہ) اور سود سے بھی بڑا گناہ اپنے بھائی کی غیبت ہے۔

مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور سود سے متعلق تحریر لکھنے والے۔ اور اس پر گواہی دینے والے ان سب پر لعنت بھیجی ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں ——— ایک حدیث میں آتا ہے جس کے راوی عبد اللہ بن سلام ہیں۔ فرمایا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نزدیک سود کے ایک درہم کی اہمیت بلحاظِ معصیت اسلام میں (۳۳) بار زنا سے زیادہ ہے۔ (یہ روایت الترغیب والترھیب ج ۳ صفحہ ۶ پر ہے)

مستدرک حاکم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلرِّبَا ثَلَاثٌ وَّ سَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ (رواہ الحاکم)

سود کے تہتر (۷۳) دروازے ہیں۔ اُس کے آسان (کمزور) دروازے کی مثال ایسی ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرلے

یعنی سُود کا کم از کم گناہ ماں کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔ بینکوں کے ساتھ لین دین میں تجّار عام طور پر سُود لے بھی رہے ہیں اور دے بھی رہے ہیں۔ وہ ذرا ان احادیث پر غور کرلیں۔ اور عام آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر توجہ دیں اور فکر کریں۔ کہ سُود کا گناہ اسلام میں ۳۳ بار زنا اور اپنی حقیقی ماں سے نکاح کرنے سے بھی زیادہ ہے ـــــ اور مسلمان بھائی کی غیبت کا گناہ سُود سے بھی بڑا ہے۔ غیبت کرنے والا شخص اپنی نیکیاں جس کی غیبت کرتا ہے۔ لاعلمی میں اُسے لٹا رہا ہوتا ہے

حضرت امام غزالی احیاء علوم میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضرت حسن بصری کی غیبت کیا کرتا تھا۔ آپ کو پتہ چلا تو اُس کے پاس کسی کے ہاتھ کچھ کھجوریں ارسال فرمائیں۔ اور ساتھ ہی یہ پیغام بھیجا۔ کہ تم میری غیبت کرکے اپنی نیکیاں مجھے دے رہے ہو۔ اس کے صلے میں میں یہ تھوڑی سی کھجوریں بھیج رہا ہوں۔ اگرچہ تمہارے تحفے کا تو یہ کسی طرح بھی بدلہ نہیں ہے لیکن مجھے امید ہے تم اسے قبول فرما کر مجھے مشکور فرماؤ گے۔

غیبت اور بہتان کی تشریح اور ان میں فرق

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کسے کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ - قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اِغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

(مسلم)

صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اُس کو ناپسند ہو (یہی غیبت ہے) ایک صحابی نے عرض کیا حضور! اگر میں اپنے بھائی کی وہی برائی بیان کروں جو اس میں موجود ہو تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو نے وہی برائی اس کی بیان کی جو اس میں موجود ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ برائی نہ پائی جائے تو جس کا کسی سے ذکر کرتا ہے۔ تو پھر تو نے اُس پر بہتان لگایا۔ اور یہ غیبت سے بھی سخت جرم ہے۔

اس حدیث سے غیبت اور بہتان کی وضاحت ہو گئی اور آنحضورؐ نے دونوں میں فرق کی بخوبی تشریح فرما دی ہے۔ اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ غیبت زنا سے بھی سخت جرم ہے۔ اور زنا تو بہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ مگر غیبت تو بہ سے بھی معاف نہیں ہوتی۔ اس گھناؤنے گناہ کی معافی کی ایک ہی صورت ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہو۔ اس سے معافی مانگی جائے۔ اور زندگی ہی میں اسے راضی کر لیا جائے۔ کسی میں واقعتہً کوئی عیب۔ کوئی برائی ہو اُسے لوگوں میں نشر کیا جائے۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔ اور اگر کسی کا کوئی عیب کسی سے بیان کیا جائے اور اس میں وہ عیب نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔ اور اس گناہ کی شدت غیبت سے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ جاتی ہے۔

مخلوقِ خدا کی خیر خواہی اور شر و فساد کی روک تھام کے لیے کسی فرد واحد یا جماعت کی حقیقی برائی بیان کرنا اگر لازمی ہو جائے، علاوہ ازیں کسی شرعی مقصد کے حصول کے لیے اس کے بغیر چارہ نہ ہو، ان حالات میں اُس شخص یا جماعت کی برائی کا ذکر کرنا غیبت نہیں کہلائے گا۔

مثلاً حاکم کے روبرو ظالم کے خلاف شہادت دینا۔ کسی فریب کار آدمی کے فریب سے سادہ لوح لوگوں کو مطلع کرنا۔ تاکہ وہ اس کے فریب سے محفوظ رہیں اور محدثین کرام کا غیر ثقہ راویوں پر جرح کرنا اور علماءِ حق کا اہلِ باطل کی غلطیوں سے عوام الناس کو باخبر کرنا غیبت میں شامل نہیں بلکہ باعثِ ثواب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور اُس کا مال اور اُس کی عزت (یعنی اس کی بے عزتی کرنا) حرام ہے۔

کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا۔ مارنا پیٹنا۔ اسے گالی دینا۔ ناجائز طریقہ دھوکہ فریب سے اس کا مال کھانا۔ اور اُسے ذلیل و رسوا کرنا۔ اُسے حقیر سمجھنا یہ سب ناجائز اور حرام ہے۔ کسی مسلمان کا دل دکھانا کبیرہ گناہ ہے۔

ملتا ہے جہاں میں انہیں آرام ہمیشہ
آتے ہیں جہاں والوں کے جو کام ہمیشہ
پہچان ہے اللہ کے ولیوں کی اے دوست
دیتے ہیں دعا سُن کے وہ دشنام ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ڈر گیا وہ چل پڑا، جو چل پڑا وہ منزل پر پہنچ گیا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ڈرتا ہے وہ ابتدائے شب میں ہی چل دیتا ہے اور جو ابتدائے شب میں چل دیتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ سنو! اللہ تعالیٰ کا سودا مہنگا ہے (اور قیمتی ہے) یاد رکھو، اللہ تعالیٰ کا وہ سودا جنت ہے۔

ہوشیار اے رہروانِ راہِ عقبیٰ ہوشیار
ہر قدم پر راہزن ہے ہر قدم پر اہرمن

عرب کا عام دستور تھا کہ مسافروں کے قافلے رات کے آخری حصے میں چلتے تھے اور اس لیے قزاقوں اور رہزنوں کے حملے بھی عموماً وقتِ سحر ہی ہوتے بنا بریں مسافروں کے قافلے رہزنوں کے حملوں کے ڈر سے بجائے آخری رات کے شروع رات میں اپنا سفر شروع کر دیتے۔ اور بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثال سے سمجھایا کہ جس طرح رہزنوں کے حملوں سے خوف زدہ مسافر اپنی راحت اور اپنی نیند قربان کر کے رات کے ابتدائی حصہ ہی میں اپنی منزل کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انجام کی فکر رکھنے والے اور قبر و قیامت اور نارِ جہنم سے ڈرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافرِ آخرت کو چاہیئے کہ اپنی منزل (یعنی جنت) تک رسائی کے لیے اپنی راحتوں لذتوں اور خواہشوں کو قربان کرے، اور منزلِ مقصود کی طرف تیز روی سے قدم بڑھائے ـــــ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبد (بندہ) اپنے معبود سے جس چیز کا طلبگار ہے، وہ چیز سستی اور کم قیمت نہیں ہے کہ بغیر معاوضہ بجز محنت و مشقت یونہی ہاتھ آجائے بلکہ وہ ایک انمول اور بیش قیمت چیز ہے جو جان۔ مال۔ اولاد اور ہر محبوب چیز کی قربانی سے ہی میسر آسکتی ہے۔

جیسا کہ ربِ دوجہاں نے اپنی کتابِ عزیز میں بالصراحت ارشاد فرمایا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ (آل عمران ۹۲)

جب تک اپنی محبوب چیزوں کو (اللہ کی راہ میں) نہ خرچ کروگے (کامل) نیکی (کے مرتبہ) کو نہ پہنچ سکوگے۔

محبوب چیز کے ماتحت ہر وہ چیز آجاتی ہے جسے انسان عزیز رکھتا ہے مال دولت۔ عزت۔ حکومت، اولاد۔ قوت۔ وقت وغیرہ تنہا مال و دولت ہی مقصود نہیں، بعض اوقات جاہ و حشمت کی قربانی مال کی قربانی سے کہیں زیادہ صبر آزما اور دشوار ہوتی ہے۔ خیرِ کامل کا درجۂ اعلیٰ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان راہِ حق میں اپنی محبوب ترین اور مرغوب ترین اشیاء کی قربانی رضائے الٰہی کے لیے بلا تأمل اور بجز ادنیٰ تردد بخوشی پیش کرتا ہے ـــــ دراصل انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اس کے آقا کی امانت ہے۔ صاحبِ امانت اپنی امانت جب بھی طلب کرے۔ جس کے پاس اس کی کوئی امانت ہو اس کی دیانت کا تقاضا ہے کہ لمحہ بھر کے توقف کے بغیر وہ پیشِ خدمت کر دے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ توبہ میں ارشاد فرما رہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (التوبہ ۱۱۱)	بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جان و مال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے۔

لفظ اِشْتَرٰی کا اس موقع پر استعمال غایت شفقت و کرم ہی سے ہے۔ ورنہ کسی بندہ کی جان اور اس کا مال اس کا ہے کب؟ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ وہ جب اور جو چاہے بلا کسی معاوضہ یا انعام کا سوال درمیان لائے حکم دے دے۔ اپنی ہی ملکیت کو دوسرے سے خریدنا اور اس کی قیمت ادا کرنا۔ احسانِ ذی شان اور کرم بے کراں کے اور کیا ہے؟

نام میرا ہے مگر کام یہ سب ہے تیرا
کیا طریقہ ہے مری حوصلہ افزائی کا

مومن کو ہمیشہ دو خوف لگے رہتے ہیں

عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ عَبْدٌ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ فِيْهِ وَمِنْ عُمُرٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَاذَا	حضرت حسین بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن مبارک نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ بندۂ مومن کو ہمیشہ دو خوف دامنگیر رہتے ہیں ایک جو وہ گناہ کر چکا ہے اس سے خائف رہتا ہے کہ نہ معلوم اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک کریگا دوسرے اپنی آئندہ بقیہ عمر کے متعلق خوف رہتا ہے کہ نہ معلوم وہ اس میں ایسے اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصِيبُ فِيهِ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ (کتاب الزھد لابن المبارک ص۱۰۱)

کر بیٹھے جو اس کی (دنیا و آخرت میں) ہلاکت و بربادی کا سبب بن جائیں۔

خوفِ جہنم سے جملہ خاندان اشک بداماں ہوگیا

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ (مریم ۷۱) ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَبَكٰى فَجَآءَتِ امْرَاَتُهٗ فَبَكَتْ فَجَآءَتِ الْخَادِمَةُ فَبَكَتْ وَجَآءَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَجَعَلُوْا يَبْكُوْنَ فَلَمَّا انْقَطَعَتْ عَبْرَتُهٗ قَالَ يَا اَهْلَاهُ، اَمَّا الَّذِيْ اَبْكَاكُمْ ؟ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ وَلٰكِنْ رَاَيْنَاكَ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا۔ قَالَ اِنَّهٗ اُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اٰيَةٌ يُنَبِّئُنِيْ فِيْهَا

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ (اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا گزر اس (جہنم) تک نہ ہو یہ آپ کے رب پر لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اپنے گھر چلے گئے اور رونا شروع کر دیا۔ اُن کی اہلیہ نے اپنے خاوند کو روتا ہوا دیکھا تو وہ بھی رونے لگ گئی خادمہ نے یہ منظر دیکھا تو وہ بھی رونے لگ گئی یہاں تک کہ گھر کے تمام افراد آہ و بکا میں مبتلا ہو گئے ۔ جب اُن کے آنسو تھمے تو عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا اے گھر والو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟ وہ کہنے لگے ہمیں کچھ معلوم نہیں، ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَرِبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ اَنِّیْ وَارِدٌ
النَّارَ وَلَمْ یُنَبِّئْنِیْ
اَنِّیْ صَادِرٌ عَنْهَا فَذٰلِكَ
الَّذِیْ اَبْكَانِیْ۔
(کتاب الزھد لابن المبارکؒ
ص ۱۰۴)

آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی
رو پڑے، عبداللہ بن رواحہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک
آیت نازل ہوئی ہے، اس میں میرے
رب نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں نارِ
جہنم پر وارد ہونے والا ہوں۔ مجھے یہ
نہیں کہا کہ میں اس سے گزر جانے
والا ہوں، پس اس چیز نے مجھے رُلایا ہے

علامؔ اکہ جس کا سفر عنقریب ہے درپیش
ہے زادِ رہ بھی ترے پاس اُس سفر کے لیے (حجام طہور)

حساب ہونے سے پہلے اپنا حساب خود کرلو

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ
قَالَ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ
تُحَاسَبُوْا فَاِنَّهٗ هُوَ
اَهْوَنُ اَوْ قَالَ اَیْسَرُ
لِحِسَابِكُمْ وَزِنُوْا اَنْفُسَكُمْ
قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا وَتَجَهَّزُوْا
لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ یَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْكُمْ
خَافِیَةٌ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اپنا حساب خود
کرلو اس سے قبل کہ تم سے حساب طلب
کیا جائے، اس لیے کہ یہ سہل ہے
یا فرمایا کہ تمہارے حساب کے لیے یہ
زیادہ آسان ہے، (اور فرمایا) کہ اپنا
(یعنی اپنے اعمال کا) وزن کرلو۔ اس سے
پہلے کہ تمہارا وزن کیا جائے۔ اور عدالتِ
عالیہ میں حاضری کے لیے تیاری کرلو۔
تم پیش کئے جاؤ گے تمہارا کوئی کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب الزھد لابن المبارک ۱۰۳) پوشیدہ نہیں رہے گا۔

آخرت کا خوف بے خوفی سے مبارک ہے

مغیرہ بن مخاوش سے حضرت حسن نے پوچھا:

يَا اَبَا سَعِيْدٍ كَيْفَ نَصْنَعُ مُجَالَسَةَ اَقْوَامٍ هٰهُنَا يُحَدِّثُوْنَنَا حَتّٰى تَكَادَ قُلُوْبُنَا اَنْ تَطِيْرَ؟ قَالَ اَيُّهَا الشَّيْخُ اِنَّكَ وَاللّٰهِ لَاَنْ تَصْحَبَ اَقْوَامًا يُخَوِّفُوْنَكَ حَتّٰى تُدْرِكَكَ اَمْنًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَصْحَبَ اَقْوَامًا يُؤْمِنُوْنَكَ تَلْحَقُكَ الْمَخَاوِفُ

اے ابوسعید ہم اُس وقت کیا کریں جبکہ ہم ایسے لوگوں سے ملتے ہیں، کہ اُن کی بات چیت سے قریب ہوتا ہے کہ (خوف سے) ہمارے دل تباہ و برباد ہو جائیں۔ اس نے کہا: محترم! بلاشبہ اگر تم ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کرو جو تمہیں ڈراتے رہتے ہیں حتیٰ کہ تم امن حاصل کر لو یہ بہتر ہے اس سے کہ تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو تمہیں امن و سلامتی کا وعظ سناتے رہیں اور بالآخر تمہیں خوفناکیاں لاحق ہو جائیں۔

(کتاب الزھد لابن المبارک ص ۱۰۲)

خوفِ ورودِ جہنم

اے کاش میں اپنی والدہ کے ہاں پیدا ہی نہ ہوتا

ابو اسحاق حضرت ابو میسرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَنَّهٗ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ کہ وہ جب سونے کے لیے اپنے بستر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ يٰلَيْتَ أُمِّيْ لَمْ تَلِدْنِيْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهٗ يَا أَبَا مَيْسَرَةَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ هَدَاكَ لِلْإِسْلَامِ۔ فَقَالَ أَجَلْ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ لَنَا أَنَّا وَارِدُوْا النَّارِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّا صَادِرُوْنَ عَنْهَا

پر آتے تو فرماتے اے کاش! میں اپنی ماں کے ہاں پیدا نہ ہوتا، اُن کی بیوی اُن سے کہتی اے میسرہ کے والد، اللہ تعالیٰ نے آپ پر کس قدر احسان کیا ہے اس نے آپ کو اسلام کا راستہ بتایا۔ انہوں نے کہا بیشک! لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہم تمہیں جہنم کی آگ پر وارد کرنے والے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اُس سے لوٹانے والے ہیں۔

(کتاب الزہد لابن المبارک ص ۱۰۵)

مومن و کافر، شاہ و گدا ہر انسان کا جہنم پر وارد ہونا اللہ تعالیٰ کا حتمی فیصلہ ہے لیکن پلصراط کو اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار سلامتی سے عبور کر جائیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان لوگ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے جیسا کہ فرمایا:

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔ (مریم ۷۲)

پھر ہم پرہیزگاروں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اُس میں گھٹنوں کے بل اوندھے گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

جب جہنم کے پُل سے مومن گزریں گے تو جہنم کی آگ سرد ہو جائے گی، اور انہیں معلوم بھی نہ ہو گا کہ وہ کب اُسے عبور کر گئے

عَنِ الْحَسَنِ الْوُرُوْدُ الْمُرُوْرُ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ورود سے مُراد جہنم سے گزر جانا ہے داخلہ نہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُخُوْلٍ وَّرُوِیَ ذٰلِکَ
اَیْضًا عَنْ قَتَادَةَ وَذٰلِکَ
بِاَنَّ وُرُوْدَ عَلَی الصِّرَاطِ
الْمَوْضُوْعِ عَلٰی مَتْنِ جَهَنَّمَ
عَلٰی مَا رَوَاهُ جَمَاعَةٌ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَیَمُرُّ
الْمُؤْمِنُ وَلَا یَشْعُرُ بِهَا
عَنِ الْخَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ
قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةَ قَالُوْا رَبَّنَا اَلَمْ تَعِدْنَا
اَنْ تَرِدَ النَّارَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ
اِذَا مَرَرْتُمْ عَلَیْهَا وَهِیَ خَامِدَةٌ

(روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۱۱)

اسی طرح حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ ورود سے مُراد پُلصراط سے گزرنا ہے جو کہ دوزخ پر نصب ہے۔ جیسا کہ ایک جماعت نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔ کہ مومن اُس سے اس طرح گزر جائے گا کہ اسے اُس کی خبر بھی نہ ہوگی حضرت خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے، تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! کیا تو نے ہم سے وعدہ نہیں کیا تھا۔ کہ ہم جہنم پر ضرور وارد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بیشک! تم جب اس سے گزرے تھے اُس کی آگ اس وقت بجھی ہوئی تھی۔

اے مومن!
جلد گزر جا تیرے نور نے میری آگ بجھا دی ہے

یہ بات مومن سے جہنم کہے گی جب کہ وہ اُس کا پُل پار کرنے لگے گا

عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ تَقُوْلُ النَّارُ لِلْمُؤْمِنِ

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جہنم کی) آگ قیامت کے دن (جبکہ مومن اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُزْيَا مُؤْمِنُ فَقَدْ اَطْفَا نُوْرُكَ لَهَبِيْ

کے پل سے گزرے گا، کہے گی اے مومن جلد گزر جا تیرے نور نے میری شدت وحدت کو فرو کر دیا۔

(تفسیر روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۱۱)

اہلِ ایمان

جہنم کا پل اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلدی پار کرینگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

(جامع الترمذی شرحہ تحفۃ الاحوذی ج ۴ ص ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ نارِ جہنم (پُل صراط) پر وارد ہوں گے۔ پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر جائیں گے۔ پہلی جماعت بجلی کی طرح، پھر ہوا کی طرح، پھر تیز رو گھوڑے کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح۔ پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح اور پھر پیادہ یا چلنے والے کی طرح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نیکی کو حقیر نہ جانو

گو اس قدر ہی کیوں نہ ہو کر کسی پیاسے کو اپنے ڈول میں سے اس کے برتن میں پانی ڈال دو۔ اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا چاہیئے۔

حضرت سلیمان بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی ایسا بہترین عمل بتلایئے جس سے مجھے فائدہ پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ	کسی اچھی بات کو حقیر نہ سمجھنا۔ گو اسقدر
شَيْئًا وَّلَوْ اَنْ تَصُبَّ مِنْ	ہی کیوں نہ ہو کر کسی پیاسے کو اپنے
دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَقِيْ	ڈول میں سے پانی ڈال دو۔ اور یہ
وَاَنْ تَلْقٰى بِبَشَرٍ حَسَنٍ وَّ	کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی
اِنْ اَدْبَرَ فَلَا تَغْتَابَنَّهٗ	کے ساتھ ملنا چاہیئے اور اس کے
(مسند احمد)	پیچھے اس کی کبھی برائی نہیں کرنا چاہیئے

ملکی انتخابات کے موقع پر جس طرح ہر امیدوار ایک ایک ووٹ کے لیے حریص اور اس کے حصول کے لیے اپنی پوری کوشش کرتا ہے اور گھر گھر جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اپنے مخالف کے مقابلے میں میرے ایک ووٹ کا بڑھنا مجھے کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے۔

اسی طرح قیامت کے دن جب اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ایک ایک نیکی کی ضرورت ہوگی تاکہ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو کر نجات کا سبب ہو جائے۔

میزانِ اعمال میں کلمۂ شہادت کا وزن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَآئِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ ، قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ اليَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کے روبرو میری اُمت میں سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو الگ نکال لے گا اور اس کے سامنے ننانوے دفتر اُس کے اعمال نامے) دیئے جائیں گے۔ ہر دفتر کی لمبائی حدِ نگاہ تک ہوگی۔ پھر اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے اس (اپنے نامۂ اعمال) سے انکار ہے کیا تیرے اعمال کی نگرانی کرنے والوں اور لکھنے والوں میرے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے۔ (اور تیرے نامۂ اعمال میں کچھ غلط سلط لکھ دیا ہے) وہ کہے گا میرے پروردگار یہ بات نہیں مجھ پر کسی نے ظلم نہیں کیا یہ میرے اپنے ہی اعمال ہیں) پھر اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر فرد کو غور و فکر کرنا چاہیے۔ کہ کوئی بھی گناہ دانستہ ہمیشہ کرتے رہنا اور اسی طرح بغیر توبہ اور بغیر اصلاح قبر میں داخل ہو جانا۔ یہ کہاں تک درست ہے!

مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے پوشیدہ عیوب کو نہ کریدو

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ قَلْبَہٗ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِہِمْ فَاِنَّہٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِہِمْ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ فِیْ بَیْتِہٖ۔ (ابوداؤد)

ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ایمان ابھی اُن کے دلوں میں نہیں اُترا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور اُن کے پوشیدہ عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہوگا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ایسا ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کو اس کے گھر میں رُسوا کر دے گا۔

کسی مسلمان کی اس کی پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔ اُس کی برائیوں اور کمزوریوں کی ٹوہ میں لگے رہنا۔ اس کے عیوب اور نقائص کی تشہیر کرنا۔ ایک منافقانہ حرکت ہے اور نہایت ذلیل فعل ہے۔ ایسا کام وہی بدبخت کرتا ہے۔ جس کا دعویٰ اسلام صرف زبان تک محدود ہے۔ اور اُس کی سرزمینِ دل میں ایمان کی تخم ریزی نہیں ہوئی۔

حضرت امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْحَسَنُ رض وَاللّٰهِ لَلْغِيْبَةُ اَسْرَعُ فِيْ دِيْنِ الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْاُكْلَةِ فِي الْجَسَدِ

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم غیبت کا اثر مسلمان کے دین میں مرض اکلہ (خارش) سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

یعنی جس طرح مرض آکلہ کا عمل آدمی کے تن بدن کو کھا جاتا ہے۔ اور کچھ نہیں چھوڑتا اسی طرح غیبت کا عمل جسد دین کو چٹ کر جاتا ہے۔ اور یہ بھی انہیں کا فرمان ہے۔ کہ ہم نے سلف (نیک لوگوں) کو اسی حال پر پایا کہ وہ نماز اور روزہ ان میں سے کسی کو عبادت نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ترک غیبت کو عبادت سمجھتے تھے۔ پرہیزگاری یعنی ترک گناہ کے بغیر ہر عبادت بے جان وجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو بھی کوئی پروا نہیں (کہ وہ روزے کی حالت میں) کھانا پینا چھوڑ دے۔ (اس حالت میں اسے کچھ اجر نہیں ملے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (ابن خزیمہ ابن حبان)

روزہ کھانے اور پینے سے رُکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ فحش کلام (جھوٹ۔ غیبت لغویات) سے پرہیز کا نام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَ رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ

(ابن ماجہ والنسائی)

کتنے روزے دار ایسے ہیں کہ انہیں اُن کے روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے بھوک کے۔ اور کتنے لوگ ایسے ہیں جو رات کو قیام کرتے ہیں (یعنی تہجد پڑھتے ہیں) مگر انہیں اس قیام سے کچھ نہیں ملتا سوائے جاگنے کے

روزہ بھی نماز کی طرح فرض ہے۔ مگر اس کی قبولیت کے لیے دوسری تمام عبادتوں کی مشروط قبولیت کی طرح ترکِ معصیت کی شرط ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ تم لوگوں کے عیوب بیان کرنے سے پہلے اپنے عیوب یاد کر لیا کرو۔ ایک اور قول ہے۔ کہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِبْنَ اٰدَمَ لَنْ تُصِيبَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى لَا تَعِيبَ النَّاسَ بِعَيْبٍ هُوَ فِيكَ وَحَتّٰى تَبْدَءَ بِصَلَاحِ ذٰلِكَ الْعَيْبِ فَتُصْلِحَهُ مِنْ نَفْسِكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ كَانَ شُغْلُكَ فِي خَاصَّةِ نَفْسِكَ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۳)

اے ابن آدم حقیقتِ ایمان اس وقت پائے گا کہ جو عیب تجھ میں موجود ہو۔ اس پر لوگوں کو ملامت نہ کرے۔ اور اپنی برائی کی اصلاح پہلے کرے۔ اور جب تو اپنے نفس کی اصلاح مقدم جانے گا تو تیرے لیے یہی مشغلہ کافی ہے۔ (دوسروں کی طرف التفات کی نوبت ہی نہیں آئے گی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں:-

إِيَّاكَ وَالْغِيبَةَ فَإِنَّهَا إِدَامُ كِلَابِ النَّاسِ (احیاء العلوم)

خبردار کسی کی غیبت نہ کرو! یہ اُن لوگوں کا سالن ہے جو انسانوں میں سے کتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ شِفَاءٌ وَإِيَّاكُمْ وَذِكْرَ النَّاسِ فَإِنَّهُ دَاءٌ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ کہ اس سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ لوگوں کا ذکر (غیبت) نہ کیا کرو کہ یہ بیماری ہے۔

تیرا گناہ یہی کافی ہے کہ تو اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے اُسے آگے بیان کرے

رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَعْجَزَ فُلَانًا أَوْ قَالُوا مَا أَضْعَفَ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْتَبْتُمْ صَاحِبَكُمْ وَأَكَلْتُمْ لَحْمَهُ (الترغیب ج ۳ ص ۵۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا (مجلس سے) تو صحابہ نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ فلاں آدمی سے زیادہ کوئی کمزور نہیں یا یہ کہا کہ فلاں آدمی سے زیادہ کوئی ضعیف نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے ساتھی کی غیبت کی اور اس کا گوشت کھایا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالُوْا لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُطْعَمَ وَلَا يَرْحَلُ حَتّٰى يُرْحَلَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَبْتُمُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا حَدَّثْنَا بِمَا فِيْهِ قَالَ حَسْبُكَ اِذَا ذَكَرْتَ اَخَاكَ بِمَا فِيْهِ

(الترغیب ج ۳ ص ۵۰۶)

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک (کمزور) آدمی کا ذکر کیا۔ کہ جب تک اسے کھلایا نہ جائے۔ وہ خود نہیں کھا سکتا۔ اور جب تک (سہارا دے کر) چلایا نہ جائے وہ خود نہیں چل سکتا (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم نے تو وہی کچھ بیان کیا ہے جو اس میں موجود ہے آپ نے فرمایا تیرے لیے یہی (گناہ) کافی ہے کہ تو نے جو کچھ اپنے بھائی میں پایا اسے آگے بیان کر دیا۔

اپنے بھائی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَلَّلْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے۔ ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد ایک شخص نے اس کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات کہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ غیبت ہے) اس سے معاف کرا لے۔ تو اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ وَمِمَّا أَتَحَلَّلُ ؟ مَا أَكَلْتُ لَحْمًا. قَالَ إِنَّكَ أَكَلْتَ لَحْمَ أَخِيكَ

(الترغیب ج ۳ ص ۵۰۶)

کہا کس چیز کی معافی مانگوں ؟ (میں نے گوشت کھایا ہی نہیں) یعنی غیبت کی ہی نہیں) آپ نے فرمایا تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے (یعنی اس کی غیبت کی ہے)

غیبت کرنے والی دو عورتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کروائی تو اُن کے پیٹ سے خون کے لوتھڑے نکلے

وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَقَالَ لَا يُفْطِرَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ حَتَّى آذَنَ لَهُ. فَصَامَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ظَلِلْتُ صَائِمًا فَأْذَنْ لِي فَأُفْطِرَ فَيَأْذَنُ لَهُ. الرَّجُلُ وَالرَّجُلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو روزے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک افطار نہ کرے جب تک کہ میں اجازت نہ دوں۔ لوگوں نے روزہ رکھ لیا جب شام ہو گئی (افطار کا وقت آ گیا) تو حضورؐ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں روزے سے ہوں۔ مجھے افطار کی اجازت دیجیے۔ آپ نے اُسے اجازت دے دی۔ تو پھر یکے بعد دیگرے لوگ آنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایک شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَاتَانِ
مِنْ اَهْلِكَ ظَلَّتَا
صَآئِمَتَيْنِ وَاِنَّهُمَا
تَسْتَحْيَانِ اَنْ تَاْتِيَاكَ
فَاْذَنْ لَّهُمَا فَلْتُفْطِرَا
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ
اِنَّهُمَا لَمْ تَصُوْمَا وَكَيْفَ
صَامَ مَنْ ظَلَّ هٰذَا
الْيَوْمَ يَاْكُلُ لُحُوْمَ
النَّاسِ اِذْهَبْ فَمُرْهُمَا
اِنْ كَانَتَا صَآئِمَتَيْنِ
فَلْتَسْتَقِيْئَا فَرَجَعَ اِلَيْهِمَا
فَاَخْبَرَهُمَا فَاسْتَقَآئَتَا
فَقَآءَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ
عَلَقَةً مِّنْ دَمٍ فَرَجَعَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

آیا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کے اقربا میں سے دو عورتیں روزے سے ہیں وہ خود حاضر خدمت ہوتے سے حیا کرتی ہیں۔ آپ انہیں بھی اجازت دیجئے وہ بھی اپنے روزے افطار کرلیں۔ آپ نے (اس کی بات سن کر) اُس سے چہرہ پھیر لیا۔ اُس نے دوبارہ عرض کیا۔ آپ نے پھر اس سے چہرہ پھیر لیا اُس نے تیسری بار پھر یہی بات کہی آپ نے پھر چہرہ پھیر لیا اور فرمایا کہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اور وہ شخص کس طرح آج روزے سے ہو سکتا ہے جو کہ لوگوں کا گوشت کھاتا رہا۔ (آپ نے اسے فرمایا) تو واپس جاکر اُن سے کہ اگر وہ دونوں روزے سے ہیں۔ تو قے کریں۔ وہ شخص لوٹ کر اُن دونوں عورتوں کے پاس آیا۔ اور انہیں آپ کا حکم سنایا تو اُن دونوں نے قے کی تو اُنکے مونہوں سے خون کے جمے ہوئے لوتھڑے نکلے۔ پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ وَمِمَّا أَتَحَلَّلُ ؟ مَا أَكَلْتُ لَحْمًا ، قَالَ إِنَّكَ أَكَلْتَ لَحْمَ أَخِيكَ

(الترغیب ج ۳ ص ۵۰۶)

کہا کس چیز کی معافی مانگوں ؟ (میں نے گوشت کھایا ہی نہیں) یعنی غیبت کی ہی نہیں) آپ نے فرمایا تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے (یعنی اس کی غیبت کی ہے)

غیبت کرنے والی دو عورتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کروائی تو اُن کے پیٹ سے خون کے ٹھڑے نکلے

وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَقَالَ لَا يُفْطِرَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى آذَنَ لَهُ . فَصَامَ النَّاسُ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! إِنِّي ظَلِلْتُ صَائِمًا فَأْذَنْ لِي فَأُفْطِرَ فَيَأْذَنُ لَهُ . الرَّجُلُ وَالرَّجُلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو روزے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک افطار نہ کرے جب تک کہ میں اجازت نہ دوں۔ لوگوں نے روزہ رکھ لیا جب شام ہو گئی (افطار کا وقت آ گیا) تو حضورؐ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں روزے سے ہوں۔ مجھے افطار کی اجازت دیجئے۔ آپ نے اُسے اجازت دے دی۔ تو پھر یکے بعد دیگرے لوگ آنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایک شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَاتَانِ
مِنْ اَهْلِكَ ظَلَّتَا
صَآئِمَتَيْنِ وَاِنَّهُمَا
تَسْتَحْيِيَانِ اَنْ تَاْتِيَاكَ
فَاْذَنْ لَّهُمَا فَلْتُفْطِرَا
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَهٗ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ
اِنَّهُمَا لَمْ تَصُوْمَا وَكَيْفَ
صَامَ مَنْ ظَلَّ هٰذَا
الْيَوْمَ يَاْكُلُ لُحُوْمَ
النَّاسِ اِذْهَبْ فَمُرْهُمَا
اِنْ كَانَتَا صَآئِمَتَيْنِ
فَلْتَسْتَقِيْئَا فَرَجَعَ اِلَيْهِمَا
فَاَخْبَرَهُمَا فَاسْتَقَائَتَا
فَقَآءَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ
عَلَقَةً مِّنْ دَمٍ فَرَجَعَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

آیا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ
آپ کے اقربا میں سے دو عورتیں روزے
سے ہیں وہ خود حاضرِ خدمت ہونے
سے حیا کرتی ہیں۔ آپ انہیں بھی اجازت
دیجئے وہ بھی اپنے روزے افطار
کرلیں۔ آپؐ نے (اس کی بات سن کر)
اُس سے چہرہ پھرا لیا۔ اُس نے دوبارہ
عرض کیا۔ آپ نے پھر اس سے چہرہ
پھرا لیا اُس نے تیسری بار پھر یہی بات
کہی آپ نے پھر چہرہ پھرا لیا اور فرمایا
کہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اور وہ
شخص کس طرح آج روزے سے ہو
سکتا ہے جو کہ لوگوں کا گوشت کھاتا
رہا۔ (آپؐ نے اسے فرمایا) تو واپس
جا کر اُن سے کہ اگر وہ دونوں روزے
سے ہیں۔ تو قے کریں۔ وہ شخص لوٹ کر
اُن دونوں عورتوں کے پاس آیا۔ اور انہیں
آپ کا حکم سنایا تو اُن دونوں نے قے
کی تو اُنکے مونہوں سے خون کے جمے ہوئے
لوتھڑے نکلے۔ پھر وہ شخص نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ بَقِیَتَا فِیْ بُطُوْنِہِمَا لَاَکَلَتْہُمَا النَّارُ۔ (الترغیب ج ۴ ص ۵۰۷)

سارا قصہ سنایا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان دونوں کے پیٹوں میں (غیبت کا یہ گوشت) اسی طرح باقی رہ جاتا تو اس کو جہنم کی آگ کھاتی۔

نوٹ: یہ قصہ دو عورتوں کا ہے لیکن الترغیب میں مذکر و مونث دونوں صیغے استعمال ہوئے ہیں اس دوسری اشاعت میں ایک عالم اجل کے مشورے سے تمام صیغے مونث کر دیئے گئے ہیں۔

بحوالہ ابو داؤد الطیالسی صفحہ ۱۴۷ حدیث ۱۰۲۱

چار شخص اہل جہنم کے عذاب میں اضافہ کا سبب ہونگے ان میں ایک وہ ہوگا جو غیبت کیا کرتا تھا

وَعَنْ شَفِیِّ بْنِ مَاتِعٍ الْاَصْبَحِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃٌ یُؤْذُوْنَ اَھْلَ النَّارِ عَلٰی مَا بِھِمْ مِنَ الْاَذٰی یَسْعَوْنَ مَا بَیْنَ الْحَمِیْمِ اِبْرَحِیْمٍ یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ یَقُوْلُ بَعْضُ اَھْلِ النَّارِ لِبَعْضٍ

شفی بن مانع الاصبحیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں کہ جہنم میں ان کے داخلہ سے اہل جہنم کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ وہ لوگ پیپ اور آگ کے درمیان دوڑتے پھرتے ہونگے اور ہلاکت و بربادی کو پکار رہے ہوں گے۔ اہل جہنم میں سے بعض بعض کو کہے گا کہ یہ کون لوگ یہاں آگئے ہیں کہ ان کی آمد سے ہماری تکلیف بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا کہ ان چار دں میں سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ قَدْ
اٰذَوْنَا عَلٰى مَا بِنَا مِنَ
الْاَذٰى ، قَالَ فَرَجُلٌ
مُّغْلَقٌ عَلَيْهِ تَابُوْتٌ
مِّنْ جَمْرٍ وَّ رَجُلٌ يَّجُرُّ
اَمْعَآءَهٗ وَ رَجُلٌ يَّسِيْلُ
فُوْهُ قَيْحًا وَّ دَمًا وَّ
رَجُلٌ يَّاْكُلُ لَحْمَهٗ
فَيُقَالُ لِصَاحِبِ التَّابُوْتِ
مَا بَالُ الْاَبْعَدِ قَدْ
اٰذَانَا عَلٰى مَا بِنَا مِنَ
الْاَذٰى ، فَيَقُوْلُ اِنَّ
الْاَبْعَدَ فَقَدْ مَاتَ وَ
فِيْ عُنُقِهٖ اَمْوَالُ النَّاسِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِيْ يَجُرُّ
اَمْعَآءَهٗ مَا بَالُ الْاَبْعَدِ
قَدْ اٰذَانَا عَلٰى مَا بِنَا
مِنَ الْاَذٰى ، فَيَقُوْلُ اِنَّ
الْاَبْعَدَ كَانَ لَا يُبَالِيْ اَيْنَ
اَصَابَ الْبَوْلُ مِنْهُ
ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِيْ يَسِيْلُ

ایک وہ ہوگا کہ وہ دہکتے انگاروں کے
صندوق میں بند ہوگا۔ اور ایک وہ ہوگا
کہ اپنی انتڑیوں کے گرد گھوم رہا ہوگا۔
اور ایک وہ ہوگا کہ اس کے منہ سے
قے اور خون بہہ رہا ہوگا۔ اور ایک وہ ہو
گا کہ وہ اپنے بدن کا گوشت آپ ہی
کاٹ کاٹ کر کھا رہا ہوگا۔ اس سے
صندوق میں بند شخص سے پوچھا جائے
گا تیری اس بدبختی کا کیا سبب ہے
کہ تیری یہاں آمد سے ہماری تکلیف
بڑھ گئی ہے۔ وہ کہے گا کہ اس کی پھٹکار
کا یہ سبب ہے کہ یہ اس حالت میں
مرا کہ اس کی گردن میں لوگوں کے مال
(یعنی حقوق) تھے پھر اس سے پوچھا جائیگا
جو اپنی انتڑیوں کے گرد گھوم رہا ہوگا۔
تو اس قدر بدبخت کس طرح ہوا کہ تیرا
یہاں آنا ہمارے عذاب میں اضافے
کا سبب بن گیا ہے۔ وہ کہے گا اسے
یہ شقاوت اسی لیے ملی ہے کہ پیشاب
کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔
پھر اس سے سوال کیا جائے گا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُوْہُ قَبَحًا وَّ زَمًا مَا بَالُ الْاَبْعَدِ قَدْ اَذَانَا عَلٰی مَا بِنَا مِنَ الْاَذٰی ؟ فَیَقُوْلُ اِنَّ الْاَبْعَدَ کَانَ یَنْظُرُ اِلٰی کَلِمَۃٍ فَیَسْتَلِذُّھَا کَمَا یُسْتَلَذُّ الرَّفَثُ ثُمَّ یُقَالُ لِلَّذِیْ یَاْکُلُ لَحْمَہٗ مَا بَالُ الْاَبْعَدِ قَدْ اَذَانَا عَلٰی مَا بِنَا مِنَ الْاَذٰی ، فَیَقُوْلُ اِنَّ الْاَبْعَدَ کَانَ یَاْکُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ بِالْغِیْبَۃِ وَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ۔

(الترغیب ج ۳ ص ۵۰۸)

کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہوگا۔ کہ یہ پھٹکار تجھ پر کس لیے پڑی۔ کہ تیرا یہاں آنا ہماری مصیبت میں اضافے کا سبب بن گیا۔ وہ کہے گا اس پھٹکار کا سبب یہ ہے۔ کہ یہ شخص دوسرے کے کلام سے اس طرح لذت حاصل کرتا جس طرح کہ فحش و بے حیائی سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔ پھر اس سے پوچھا جائیگا جو کہ اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ تیری اس کمبختی کی کیا وجہ ہے۔ کہ تیرے یہاں داخلہ سے ہمارا عذاب اور بڑھ گیا ہے وہ کہے گا کہ اس کمبختی کا یہ سبب ہے۔ کہ یہ کمبخت (یعنی میں) لوگوں کی غیبت سے اُن کا گوشت کھایا کرتا تھا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے انہیں آپس میں لڑا دیتا تھا۔

غیبت سے وضو، نماز اور روزہ تمام فاسد ہو جاتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوۃَ الظُّھْرِ اَوِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور وہ دونوں روزہ دار تھے۔ جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَاَمْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمَا فُلَانًا (مشکوٰۃ ج ۲ باب)

نماز پڑھ چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں دوبارہ وضو کرو اور دوبارہ نماز ادا کرو۔ اور روزہ بھی قضا کرو یعنی دوبارہ رکھو۔ اُن دونوں نے عرض کیا یہ کس لیے اے اللہ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا تم نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ اس لیے یہ تمہارے تینوں عمل ضائع ہو گئے۔

معاذ اللہ غیبت کس درجہ شدید ناپاک فعل ہے۔ کہ وضو بھی گیا۔ نماز بھی۔ اور روزہ بھی۔ کیونکہ وضو، نماز اور روزہ روحانی امراض کی ادویات ہیں۔ اور دوا کے ساتھ پرہیز لازمی ہے دوا خواہ کتنی اچھی سے اچھی استعمال کی جائے جب تک اس کے ساتھ معالج کی ہدایات کے مطابق اگر پرہیز نہیں کیا جائے گا تو دوا بے معنی اور بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔

قرآن حکیم ایک آسمانی نسخہ ہے۔ جس کو عمل میں لانے سے دل کی بیماریوں کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحانی بیماریوں کے حکیم کامل ہیں توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ یہ سب اسی نسخہ کیمیا اثر کے اجزائے ترکیبی ہیں جن سے روحانی بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی روحانی مرض میں مبتلا شخص دوا ہی سے گریز کرے۔ تو شفا یاب کیسے ہو گا۔ وہ ظالم بھی ہے۔ اور آخری درجے کا احمق بھی۔ اور ایک وہ شخص جو مریض بھی ہے اور بڑے اہتمام سے دوا استعمال کر رہا ہے۔ یعنی نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہے۔ مگر اس کا دامن گناہوں سے آلودہ رہتا ہے منہیات سے پرہیز نہیں کرتا فحش گانے سنتا ہے۔ کم تولتا ہے۔ دشنام طرازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ وعدہ خلافی کرتا ہے، دروغ گو ہے، حرام خور ہے، چغلخور ہے، غیبت کرتا ہے، ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ یعنی مسلسل بدپرہیز ہے۔ اب غور فرمایئے ایک بدپرہیز شخص کو کس طرح شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہر عبادت کا مقصد اس کی روح اور اس کی قبولیت کی شرط تقویٰ (پرہیزگاری) بیان فرما رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ (العنکبوت ۴۵)	بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی رہتی ہے۔ یعنی وہ نماز جو ظاہری و باطنی شرائط معینہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔

اس کی طبعی خاصیت یہ ہے۔ کہ وہ عظمتِ الٰہی کا استحضار بار بار کرا کر ہر گناہ و معصیت سے روک دیتی ہے۔ جو نماز یادِ الٰہی اور اس کی عظمت کے استحضار کی ایک اعلیٰ و مکمل شکل ہے۔ اُس کا اقتضا یہی ہے کہ وہ ہر برائی سے روک دے اسی طرح روزے کا مقصد بھی تقویٰ، گناہوں سے اجتناب ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۱۸۳)	اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ اُن پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت میں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے ارشاد سے اسلامی روزہ کی اصل غرض و غایت کی تصریح ہو گئی کہ اس سے مقصود تقویٰ کی عادت ڈالنا۔ افرادِ امت کو متقی بنانا ہے، تقویٰ نفس کی ایک مستقل کیفیت کا نام ہے۔ جس طرح مضر غذاؤں اور عادتوں سے احتیاط رکھنے سے جسمانی صحت صحیح رہتی ہے۔ اور مادی لذتوں سے لطف و انبساط کی صلاحیت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ بھوک خوب کھل کر لگتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، فرمایا کہ ان کے اندر دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا کہ وہ دو عمل جن کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے کوئی ایسے بڑے عمل نہیں تھے۔ کہ اُن سے بچنا مشکل تھا۔ اور لوگوں کے نزدیک بھی اُن دونوں عملوں کی کوئی اہمیت نہیں لیکن معصیت اور عذاب کے لحاظ سے یہ دونوں عمل بڑے ہیں، ارشاد فرمایا

اَمَّا اَحَدُهُمَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ	ان دونوں میں سے ایک نمیمت کی
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ	تھی اور دوسرا اپنے پیشاب کے
مِنْ بَوْلِهٖ۔ (رواہ البخاری ومسلم	چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔
وابو داؤد والترمذی والنسائی)	

نمیمت کے یہ معنی ہیں۔ کہ کسی فرد یا افراد کی ایسی بات دوسرے فرد یا افراد سے بیان کرنی جس سے کہ اُن کے درمیان فتنہ و فساد پیدا ہو جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک کی بات دوسرے سے نقل کر کے شر پھیلاتا ہے وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔ ایک روایت میں آتا ہے قَتَّاتٌ۔ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ یہ حدیث بھی بخاری مسلم ابوداؤد۔ اور ترمذی میں آئی ہے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے حفاظت بھی کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر عذابِ قبر پر ایمان ہو تو ہر اُس بُرے فعل سے انسان بچ سکتا ہے جس سے بچنا بہت ہی مشکل ہو،

نماز کا ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ نمازی آدمی ہمیشہ پاک رہتا ہے۔ بے نماز عموماً ناپاک رہتے ہیں اُن میں سے اکثر لوگ پیشاب کر کے طہارت نہیں کرتے شاید ہر بے نماز پیشاب کے بعد طہارت نہ کرتا ہو (مجھے اس کا علم نہیں)۔ اُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون صالح پیدا ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اس عالم میں تقویٰ اختیار کر لینے سے (یعنی جتنی عادتیں صحت روحانی وحیات اخلاقی کے حق میں مضر ہیں اُن سے بچے رہنے سے) عالم آخرت کی لذتوں اور نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت واستعداد انسان میں پوری طرح پیدا ہو جاتی ہے۔

چغل خور اور پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنیوالا عذاب قبر کی گرفت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍ رَطْبَۃٍ فَشَقَّہَا نِصْفَیْنِ فَقَالَ لَعَلَّہُ یُخَفَّفُ عَنْہُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم دو قبروں کے قریب سے گزرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی اہم گناہ پر نہیں، بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلخور تھا۔ پھر آپ ایک تازہ (درخت کی) ٹہنی منگا کر اسے آدھی آدھی چیر کر اور دونوں قبروں پر گاڑ کر فرماتے ہیں۔ کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کے خشک ہونے تک عذاب میں تخفیف فرما دے

پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنا بھی عذاب قبر کا سبب ہے

جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کپڑے ناپاک رہتے ہیں، اور پھر وہ اپنے ناپاک کپڑے اپنی بیویوں کے آگے دھونے کے لیے ڈال دیتے ہیں۔ اُن میں سے ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو نماز کی پابند ہوتی ہیں اور پاک صاف رہتی ہیں۔ لیکن اپنے خاوندوں کے ناپاک کپڑے مجبوراً اُن پاک عورتوں کو دھونے پڑتے ہیں یہ اُن پر کس قدر ظلم ہے؟ — یہ لوگ اس ظلم اور زیادتی کا کل خدا کے ہاں کیا جواب دیں گے؟

اسی طرح جن اصحاب کو حقہ نوشی کی لت ہے، اُن میں سے بعض بالجبر اپنی نیک اور صالحہ بیویوں سے حقے تازے کراتے ہیں اور چلمیں بھرواتے ہیں۔ اپنے ایک لغو اور بے ہودہ کام میں دوسروں کو جبراً شامل کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لیے ڈھلوان اور نرم جگہ بیٹھتے تھے تاکہ بدن پر چھینٹے نہ پڑیں اور پیشاب۔ پاخانہ کے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا منع ہے نیز پیشاب اور پاخانہ کے وقت پردے کا بھی اہتمام ضروری ہے۔ اس موقع پر بے پردگی بے حیائی ہے اور سخت گناہ ہے۔ ہر قسم کی نجاست سے بدن اور کپڑوں کا پاک رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ یہ اتنا اہم حکم ہے۔ کہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہو رہا ہے:

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر ۱-۴)	اے کپڑے میں لپٹنے والے اُٹھئے۔ پھر (کافروں کو) ڈرایئے۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔
يَدُلُّ عَلَى وُجُوبِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ مِنَ النَّجَاسَاتِ	(یہ آیات) نماز کے لیے ہر قسم کی نجاست سے کپڑوں کے پاک ہونے کے واجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلصَّلٰوۃِ (جصاص) ہونے پر دلیل ہے۔

اہل قبا کی تعریف میں آیت شریفہ نازل ہوئی

وہ بول و براز کے بعد پانی سے طہارت کرتے تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَآءٍ "فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا" (توبہ) قَالَ كَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ فَنَزَلَتْ فِیْهِمْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا۔ (اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں) آپؐ نے فرمایا کہ وہ (بول و براز کے بعد) پانی سے طہارت کرتے تھے یہ آیت اُن کی تعریف میں نازل ہوئی ہے۔

پاکیزگی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (التوبہ ۱۰۸)

اور اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

یہ آیت مندرجہ بالا آیت فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا کا آخری حصہ ہے اہل قبا کی پاکیزگی و طہارت کی تعریف فرما کر فرمایا ــــ کوئی بھی ہوں، جن لوگوں کو پاکی اور طہارت محبوب ہے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بھی محبوب ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب متذکرہ بالا آیت نازل ہوئی تو آپ عویمر بن ساعدہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور دریافت فرمایا کہ تمہاری وہ کونسی طہارت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی تعریف فرمائی ہے عویمر بن سعدہ نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ ہم میں سے جب کوئی مرد یا عورت پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہوتا ہے تو اپنے اندام نہانی کو پانی سے اچھی طرح دھو لیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی بات ہے۔ (ابن کثیر)

طہارت (پاک رہنا) نصف ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَآئِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ

ابو مالک اشعری سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طہارت (پاک رہنا) آدھا ایمان ہے الحمد للہ (اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے) میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور الحمد للہ (اللہ کے لیے حمد ہے) یہ دونوں کلمے یا ہر ایک کلمہ زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے نماز روشنی ہے۔ اور صدقہ ایمان کی دلیل ہے اور صبر (قیامت کے دن) روشنی کا موجب ہوگا اور قرآن یا تو تمہاری نجات کا سبب ہوگا یا تمہارے خلاف ہوگا۔ ہر آدمی صبح اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ یا وہ اسے آزاد کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُوبِقَاتٌ۔ (مسلم) کر دیتا ہے۔ یا ہلاک کر دیتا ہے۔

طہارت (پاکیزگی) وضو کی بنیاد ہے۔ اگر آدمی صحیح طریق پر پاک نہیں تو اس کا وضو درست نہیں، اور جب وضو درست نہیں تو پھر نماز قبول نہیں ہوتی۔

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (ابوداؤد) نماز کی چابی وضو ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ (آل عمران ۱۸۵)

جو شخص جہنم سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل ہو گیا۔ حقیقت میں وہی کامیاب ہے۔

نماز جنت کی چابی ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ (الترغیب) نماز جنت کی چابی ہے۔

آدمی کی خوش بختی اور اس کے لیے سب بڑی نعمت جنت میں داخلہ ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت میں خود خالق کائنات نے فرمایا ہے۔ جنت میں داخلہ کے لیے نماز شرط ہے۔ اور صحت نماز کے لیے سنت کے مطابق وضو ضروری ہے۔ اور کمال وضو کے لیے کمال طہارت لازمی ہے۔ اسی لیے طہارت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھا ایمان فرمایا ہے۔ ایمان لانے سے پچھلے تمام گناہ صغیرے اور کبیرے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور سنت کے مطابق وضو کرنے سے اللہ تعالیٰ صغیرے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وضو سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ

حضرت عثمان رضؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا۔ اس کے تمام گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ (مسلم)

اس کے جسم سے نکل گئے۔ یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی یعنی چھوٹے بڑے اس کے سب گناہ معاف ہو گئے

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا اجر بیان فرمایا کہ اگر ان کے اجر کی ظاہری اور جسمانی شکل ہو تو تمام آسمان اور زمین اور فضا ان سے بھر جائے۔ نماز اس لیے نور ہے۔ کہ اس سے قبر میں روشنی ہوتی ہے۔ قیامت کو ان کے چہرے نورانی ہوں گے۔ اور نمازیوں کے آگے اور دائیں طرف نور ساتھ ساتھ چلتا ہوگا صدقہ دلیل ہے مومن کے سچا مومن ہونے کی کہ اپنا عزیز مال اللہ کے لیے قربان کرتا ہے صبر روشنی ہے۔ صبر کی تین قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی نواہی (ممنوعات) سے صبر کرنا یعنی اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے روکا ہے ان کے قریب نہ جانا مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر کرنا یہ چونکہ ایمان ہے۔ اور ایمان نور ہے، لہٰذا صبر بھی نور ہے۔ اگر قرآن پر عمل کیا تو قرآن تیرے لیے شہادت دے گا۔ اور اگر اس پر عمل نہ کیا تو یہ تجھ پر حجت ہوگا یعنی تیرے خلاف گواہی دیگا۔ ہر آدمی ہر صبح اپنی جان بیچ رہا ہے۔ اگر اپنی جان بیچ کر دنیا حاصل کر لی . . . اور دین چھوڑ دیا تو اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ اور اگر دنیا چھوڑ کر دین حاصل کر لیا تو عذاب الٰہی سے بچ گیا۔ (مشکوٰۃ مجتبائی سلفیہ)

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ

حضرت سلمانؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے سے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے۔ اور تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحْجَارٍ اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ (مسلم)

نیز لید اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے

قضائے حاجت پردے میں کرنی چاہیے

وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اِنْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جنگل میں اس قدر دور چلے جاتے کہ آپ کو کوئی دیکھ نہ پاتا۔

پیشاب نرم جگہ کرنا چاہیے
تاکہ بدن پر چھینٹے نہ پڑیں!

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَاَتٰى دِمَثًا فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ (ابوداؤد)

ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے پیشاب کا ارادہ فرمایا۔ تو دیوار کی بنیاد کے پاس ایک نرم جگہ دیکھی۔ اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے۔ تو ایسی جگہ (یعنی نرم) تلاش کرے۔ (تاکہ اس پر چھینٹے نہ پڑیں)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بول و براز (پیشاب اور پاخانہ)

سے متعلق فرامینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپؐ کا عمل!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ	اے اللہ میں نر اور مادہ جنوں سے
وَالْخَبَآئِثِ (ابوداؤد)	تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نیز آپ نے اپنی اُمت کو تلقین فرمائی کہ

اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ	جب کوئی تم میں سے بیت الخلاء میں
فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ	داخل ہو تو کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ
الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ	وَالْخَبَآئِثِ (اے اللہ میں جنوں سے
(ابوداؤد عن انس)	تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رفعِ حاجت کے وقت

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ	حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ	کہ جب تم قضاء حاجت کے لیے جاؤ
الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ	تو قبلے کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ
وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا (متفق علیہ)	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ قبر سے حفاظت کے اسباب

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نافرمانی عذابِ قبر کا سبب ہے۔ اسی طرح اس کے ہر حکم کی اطاعت عذابِ قبر سے بچنے کا ذریعہ ہے، شرک و کفر اور بدعت سے گریزاں شخص اگر فرائض نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا پابند ہے اور عقیدۃً موحد ہے مگر گنہگار ہے۔ (گناہوں سے بالکل پاک یعنی کلیتہً معصوم عن الخطا تو کبھی ہو نہیں سکتا) تو بعض اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے مامون رکھتا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب الروح میں رقمطراز ہیں۔ عذابِ قبر سے حفاظت کے لیے نہایت مفید عمل یہ ہے۔ کہ انسان رات کو سوتے وقت تھوڑی سی دیر کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور دن بھر کی کمائی کا حساب لگائے کہ کیا کھویا کیا پایا کتنے بُرے اعمال کیے اور کتنے نیک، کیا نفع ہوا کیا نقصان، اور سچے دل سے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ سے توبہ کرے۔ اور عزمِ مصمم کرے کہ اگر صبح تک زندہ رہا تو پھر گناہ نہیں کروں گا، اور اسی عالمِ توبہ میں سو جائے، روزانہ رات کو سوتے وقت تجدیدِ توبہ کرتا رہے، اگر اُس رات فوت ہو گیا تو اس کی توبہ پر اس کا انجام ہو گا۔ اور اگر زندہ رہا تو اعمالِ صالحہ کے لیے خوشی خوشی کمربستہ ہو گا۔ کہ حق تعالیٰ نے مجھے زندگی کا ایک دن اور عطا فرما دیا۔ کہ اللہ کی ملاقات کیلئے تیاری کر لوں، اور جو کچھ نافرمانی ظلم و تعدی ہوا ہے، اس کی از سرِ نو توبہ کر کے تلافی کر لوں، اور معافی مانگ لوں، یہ عمل نہایت صالح اور نفع بخش ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کے بعد اللہ کا ذکر ہو، اور ان دعاؤں کی تلاوت کی جائے جو سوتے وقت رحمتِ عالمؐ سے ثابت ہیں، اور انہیں پڑھتے پڑھتے نیند آ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ راہِ خدا میں ایک دن رات پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور رات دن کے قیام سے افضل ہے۔ اور اگر اس رات یا دن میں فوت ہو جائے تو یہ عمل اس کا قیامت تک جاری رہے گا یعنی اس کا ثواب۔ مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا روزی کا سلسلہ بھی منقطع نہ ہوگا اور فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

موت کے ساتھ ہی انسان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ مگر جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے۔ اس کا عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔ اور وہ قبر کی داروگیر سے محفوظ رہتا ہے (ترمذی)

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ شہداء کے سوا تمام مومنوں سے قبر میں پرسش ہوگی فرمایا ان کے سروں پر تلواروں کی چمک کافی ہوگئی (یعنی میدانِ جہاد میں کفار کی تلواروں کی چمک سے یہ لوگ نہیں گھبرائے اور اس سخت آزمائش میں پورے اُترے اس کے صلہ میں قبر کی آزمائش سے اللہ نے انہیں بری کر دیا) نسائی۔ اللہ تعالیٰ شہید کو چھ انعامات سے نوازتا ہے۔ اس کا خون زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ اپنا مقام جنت میں پاتا ہے۔ عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ (قیامت کی ہولناکی) سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ اس کے سر پر عظمت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک ایک یاقوت دنیا کے خزانوں سے قیمتی ہوگا اور حسین و جمیل بہتر حوروں سے اس کا نکاح ہوگا۔ اور وہ اپنے ستر عزیزوں کی سفارش کرے گا۔ (ترمذی) پیٹ کے مرض میں مرنے والا شہید ہے۔ اور اُسے قبر کے عذاب سے نجات ملے گی اور اس کے پاس صبح و شام جنت سے رزق آتا رہے گا (ابن ماجہ)

ہے جامِ شہادت تیرے پینے کی فقط دیر　　وہ سامنے حاضر ہے درِ باغِ جناں دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتؐ کا ایک خواب

انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے۔ کہ مدینہ منورہ کے لوگ ایک چبوترے پر جمع تھے کہ رحمتِ عالم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کہ کل رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اس کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لیے آئے لیکن ماں باپ کی اطاعت آکر انہیں اس عمل سے روکتی ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ شیاطین نے اسے پریشان کر رکھا ہے۔ ذکر اللہ آکر اُن شیاطین کو بھگا دیتا ہے ایک اُمتی کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے وحشی بنا رکھا ہے، اس کی نماز آکر اسے اُن کے ہاتھوں سے چھڑا لیتی ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ پیاس سے نڈھال ہو رہا ہے۔ جس حوض کے پاس جاتا ہے دھکے دے کر ہٹا دیا جاتا ہے رمضان کے روزے آکر اسے پانی سے خوب سیراب کر دیتے ہیں، میں نے دیکھا اپنے اپنے حلقے باندھے انبیاء کرامؑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی جس حلقے میں جاتا ہے دھکے دے کر بھگا دیا جاتا ہے۔ اُس کا غسلِ جنابت آتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس اُسے لا بٹھاتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا اس کے چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اور وہ اس میں سخت پریشان ہے۔ اس کا حج اور عمرہ اسے اندھیرے سے نکال کر اجالے میں پہنچا دیتے ہیں۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ آگ کے شعلوں کی زد میں ہے اور اُن سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کا صدقہ آکر آگ کے شعلوں اور اس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سر پر سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا وہ مومنوں سے بات کرنا چاہتا ہے مگر کوئی اس سے بات نہیں کرتا اس کی صلہ رحمی رشتہ داروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حسن سلوک آکر کہتی ہے مسلمانو! یہ صلہ رحمی میں پیش پیش رہتا تھا۔ اس سے گفتگو کرو۔ چنانچہ مسلمان اس سے بات چیت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور مصافحہ بھی کرتے ہیں، ایک شخص کو دیکھا کہ اسے دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آکر اسے اُن سے چھڑا لیتا ہے اور رحمت کے فرشتوں میں داخل کر دیتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ دوزانو بیٹھا ہے۔ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ حائل ہے۔ اُس کا حُسنِ خُلق آتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ کے پاس لے جاتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا اس کا اعمال نامہ اسے بائیں ہاتھ دیا جا رہا ہے اس کے پاس خوفِ الٰہی آکر اس کا نامۂ اعمال لے کر اس کے دائیں ہاتھ دے دیتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کا میزانِ عمل ہلکا ہو گیا ہے۔ اس کے پاس اس کے کمسنی میں مرنے والے بچے آتے ہیں اور اس کا وزن بھاری کر دیتے ہیں۔ ایک اُمتی کو دیکھا۔ کہ جہنم کے کنارے کھڑا ہے۔ لیکن اس کے پاس اللہ سے امید آتی ہے۔ اور اسے وہاں سے ہٹا لے جاتی ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ آگ میں گر گیا ہے۔ آنسوؤں کا وہ قطرہ آتا ہے۔ جو اللہ کے خوف سے گرا تھا۔ اور اسے جہنم سے نکال لیتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ پُلصراط پر کھڑا ہوا اس طرح کانپ رہا ہے۔ جیسے آندھی میں کھجور کا تنا ہلکا ہو لیکن اس کا اللہ کے ساتھ حسنِ ظن اس کی کپکپاہٹ، اس کا اضطراب دور کر دیتا ہے۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ پلصراط پر رینگ رہا ہے۔ کبھی گھسٹتا ہے اور کبھی لٹک جاتا ہے۔ اس کی نماز آکر اسے اس کے پاؤں پر کھڑا کر دیتی ہے اور بچا لیتی ہے ایک اُمتی کو دیکھا کہ جنت کے دروازوں پر پہنچ جاتا ہے۔ مگر دروازے بند ہو جاتے ہیں لیکن کلمۂ توحید آکر دروازے کھلوا کر اسے جنت میں داخل کرا دیتا ہے حافظ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی حسن ہے (کتاب الروح لابن قیمؒ ص ۸۲-۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اعمالِ صالحہ جو قبر کے عذاب سے حفاظت کا سبب ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَکَانَ الصِّیَامُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَکَانَتِ الزَّکَاةُ عَنْ شِمَالِهٖ وَکَانَ فِعْلُ الْخَیْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَی النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَیْهِ فَیُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلٰوةُ مَا قِبَلِیْ مَدْخَلٌ ۔ ثُمَّ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (تو وہ جنازے میں آئے ہوئے) لوگ جب اس کی قبر سے لوٹتے ہیں اُن کی جوتیوں کی آواز سُنتا ہے۔ پھر اگر وہ مومن ہے۔ تو نماز اس کے سر کے پاس آجاتی ہے۔ اور روزے اس کی دائیں طرف اور زکوٰۃ بائیں طرف اور باقی نیک کام صدقہ۔ نماز۔ مروت و احسان جو وہ لوگوں سے (دنیا میں) کیا کرتا تھا وہ سب اُس کے پاؤں کی طرف آجاتے ہیں۔ پھر منکر نکیر جب (اُس میت سے سوال کے لیے اُس کے سر کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے تمہیں آنے کا راستہ نہیں ہے پھر وہ (فرشتے) اس میت کی دائیں طرف سے آتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُؤْتَى عَنْ يَمِيْنِهِ فَيَقُوْلُ الصِّيَامُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَسَارِهِ فَيَقُوْلُ الزَّكٰوةُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ

(الترغیب ج ۴ ص ۳۷۱)

(ابن حبان ص ۱۹۷ - ۱۹۸)

تو روزے (انہیں روکتے ہیں) کہتے ہیں کہ ہماری جانب سے تمہارے لیے راستہ نہیں ہے پھر وہ فرشتے (میت کے پاس) اس کی بائیں طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو زکوٰۃ منع کرتی ہے۔ کہتی ہے کہ میری طرف سے تمہارے لیے (اس میت کے پاس پہنچنے کا) راستہ نہیں ہے۔ پھر وہ (فرشتے) (اس میت تک) اس کے پاؤں کی جانب سے پہنچنے کی سعی کرتے ہیں تو اُس وقت اس کے اعمال صالحہ صدقات اور لوگوں سے احسان و مروت وغیرہ انہیں روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے تمہیں اس میت کی طرف آنے کے لیے راہ مسدود ہے۔

نماز۔ روزہ، حج۔ زکوٰۃ امر بالمعروف۔ صدقہ وخیرات اور لوگوں سے احسان وغیرہ یہ نیک اعمال قبر میں اترنے والے شخص کی منکر نکیر (عذاب کے فرشتوں) سے حفاظت کرتے ہیں۔ وہ قبر میں داخل ہونے والے کی طرف جس جانب سے بھی آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اعمال صالحہ درمیان میں حائل ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں آپ اس طرف سے نہیں آسکتے۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے بغیر کسی ذرہ برابر تکلیف پہنچائے اُس میت کو چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالامن

مومن کے لیے سب سے زیادہ امن کی جگہ اسکی لحد ہے

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنْ لَحْدٍ۔ قَدِ اسْتَرَاحَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْیَا وَاَمِنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔

حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ مومن کے لیے لحد سے زیادہ کوئی جگہ بہتر نہیں وہ اُس میں دنیا کے تمام رنج وغم سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی نجات پاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۔ ص ۔)

مومن کے لیے ۔ ۔ ۔ خانہ ہے۔ قید خانہ میں قیدی کو کب آرام ملتا ہے۔ وہ تو وہاں ہر لحہ مصیبت اور غم والم میں گرفتار رہتا ہے، ہر قیدی کو قید خانہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد ہی سکون میسر آتا ہے۔ لہٰذا مومن کو دنیا کے اس قید خانے سے آزاد ہوکر ہی حقیقی راحت نصیب ہوتی ہے۔ سفر آخرت میں قبر اس کی پہلی منزل اس کے لیے جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بن جاتی ہے، اور وہ اس میں قیامت تک جنت کے مسحور ومخمور کن نظاروں سے لطف اندوز رہتا ہے۔ اور پھر میدان قیامت میں حساب کتاب کے بعد جنت الفردوس میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں کی غیر فانی نعمتوں سے غیر فانی زندگی میں ہمیشہ متمتع ہوتا رہیگا

جماجن کے نہ دل پر نقش دنیا کی محبت کا
وہ اب دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں کس مسرت سے (جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن اپنی لحد میں

اللہ کے عذاب اور دنیا کے تفکرات سے آزاد ہوتا ہے

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا غَبِطْتُ شَيْئًا بِشَيْءٍ كَمُؤْمِنٍ فِيْ لَحْدِهٖ قَدْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَاسْتَرَاحَ مِنَ الدُّنْيَا۔

(کتاب الزھد لابن المبارک ص۹۲)

حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی چیز پر رشک نہیں کیا سوائے اُس مومن کے کہ وہ اپنی لحد میں اللہ کے عذاب سے امن میں ہوتا ہے اور دنیا کے غم والم سے راحت حاصل کر لیتا ہے۔

مومن کے لیے دنیا مصائب وآلام کا مقام ہے۔ موت آتے ہی اسے اس دائمی مصیبت سے نجات مل جاتی ہے۔ اور قبر اُسے مشفق ماں کی طرح ملتی ہے اور عالم برزخ میں اسے مکمل راحت نصیب ہو جاتی ہے۔ پھر قیامت کے روز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت الفردوس میں داخل کر دیا جائے گا۔ جہاں نہ اس کی زندگی کبھی ختم ہوگی اور نہ جنت کی نعمتیں۔

مومن کے نیک اعمال قبر میں اس کی حفاظت کرتے ہیں

عذاب کے فرشتوں کو ہر طرف سے اس کے نزدیک پہنچنے سے روکتے ہیں

قَالَ جَعْفَرٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اِحْتَوَشَتْهُ اَعْمَالُهُ الصَّالِحَةُ

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثابت سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ جب بندۂ مومن کو قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔ تو اس کے نیک اعمال اس کا احاطہ کر لیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۲۵) (عذاب کے فرشتوں کو قریب نہیں آنے دیتے)

مومن کو قبر سے اُٹھنے کے وقت جنّت کی بشارت

قَالَ جَعْفَرٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا قَرَأَ حٰمٓ السَّجْدَةَ حَتّٰى بَلَغَ "اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا" (فصلت ۳۰) فَوَقَفَ فَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ حِيْنَ يُبْعَثُ مِنْ قَبْرِهٖ يَتَلَقَّاهُ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ كَانَا مَعَهٗ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ لَهٗ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ قَالَ فَيُؤْمِنُ اللّٰهُ خَوْفَهٗ وَيُقِرُّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ فَمَا عَظِيْمَةٌ تَغْشَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا الْمُؤْمِنُ

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے ثابت سے سُنا انہوں نے حٰمٓ السجدۃ تلاوت کی یہاں تک کہ وہ اس آیت پر پہنچے "اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا" (فصلت ۳۰) بیشک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ اس پر جم گئے ہم ان کے پاس فرشتے بھیجتے ہیں کہ اب تم نہ خوف کرو نہ کوئی غم ــــ پھر وہ (یہاں) ٹھہر گئے اور فرمایا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے۔ کہ مومن بندہ جب اس کی قبر سے اٹھایا جاتا ہے۔ تو اس وقت وہ دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ جو دنیا میں اس کے ساتھ رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب تُو نہ کوئی خوف کر۔ اور نہ غم تیرے لیے اس جنّت کی خوشخبری ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ اسے خوف سے امان عطا فرمائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ دُرَّةٍ عَیْنِہٖ لِمَا ھَدَاہُ اللّٰہُ لَہٗ وَلِمَا کَانَ یَعْمَلُ لَہٗ فِی الدُّنْیَا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۲۵)

اور اس کی آنکھ ٹھنڈی کرے گا۔ جبکہ قیامت کے دن کی مصیبت لوگوں کو ڈھانک لے گی (مدہوش کر دے گی) مومن آنکھ کی ٹھنڈک (امن) میں ہوں گے۔ اس لیے کہ اللہ نے انہیں اپنا راستہ دکھایا (وہ اس پر چلتے رہے) اور اس لیے کہ دنیا میں انہوں نے اللہ کی رضا مندی کے کام کئے۔

محافظینِ عذاب قبر

نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقہ، امر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ لوگوں سے حسنِ سلوک وغیرہ قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں۔ دائیں، بائیں، سر، پاؤں جس طرف سے بھی میت کے پاس عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔ یہ نیک اعمال ان کی راہ روک لیتے ہیں، اور میت کے قریب نہیں آنے دیتے،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ عِنْدَ رَاْسِہٖ وَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت ان کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے جو لوگ (میت کو لحد میں رکھ کر) جب واپس لوٹتے ہیں، اگر (مرنے والا) مومن ہے تو نماز اس کے سر کے پاس، اور روزہ اس کی دائیں طرف، اور زکوٰۃ بائیں طرف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ الصَّوْمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَتِ الزَّكٰوةُ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَتَقُوْلُ الصَّلٰوةُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ وَيُؤْتٰى مِنْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَيَقُوْلُ الصَّوْمُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ وَيُؤْتٰى عَنْ يَسَارِهِ فَتَقُوْلُ الزَّكٰوةُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ وَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ. فَيُقَالُ لَهٗ اُقْعُدْ فَيَقْعُدُ فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ فَيُقَالُ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ

دوسرے نیک اعمال صدقہ، نماز، اور صلہ رحمی، اور بھلائی اور احسان وغیرہ (جو وہ لوگوں سے کرتا رہا) اس کے پاؤں کی طرف آکر اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ فرشتہ عذاب کے لیے اس کے سر کی طرف سے آتا ہے۔ تو نماز کہتی ہے میری طرف سے داخل نہیں ہو سکتے اور اس کی دائیں طرف سے آتا ہے تو روزے کہتے ہیں کہ میری طرف سے داخلہ ممکن نہیں، پھر وہ بائیں جانب سے آتا ہے۔ تو زکوٰۃ حائل ہو جاتی ہے اور کہتی ہے اس طرف سے راستہ نہیں، وہ پھر اس کے پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اس کے دوسرے نیک اعمال کہتے ہیں کہ اس طرف سے تمہارا دخول ممکن نہیں ہے پھر اسے کہا جاتا ہے، کہ اُٹھ کر بیٹھ جا۔ چنانچہ وہ بیٹھ جاتا ہے، اور اُس وقت اُسے سورج غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے اُس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص (محمدؐ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ جو کہ تمہارے درمیان مبعوث ہوا۔ اور تم اس کے بارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ وَمَا
تَشْهَدُ بِهٖ فَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ
اُصَلِّیْ، فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ
مُتَفَعِّلٌ وَّلٰکِنْ اَخْبِرْنَا
عَمَّا سُئِلْتَ عَنْهُ فَاِنْ
دَعَّ تَسْاَلُوْنِیْ عَنْهُ ؟
فَیَقُوْلُوْنَ کَانَ فِیْکُمْ
وَمَا تَشْهَدُ بِهٖ ، فَیَقُوْلُ
دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ فَیَقُوْلُوْنَ
اِنَّكَ سَتَفْعَلُ وَلٰکِنْ
اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْئَلُكَ
عَنْهُ قَالَ وَعَمَّ سَاَلُوْنِیْ
عَنْهُ فَیَقُوْلُوْنَ اَخْبِرْنَا
عَمَّا نَسْئَلُكَ عَنْهُ
فَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ
فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ سَتَفْعَلُ
وَلٰکِنْ اَخْبِرْنَا عَمَّا
نَسْئَلُكَ عَنْهُ ، قَالَ
وَعَمَّ تَسْاَلُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ
اَخْبِرْنَا مَا تَقُوْلُ فِیْ
هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ کَانَ

میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے،
مجھے چھوڑ دو میں نماز ادا کرلوں، فرشتے
کہتے ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ تو یہ کام کرتا
رہا ہے۔ (یعنی زندگی میں نماز ادا کرتا رہا
ہے) لیکن تو ہمیں ہمارے سوال کا جواب
دے، وہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے اُن کے
بارے میں (یعنی محمدؐ کے متعلق) کیا معلوم
کرنا چاہتے ہو، فرشتے کہتے ہیں، وہ جو
تمہارے درمیان آیا اس کے متعلق تمہارا
کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو
میں نماز ادا کرلوں، فرشتے کہتے ہیں تم
نماز ادا کرلینا۔ لیکن ہمیں پہلے اس کا جواب
دو جو تم سے سوال کیا ہے۔ وہ کہتا ہے
تم مجھ سے اس کے بارے میں کیا پوچھنا
چاہتے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم جو تجھ
سے سوال کر رہے ہیں اس کا جواب دو،
وہ کہتا ہے مجھے ذرا چھوڑ دو میں پہلے
نماز ادا کرلوں۔ فرشتے کہتے ہیں، نماز ادا
کرلینا، پہلے ہمارے سوال کا جواب دو،
وہ کہتا ہے، تم مجھ سے (بار بار) کیا سوال
کئے جا رہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيكُمْ وَمَا تَشْهَدُ بِهِ
عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ
اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ
وَاَنَّهُ جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُ عَلٰى
ذٰلِكَ حَيِيْتَ وَعَلَيْهِ
ذٰلِكَ مِتَّ وَعَلٰى ذٰلِكَ
تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.
ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ
قِبَلِ النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ
اُنْظُرْ اِلٰى مَنْزِلِكَ وَاِلٰى
مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَوْ
عَصَيْتَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً
وَّسُرُوْرًا. ثُمَّ يُفْتَحُ
لَهُ بَابٌ مِّنْ قِبَلِ الْجَنَّةِ
فَيُقَالُ لَهُ اُنْظُرْ اِلٰى
مَنْزِلِكَ وَاِلٰى مَا اَعَدَّ
اللّٰهُ لَكَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً
وَّسُرُوْرًا وَذٰلِكَ قَوْلُ
اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تیرا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ
ہے۔ جو کہ تمہارے درمیان مبعوث ہوا
اور تم اس کے متعلق کیا گواہی دیتے ہو،
وہ کہتا ہے۔ وہ محمدؐ اللہ کے بندے تھے
میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف
سے حق لے کر آئے۔ (یعنی اللہ کے سچے رسول
تھے) پھر اُسے کہا جاتا ہے کہ تو اسی عقیدے
پر زندہ رہا اور اسی پر فوت ہوا اور
قیامت کے دن) ان شاء اللہ اسی عقیدے
پر تجھے (قبر سے) اٹھایا جائے گا۔
پھر جہنم کی طرف سے اس کے لیے
دروازہ کھل جاتا ہے اور اُسے کہا
جاتا ہے۔ اگر تو اللہ کا نافرمان ہوتا تو
تیرا ٹھکانا یہ ہوتا، تو اس کا رشک اور
سرور بڑھ جاتا ہے۔ پھر اس کے لیے جنت
کی طرف سے ایک دروازہ کھل جاتا ہے
اور اُسے کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھ اپنے مقام
اور اس کی طرف جو اللہ نے تیرے لیے
تیار کر رکھا ہے، (چنانچہ یہ منظر دیکھ کر)
اس کا رشک اور سرور بڑھ جاتا ہے۔ اور
یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ
اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ
اللّٰهُ مَا يَشَآءُ۔ فَيُقَالُ لَهٗ
اُرْقُدْ رَقْدَةَ الْعَرُوْسِ
الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗٓ اِلَّآ
اَعَزُّ اَهْلِهٖ اَوْ اَحَبُّ
اَهْلِهٖ اِلَيْهِ۔ وَاِنْ
كَانَ كَافِرًا اُوْتِيَ
مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَلَا
يُوْجَدُ شَيْءٌ وَّيُؤْتٰى
عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يُوْجَدُ
شَيْءٌ ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ
يَّسَارِهٖ فَلَا يُوْجَدُ
شَيْءٌ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ
قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلَا يُوْجَدُ
شَيْءٌ فَيُقَالُ لَهٗ اُقْعُدْ
فَيَقْعُدُ خَآئِفًا مَّرْعُوْبًا
فَيُقَالُ لَهٗ مَا تَقُوْلُ
فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ
كَانَ فِيْكُمْ وَمَاذَا

(اللہ تعالیٰ انہیں اُن کے مضبوط قول (ایمان)
پر دنیا میں بھی آخرت میں بھی ثابت قدم رکھتا
ہے اور اللہ ظالموں (نافرمانوں) کو راستے
سے ہٹا دیتا ہے۔ اللہ جیسا چاہتا ہے کرتا ہے
پھر اُسے کہا جاتا ہے کہ اب تو آرام سے سو جا
اس طرح جس طرح کہ دولہا سوتا ہے۔ اسے
کوئی نہیں جگاتا۔ مگر وہی جو اس کے نزدیک
اس کے اقربا میں زیادہ عزت دار اور زیادہ
محبوب ہوتا ہے۔ اور اگر وہ (مرنے والا)
کافر ہے۔ فرشتۂ عذاب اس کے سر کی طرف
سے آتا ہے تو کوئی کاوٹ نہیں پاتا۔ اور اس
کی دائیں طرف سے آتا ہے۔ تو کوئی چیز
حائل نہیں ہوتی۔ اور اس کی بائیں طرف سے
آتا ہے۔ تو کوئی شے مدافعت نہیں کرتی پھر
وہ اس کے پاؤں کی جانب سے آتا ہے
اس طرف سے بھی کوئی مزاحمت نہیں ہوتی،
پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اٹھ کر بیٹھ جا۔
چنانچہ وہ اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، اس حال
میں کہ ڈر رہا ہوتا ہے اور کانپ رہا ہوتا
ہے۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص
کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا ہے جو تم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ
اَيُّ رَجُلٍ فَيَقُوْلُوْنَ الرَّجُلُ
الَّذِيْ كَانَ بَيْنَكُمْ قَالَ
فَلَا يَهْتَدِيْ لَهٗ قَالَ
فَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوْا
فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا
فَيَقُوْلُوْنَ عَلٰى ذَالِكَ
حَيِيْتَ وَعَلٰى ذَالِكَ مِتَّ
وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ. ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ
بَابٌ مِّنْ قِبَلِ الْجَنَّةِ
فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَنْزِلِكَ
وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَوْكُنْتَ
اَطَعْتَهٗ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُوْرًا
ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ
اَضْلَاعُهٗ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى وَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً
ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔

(المستدرک ج ۱ ص ۳۸۰)

مبعوث ہُوا اور اس کے متعلق شیری کیا گواہی
ہے؟ وہ کہتا ہے کون شخص؟ فرشتے کہتے
ہیں وہ شخص جو تمہارے درمیان (نبی بن کر)
آیا تھا، یہ سن کر وہ چُپ ہو جائے گا اور
اسے کوئی جواب بن نہ پڑے گا، آخر وہ
فرشتے خود ہی کہیں گے کہ محمدؐ تو وہ کہے گا
کہ میں لوگوں سے جیسا سُنتا رہا ہوں کہتا
رہا ہوں (مجھے خود کچھ علم نہیں) تو فرشتے کہیں
گے تُو اسی حال پر زندہ رہا اور اسی پر فوت
ہُوا اور ان شاء اللہ اسی پر قبر سے اٹھایا
جائے گا، پھر جنّت کی طرف سے اس کے
لیے دروازہ کھل جاتا ہے اور اسے کہا جاتا
اگر تُو اللہ کا فرماں بردار ہوتا تو یہ جنّت
اور اس کی سب نعمتیں تیرے لیے ہوتیں،
اس موقع پر اس کا حسرت و افسوس بڑھ
جائے گا پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی
جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک
دوسری میں پھنس جاتی ہیں۔ اور یہ اللہ کے
اس قول کے مطابق ہے۔ کہ بیشک ہم اس
کی زندگی تنگ کر دیتے ہیں اور قیامت کے
دن اسے اندھا اٹھائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہؓ کو نصیحت

اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو جیسا کہ حق ہے حیاء کرنے کا، وہ اسطرح کہ اپنے سر اور اُس کے ارد گرد (آنکھ، ناک، کان زبان وغیرہ) کو اللہ کی نافرمانی سے بچاؤ اور اسی طرح اپنے پیٹ اور اُس کے ساتھ (شرم گاہ وغیرہ) کی حفاظت کرو، انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاؤ، اور موت کو کسی وقت بھی نہ بھلاؤ کہ یہ انسان کے پاس کسی بھی وقت اُس کی بے خبری کے عالم میں آسکتی ہے"

اس کے ساتھ آپ نے فرمایا موت کے بعد قبر میں جسم کی جو حالت ہو جاتی ہے وہ بوسیدہ ہو جاتا ہے، (قبر کی خاک بدن کی ہڈیاں تک چاٹ جاتی ہے اور وہ خاک میں خاک ہو جاتی ہیں) اس منظر کو یاد رکھو، اگر کوئی (خوش بخت) یہ عمل کرے گا، تو فی الحقیقت اُس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی جیسا کہ حق ہے حیاء کرنے کا"

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ	حضرت ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ	علیہ وسلم سے روایت کرتے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ	ہیں، آپ نے فرمایا اللہ سے
اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ	حیاء کرو جیسا حیاء کرنے کا
حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا:	حق ہے، صحابہ نے عرض کیا ہم
اِنَّا نَسْتَحْيِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ،	حیاء کرتے ہیں الحمد للہ، آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَيْسَ ذَالِكَ وَلٰكِنِ الْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى، وَأَنْ تَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ (مسند احمد، ترمذی والحاکم)

نے فرمایا اس طرح نہیں بلکہ اللہ سے اسطرح حیاء کرو جیساکہ حق ہے حیاء کا وہ اس طرح کہ اپنے سر کی (اور جو اس کے اردگرد اعضا ہیں اُنکی معصیت الٰہی سے) حفاظت کرو، اور اسی طرح اپنے پیٹ اور اُس سے متصل اعضا کی حفاظت کرو اور موت (اور پھر) جسم کا بوسیدہ ہو جانا یاد کرو، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسکی آخرت سنور جائے وہ دُنیا کی زینت چھوڑ دے، جس نے ایسا کیا حقیقت میں اُس نے اللہ سے حیاء کی جیساکہ حق ہے حیاء کرنے کا۔

طبرانی میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "

اَنَّهٗ قَالَ ذَالِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ حَوْلَهٗ وَقَالَ فِيْهِ

آپؐ نے یہ سر منبر فرمایا اور لوگ آپ کے اردگرد تھے اور آپ نے یہ بھی فرمایا (انسان) قبروں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلْيَذْكُرِ الْقُبُوْرَ وَالْبِلٰى فَمَا زَالَ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى سَمِعَهُمْ يَبْكُوْنَ حَوْلَ الْمِنْبَرِ (اهوال القبور لابن رجب ص ۱۴۹)	اور (اُن میں جسم کے) گل سڑ جانے کو یاد رکھے آپ یہ (الفاظ) صحابہ پر بار بار دُھراتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام سُن کر منبر کے ارد گرد (بیٹھے) رونے لگ گئے۔

مندرجۂ بالا احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باحیا آدمی کی علامت یہ فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ موت یاد رکھتا ہے اور قبر کا ہولناک منظر اُس کی نظروں میں رہتا ہے۔

باحیا ہے نیک ہے وہ موت جس کو یاد ہے
ذکر و فکرِ موت نیک اعمال کی بنیاد ہے

باحیا آدمی وہی ہے جسے
موت رہتی ہے یاد ہر لمحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نافرمان پر جب قبر میں مار پڑتی ہے

تو جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق اُسے سنتی ہے بنی نجّار کے باغ میں خوفناک آواز سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلَ لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتَ فَزَعٍ فَقَالَ مَنْ اَصْحَابُ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ فَقَالُوْا اٰبَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاسٌ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا وَمِمَّا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَمَا يُسْئَلُ عَنْ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ میں گئے وہاں ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا، یہ قبریں کن لوگوں کی ہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی ہیں، جو مرے ہیں زمانہ جاہلیت میں، آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور دجال کے فسادات لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مومن قبر میں جب رکھا جاتا ہے تو اُسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کو پوجتا تھا، پس اگر اللہ اس کو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں اللہ جل جلالہ کو پوجتا تھا پھر اُس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے، وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے بندے ہیں اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں، پھر اور کوئی بات نہیں پوچھی جاتی بعد اُس کے اُسکو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٍ غَيْرَهَا فَيَنْطَلِقُ بِهٖ اِلٰى بَيْتٍ كَانَ لَهٗ فِي النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَاَبْدَلَكَ بِهٖ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاُبَشِّرَ اَهْلِيْ فَيُقَالُ لَهٗ اُسْكُنْ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا اُوْسِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيُبَهْبِرُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيْدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

(ابوداؤد باب فی المسئلۃ فی القبر و عذاب القبر)

ایک گھر کی طرف لے جاتے ہیں جو جہنم میں ہے۔ اور اسکو کہتے ہیں تیرا یہ گھر تھا مگر اللہ نے تجھ کو بچایا اور تجھ پر رحم کیا اور اسکے بدلے میں ایک دوسرا گھر دیا جنت میں وہ کہتا ہے مجھ کو چھوڑو تو میں جاؤں اور اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں۔ اس کی کہ مجھ کو جنت میں گھر ملا۔ لیکن اسکو کہا جاتا ہے ٹھہرا رہ۔ اور کافر کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور ڈانٹ کر پوچھتا ہے تو کس کو پوجتا تھا۔ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس سے کہا جاتا ہے۔ نہ تو نے خود علم حاصل کیا نہ کسی کی پیروی کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں) وہ کہتا ہے میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے (یعنی میں نہیں جانتا جو کچھ اور لوگ کہتے ہونگے وہی میں کہتا ہوں) پھر وہ فرشتہ اسکو مارتا ہے لوہے کے گرز سے اسکے دونوں کانوں کے درمیان وہ چلاتا ہے اللہ کی سب مخلوق اسکی آواز سنتے ہیں سوائے آدمی اور جن کے

قبر کی وحشت کا اے عاجز یہ ہے بہتر علاج

ہر گھڑی ہو قبر کا منظر نظر کے سامنے!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں مرنے والوں کو اُن کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ یَمْشِیَانِ بِالْبَقِیْعِ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ ھَلْ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَسْمَعُہٗ قَالَ اَکَا تَسْمَعُ اَھْلَ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ یَعْنِیْ قُبُوْرَ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ۔

(مجمع الزوائد الجزء الثالث ج ۲ صفحہ ۵۶)

حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلالؓ بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) سے گزر رہے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال، جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی سن رہے ہو؟ بلالؓ نے کہا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسولؐ میں کچھ نہیں سن رہا، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سن رہے ان قبروں والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، یعنی جاہلیت میں مرنے والوں کی قبروں میں (عذاب ہو رہا ہے)

جو آج ڈرتے ہیں شام سیاہ سے عاجزؔ
وہ کیسے قبر کا تاریک غار دیکھینگے

ایک یہودی مبتلائے عذاب قبر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہؓ کے باغ میں ایک قبر کے قریب سے گزرے آپ کے ہمراہ حضرت بلالؓ بھی تھے آپ نے فرمایا اے بلالؓ جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی سن رہے ہو؟ اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا اُس قبر میں یہودی مدفون تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ يَمْشِيْ وَرَاءَهٗ فَمَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ يَا بِلَالُ هَلْ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ ؟ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ فَسَئَلَ عَنْهُ فَوَجَدَ يَهُوْدِيًّا اَنَّ مَذْهَبَ اَهْلِ السُّنَّةِ اِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا .

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے باغ میں تشریف لے گئے، حضرت بلالؓ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، آپ کا گزر ایک قبر کے قریب سے ہوا، آپ نے فرمایا اے بلالؓ جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی سن رہے ہو؟ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، دریافت کرنے سے معلوم ہوا اس قبر میں یہودی مدفون تھا، اثبات عذاب قبر پر تمام اہل سنت متفق ہیں، قرآن وسنت کے دلائل اس پر ظاہر ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (فرعونیوں کے بارے میں) فرمایا وہ دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے وہ صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں،

(شرح ثبات امام احمد ج ۱ ص ۵۸)

امام جعفر الصادقؒ فرماتے ہیں، یہ دنیا میں قیامت سے پہلے ہوتا ہے، کیوں کہ قیامت کی آگ میں صبح وشام نہیں ہونگے پھر فرمایا کہ اگر یہ مطلب ہو وہ جہنم میں صبح وشام عذاب دیئے جائینگے تو پھر تو وہ صبح وشام کے درمیان کے اوقات میں خوش بخت ہوتے، فرمایا نہیں یہ مطلب نہیں بلکہ یہ قیامت کے دن سے پہلے برزخ کے بارے میں ہے (تفسیر مجمع البیان جزء ۸ ص ۲۶ ل)

جس تن کے لئے تو نے سیکھی ہے تن آسانی
یہ تن ترا مرقد میں کیڑوں کی غذا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنی ایذا سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ پر بھی واجب ہے کہ قبر کے عذاب سے اس کی حفاظت فرمائے

عَنْ اَبِیْ کَاهِلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاهِلٍ اَلَا اُخْبِرُكَ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ عَلٰی نَفْسِهٖ ؟ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْیَا اللّٰهُ قَلْبَكَ وَلَا یُمِیْتُهٗ یَوْمَ یَمُوْتُ بَدَنُكَ ۔ اِعْلَمْ یَا اَبَا کَاهِلٍ اَنَّهٗ لَا یَغْضَبُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَلٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مَخَافَةٌ وَّلَا تَاْکُلُ النَّارُ مِنْهُ هُدْبَةً ۔ اِعْلَمْ یَا اَبَا کَاهِلٍ اَنَّهٗ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهٗ حَیَاءً مِّنَ اللّٰهِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً

ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا کاہل رضی اللہ عنہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے باخبر کروں جو اُس نے اپنے نفس پر فیصلہ کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے یارسول اللہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دل کو زندہ رکھے اور اُسے موت نہ دے جس دن کہ تیرا بدن مرجائے گا۔ اے ابا کاہل تُو جان لے کہ رب العزت اُس پر ناراض نہیں ہوتا جس کے دل میں اُس کا خوف ہے۔ اور نہ اُس کے جسم کے کسی حصے کو آگ کھائے گی، اے ابا کاہل تُو جان لے کہ جس نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا اللہ سے حیا کرتے ہوئے جلوت اور خلوت میں۔ اللہ پر بھی واجب ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ اے ابا کاہل تُو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ
يَّسْتُرَ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِعْلَمْ يَا اَبَا كَاهِلِ اَنَّهٗ
مَنْ دَخَلَ حَلَاوَةُ الصَّلٰوةِ
قَلْبَهٗ حَتّٰى يُتِمَّ رُكُوْعَهَا
وَسُجُوْدَهَا كَانَ حَقًّا عَلَى
اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ - اِعْلَمْ يَا اَبَا
كَاهِلٍ مَّنْ صَلّٰى
اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّ اَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً فِيْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ
التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكْتُبَ
لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ -
اِعْلَمَنَّ يَا اَبَا كَاهِلٍ
مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مَّعَ شَهْرِ
رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى
اللّٰهِ اَنْ يُّرْوِيَهٗ يَوْمَ الْعَطَشِ
اِعْلَمَنَّ يَا اَبَا كَاهِلٍ اَنَّهٗ
مَنْ كَفَّ اَذَاهُ عَنِ النَّاسِ

جان لے کہ جس کے دل میں لذتِ نماز نے
مقام حاصل کر لیا یہاں تک کہ وہ رکوع
اور سجدے صحیح طور پر ادا کرنے لگ گیا تو
اللہ پر بھی واجب ہے کہ اُسے قیامت
کے دن مسرور کر دے اے ابا کاہل تُو جان
لے کہ جس نے چالیس دن اور چالیس راتیں
نماز باجماعت ادا کی اس حال میں کہ اُس
کی تکبیر تحریمہ۔ (نماز کی پہلی تکبیر) بھی ضائع
نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ پر بھی واجب ہے
کہ اُسے جہنم سے محفوظ و مامون فرما دے
اے ابا کاہل تُو جان لے کہ جس نے ماہ رمضان
کے علاوہ ہر ماہ (چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ
کو) تین روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ
(قیامت میں) شدتِ پیاس کے دن اُسے
پلا کر پیاس بجھا دے۔ اے ابا کاہل تُو جان
لے کہ جس نے اپنے وجود کی ایذا رسانی سے
لوگوں کو مامون رکھا۔ اللہ پر بھی فرض ہے کہ
اسے عذابِ قبر سے مامون رکھے اے ابا کاہل
تُو جان لے کہ جس نے اپنے والدین کے
ساتھ اُن کی زندگی اور اُن کی وفات کے
بعد اُن سے بھلائی کی۔ اللہ پر واجب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ
عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ. اَعْمَنَّ
يَا اَبَا كَاهِلٍ اَنَّهٗ مَنْ بَرَّ
وَالِدَيْهِ حَيًّا وَّ مَيِّتًا كَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ كَيْفَ
يَبَرُّ وَالِدَيْهِ اِذَا كَانَ
مَيِّتَيْنِ ؟ قَالَ يَبَرُّهُمَا
اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِوَالِدَيْهِ وَلَا
يَسُبُّهُمَا وَلَا يَسُبُّ وَالِدَيْ
اَحَدٍ فَيَسُبَّ وَالِدَيْهِ۔
اِعْلَمَنَّ يَا اَبَا كَاهِلٍ اَنَّهٗ
مَنْ اَدَّى زَكٰوةَ مَالِهٖ كَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَهٗ
مِنْ رُّفَقَاءِ الْاَنْبِيَاءِ۔
اِعْلَمَنَّ يَا اَبَا كَاهِلٍ اَنَّهٗ مَنْ
قَلَّتْ عِنْدَهٗ حَسَنَاتُهٗ وَ
عَظُمَتْ عِنْدَهٗ سَيِّاٰتُهٗ كَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّثْقِلَ
مِيْزَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. اِعْلَمَنَّ
يَا اَبَا كَاهِلٍ اَنَّهٗ مَنْ يَّسْعٰى

کہ وہ اسے قیامت کے دن (انعامات سے)
نواز کر، خوش کر دے، میں نے عرض کیا اے
اللہ کے (رسول) والدین کی وفات کے بعد
ان سے نیکی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ
نے فرمایا۔ والدین کے لیے اللہ سے بخشش
طلب کرنا۔ اُن سے نیکی کرنا ہے، اور نہ
انہیں گالی دے۔ اور نہ کسی دوسرے کے
والدین کو گالی دے۔ پھر وہ اس کے والدین
کو گالی دے۔ اے ابا کاہل تو جان لے جو
اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ
پر فرض ہے کہ اُسے انبیاء کرام کی رفاقت
عطا فرمائے۔ اے ابا کاہل تُو جان لے
کہ جس کے پاس نیکیاں کم ہیں۔ اور بُرائیاں
زیادہ (مگر وہ شرک سے پاک ہے) تو
اللہ پر واجب ہے۔ کہ قیامت کے دن
وزن کے وقت نیکیوں کی میزان بھاری
کر دے۔ (یعنی نیکیوں والا پلڑا جھک جائے
اور اس کی نجات ہو جائے) اے ابا کاہل
تُو جان لے جو شخص اپنی عورت (اپنی اولاد
اور اپنے خادموں کو اللہ کے احکام پر قائم
کرتا ہے۔ اور انہیں حلال کما کر کھلاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰٓی اِمْرَاَتِہٖ وَوَلَدِہٖ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُہٗ یُقِیْمُ فِیْہِمْ اَمْرَ اللّٰہِ یُطْعِمُہُمْ مِنْ حَلَالِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّجْعَلَہٗ مَعَ الشُّھَدَاءِ فِیْ دَرَجَاتِہِمْ اِعْلَمَنَّ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَ شَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ

تو اللہ پر ضروری ہے کہ اُسے شہیدوں کے درجات عنایت فرمائے۔ اے ابا کاہل تُو جان لے کہ جو شخص میری محبت اور میرے شوق میں ہر روز تین مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ تو اللہ پر واجب ہے کہ ہر روز کے درود کے عوض اس کے ایک سال کے گناہ معاف فرما دے۔

(الترغیب ج ۴ ص ۲۶۴)

قبر سے پاکیزہ خوشبو کا ظہور

تکبیر، تحمید اور درود شریف پڑھنے کا انعام

حضرت عبداللہ بن غالبؓ شہید ہوئے۔ اور انہیں قبر میں اتارا گیا جب قبر تیار ہو گئی تو سعید بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ اُن کی قبر سے نہایت پاکیزہ خوشبو پھیل رہی تھی اور یہ چیز ان کے اس عمل کی وجہ سے تھی کہ وہ اپنے کلام کے ابتدا اور آخر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ غَالِبٍ وَّوُضِعَ عَلٰی قَبْرِہٖ وَسُوِّیَ عَلَیْہِ التُّرَابُ قَالَ فَشَمَمْنَا مِنْ تُرَابِ قَبْرِہٖ رَائِحَۃً طَیِّبَۃً مِّنْ جَمِیْعِ الطِّیْبِ. قَالَ

حضرت سعید بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن غالبؓ شہید ہوئے اور انہیں قبر میں اتارا گیا اور قبر پر مٹی ڈال دی گئی تو قبر سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی، جو کہ ہر قسم کی خوشبو سے بہتر تھی جسے ہم نے محسوس کیا۔ اور ابن غالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ ابْنُ غَلَّابٍ رض لَا يَكَادُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" وَاِنْ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ اَجَابَ ثُمَّ عَادَ اِلٰى هٰذَا الْكَلَامِ۔

(کتاب الزھد للامام احمد بن حنبل رح ص ۲۴۷)

کا یہ طریقہ تھا کہ وہ ہمیشہ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ ترجمہ: اللہ پاک ہے سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ تو ہمارے سردار محمدؐ پر سلامتی بھیج) اگر اُن سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ جواب دینے کے بعد پھر انہی کلمات کو دہراتے۔ یعنی اپنے کلام کے خاتمے پر پھر تکبیر و تحمید کے ساتھ درود شریف پڑھتے۔

سات اعمال جن کا اجر میّت کو قبر میں ملتا ہے!

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ يَّجْرِيْ لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِيْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْ اَجْرٰى نَهْرًا اَوْ حَفَرَ بِئْرًا اَوْ غَرَسَ نَخْلًا اَوْ بَنٰى مَسْجِدًا اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات اعمال صالح ایسے ہیں جن کا ثواب عامل کو اس کی موت کے بعد قبر میں ملتا رہتا ہے (۱) جس نے کسی کو علمِ دین سکھلایا (۲) نہر جاری کی، (۳) کوئی کنواں کھدوایا، (۴) کوئی درخت لگایا، (۵) مسجد تعمیر کی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۵۴)	(۴) قرآن کریم تلاوت کے لیے دیا۔ (۵) یا اپنے بعد ایسا لڑکا چھوڑا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

نیک اولاد کی دُعاء

عَنْ اَبِی دَرْدَآءَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُؤَخِّرُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاِنَّمَا زِيَادَةُ الْعُمُرِ : ذُرِّيَّةٌ صَالِحَةٌ يُزَكِّيْهَا الْعَبْدُ فَيَدْعُوْنَ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَيَلْحَقُهٗ دُعَآؤُهُمْ فِیْ قَبْرِهٖ فَذٰلِكَ زِيَادَةُ الْعُمُرِ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۵۳)	حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی موت کا وقت مقررہ آجاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُسے مہلت نہیں دیتا اور انسان کی عمر میں اضافہ کی صرف ایک صورت ہے کہ وہ نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اس کے لیے دُعا کرتے رہیں ان کی دُعا اس تک پہنچتی ہے پس یہی عمر میں اضافہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے

جو عمل حشر میں جا کر بھی ترے ساتھ رہے
اس سے بڑھ کر نہیں دنیا میں ترا کوئی حبیب (جام طہور)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الْاِنْسَانُ بَعْدَهٗ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ	حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین چیز جو انسان اپنے پیچھے مرنے کے بعد) چھوڑ جاتا ہے۔ وہ تین چیزیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُوْ لَهٗ وَصَدَقَةٌ تَجْرِيْ يَبْلُغُهٗ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۵۳)

ہیں۔ (۱) نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرے (۲) صدقۂ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا ہے (۳) اور وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے۔

ہے جس کے پاس زادِ راہِ عقبےٰ
بہت خوش بخت ہے وہ کامراں ہے (جام طہور)

چار اعمال جن کا ثواب میت کو قبر میں ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ تَجْرِیْ عَلَیْهِمْ اُجُوْرُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ، مَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اُجْرِیَ عَلَیْهِ عِلْمُهٗ مَا عُمِلَ بِهٖ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَجْرُهَا یَجْرِیْ لَهٗ مَا وُجِدَتْ، وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ یَدْعُوْ لَهٗ

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۵۲)

حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار اعمال ایسے ہیں کہ ان کا اجر موت کے بعد جاری رہتا ہے، (۱) جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہوگیا (۲) اور جس نے کسی کو علم دین پڑھایا پھر اُس پر عمل کیا گیا (۳) اور جس نے اس قسم کا صدقہ کیا کہ وہ اس کی موت کے بعد بھی جاری ہے (مثلاً مسجد بنوائی شفاخانہ قائم کیا۔ دینی مدرسہ تعمیر کیا) (۴) اور جس شخص نے اپنے پیچھے ایسا لڑکا چھوڑا کہ (وہ صالح ہے) اپنے والد کے لیے اس کی موت کے بعد ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقلمند و خوش بخت وہی انسان ہے۔ جو اپنی زندگی میں ایسا کام کر جاتا ہے جس کا ثواب اس کی موت کے بعد تا قیامت جاری رہے اور عالم برزخ (قبر) میں مانع عذاب اور باعث راحت و آرام ہو،

قبر کے اندھیرے کیلیے رات کے اندھیرے میں نماز پڑھو

(حضرت ابو ذر غفاریؓ)

اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ لَكُمْ نَاصِحٌ اِنِّيْ عَلَيْكُمْ شَفِيْقٌ، صَلُّوْا فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُوْرِ، صُوْمُوْا فِي الدُّنْيَا لِحَرِّ يَوْمِ النُّشُوْرِ، تَصَدَّقُوْا مَخَافَةَ يَوْمٍ عَسِيْرٍ. يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ لَكُمْ نَاصِحٌ اِنِّيْ عَلَيْكُمْ شَفِيْقٌ

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۵)

حضرت ابوذرؓ فرمایا کرتے تھے اے لوگو! میں تمہارا ناصح ہوں میں تمہارا شفیق ہوں (میری بات سنو) وحشت قبر کے لیے رات کے اندھیرے میں نماز پڑھا کرو۔ قیامت کی گرمی کے لیے دنیا میں شدید گرمی کے دنوں روزے رکھو۔ (محشر کے) سخت دن کے خوف سے (اللہ کی راہ میں) صدقہ دیا کرو۔ اے لوگو! بے شک میں تمہارا ناصح ہوں اور شفیق ہوں۔

رات کے اندھیرے میں نماز پڑھنا قبر کے اندھیرے میں کام آئے گا۔ یعنی آخری رات نماز تہجد ادا کیا کرو۔ کہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ اور قبر کی ظلمت میں روشنی کا سبب ہے اور مردان حق آگاہ کا شعار ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ جلیل القدر صحابی رسولؐ فرما رہے ہیں اے لوگو! نماز تہجد کی ترغیب دے کر میں تم پر شفقت کر رہا ہوں۔ اگرچہ آرام دہ بستر چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میٹھی نیند کو خیر باد کہہ کر سرد پانی سے وضو کر کے رات کے سناٹے میں نماز تہجد ادا کرنا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن قبر کی تنہائی اور اس کے اندھیرے میں جب اس محنت شاقہ کا اجر ملے گا۔ تو اس عمل کی مشقت کا احساس تک نہ رہے گا

يَاأَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ	اے انسان تو محنت کرنے والا ہے
إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ۔	محنت کر عنقریب اپنے رب سے
(انشقاق ۲)	ملنے والا ہے۔

ہے فکر، اپنے گناہوں کی مغفرت کی جنہیں
مدام اٹھتے ہیں وہ گریۂ سحر کے لیے (عاجز)

تفکر سے پُر ہلکی پھلکی دو رکعت

رات کے قیام اور غافل دل کیساتھ بڑے سے بڑے عمل سے افضل ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ	حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَكْعَتَانِ	کہ درمیانے درجہ کی دو رکعت جو کہ
مُقْتَصِدَتَانِ فِي تَفَكُّرٍ خَيْرٌ	استغراق و تفکر سے ادا کی جائیں وہ
مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَّقَلْبٍ سَاهٍ	رات کے قیام اور غافل دل سے
(کتاب الزھد لابن المبارک ص۹۷)	بہتر ہیں۔

سورۂ ملک کی قرأت

انتیسویں پارے کی سورۂ اوّل یعنی سورۂ ملک اپنے قاری (پڑھنے والے) کو قبر میں منکر نکیر کے عذاب سے محفوظ رکھے گی

علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں سورۂ ملک کی تفسیر کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ قَبْرِهٖ فَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيُقَالُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ فَإِنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ بِسُوْرَةِ الْمُلْكِ عَلٰى قَدَمَيْهِ ۔ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ لِسَانُهٗ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ إِنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ ۔ مَنْ قَرَأَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ وَرُوِيَ أَنْ مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَضُرُّهُ الْفُتَّانُ

(القرطبی ج ۱۹ ص ۶۶۸۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور فرشتے اُس کے پاؤں کی طرف سے اُسے عذاب دینے کے لیے آتے ہیں، تو اُنہیں کہا جاتا ہے تم اس طرف سے اس کے پاس نہیں آسکتے (اس لیے کہ یہ شخص رات کو سورۂ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا) پھر وہ فرشتے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں۔ پھر اس کی زبان بولے گی تم اس طرف سے بھی اس پر دست درازی نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ یہ شخص رات کو میرے ساتھ سورت مُلک پڑھا کرتا تھا۔ پس اس نے میری تلاوت کثرت اور خوبی سے کی ہے اور روایت کی گئی ہے جو شخص یہ سورت ہر رات پڑھتا ہے۔ (سونے سے پہلے) تو وہ شیطان اور قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلَاثُوْنَ

اللہ کی کتاب میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ جو کہ (تلاوت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى اَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ سُوْرَةُ "تَبَارَكَ"

(اخرجہ الترمذی)

کرنے والے) آدمی کی شفاعت کرائیگی یہاں تک کہ قیامت کے دن اُسے جہنم سے نجات دلا کر جنت میں داخل کرائے گی اور وہ سورۃ تبارک (یعنی سورۂ ملک ہے)

امام فخر الدین الرازی اپنی مایۂ ناز تفسیر الکبیر میں فرماتے ہیں اس سورۃ ملک کا نام المُنْجِيَةُ ہے (نجات دلانے والی) اس لیے کہ لِاَنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ قَارِئِهَا فِي الْقَبْرِ "یہ اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی" یعنی فرشتوں کو اُسے عذاب نہیں کرنے دے گی ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَدِدْتُ اَنْ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ (قرطبی)

میری خواہش ہے کہ تبارک الذی بیدہ الملک (سورۂ ملک) ہر مومن کے دل میں (محفوظ) ہو یعنی اسے یاد ہو

جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات

فوت ہونیوالا مسلمان عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ (الترغیب بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات فوت ہونے والے کے لیے قبر کے عذاب سے محفوظ رہنے کی بشارت مسلمان کے لیے ہے۔ مسلمان وہی ہے جو ارکانِ اسلام کا پابند ہے۔ گنہگار کم و بیش ہر مسلمان ہے۔ لہٰذا یہ خوشخبری مسلمان گنہگار کے لیے ہے۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کمزور ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

جو بیمار رہ کر مرتا ہے وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَهِیْدًا وَّوُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیماری کی حالت میں مرتا ہے اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے اور صبح و شام اسے جنت سے رزق ملتا ہے۔

(ابن ماجہ والبیہقی و مشکوٰۃ)

بعض نا اہل سمجھتے ہیں کہ طویل علالت خدا کے غیظ و غضب کی علامت ہے اُن کا یہ خیال بے بنیاد ہے۔ ایک مسلمان، مومن آدمی اگر بیماری کی حالت میں مرتا ہے۔ تو یہ بیماری اور تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اگر وہ صبر کرتا ہے۔ تو گناہوں کی معافی کے علاوہ اسے اجر ملتا ہے اور اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور گناہوں سے پاک صاف ہو کر وہ عالمِ آخرت کی طرف سفر کرتا ہے۔ اس لحاظ سے بیماری اس کے لیے باعثِ رحمت ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ اچانک موت مومن کے لیے باعث رحمت اور اللہ کے نافرمان کے لیے باعث عذاب ہے۔

اچانک موت مومن کیلئے راحت اور فاجر کیلئے گرفت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْتِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ رَاحَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَأَخْذَةُ أَسَفٍ عَلَى الْفَاجِرِ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک موت کے متعلق سوال کیا آپؐ نے فرمایا کہ (یہ) مومن کے لیے راحت اور فاجر (خدا کے نافرمان) کے لیے افسوسناک گرفت ہے

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۱۸)

شہید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ

مقدام بن معدیکرب رضؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لیے چھ انعامات ہیں۔ (۱) وہ قتل ہوتے ہی بخش دیا جاتا ہے۔ (۲) (اور اسی وقت) اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ (۳) عذاب قبر سے مامون و محفوظ ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کے سر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔ وَيَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ

(ترمذی ج ۱ فضائل الجہاد)

ذی وقار یاقوتی تاج رکھا جائے گا جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اس کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (۷۲) حوروں سے پڑھایا جائے گا اور اس کے اقارب میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

مجاہدین کا پہرہ دار

راہِ خدا میں ایک دن ایک رات پہرہ دینے کا ثمرہ عذابِ قبر سے چھٹکارا ہے

عَنْ سَلْمَانَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَّابَطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً كَانَتْ لَهٗ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ فَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

(نسائی ج ۲ ص ۲۰)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے راہِ خدا میں ایک دن ایک رات چوکیداری کی تو اس کے لیے ایک ماہ کے روزے اور اُن میں قیام (نماز) کا ثواب ملے گا۔ اگر وہ پہرہ دینے کی حالت میں مرگیا۔ تو اس کے اس عمل کا ثواب جاری رہے گا اور وہ قبر کے عذاب سے مامون ہو جائے گا اور اُس کا رزق (ثواب) اسے ملتا رہیگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رباط جہاد کے زمانے میں اس جگہ کے پہرے کا نام ہے، کہ جہاں سے دشمن کے گھسنے کا احتمال ہو، فتّان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے ہیں۔ جو شخص میدانِ جہاد میں مجاہدین کی پہرے داری کرتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے۔ اسے پہرہ دینے کا اجر قیامت تک ملتا رہے گا۔ اور یہ ثواب کبھی ختم نہیں ہو گا۔

مذکورہ بالا حدیث کے حاشیہ میں امام سندی لکھتے ہیں فتّان سے مراد (عذاب کے فرشتے) منکر نکیر ہیں۔

اَنَّهُمَا لَا يَجِدَانِ اِلَيْهِ	وہ دونوں (منکر نکیر) اس کے پاس (قبر میں)
لِلسُّؤَالِ بَلْ يَكْفِي مَوْتُهُ	سوال کے لیے نہیں آئیں گے۔ بلکہ راہ
مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَاهِدًا	خدا میں بحالت چوکیداری اس کی موت
عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِهٖ وَتَرْهَمَا	اس کے ایمان کی شہادت کے لیے
لَا يَضُرَّانِهٖ وَلَا يُزْعِجَانِهٖ	کافی ہے۔ وہ دونوں (فرشتے) نہ کوئی
(حاشیہ سندی) وَالْمُرَادُ مِنْ	تکلیف دیں گے اور نہ ڈرائیں گے۔
يُفْتِنُ فِي الْقَبْرِ مِنْ مَلَكِ	قبر میں فتنے مبتلا کرنے والے سے
الْعَذَابِ	مراد فرشتۂ عذاب ہے (قول ملا علی
(حاشیہ ثانی بحوالہ لمعات)	قاری شارح مشکوٰۃ)

مرض الموت میں قل ہو اللہ کا ورد

فتنۂ قبر سے حفاظت کا سبب ہے

اور اس کی تلاوت کرنے والا ضغطۂ قبر (قبر کے بھینچنے) سے محفوظ رہے گا اور فرشتے اُسے اپنے شانوں پر اُٹھا کر پُل صراط سے گزر کر جنّت میں پہنچا دیں گے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ	یزید بن عبداللہ بن شخیر عنبری اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِشَخِيْرِ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ يَمُوْتُ فِيْهِ لَمْ يُفْتَنْ فِيْ قَبْرِهٖ وَاٰمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَكُفِّهَا حَتّٰى تُجِيْزَهٗ مِنَ الصِّرَاطِ اِلَى الْجَنَّةِ

باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرض الموت میں قل ہو اللہ احد کی تلاوت کرتا ہے وہ قبر کی آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا اور قبر کے بھینچنے (یعنی اس کے دباؤ) سے امن میں رہے گا۔ اور قیامت کے دن فرشتے اس کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے پل صراط سے گزار کر اُسے جنت میں پہنچا دیں گے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۱۳)

فضائلِ سورۂ اخلاص حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت (یعنی سورۂ اخلاص) سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی (ابن کثیر)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں قرآن کا ایک تہائی حصہ سناؤں گا۔ جو جمع ہو سکتے تھے جمع ہو گئے آپ تشریف لائے اور قل ہو اللہ احد پوری سورت تلاوت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ لیا کرے تو یہ اس کے لیے کافی ہے۔ اور فرمایا کہ رات کو اس وقت تک نہ سوؤ جب تک ان تینوں سورتوں کو نہ پڑھ لو۔ حضرت عقبہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت سے میں نے کبھی ان کا ناغہ نہیں کیا (معارف القرآن)

صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات سونے کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو ہر رات ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر پھیر لیا کرتے۔ پہلے سر مبارک پر، پھر منہ پر، پھر اپنے سامنے کے جسم مبارک پر تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔ یہ حدیث سنن میں بھی ہے۔ (ابن کثیر)

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی تلاوت سے جنّت واجب ہوگئی

آنحضرت ایک مرتبہ کہیں سے تشریف لا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے۔ آپ نے ایک شخص کو اس سورت کی تلاوت کرتے ہوئے سُن کر فرمایا کہ واجب ہوگئی، حضرت ابوہریرہؓ نے پوچھا کیا واجب ہوگئی فرمایا جنّت (ترمذی و نسائی)

صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُن کر صحابۂ کرام ششدر رہ گئے۔ اور عرض کیا کہ یہ ہر ایک کی بساط نہیں۔ آپؐ نے فرمایا سورۂ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۵۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہری نمازوں میں

الحمد کے بعد قرأت سے پہلے یا بعد قل ہو اللہ پڑھنا

بخاری شریف کتاب التوحید میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر کہیں بھیجا۔ جس وقت وہ لشکر واپس آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ حضور ؐ نے ہم پر جسے امیر بنایا تھا۔ وہ نماز میں قرأت کے خاتمے پر سورۂ قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اُن سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے۔ مجھے اس کی تلاوت بے حد محبوب ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ انہیں خبر دو کہ خدا بھی ان سے محبت رکھتا ہے ——

ایک انصاری مسجد قبا کے امام تھے ان کی عادت تھی کہ الحمد ختم کر کے پھر اس سورت (قل ہو اللہ) کو پڑھتے۔ اس کے بعد پھر کوئی دوسری سورت یا جہاں سے چاہتے قرآن مجید میں سے پڑھتے۔ ایک دن مقتدیوں نے اُن سے کہا کہ آپ پہلے اس سورت کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورت ملاتے ہیں۔ یہ کیا ہے یا تو آپ صرف اسی سورت (اخلاص) کو پڑھئے یا چھوڑ دیجئے۔ اور کوئی دوسری سورت پڑھا کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو جس طرح کرتا ہوں اسی طرح کرتا رہونگا۔ آپ لوگ مجھے امامت کے عہدے پر بحال رکھو یا ہٹا دو۔ مقتدیوں کے لیے امام صاحب کا یہ فرمان بڑا گراں گزرا۔ اس لیے کہ وہ امام صاحب ان سب میں (علم و عمل کے لحاظ سے) افضل تھے۔ ان کی موجودگی میں کسی دوسرے شخص کا نماز پڑھانا بھی انہیں منظور نہ تھا۔ ایک دن جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے۔ تو ان لوگوں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے امام صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دریافت فرمایا کہ تم اپنے مقتدیوں کی بات کیوں نہیں مانتے؟ اور ہر رکعت میں اس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے اس سورت سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔

(ابن کثیر ۴ ص ۵۶۶ بحوالہ بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اہل قبور کو دعا اور صدقات کا تحفہ بھیجو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا مَثَلُ الْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ وَلَدٍ اَوْ صَدِیْقٍ ثِقَۃٍ۔ فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیُدْخِلُ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الدُّنْیَا اَمْثَالَ الْجِبَالِ۔ وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں میت کی حالت ایسے شخص کی طرح ہے جو پانی میں غرق ہو رہا ہو اور اپنی حفاظت کے لیے پکار رہا ہو۔ وہ اپنے باپ۔ ماں۔ اولاد اور سچے دوست کی طرف سے (اپنے لیے) دعا کا منتظر رہتا ہے جس وقت اُسے کسی کی دُعا پہنچتی ہے۔ تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دُعا کے ساتھ اہل قبور کے پاس (راحت و آرام کا سامان) دنیا کے پہاڑوں کی مانند بھیجتا ہے۔ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اِسْتِغْفَارَكُمْ وَالصَّدَقَةَ عَلَيْهِ۔	یہ تحفہ، اُن کے لیے بخشش کی دُعا اور راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کا ثواب ہے
(کنز العمال ج ۱۵ ص ۷۹۴)	(یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت نیت کرے کہ اس کا ثواب فلاں میت کو ملے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ مُشْتَمِلًا بِثَوْبِهٖ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ وَهُوَ يُنَادِيْ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَيُّهَا النَّاسُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَاِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ (رواہ احمد۔ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۷)	حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نصف دن گزرے (اپنے حجرۂ مبارکہ سے) باہر نکلے (اس حال میں کہ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اور آپ بلند آواز سے فرما رہے تھے اے لوگو! اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں۔ تو تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو، ۔۔۔ اے لوگو! اللہ کے ساتھ عذابِ قبر سے پناہ مانگو بیشک عذابِ قبر حق ہے۔

قبر کا معاملہ کس قدر ہولناک کیس درجہ لرزہ خیز اور کتنا پریشان کن ہے؟ کہ سیدالرسل۔ حبیب خدا۔ رحمۃ اللعلمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی قبر کے منظر سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے بآوازِ بلند فرما رہے ہیں۔ اے لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو جس چیز کا مجھے علم ہے۔ اگر تمہیں بھی ہو جائے تو یہ تمہارا کھل کھلا کر ہنسنا ختم ہو جائے۔ اور تم رونے لگو۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگو۔ دعائیں کرو۔ کہ وہ اس سے بچائے۔ اس لیے کہ قبر کا عذاب حق ہے۔ اس میں شک نہ کرو۔ اور سفرِ آخرت کی منازل میں سے یہ پہلی منزل ہے اور بڑی ہی سخت منزل ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ (رواہ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے۔ تو میں اللہ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذابِ قبر سُنا دیتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَحَلَّۃَ بَنِی النَّجَّارِ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رِجَالٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ مَاتُوْا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا فَاَمَرَ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجّار کے قبرستان میں داخل ہوئے، تو آپ نے بنی نجّار کے اُن مُردوں کی آوازیں (چیخ و پکار) سُنیں جو کہ زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے اُنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر وہاں سے نکل آئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (رواہ احمد۔ مجمع الزوائد ج ۳ ص۵۵)

اپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ قبر کے عذاب سے اللہ سے پناہ مانگیں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جب چاہتا وحی کے ذریعہ غیب کی کوئی خبر بتا دیتا تھا۔ انہیں میں سے بنی نجار کی قبروں کا یہ واقعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ ہی نے خصوصی طور پر یہ قوت برداشت عطا فرمائی تھی۔ کہ اس قسم کے ہولناک واقعات کا مشاہدہ فرما کر آپ صحیح وسلامت رہتے تھے۔ جیسا کہ معراج کی رات آپؐ نے جہنم کو اپنی چشم مبارک سے دیکھا اور اس میں اہل جہنم کے عذاب کی کیفیات اور اقسام بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی انسان یا جن میں یہ قوت نہیں کہ وہ قبر میں عذاب کو دیکھ سکے۔ اور اگر کبھی کوئی عذاب قبر بچشم خود دیکھ لے تو شدت خوف سے دفعتہً مر جائے۔ حدیث میں آتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر عذاب قبر کا تم پر انکشاف ہو جائے۔ تو تم اپنے مُردے دفنانا چھوڑ دو۔

عذاب قبر کو چرند پرند سنتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عَجُوْزَتَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ میرے پاس مدینہ کی دو بوڑھی یہودی عورتیں آئیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ اہل قبور کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے میں نے انہیں جھٹلایا مجھے یہ اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں ان کی بات کی تصدیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُصَدِّقُهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوْزَتَيْنِ مِنْ عَجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ قَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کروں۔ پھر وہ دونوں چلی گئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دو یہودی عورتیں آئی تھیں۔ وہ کہتی تھیں کہ اہل قبور کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے، آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا ہے بیشک انہیں (قبروں میں) عذاب ہوتا ہے، ایسا کہ اس کو تمام جانور سنتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ قبر

سے حفاظت کے لیے آنحضرتؐ کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، آپ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ	اے اللہ میں قبر کے عذاب سے
عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ	تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ جہنم
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ	سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور زندگی
بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ	اور موت کے شر سے تیری پناہ طلب
الْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ	کرتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ (نسائی)	سے تیری حفاظت چاہتا ہوں،

عذابِ قبر سے حفاظت کی دُعا

جو کہ آنحضورؐ قرآن کی سورتوں کی طرح سکھاتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ	عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ	یہ دُعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ	انہیں قرآن مجید کی سورتیں سکھاتے تھے۔
یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا	آپ فرماتے تھے کہ کہو:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(نسائی)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم تجھ سے عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہیں، اور ہم تجھ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتے ہیں۔

عذابِ قبر سے حفاظت کی مختصر دعا

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

(المستدرک ج ۱ ص ۳۵)

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ میں کفر، فقر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقول از ـــــــ تہذیب الآثار

وتفصیل معانی الثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاخبار۔ مسند امیر المومنین عمر بن الخطاب

القسم الثانی (۲)

تالیف۔ الامام محمد بن جریر الطبری

---

(۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ [1]

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے، (۱) بزدلی سے (۲) کنجوسی سے (۳) بری عمر سے (۴) سینے کے فتنے (برے خیالات) سے اور قبر کے عذاب سے

---

[1] أخرجه احمد فی المسند: ۱/۲۲ وابن ماجه فی سننه: ۲/۱۲۶۳ وابن ابی شیبة فی مصنفه: ۳/۳۷۴ والنسائی فی سننه: ۸/۲۳۴ وابوداود ۲/۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ [1]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کمزوری سے کسلمندی سے اور بزدلی سے اور بڑھاپے (کی آفات) سے اور بخل سے اور عذاب قبر سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے

(۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ "

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں کفر اور فقر (عزت) اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ:

حضرت حمید سے روایت ہے

---

[1] أخرجه احمد فی مسنده ۳: ۱۳/۲ ومسلم فی صحیحه: ۲۰۷۹/۲ من طریق ابن علیة عن التیمی "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ [1]

کہ حضرت انسؓ سے سوال کیا گیا عذاب قبر کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے فرمایا کرتے اے اللہ میں تجھ سے کسلمندی اور بڑھاپے اور بزدلی اور فتنۂ دجال اور عذاب قبر سے حفاظت طلب کرتا ہوں۔

(۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ حَقٌّ وَأَنَّ لِقَاءَهُ حَقٌّ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق ہے اور بیشک اُس کی ملاقات حق ہے اور بے شک قیامت حق ہے، اور بے شک جنت حق ہے، اور

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده ۳: ۲۰۵ والترمذي في سننه: ۵/۱۸۳ من طريق اسماعيل بن جعفر عن حميد وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في سننه: ۸/۲۲۸ من طريق محمد بن المثنى عن خالد عن حميد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّ السَّاعَةَ حَقٌّ
وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ،
وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ،
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ جَهَنَّمَ

بے شک جہنم حق ہے،
اے اللہ میں تیری پناہ
چاہتا ہوں دجّال کے فتنہ
سے اور زندگی و موت
کے فتنہ سے اور قبر کے
عذاب اور جہنم کے
عذاب سے،

---

(۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ، اِسْتَعِيْذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ[1]

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ
سے حفاظت طلب کرو جہنم سے
اور اللہ سے پناہ مانگو عذاب قبر
سے، اور اللہ سے پناہ مانگو
مسیح دجال کے فتنہ سے اور
اللہ سے پناہ چاہو
زندگی اور موت کے
فتنہ سے،

---

[1] اخرجہ البخاری فی الادب المفرد: ۱۶۸ والترمذی فی سننہ: ۵/۲۳۹ وقال: (ہذا حدیث صحیح) وابن أبی شیبۃ فی مصنفہ: ۳/۳۷۳ وابن ماجہ: ۱/۲۹۵. وذکرہ المتقی فی الکنز: ۱۵/۶۳۸ (خد، ت، ن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ " إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ بَاطِنِهَا وَظَاهِرِهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ [1]

حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ بصرہ میں سرِ منبر فرما رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دُعاء کیا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ میں عذابِ قبر سے اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں فتنوں کے خُفیہ اور ظاہری شر سے تیری حفاظت کا طلبگار ہوں، اے اللہ تو مجھے کانے جھوٹے (دجّال) کے فتنہ سے بھی محفوظ فرما "

---

(۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ

---

[1] أخرجه احمد فی مسنده ۱: ۳۰۵/۱ والطیالسی کما فی منحة المعبود: ۱۰۶/۱ ولم یذکر الرابعة و هی التعوذ من الفتن و ذکره المتقی فی الکنز: ۲۶۴/۲ عن ابن جریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ[1]

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ فرمایا کرتے اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور تجھ سے جہنم کے عذاب سے بچاؤ کی درخواست کرتا ہوں، اور تجھ سے حیات وموت کے فتنہ سے حفاظت چاہتا ہوں، اور تجھ سے مسیح دجّال کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

(۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر

---

[1] أخرجه النسائي في سننه: ۸/۲۴۴ وأحمد في مسنده: ۲/۴۲۳ وعبد الرزاق في مصنفه: ۳/۵۸۹ من عمر ابن راشد عن يحيى مع بعض الاختلاف في اللفظ وأبو عوانة في مسنده: ۲/۲۳۶ من طريق علي بن المبارك عن يحيى، وذكره المتقي في الكنز: ۲/۱۹۰ (خ ن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [1] — سے پناہ مانگتے تھے۔

---

(۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ [2]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی (آخری رکعت میں) تشہد سے فارغ ہو تو اُسے (سلام سے قبل) قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اگر قبر میں عذاب و ثواب کچھ نہیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عذابِ قبر سے پناہ مانگنا اور اُمت کو اس کی تلقین کرنے کا کیا مطلب۔؟

---

[1] أخرجه مسلم في صحيحه: ۱/۴۱۱ والنسائي في سننه: ۴/۸۴

[2] أخرجه احمد في مسنده: ۲/۲۳۷، ۴۴۷ ومسلم في صحيحه ۱/۴۱۲ والنسائي في سننه: ۳/۴۸، ۴۹ وابن خزيمة في صحيحه: ۱/۳۵۷ وأبو عوانة في مسنده: ۲/۲۳۵ والدارمي في سننه: ۱/۳۱۰ وأبو داود في سننه ۱/۲۵۸ وابن ماجه في سننه ۱/۲۹۴ والبيهقي في السنن الكبرى: ۲/۱۵۴ — والاجري في الشريعة: ۳۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میّت کو دفن کرتے ہی اس کیلئے ثابت قدمی کی دعا کرو

اس لیے کہ اس کے پاس اسی وقت سوالات کے لیے فرشتے آجاتے ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَصَاحِبُهُ يُدْفَنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ۔

حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے قریب سے گزرے میّت کو دفن کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس سے سوالات کئے جائیں گے۔

(المستدرک للحاکم کتاب الجنائز ج ۱ ص ۳۶۹)

میّت کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو منکر نکیر اسی وقت قبر میں آجاتے ہیں اور مُردے کو اُٹھا کر بٹھا لیتے ہیں، اور اُس سے پوچھتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ مَنْ نَّبِيُّكَ مَا دِيْنُكَ تمہارا رب کون ہے تمہارا نبی کون ہے اور تمہارا دین کیا ہے؟ مرنے والے سے اُس کے اقربا و احباء کے انقطاعِ تعلق کا یہ آخری وقت ہوتا ہے، لہٰذا ایسے نازک، اہم اور آخری وقت ہر ایک شخص اپنے اپنے طور پر میّت کے ساتھ حقِ قرابت و رفاقت ادا کرے، اور اس کے لیے حتے الامکان خلوص اور خشوع و خضوع سے دعا کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرمائے اور اُسے منکر نکیر کے سوالات کا صحیح جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے، اور اُسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خوش نصیب لوگ جن سے قبر میں سوال نہیں ہوگا

(۱) راہِ خدا میں شہید ہونے والا (۲) میدانِ لڑائی میں پہرہ دینے والا (۳) طاعون میں مرنے والا (۴) صدیق (مجمم صدق) (۵) انبیاء و مرسلین ۴

از منظومۃ التثبیت عند التبییت للامام جلال الدین السیوطی رح

وَاسْتَثْنِ جَمْعًا مَالَهُمْ سُؤَالُ ۔۔۔ خِصِّيصَةٌ مَنَّ بِهَا الْمُفَضَّالُ

ایک جماعت کو سوالِ قبر سے مستثنیٰ سمجھو کہ اُن سے قبر میں سوال نہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر خاص انعام فرمایا ہے۔

اَلْاَوَّلُ الشَّهِيْدُ اَیْ مَنْ يُّقْتَلُ ۔۔۔ نَصَّ النَّبِيُّ اَنَّهٗ لَا يُسْئَلُ

اُن میں سے پہلا شخص شہید ہے۔ جو راہِ خدا میں مارا جائے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ شہید سے قبر میں سوال نہ ہوگا، اس لیے کہ اس کے سر پر تلواروں کی چمک فتنۂ قبر سے کافی ہوگئی، (اخرجہ النسائی) یعنی اگر اس کے دل میں نفاق ہوتا۔ تو تلوار کی چمک سے میدانِ جہاد سے بھاگ کھڑا ہوتا۔ ایسے وقت جبکہ تلوار سر پر چمک رہی ہوئی ہے مخلص آدمی ہی ٹھہرتا ہے۔

وَكَمْ اِمَامٍ رَاسِخٍ قَدْ وَافٰى ۔۔۔ بِهٖ وَلَمْ يَحْكِ بِهٖ رَجُلٌ خِلَافًا

اور جمہور علماءِ راسخین کا یہی قول ہے کہ شہید سے (قبر میں) سوال نہیں ہوگا۔ کسی کا بھی اس میں اختلاف نہیں اور احادیثِ صحیحہ سے یہی ظاہر ہے۔

ثَانِي الَّذِيْ لَا يُسْئَلُ الْمُرَابِطُ ۔۔۔ رَوَى الْاَحَادِيْثَ بِذَا الْعَاضَّ بِطُ

دوسرا شخص جس سے قبر میں سوال نہ ہوگا وہ مرابط ہے جو سرحد کی پاسبانی اور نگہبانی کرے اور ہر لمحہ دشمن کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے مستعد رہے، یہ مضمون احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح میں آیا ہے جسے ائمہ حفاظ اور علماء ضبط نے روایت کیا ہے۔

اَلثَّالِثُ الْمَطْعُوْنُ حَيْثُ الْحِقَا بِالشُّهَدَآءِ فِيْ حَدِيْثٍ صُدِّقَا

تیسرا شخص مطعون ہے یعنی جو طاعون میں مرگیا، وہ بھی شہید کے حکم میں ہے، یعنی شہداء کے زمرہ میں شامل ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے۔

وَمُقْتَضٰى مَا قَدْ رَوَاهُ الْقُرْطُبِيْ كُلُّ اَخِيْ شَهَادَةٍ بِذَا اُجْبِيْ

امام قرطبی کی روایت کا مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ ہر ایک شہید اس نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ یعنی احادیث میں جن اشخاص کو شہداء میں شمار کیا گیا ہے۔ وہ سب اس حکم میں شامل ہیں۔ اور ان میں سے کسی سے بھی قبر میں منکر نکیر سوال نہیں کریں گے۔

اَلرَّابِعُ الصِّدِّيْقُ ذُو الْعُرْفِ الشَّذِيْ نَصَّ عَلَيْهِ الْقُرْطُبِيُّ وَالتِّرْمِذِيْ

اور چوتھا شخص صدیق ہے جس سے قبر میں سوال نہ ہوگا جیسا کہ امام قرطبی اور حکیم ترمذی نے اس کی تصریح کی ہے۔

لِاَنَّهٗ مِنَ الشَّهِيْدِ اَعْلٰى مَرْتَبَةً فَهُوَ بِذَاكَ اَوْلٰى

صدیق سے قبر میں سوال نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ صدیق کا مرتبہ شہید سے بلند ہے جیسا کہ قرآن مجید میں صدیق کو شہید سے مقدم رکھا ہے۔ لہٰذا وہ اس کرامت کا زیادہ مستحق ہے۔

وَمِنْ هُنَا يُقْطَعُ بِانْتِفَائِهٖ عَنْ رُسُلِ اللّٰهِ وَاَنْبِيَآءِهٖ

اور اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ انبیاء و مرسلین سے بھی (قبر میں) قطعاً سوال نہیں ہوتا۔ کہ انبیاء و مرسلین تمام مخلوق میں افضل ترین درجات پر فائز ہیں، (رفع القصور بشرح منظومۃ القبور از صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم برزخ میں راحت وکلفت سے متعلق

علماء وفقہاء اُمت کے اقوال

امام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شارح مسلم شریف المتوفی ۶۷۶ھ ہجری فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّ مَذْهَبَ اَهْلِ السُّنَّةِ اِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اَلْاٰيَةَ وَتَظَاهَرَتْ بِهِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّلَا يَمْتَنِعُ فِي الْعَقْلِ اَنْ يُّعِيْدَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْحَيٰوةَ فِيْ جُزْءٍ مِّنَ الْجَسَدِ وَيُعَذِّبَهٗ وَاِذَا لَمْ يَمْنَعْهُ الْعَقْلُ وَوَرَدَ الشَّرْعُ بِهٖ وَجَبَ قَبُوْلُهٗ وَاعْتِقَادُهٗ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ الْمُعَذَّبُ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ الْجَسَدُ بِعَيْنِهٖ اَوْ بَعْضُهٗ بَعْدَ اِعَادَةٍ

تو جان لے اور مان لے کہ جملہ اہلِ سُنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر یقینی ہے اور اس پر قرآن وحدیث کے دلائل واضح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا (قرآن مجید میں) ارشاد ہے کہ آلِ فرعون صبح وشام (جہنم کی) آگ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اور اس پر بہت سی صحیح احادیث صحابہ کرام کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے مقامات پر روایت کی ہیں۔ اور یہ عقل کے بھی خلاف نہیں (وہ بھی اسے غیر ممکن نہیں سمجھتی کہ اللہ تعالیٰ جسم کے کسی حصے میں رُوح لوٹا دے۔ اور اُسے عذاب دے۔ جب عقل بھی اسے غیر ممکن نہیں سمجھتی اور شریعت میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے۔ تو اسے قبول کرنا اور اس پر یقین لانا فرض ہے۔ اُس کے بعد فرمایا جسدِ عنصری بعینہٖ یا اس کے کسی جزء کو عذاب دیا جاتا ہے اس پر تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّوحِ إِلَيْهِ أَوْ إِلَى جُزْءٍ مِّنْهُ وَخَالَفَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَرَّامٍ وَّطَائِفَةٌ فَقَالُوا لَا يُشْتَرَطُ إِعَادَةُ الرُّوحِ قَالَ أَصْحَابُنَا هٰذَا فَاسِدٌ لِأَنَّ الْأَلَمَ وَالْإِحْسَاسَ إِنَّمَا يَكُونُ فِي الْحَيِّ قَالَ أَصْحَابُنَا وَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ كَوْنُ الْمَيِّتِ قَدْ تَفَرَّقَتْ أَجْزَاؤُهُ كَمَا نُشَاهِدُ فِي الْعَادَةِ أَوْ أَكَلَتْهُ السِّبَاعُ أَوْ حِيتَانُ الْبَحْرِ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ فَكَمَا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعِيدُهُ لِلْحَشْرِ وَهُوَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَذَا يُعِيدُ الْحَيٰوةَ إِلٰى جُزْءٍ مِّنْهُ وَإِنْ أَكَلَتْهُ السِّبَاعُ وَالْحِيتَانُ

(شرح مسلم ج ۲ ص ۳۸۵ و ۳۸۶ طبع ہند)

اہلِ سُنت متفق ہیں۔ اور اس میں محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک جماعت نے مخالفت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ (عذاب کے لیے) روح کا لوٹایا جانا شرط نہیں ہے لیکن ہمارے اسلاف کا فرمان ہے کہ ان کا یہ قول باطل ہے۔ اس لیے کہ درد اور اس کا احساس ذی روح (زندے) ہی کو ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے اکابر کا ارشاد ہے۔ کہ یہ کوئی مانع امر نہیں کہ میت کے اجزاء منتشر ہو جائیں جیسا کہ ہم عادۃً اس کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ یا اس کو درندے پھاڑ کھائیں یا سمندر کی مچھلیاں نگل جائیں۔ یا اسی قسم کی کوئی اور شکل سامنے آ جائے۔ تو جس طرح اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ (قبر میں بوسیدہ ہڈیوں میں روح پھونک کر اسے دوبارہ جسمانی لباس پہنا کر) میدانِ محشر میں لے آئے۔ اسی طرح بدن کے کسی حصے میں زندگی لوٹانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ اگرچہ اُسے درندے اور مچھلیاں ہی کیوں نہ کھا جائیں۔

حضرت علامہ سید احمد حسنؒ فرماتے ہیں۔

وَمَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ إِثْبَاتُ عَذَابِ — اہلِ سُنت کا مسلک یہ ہے کہ عذابِ قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَبْرِ خِلَافًا لِلْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَبَعْضِ الْمُرْجِئَةِ فَإِنَّهُمْ نَفَوْا ذَالِكَ وَاَحَادِيْثُ الْبَابِ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ الْمُعَذَّبُ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَلْجَسَدُ بِعَيْنِهٖ بَعْدَ اِعَادَةِ الرُّوْحِ اِلَيْهِ وَمَا قِيْلَ اِنَّ السُّؤَالَ فِي الْقَبْرِ يَقَعُ عَلَى الرُّوْحِ فَقَطْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقَعُ عَلَى الْجَسَدِ فَقَطْ فَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِمْ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ

(تنقیح الرواۃ ج ۱ ص ۳۱-۳۲)

حق ہے، بخلاف فرقۂ خوارج، معتزلہ اور بعض مرجئہ کے کہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں لیکن عذابِ قبر کے متعلق احادیث ان کے (باطل عقیدہ کے) خلاف ہیں۔ اہلِ سنّت کے نزدیک عذابِ قبر جسدِ عنصری کو ہوتا ہے جبکہ اس میں روح لوٹ آتی ہے، جن کا یہ خیال ہے کہ قبر میں سوال صرف بدن سے ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ صرف رُوح سے ہوتا ہے (اس سلسلہ میں) رسولِ اکرمؐ کا فرمان جو بعض روایات میں آتا ہے۔ کہ اس کی رُوح اس کے جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ ان اقوال کی نفی کرتا ہے۔

امام اہلِ سنّت حضرت امام احمد بن حنبلؒ المتوفی ۲۴۱ھ فرماتے ہیں۔

وَالْاِيْمَانُ بِالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَالْاِيْمَانُ بِمُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَّعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْاِيْمَانُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ ثُمَّ تُرَدُّ فِي الْاَجْسَادِ فِي الْقُبُوْرِ فَيُسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالتَّوْحِيْدِ

(کتاب الصلوٰۃ ص۴۵ طبع مصر)

حوضِ کوثر اور شفاعت پر ایمان لانا اور منکر و نکیر اور عذابِ قبر اور ملک الموت اور رُوحوں کو قبض کر کے قبروں میں اُن کے جسموں کی طرف لوٹانا، اور قبر میں ایمان اور توحید کے بارے میں سوالات پر ایمان لانا واجب ہے۔

امام تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکیؒ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ حَيَاةَ جَمِيْعِ الْمَوْتٰى بِاَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَامِهِمْ فِيْ قُبُوْرِهِمْ لَا شَكَّ فِيْهَا	بیشک (سوال وجواب کے لیے) تمام مُردوں کا اپنی روحوں اور جسموں کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہونا شک وشبہ سے بالاتر ہے۔
(شفاء السقام ص۱۵۳ طبع حیدرآباد دکن)	

علامہ صدرالدین علی بن الاذویؒ المتوفی ۷۴۶ھ رقم طراز ہیں۔

وَكَذٰلِكَ عَذَابُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ لِلنَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِيْعًا بِاتِّفَاقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ	اہلِ سنّت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ عذابِ قبر سے رُوح اور بدن دونوں متاثر ہوتے ہیں۔
(شرح العقیدۃ الطحاویہ ص۳۳۰ طبع مکہ مکرمہ)	

علامہ ابوالمظفر طاہر بن محمد الاسفرائنیؒ المتوفی ۴۷۱ھ تحریر فرماتے ہیں۔

وَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ يُحْيَوْنَ فِي الْقُبُوْرِ وَقَدْ وَرَدَ فِيْ مَعْنٰى اِحْيَاءِ الْمَوْتٰى فِي الْقُبُوْرِ مَا لَا يُحْصٰى مِنَ الْاٰيِ وَالْاَخْبَارِ وَالْاٰثَارِ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مُردوں کو قبروں میں زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور قبروں میں مُردوں کی زندگی مکرر کے بارے میں اس درجہ آیات اور احادیث اور اقوالِ آئمہ وارد ہوئے ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔
(التبصیر ص۱۵۸ طبع مصر)	

برزخ کا معاملہ دُنیا کے معاملے سے جُداگانہ ہے، اس کا صحیح احساس پسِ پردۂ مرگ عالمِ برزخ میں پہنچ کر ہی ہوگا ایک سچے مومن کا یہ کام ہے کہ وحیِ الٰہی کی سچی خبروں پر ایمان لائے جو سب سے سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہیں۔

علامہ محمد بن عابدین الشامیؒ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَرِدُ تَعْذِيْبُ الْمَيِّتِ فِيْ قَبْرِهٖ لِاَنَّهٗ تُوْضَعُ فِيْهِ الْحَيَاةُ عِنْدَ الْعَامَّةِ بِقَدْرِ مَا يُحِسُّ بِالْاَلَمِ وَالْبِنْيَةُ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ بَلْ تُجْعَلُ الْحَيَاةُ فِيْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ لَا يُدْرِكُهُ الْبَصَرُ

(شامی جلد ۳ صفحہ ۲۰۱ طبع مصر)

یہ اعتراض درست نہیں کہ مُردے کو اس کی قبر میں عذاب کس طرح ممکن ہے۔ اس لیے کہ اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس میں اس قدر زندگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ کہ وہ تکلیف کو محسوس کرتی ہے۔ اور ڈھانچے کا قائم رہنا اہلِ سنت کے نزدیک ضروری نہیں بلکہ یہ زندگی جسم کے اُن اجزاءِ متفرقہ میں پیدا کی جاتی ہے۔ جن کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

علامہ الخیالیؒ فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا تَعْذِيْبُ الْمَاْكُوْلِ بِخَلْقِ نَوْعٍ مِّنَ الْحَيَاةِ فِيْ بَطْنِ الْاٰكِلِ فَوَاضِحُ الْاِمْكَانِ كَدُوْدَةٍ فِي الْجَوْفِ وَفِيْ خِلَالِ الْبَدَنِ فَاِنَّهَا تَتَاَلَّمُ وَتَلَذُّ ذُبِلَا شُعُوْرٍ مِّنَّا

(الخیالی۔ صفحہ ۱۴۸)

کسی درندے وغیرہ کی کھائی ہوئی میت کو عذاب دینا اس طرح کہ کھانے والے کے پیٹ میں ایک گونہ زندگی اس میں پیدا کر دی جائے۔ اس کا واضح امکان ہے جس طرح ہمارے پیٹ اور بدن کے درمیان (زخم میں) کوئی کیڑا ہو، وہ تکلیف بھی اٹھاتا ہے اور لذت بھی، مگر ہمیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔

علامہ حافظ ابن الہمام محمد بن عبد الواحدؒ المتوفی ۸۶۱ھ فرماتے ہیں۔

وَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ مُنْكِرِ الشَّفَاعَةِ وَالرُّؤْيَةِ وَ

شفاعت۔ دیدارِ الٰہی، عذابِ قبر۔ کاتبین کے منکر کے پیچھے نماز جائز نہیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابِ الْقَبْرِ وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ لِاَنَّهٗ كَافِرٌ لِتَوَارُثِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ عَنِ الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(فتح القدیر ج ۱ ص ۲۴۳ طبع مصر)

لیے کہ وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ اُمور شارع علیہ السلام سے بکثرت روایات ثابت ہیں۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔

وَمِمَّا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ هُوَ عَذَابُ الْبَرْزَخِ فَكُلُّ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ مُسْتَحِقٌّ لِلْعَذَابِ نَالَهٗ نَصِيْبُهٗ قُبِرَ اَوْ لَمْ يُقْبَرْ فَلَوْ اَكَلَتْهُ السِّبَاعُ اَوْ اُحْرِقَ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا اَوْ نُسِفَ فِي الْهَوَاءِ اَوْ صُلِبَ اَوْ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ وَصَلَ اِلٰى رُوْحِهٖ وَبَدَنِهٖ مِنَ الْعَذَابِ مَا يَصِلُ اِلَى الْمَقْبُوْرِ

(کتاب الروح ص)

یہ جاننا ضروری ہے کہ عذابِ قبر عذابِ برزخ ہی کا نام ہے۔ ہر مرنے والے کو جو عذاب کا مستحق ہے۔ اس کا حصہ پہنچ جاتا ہے، وہ قبر میں دفن ہو یا نہ ہو، اگر اُسے درندے کھائے گئے ہوں یا آگ میں جلا دیا گیا ہو، یا اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دی گئی ہو۔ یا پھانسی دیا گیا ہو۔ یا سمندر میں ڈوب مرا ہو۔ ان سب حالات میں اُس کی روح اور اُس کے بدن کو عذاب پہنچے گا جو قبر میں مُردے کو ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ کتاب الروح میں دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاِذَا كَانَ النَّائِمُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَهُوَ حَيٌّ وَّحَيَاتُهٗ غَيْرُ حَيَاةِ الْمُسْتَيْقِظِ فَاِنَّ النَّوْمَ شَقِيْقُ الْمَوْتِ فَهٰكَذَا

اور جب سونے والے کی رُوح اُس کے جسم میں موجود ہوتی ہے۔ اور وہ بقیدِ حیات ہوتا ہے۔ مگر اُس کی زندگی بیدار آدمی کی زندگی کے مشابہ نہیں ہوتی۔ اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَيِّتُ إِذَا أُعِيدَتْ رُوحُهُ	یعنی کہ نیند موت کے مترادف ہے اسی
إِلَى جَسَدِهِ كَانَتْ لَهُ حَالٌ	طرح مُردے کی رُوح جب اُس کے بدن
مُتَوَسِّطَةٌ بَيْنَ الْحَيِّ وَبَيْنَ	کی طرف لوٹائی جائے گی۔ تو اُس کی حالت
الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ تُرَدَّ رُوحُهُ	اُس زندے اور مُردے کے درمیان ہوگی
إِلَى بَدَنِهِ كَحَالِ النَّائِمِ	جس کی رُوح اُس کے جسم کی طرف نہیں لوٹائی
الْمُتَوَسِّطَةِ بَيْنَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ	گئی جیسا کہ بحالتِ خواب زندہ اور مُردہ
فَتَأَمَّلْ هٰذَا يُزِيحُ عَنْكَ	کے درمیان ہوتی ہے۔ تو اگر اس مثال پر
إِشْكَالَاتٍ كَثِيرَةٍ الخ	غور کرے گا تو تیرے بہت سے شکوک
(کتاب الروح ص ۵۳)	رفع ہو جائیں گے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ رقمطراز ہیں۔

بَلِ الْعَذَابُ وَالنَّعِيمُ عَلَى النَّفْسِ	(قبر میں) کلفت و راحت رُوح اور
وَالْبَدَنِ جَمِيعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ	بدن دونوں کو ہوتی ہے۔ اس بات پر
السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ	جملہ اہلِ سنت والجماعت متفق ہیں۔

(شرح حدیث النزول ص ۵)

فخر المناطقہ و الفلاسفہ امام المتکلمین

حضرت ابو حامد محمد بن محمد الغزالیؒ متوفی ۵۰۵ھ

اپنی مدلل اور مشہور علم کلام کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں عذابِ قبر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا عَذَابُ الْقَبْرِ فَقَدْ دَلَّتْ	بہر حال حقیقتِ عذاب قبر پر شریعتِ مطہرہ
عَلَيْهِ قَوَاطِعُ الشَّرْعِ إِذَا تَوَاتَرَ	کے قطعی دلائل قائم ہیں آنحضرت صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِالْاِسْتِعَاذَةِ مِنْهُ فِي
الْاَدْعِيَةِ وَاشْتَهَرَ قَوْلُهٗ عِنْدَ
الْمُرُوْرِ بِقَبْرَيْنِ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ
وَدَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَحَاقَ
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا
وَّعَشِيًّا الْاٰيَةَ وَهُوَ مُمْكِنٌ
فَيَجِبُ التَّصْدِيْقُ بِهٖ وَوَجْهُ
اِمْكَانِهٖ ظَاهِرٌ وَّاِنَّمَا يُنْكِرُهُ
الْمُعْتَزِلَةُ مِنْ حَيْثُ يَقُوْلُوْنَ
اِنَّا نَرٰى شَخْصَ الْمَيِّتِ
مُشَاهَدَةً وَّهُوَ غَيْرُ مُعَذَّبٍ
وَّاِنَّ الْمَيِّتَ رُبَّمَا تَفْرِسُهُ
السِّبَاعُ وَتَاْكُلُهٗ وَهٰذَا هَوَسٌ
اَمَّا مُشَاهَدَةُ الشَّخْصِ
وَهُوَ مُشَاهَدَةٌ بِظَاهِرِ الْجِسْمِ
وَالْمُدْرَكُ لِلْعِقَابِ جُزْءٌ مِّنَ
الْقَلْبِ اَوْ مِنَ الْبَاطِنِ كَيْفَ
كَانَ وَلَيْسَ مِنْ ضَرُوْرَةِ

علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسلسل ثابت ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ اور آپ کی یہ حدیث بھی مشہور ہے۔ کہ آپ جب دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی دلیل ہے (عذاب قبر پر) کہ فرعونیوں کو سخت عذاب نے گھیر لیا۔ وہ آگ ہے جس پر صبح و شام انہیں پیش کیا جاتا ہے۔ (یعنی قبر کا منظر انہیں دکھایا جاتا ہے) اور عذاب قبر ممکن بھی ہے۔ لہذا اس کی تصدیق واجب ہے، اور امکان (عذاب) کی وجہ ظاہر ہے معتزلہ نے اس کا اس لیے انکار کیا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم مردے کو عیاناً (اپنے سامنے) دیکھتے ہیں اور اسے کوئی عذاب نہیں ہوتا دکھائی دیتا، اور بعض اوقات لاش کو درندے چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ (جب جسم ہی باقی نہ رہا تو عذاب کس چیز کو) یہ معتزلہ کا غلط نظریہ ہے۔ کیوں کہ مشاہدہ تو ظاہری جسم کا ہوتا ہے لیکن عذاب کا احساس کرنے والا دل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَذَابِ ظُهُوْرُ حَرَكَةٍ فِيْ ظَاهِرِ
الْبَدَنِ بِلِ النَّاظِرُ اِلٰى ظَاهِرِ
النَّائِمِ لَا يُشَاهِدُ مَا يُدْرِكُهُ
النَّائِمُ مِنَ اللَّذَّةِ عِنْدَ
الْاِحْتِلَامِ وَمِنَ الْاَلَمِ عِنْدَ
تَخَيُّلِ الضَّرْبِ وَغَيْرِهٖ وَلَوْ
اِنْتَبَهَ النَّائِمُ وَاَخْبَرَ عَنْ
مُشَاهَدَاتِهٖ وَاٰلَامِهٖ وَ
لَذَّاتِهٖ مَنْ لَّمْ يَجِدْ لَهٗ
عَهْدٌ بِالنَّوْمِ لَبَادَرَ اِلَى الْاِنْكَارِ
اِغْتِرَارًا بِسُكُوْنِ ظَاهِرِ جِسْمِهٖ
كَمَا مُشَاهَدَةِ اِنْكَارًا
لِّلْمُعْتَزِلَةِ لِعَذَابِ الْقَبْرِ۔
وَاَمَّا الَّذِيْ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ
فَغَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اَنْ
يَّكُوْنَ بَطْنُ السِّبَاعِ قَبْرًا
فَاِعَادَةُ الْحَيٰوةِ اِلٰى جُزْءٍ
يُدْرِكُ الْعَذَابَ مُمْكِنٌ
فَمَا كُلُّ مُتَاَلِّمٍ يُّدْرِكُ
الْاَلَمَ مِنْ جَمِيْعِ بَدَنِهٖ۔
وَاَمَّا سَوَالُ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ

ایک حصہ یا اس (میت) کا باطن ہوتا ہے
کچھ بھی ہو عذاب سے یہ لازم نہیں آتا کہ
ظاہری بدن بھی متحرک ہو بلکہ سونے والے
شخص کے ظاہری جسم کو دیکھنے والا شخص اس
لذت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا جس کا احساس
خوابیدہ کو احتلام کے وقت ہوتا ہے اور
اُس درد کا ادراک بھی بیدار شخص نہیں کر سکتا
جس کا سونے والا مار پٹائی کے تخیل سے
احساس کرتا ہے، اگر سونے والا شخص بیدار
ہونے کے بعد اپنی تکالیف اور لذات
کے وہ مشاہدات جو اس پر گزرے ہیں
کسی ایسے شخص کو بتائے جو نیند کے اس
ماجرا سے ناآشنا ہے۔ تو وہ یقیناً فوراً
انکار کر دے گا۔ کیوں کہ وہ تو بظاہر اس
کے سکونِ جسم سے دھوکہ کھائے گا، جیسا کہ
معتزلہ نے اپنے مشاہدہ کی بنا پر عذابِ قبر
کا انکار کر دیا ہے۔ رہا وہ شخص جسے درندے
کھا گئے ہوں۔ تو اس باب میں جو آخری
بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ درندے
کا پیٹ اس کے لیے قبر ہو جائے گا سو
ایسے جزء کی طرف اعادۂ حیات جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَحَقٌّ وَّالتَّصْدِيْقُ بِهٖ وَاجِبٌ لِوُجُوْبِ الشَّرْعِ بِهٖ وَإِمْكَانُهٗ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَسْتَدْعِيْ مِنْهُمَا إِلَّا تَفْهِيْمًا بِصَوْتٍ أَوْ بِغَيْرِ صَوْتٍ وَّيَسْتَدْعِيْ مِنْهُ إِلَّا فَهْمًا وَّلَا يَسْتَدْعِي الْفَهْمُ إِلَّا حَيٰوةً وَّالْإِنْسَانُ لَا يَفْهَمُ بِجَمِيْعِ بَدَنِهٖ بَلْ بِجُزْءٍ مِّنْ بَاطِنِ قَلْبِهٖ وَإِحْيَاءُ جُزْءٍ يَّفْهَمُ السُّؤَالَ وَيُجِيْبُ مُمْكِنٌ مَّقْدُوْرٌ عَلَيْهِ

(تسکین الصدور بحوالہ الاقتصاد فی الاعتقاد ص۹۷ طبع قاہرہ)

اور اس کی تصدیق واجب ہے کیونکہ شرع سے اس کا ثبوت ہو چکا ہے اور وہ ممکن بھی ہے۔ کیونکہ نکیرین کا سوال صرف اس بات کو چاہتا ہے۔ کہ وہ آواز سے یا بغیر آواز اس کو (اپنا) مفہوم سمجھا دیں اور وہ (اُن کا) مفہوم سمجھ لے۔ اور یہ فہم صرف حیات کو چاہتا ہے۔ اور انسان تمام بدن سے نہیں سمجھتا۔ بلکہ دل کے اندر ایک جزء سے سمجھتا ہے اور ایسے جزء کا زندہ کر دینا جس سے وہ سوال سمجھے اور جواب دے سکے ممکن ہے اور قدرت کاملہ اس پر قادر ہے۔

حضرت امام غزالیؒ اپنی مشہور متداول اور مفید کتاب احیاء العلوم میں موت کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَلَا يَبْعُدُ أَنْ تُعَادَ الرُّوْحُ إِلَى الْجَسَدِ فِي الْقَبْرِ وَلَا يَبْعُدُ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا

اور اس میں کوئی بعید نہیں کہ قبر میں جسم کی طرف (فی الجملہ) رُوح لوٹائی جائے۔ اور اس میں بھی کوئی بعید نہیں کہ (بکمالہ) جسم کی طرف رُوح کے لوٹانے کو قیامت تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَكَمَ بِهٖ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا تَعَطُّلُ الْجَسَدِ بِالْمَوْتِ اَيْضًا هِيَ تَعَطُّلِ اَعْضَاءِ الزَّمِنِ لِفَسَادٍ مِزَاجٍ يَقَعُ فِيْهِ وَ بِسُدَّةٍ تَقَعُ فِي الْاَعْصَابِ تَمْنَعُ نُفُوْذَ الرُّوْحِ فِيْهَا فَتَكُوْنُ الرُّوْحُ الْعَالِمَةُ الْعَاقِلَةُ الْمُدْرِكَةُ بَاقِيَةً مُّسْتَعْمِلَةً لِبَعْضِ الْاَعْضَاءِ وَقَدِ اسْتَعْصٰى عَلَيْهَا بَعْضُهَا

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹۴ طبع مصر)

اٹھا رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر کوئی حکم نافذ کرتا ہے۔ تو وہ اس کو بخوبی جانتا ہے۔ موت کی وجہ سے جسم کے معطل ہونے کی ایسی مثال ہے، جیسے فسادِ مزاج یا اعصاب میں سُدّہ آجانے کے سبب اعضا مفلوج اور شل ہو جاتے ہیں۔ اور دورانِ خون اور نفوذِ رُوح میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ رُوح جو علم و عقل اور ادراک سے متصف ہوتی ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔ بعض اعضاء اس کے تصرف میں ہوتے ہیں اور بعض شل ہونے کے باعث اس کا اثر قبول نہیں کرتے۔

یعنی جس طرح مفلوج اور شل اعضاء بظاہر دوسرے اعضاء کی بہ نسبت بے حس و حرکت معلوم ہوتے اور دُبلے نظر آتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ کلیتہً روح کا تعلق ہی اُن سے منقطع ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ بھی درست ہے کہ جس طرح روح کا تعلق دیگر اعضاء صحیحہ سے ہوتا ہے۔ وہ فالج زدہ اور شل اعضاء سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ رُوح باوجود مکمل کوشش کے مفلوج اعضاء میں صحیح طور پر نفوذ نہیں کرتی اسی طرح موت کے بعد جسم کی مثال ہے کہ روح کا جسم سے ایک گونہ تعلق ہوتا ہے لیکن یہ تعلق دنیوی تعلق سے الگ اور اس سے بالاتر ہے۔

(تسکین الصدور صفحہ ۸۳-۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میّت کا تعلق رُوح کے ساتھ

مندرجۂ بالا سطور اور اقتباسات سے یہ بات بالوضاحت اور بالصراحت ثابت ہو جاتی ہے کہ عالمِ برزخ میں روح کا جسم سے ربط و ضبط قائم ہوتا رہتا ہے اگرچہ جسم بظاہر ساکن اور ساکت نظر آتا ہے اور اگرچہ بدن کے ریزے ریزے ہو جائیں۔ کوئی عضو کہیں پڑا ہو اور کوئی کہیں، اور اگرچہ میّت درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا سمندر اُسے نگل جائے یا مردے کو جلا کر اس کی راکھ ہوا میں اڑا دی جائے۔ بایں ہمہ کلفت و راحت (اعمال کے مطابق) روح اور جسم دونوں کو ہوتی ہے۔ جس طرح سونے والا ساکن و ساکت نظر آتا ہے۔ لیکن خواب میں اُس کی روح جو رنج و خوشی کے مناظر دیکھتی ہے۔ اُس سے اس کا جسم بھی متأثر ہوتا ہے۔ اور اُسے بھی رنج و خوشی حاصل ہوتی ہے۔

قبر میں مُردہ کو حیاتِ مطلق و کامل میسّر نہیں کہ وہ دنیوی زندگی کی طرح کھانے پینے اور اعمال و افعال اور لباس وغیرہ کا مکلف ہو، اور وہ اپنی مرضی اور اختیار سے چلے۔ پھرے، بیٹھے، اُٹھے۔ ہنسے، روئے اور کلام کرے۔ ایسی حیاتِ کامل دنیا اور آخرت کے لیے ہی مخصوص ہے۔ اس نوعیت کی حیات قبر میں نہیں، جن لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ اگر میّت کا تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور میّت عالمِ برزخ میں ہر حال میں عذاب و ثواب سے دوچار ہوتی ہے۔ تو پھر اس کے آثار کیوں نظر نہیں آتے۔

ہمارا اُن سے یہ سوال ہے۔ کہ چارپائی پر لیٹے ہوئے کسی شخص کو جب کوئی خواب میں لپیٹتا ہے اور وہ خوف و ہراس میں بڑبڑاتا ہے۔ اور بعض دفعہ چارپائی سے اُٹھ کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ تو سونے والے کے قریب بیٹھے ہوئے اشخاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یہ منظر نظر کیوں نہیں آتا۔ حالانکہ اس وقت وہ لوگ بیدار ہوتے ہیں۔ کیا خوابیدہ آدمی پر خواب میں جو کچھ گزرتی ہے۔ وہ گزرتی نہیں بلکہ اس کا اُس مار پیٹ سے گھبرانا۔ بڑبڑانا۔ بستر سے اُٹھ بھاگنا یہ سب غلط بیانی اور فریب ہے؟ امید ہے منکرین عذاب قبر ہمارے اس سوال میں اپنا جواب پالیں گے اور اُن کی تسلی ہو جائے گی۔

عالم برزخ کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ رسول کو رسول تسلیم کرنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم آخرت سے متعلق جو خبریں ہمیں دی ہیں وہ سب صحیح و درست ہیں۔ غیب کی جو بھی خبر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی عطا فرمائی ہے۔ اور پھر آپ نے ہمیں دی ہے۔ اس میں شک و شبہ کفر ہے۔

اقسامِ وحی کی تفصیل فتح الباری جلد اوّل باب کیف کان بدء الوحی کے تحت ملاحظہ فرمائیں

حیات فی القبور کا انکار کرنے والوں کا اعتراض یہ ہے۔ کہ جب میت کا جسم ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اس کی ہڈیاں تک بھی باقی نہیں رہتیں۔ تو اعادۂ روح کس چیز میں ہوتا ہے۔ اور میت کو عذاب و ثواب کس طرح ہوتا ہے؟ — انہیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ حیات کے لیے ڈھانچہ شرط نہیں۔ جسم کے متفرق اجزاء میں روح پھونک دینا اور جسم کے کسی ایک عضو میں بلکہ ذرّے میں حیات پیدا کر دینا۔ خداوندِ قدوس کی قدرت کاملہ سے کیا بعید ہے؟

بدن کے بعض اجزاء میں اعادۂ حیات داخل تحت قدرت ہے۔ اگرچہ یہ عادت کے خلاف ہے لیکن خالقِ کائنات کی قدرت مخلوق کی عادت کی پابند نہیں، جملہ متقدمین بلا اختلاف قبر میں روح کا بدن سے تعلق اور وہاں راحت و کلفت کے قائل ہیں، قبروں میں مُردوں کو زندہ کرنے اور مُنکر و نکیر کا اُن سے سوال کرنے کے بارے میں ابتداءِ اسلام میں کسی کا بھی اختلاف نہ تھا۔ دورِ اول کے لوگ آسمانی وحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کامل ایمان رکھتے تھے۔ اُن کا یہ حال تھا کہ اُن کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہر حکم ہر فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے تھے۔

قبر و قیامت کے احوال سے متعلق بے شمار آیاتِ قرآنی اور احادیثِ رسولؐ اور علماء و فقہاء کے اقوال اور دلائلِ عقلِ سلیم کی موجودگی میں شک و شبہ کو دل میں جگہ دینا۔ ضلالت۔ بدبختی۔ ظلم اور صریح کفر ہے۔ جس کا نتیجہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ النِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

برزخ کے عذاب و ثواب میں روح اور بدن دونوں برابر کے شریک ہوتے ہیں

علامہ ابن قیمؒ کتاب الروح میں رقمطراز ہیں۔

وَقَدْ سُئِلَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ (اِبْنُ تَیْمِیَّةَ رح) عَنْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ۔ فَقَالَ بَلِ الْعَذَابُ وَالنَّعِیْمُ عَلَی النَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِیْعًا بِاتِّفَاقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ (کتاب الروح ص۵۱)	شیخ الاسلام (امام ابن تیمیہؒ) سے اس مسئلہ میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمام اہلِ سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ قبر میں عذاب و ثواب روح اور بدن دونوں پر ہوتا ہے۔

رُوح بدن سے جُدا ہو کر باقی رہتی ہے، اور عذاب یا ثواب میں مبتلا رہتی ہے، کبھی بدن سے متصل بھی ہو جاتی ہے۔ اور بدن کو اس کے ساتھ راحت یا کُلفت ہوتی ہے۔

ثُمَّ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اُعِیْدَتِ الْاَرْوَاحُ اِلَی الْاَجْسَادِ وَقَامُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ	قیامت کے دن روحیں جسموں میں لوٹا دی جائیں گی، اور قبروں سے اٹھ کر لوگ رب العلمین کے سامنے آ کھڑے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَادُ الْاَبْدَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى (کتاب الروح ایضاً)

معاد اجسام (قیامت کے روز ترکیب جسم مع الروح اجسام کے لوٹنے پر) مسلمان یہودی اور عیسائی سب متفق ہیں۔

یعنی قبروں سے اٹھا کر جب خلقت کو حساب و کتاب کے لیے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ تو رُوح کے ساتھ ان کے اجسام لائے جائیں گے، حساب و کتاب اور عذاب و ثواب مجرد روح پر نہیں ہوگا۔ بلکہ روح اور جسم دونوں پر ہوگا

قبر کا شکنجہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ قَالَ الْمِسْبَاحِيُّ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کے لیے عرش حرکت میں آگیا، اور آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اُن پر گواہی دی، قبر نے انہیں دبوچا پھر چھوڑ دیا، یعنی یہ حضرت سعد بن معاذؓ ہیں (نسائی)

وَرُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةٌ لَوْ نَجَا مِنْهَا اَحَدٌ لَنَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر دباتی ہے۔ اگر اس سے نجات پاتے تو سعد بن معاذؓ پاتے (نسائی)

عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ مَا اُخْبِرَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، کہ قبر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ اَحَدٌ وَّلَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الَّذِیْ مِنْدِیْلُ مِنْ مَّنَادِیْلِهٖ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

شکنجے سے کوئی محفوظ نہیں رہا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک نہیں بچے جن کا ایک رومال دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

عَنْ نَّافِعٍ قَالَ لَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ شَهِدَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَّمْ یَنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ قَطُّ وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ ضَمَّ صَاحِبُكُمْ فِی الْقَبْرِ ضَمَّةً

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے۔ کہ حضرت سعد بن معاذ رضؓ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک تھے جو اس سے قبل کبھی زمین پر نہیں اترے تھے۔ اور مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا تمہارے ہمنشین سعد بن معاذ رضؓ کو قبر نے دبایا۔

عَنْ زَاذَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا دَفَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَهٗ فَجَلَسَ عِنْدَ الْقَبْرِ فَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ رَاَیْنَا وَجْهَكَ اِرْبَدَّ ثُمَّ سُرِّیَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ اِبْنَتِیْ وَضُعْفَهَا وَعَذَابَ الْقَبْرِ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَفَرَّجَ عَنْهَا

حضرت زاذان بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رحمۃ اللعالمینؐ اپنی صاحبزادی کو دفن کر کے اُن کی قبر کے پاس بیٹھ گئے آپ کے چہرے مبارک سے آثارِ رنج وملال ظاہر تھے، (پھر کچھ دیر کے بعد) جاتے رہے صحابہ کرامؓ نے اس کا سبب پوچھا فرمایا۔ مجھے اپنی بچی۔ ان کی کمزوری اور عذاب قبر یاد آگیا پھر میں نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے قبر کی تکلیف سے انہیں محفوظ فرمادیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْغَنَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمُرَّتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ صَغِيْرٍ فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ هٰذَا الصَّبِيُّ بَكَيْتُ لَهُ شَفَقَةً عَلَيْهِ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ هٰذَا كُلَّهُ لِلْجَسَدِ بِوَاسِطَةِ الرُّوْحِ (کتاب الروح ص ۵۰)

ابراہیم غنوی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس تھا کہ ایک بچے کا جنازہ گزرا آپ رونے لگیں، میں نے پوچھا آپ اشکبار کیوں ہوگئی ہیں۔ فرمایا قبر کے دبوچنے کے خیال سے اس بچے پر ترس کھا کر میں پُرنم ہوگئی۔ غرضیکہ قبر کا دبانا رُوح کے واسطے سے یعنی روح کے علاقہ جسم کے لیے ثابت ہے۔

(ابن حبان ص ۴۶)

قبروں کی زیارت موت یاد دلاتی ہے

دل نرم کرتی ہے اشک بداماں کرتی ہے۔ آخرت کی تیاری میں مدد دیتی ہے۔

اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً

(مستدرک ج ۱ ص ۳۷۵)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (ابتدائے اسلام میں بدعات کے خوف سے زیارتِ قبور سے روکا تھا۔ اب جبکہ تم سنت و بدعت سے خبردار ہو گئے ہو تو قبروں کی زیارت کیا کرو، اس لیے کہ اس میں سامانِ عبرت ہے۔

والترغیب ج ۴ ص ۳۵۷ بحوالہ مسند احمد

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

(المستدرک ج ۱ ص ۳۷۵)

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت یاد دلانے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّزُوْرَ قَبْرًا فَلْيَزُرْهُ فَاِنَّهٗ يَرِقُّ الْقَلْبَ وَ يَدْمَعُ الْعَيْنَ وَيُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب جو کوئی کسی قبر کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے۔ بیشک یہ عمل دل کو نرم کرتا ہے۔ اور آنکھ کو اشکبار کرتا ہے اور آخرت یاد دلاتا ہے۔

زیارتِ قبور کے ثمرات

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے (ابتداءِ اسلام میں) تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ (اس لیے کہ اس وقت تم میں خلافِ شرع جاہلیت کی رسومات کے اثرات تھے) لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اس لیے کہ (قبروں کی زیارت) انسان کو حیاتِ دنیا میں زاہد بناتی ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب نئے نئے لوگ مسلمان ہوئے تو اُن میں بہت سی ایسی عادتیں تھیں جو کہ تعلیمِ اسلام کے خلاف تھیں۔ قبروں کی زیارت کے موقع پر بھی وہ ایسے افعال کرتے تھے۔ جنہیں شرک و بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور شریعتِ محمدیہ میں اُن کی قطعاً گنجائش نہیں۔ لہٰذا آغازِ اسلام میں اُنہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا گیا جب وہ لوگ توحید و سُنّت سے بخوبی واقف ہو گئے۔ اور شرک و بدعات کی برائی سے بھی باخبر ہو گئے۔ تو پھر اُنہیں دل کی بیماریوں کا نسخہ عطا فرمایا گیا۔ یعنی قبروں کی زیارت کا حکم دیا گیا۔ قبروں کی زیارت آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے اور دنیا سے دل اُچاٹ کرتی ہے۔

دنیا سے دل اُکھڑ جانا۔ اور یہاں کے مال و دولت اور زیب و زینت کی حرص نہ رہنا اسی کا نام زُہد ہے، جو کہ قبروں کی زیارت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ نسخۂ اکسیر اُس حکیم الحکماء کا عطا کردہ ہے۔ جو کہ روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی بیماریوں کے کامل و اکمل معالج تھے ـــــ وہ بیمار کتنا خوش بخت کس درجہ سعادت مند ہے، جو اپنے جسم و جان کے جملہ امراض کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے تیر بہدف نسخے استعمال کر رہا ہے۔ اور بعجلت شفاءِ کاملہ سے بہرہ ور ہو رہا ہے ـــــ شعر ملاحظہ ہو:۔

دوا جس نے پی لی شفا اُس نے پائی
یہ اعجازِ دستِ شفاءِ محمدؐ (عاجز)

۔ قبروں کی زیارت مؤثر ترین نسخۂ عبرت ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا لَعِبْرَةً (مسند احمد)

فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ اب تم اُن کی زیارت کیا کرو اس لئے کہ اس میں نصیحت ہے

راہرو راہِ آخرت کو چاہیئے کہ وہ ہر روز دیا جب بھی وقت ملے، صبح کی نماز وتلاوتِ قرآن پاک سے فارغ ہو کر دنیا کے ہر کام سے پہلے قبرستان جائے وہاں دو گھڑی بیٹھے۔ اور ٹوٹی پھوٹی قبروں کا نظارہ کرے۔ اور یہ سوچے کہ نہ معلوم ان قبروں میں کتنے لوگ خزانوں کے مالک، عالیشان محلات کے مقیم۔ بے شمار جاں نثار خدام کے مخدوم، ہمیشہ زرق برق قیمتی سے قیمتی لباس فاخرہ زیبِ تن کرنے والے۔ ہر وقت حسبِ خواہش اعلیٰ سے اعلیٰ غذاؤں کے متوالے۔ اور جانِ عزیز کی حفاظت کے لیے سفر وحضر میں کئی حاذق اطباء ہمرکاب رکھنے والے ہوں گے۔ مگر جب موت آئی تو کسی تدبیر کسی بھی حیلے نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اور بے یار و مددگار قبروں کے تاریک گڑھوں میں جا گرے۔ اور نہ معلوم وہاں ان پر کیا گزر رہی ہے۔ آہ آج ان کی شکستہ قبروں پر کوئی مٹی ڈالنے والا ہے۔ نہ رونے والا۔

؎ دلدادگانِ عشرتِ دنیا کا ہے یہ حال
مرقد پہ اُن کی آج کوئی نوحہ خواں نہیں عاجزؔ

اس عبرت انگیز نظارہ کو دیکھ کر اپنی فکر کرے۔ کہ میرے ساتھ بھی یہی ہونے والا ہے سفرِ آخرت کی اس منزلِ اوّل میں میرے ساتھ بھی کوئی نہیں ہوگا۔ میرا اپنا عمل ہی میرا ہمدم و دمساز ہوگا۔ (جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ سفرِ آخرت میں ہر مقام پر مسافرِ آخرت کا ہمرکاب اُس کا اپنا عمل ہی ہوگا) اب اس کی اپنی صواب دید پر کہ وہ نیک اعمال بجالا کر اس خطرناک سفرِ آخرت کے لیے اچھا ہمسفر پیدا کرے جو ہر مقام پر اس کی مدد کر سکے۔ اور اس کے برعکس بُرے اعمال سے بُرا ساتھی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا جو کہ ہر مرحلہ پر اس کی اذیت کا باعث ہوگا۔

قبرستان میں جا کر اہل خاندان، اہل محلہ۔ اہل شہر میں سے جو کہ شرک و بدعت سے بچتا ہوا۔ توحید و سنت کی دولت سے مالا مال قبر میں داخل ہو گیا۔ اُس کے لیے خلوص دل سے بخشش کی دعا کرے۔ اور اپنے لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ کرے۔

اگر یہ عمل ہر روز اہتمام سے شروع کر دیا جائے۔ تو اس کے نہایت مفید نتائج سامنے آنے شروع ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ قبرستان کا منظر دن بھر تصور میں رہے۔

صحیح احادیث کے مطابق قبرستان میں پڑھی جانے والی بعض دعائیں درج ذیل ہیں۔ انہیں یاد کر لیں۔ اور قبرستان میں داخل ہوتے وقت پڑھیں۔

احباب و اقربا ہیں تیری زندگی کے ساتھ
اُٹھ نہیں ہے قبر میں کوئی کسی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارتِ قبور کے آداب

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرامؓ کو تعلیم فرماتے تھے کہ جب وہ قبرستان میں جائیں تو یہ دُعا پڑھیں :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

(رواہ مسلم)

اے اہلِ قبور مومنو اور مسلمانو، تم پر سلام اور ہم بھی ان شاء اللہ تعالےٰ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں عافیت میں رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے ہاں دورانِ قیام رات کے آخری حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) میں تشریف لے جاتے۔ اور اہلِ قبور کے لیے یہ دُعا فرماتے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ

اے قبروں کی رہنے والی ایمان والی قوم! تم پر سلام، اور تمہارے پاس وہ چیز (عذاب و ثواب قبر) آگئی ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ کل تک (یعنی قیامت تک) تمہیں مہلت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ مسلم)

گئی ہے۔ اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ بقیع الغرقد کے رہنے والوں کو بخش دے۔

اللہ اللہ رحمۃ اللعلمین کا اپنی امت کے مرنے والوں سے پیار اور اُن سے سچی دلی محبت اور ہمدردی کہ رات کے سناٹے میں جبکہ لوگ نیند کی آغوش میں محوِ استراحت ہوتے ہیں مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور اُن کی بخشش کے لیے دعائیں کرتے۔ ایسے محسنِ اعظمؐ کے اس دائمی عمل کی طرف وہ لوگ ذرا توجہ فرمائیں۔ جو زندگی بھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں افرادِ امت کے لیے یہ درد، یہ شفقت؛ کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کی قبور پر جاکر دعائیں فرما رہے ہیں۔ وہ بھی رات کو کہ لوگوں کو اس کی خبر تک نہیں۔ کس درجہ پُر مشقت عمل ہے یہ؟ اور کس قدر اس میں اخلاص ہے؟ یہ پیغمبر برحق ہی کا کام ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ روحی وابی وامّی واولادی۔

حضرت ابن عباسؓ (آنحضرت کے چچازاد بھائی) سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے۔ تو اپنے روئے مبارک کو قبروں کی طرف کیا اور فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

(ترمذی)

اے اہلِ قبور! تم پر سلام۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اور تم کو بخشے تم ہم سے پہلے گزر گئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے پہنچنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیارتِ قبور کے وقت میں کیا پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ پڑھو:۔

اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

اے قبروں کے رہنے والو مومنو اور مسلمانو تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ رحم کرے ان لوگوں پر جو پیچھے رہ گئے اور انشاء اللہ ہم تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔

(رواہ مسلم)

تمت بالخیر الحمد للہ علیٰ احسانہ
الفقیر الی اللہ عبدالرحمٰن عاجز
۲ر جنوری ۱۹۸۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکی اور غیر ملکی اخبارات و رسائل کے تبصرے

ہفت روزہ المنبر فیصل آباد پاکستان ۱۳/۱۹ نومبر ۱۹۸۳ء

موت کے سائے عالم برزخ

حاشیہ
رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار
فیصل آباد

یہ دنیا جس میں ہم جی رہے ہیں، اسکا تصور کیجئے، ہر سُو مار دھاڑ ہے، پیسہ پیسہ کی صدائیں گونج رہی ہیں، دین سے دوری ہی نہیں بیزاری کی سی کیفیت ہے غیروں کے نظریات کے جام پیئے جا رہے ہیں، رشتوں ناطوں کی اقدار بدل چکی ہیں، باہمی اخوت و یگانگت، تفرق و نفرت میں بدل چکی ہے، حیاتِ عارضی کو حیاتِ ابدی پر فوقیت ہی نہیں دی جا چکی حیاتِ ابدی کا تصور ہی ناپید ہوا جا رہا ہے، کہنے کو ہم مسلمان ہیں لیکن ہمارا طرز بود و ماند، طرز سیاست و حکمرانی، ثقافت و تہذیب، تمدن و معاشرت، اخلاق و عادات غرض ہر شے اپنی چھوڑ کر دوسروں کی اپنائی جا چکی ہے۔

گویا ہم الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے، کے اسلامی تصور کو خیرباد کہہ کر، بابر بعیش کوش کر عالم دوبارہ نیست کے کافرانہ تصورِ حیات کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں، تو ایسے میں کہاں آخرت، کہاں موت، کہاں قبر و حشر، کہاں دوزخ و جنت اور کہاں جزاء و سزا کی فکر یا اس کا تصور ہمارے ذہنوں یا دلوں میں باقی رہ سکتا ہے۔

ہم جس پیٹ کے لئے حرام و حلال کی تمیز کو خیرباد کہہ چکے اس پیٹ کو اس سب کچھ کے کرنے کے باوجود دو وقت کی روٹی اطمینان سے کھا لینے کی مہلت نصیب نہیں۔

جس آرام و آسائش کیخاطر دوسروں پر ظلم و ستم ڈھانے میں مصروف ہیں، اسی آرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہم محروم ہیں۔ دن کا چین اور رات کا آرام حرام ہے۔ اس دنیا کی چکا چوند کرنے والی رذالتوں کے ہم اسیر بن کر رہ گئے ہیں اور ہماری تمام تر توانائیاں اسی عیش و عشرت کے حصول کے لئے ضائع ہو رہی ہیں، لیکن خالق کائنات جو عزت و ذلت، آرام و تکلیف تنگدستی و تونگری پر قادر ہے، نے ہمیں ہماری اس روش کے مطابق کولہو کے بیل کی طرح مکلف بنا دیا ہے کہ تم نے جو راہ اختیار کر رکھی ہے اس کا انجام بھی یہی ہے اور اس کا مقدر بھی یہی ہے۔ اسلئے کہ تم نے وہ راہ گم کر دی جس کے لئے میں نے آدمؑ تا محمد (علیہم الف الف صلوٰۃ) برگزیدہ شخصیتوں کو تمہاری ہی فلاح و بہبود اور تمہیں آسان اور سیدھا راستہ بتانے کے لئے بھیجا تھا۔ تم نے وہ راستہ بھلا دیا صرف اپنی خواہشات کی ادنیٰ سی قیمت پر۔ تو جاؤ، اب کولہو کے بیل بنے رہو۔"

اسی انتباہ اور انہی حقیقتوں کو آشکارا کرنے کے لئے ہمارے محترم مولانا عبدالرحمٰن عاجز ماہر کوٹلوی نے "عالم برزخ" اور "موت کے سائے" ایسی کتابیں تالیف فرمائیں۔ جن کے مطالعہ سے یہ بھولا ہوا سبق پھر سے ہمارے دلوں اور دماغوں میں زندہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں مطالعہ کر کے پتھر دل بھی لرز جاتے ہیں اور اپنے گریبانوں میں جھانکنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں۔

"موت کے سائے میں" جس کا سرعنوان ہی "اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ" (تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ) آیت کلام الٰہی کو بنایا ہے۔ اور یہ کتاب اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کہلانے کی بدرجہ اولیٰ مستحق ہے۔ موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے۔ کے مختلف پہلوؤں پر بحث، موت کی حقیقت، اسکی تیاری، موت کے بعد کے حالات کو الف کو آیات الٰہیہ، حدیث نبویہ، افکار اہل اللہ اور امثال عباد اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روشنی میں اشعار سے مزین کر کے اس کتاب کو پیش کیا گیا ہے، کتاب کے لئے حوالہ جات مستند ماخذوں سے اخذ کئے گئے ہیں، ساڑھے چار سو عنوانات پر یہ کتاب حاوی ہے۔

اسی طرح مؤلف کی دوسری کتاب "عالم برزخ" ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (اور موت کے بعد ان کے آگے قبر سے اٹھائے جانے کے دن تک پردہ) کی عملی تشریح و تفسیر ہے، مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے عرصہ میں مرنے والے پر (خواہ اسے قبر میں دفن کیا جائے، آگ سے جلا کر خاک کر کے دریا میں بہا دیا جائے یا درندے کھا جائیں) پر کیا بیتے گی، عالم برزخ دراصل برزخی حالات کی نقاب کشائی ہے اور یہ نقاب کسی عامی دید و شنید واقعات پر مبنی نہیں بلکہ وحی الٰہی، پیغمبران عظام، صحف مطہرہ، علماء، فقہاء، محدثین، کی زبان سے بیان کردہ واقعات و حالات، کیفیات پر مبنی ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن عاجز صاحب نے یہ دونوں کتابیں لکھ کر ان دونوں عنوانات سے مکمل انصاف برتا ہے اور راہ گم کردہ انسانوں کو پھر سے راہ ہدایت دکھلانے اور اپنے لئے زادۂ راہ اکٹھا کرنے کا سامان فراہم کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں اور پڑھنے والوں کو توفیق عمل عطا فرمائے۔ (خ۔ الف)

سلسلۂ منشورات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ جون / ستمبر ۱۹۸۵

تبصرہ نگار! حضرت مولانا میاں محمد یوسف سجاد صاحب ایم اے

مدیر رسالہ

مطبوعات رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز

موت کے سائے عالم برزخ

حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی، جماعتی حلقوں اور میدان قلم و قرطاس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج تعارف نہیں ہیں، آپ کے منظوم شہ پارے عموماً جماعتی اخبارات و جرائد میں جلوہ افگن ہوتے رہتے ہیں، اعلیٰ اور عمدہ شعری ذوق کے ساتھ ساتھ آپ ایک کہنہ مشق نثر نگار بھی ہیں فکرِ آخرت، حضرت مولانا کا مخصوص و محبوب موضوع ہے، آپ کی شعری تخلیقات اور نثری تالیفات کا تمام تر انحصار اس موضوع پر ہے، اصلاح عقائد و فلاح انسانیت کے لئے تذکرہ موت، حشر و نشر کے حالات و واقعات یقیناً بہت بڑی ترہیب ہیں۔

کتاب زیر نظر میں موت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے، انبیاء کرام کی وفات، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت اور حضرات صحابہ کرامؓ کی خشیت الٰہی کے نمونے اور رقت آمیز خطبات و مواعظ سیر حاصل طریقے پر بیان کئے گئے ہیں، جنہیں پڑھ کر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور اس عالم فانی کے متاع الغرور ہونے پر یقین پختہ ہوتا ہے، موت سے متعلق یہ کتاب ایک اعلیٰ مجموعہ ہے۔

یہ کتاب برزخ کا مفہوم، عالم برزخ میں جزا و سزا عقل کی روشنی میں، عالم برزخ میں عذاب و ثواب قرآن کریم کی روشنی میں، جنت و دوزخ کا مقام، سکرات موت کے واقعات احوال قبر احادیث کی روشنی میں، عذاب قبر، زیارت قبور، اور ان سے متعلق علماء و فقہاء اُمت کی تصریحات جیسے مباحث پر محیط ہے گویا کہ مرنے کے بعد سے عرصہ حشر تک کے جملہ حالات و واقعات کا مکمل تذکرہ کیا گیا ہے، اور جملہ مباحث پر عقلاً، نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کر کے حق موضوع ادا کر دیا گیا ہے۔ اگر حضرت مولانا کی ان دونوں کتابوں کو، مضامین موت کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا، ان کتب کا ہر گھر میں ہونا باعث لذات دنیوی ہوگا۔

محمد یوسف سجاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم انگلینڈ اکتوبر ۱۹۸۲ء

تبصرہ ۔ (حضرت مولانا) عبدالاعلیٰ رحمانی ۔ مدینہ منورہ ۔

موت کے سائے عالم برزخ

تصنیف ۔ مولانا عبدالرحمن عاجز

ناشر ۔ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶ پاکستان ۔

بات صرف اتنی ہی نہیں کہ موت ایک ایسی منفرد حقیقت ہے جس کا کبھی انکار کیا ہی نہیں گیا بلکہ سچ یہ ہے کہ اس نے کرنے ہی نہیں دیا ۔ اور یہ بات اس سے بھی یقینی ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے ۔ غیر محدود اور لامتناہی زندگی ۔

اس معروف حقیقت پر ایمان لانے والا شخص اس کی اچانک آمد سے کیسے بے خبر رہ سکتا ہے ۔ اسلام کے ایمانیات میں ایمان بعث بعد الموت بھی شامل ہے ۔ اس لئے آخرت کی فکر ایک ایسا مؤثر اور زود اثر علاج ہے جو دنیا سے شر و فساد کو ختم کرنے اور نیکی و صلاح کی قدروں کو اجاگر کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ۔ جس کو اس بات پہ یقین ہو کہ اسے ایک دن اچانک اس دنیا سے منہ موڑ جانا ہے اور پھر اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے ۔ وہ شخص ہمہ وقت اس کی تیاریوں میں مصروف رہے گا ۔

موت کی یاد ، آخرت کی فکر ، اپنے رب کی ملاقات کا اشتیاق ۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے پہلو ایمان میں اضافہ اور روح میں تازگی پیدا کرتے ہیں ۔ اضطراب کے دور میں چند لمحے اس یاد میں بسر ہو جائیں تو حاصل عمر سمجھنا چاہئے ۔

دونوں کتابیں اسی موضوع پہ لکھی گئی ہیں ۔ مصنف مولانا عبدالرحمن عاجز ایک صاحب دل اور فکر آخرت کے شاعر ہیں ۔ اس فکر پہ مشتمل ان کی شعری کاوشیں جماعتی اخبارات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عموماً چھپتی رہتی ہیں، اس موضوع کا تعلق دل کے ساتھ زیادہ ہے لیکن دماغ کا دخل وعمل بھی کچھ کم نہیں۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں نے اسے صرف پہلے عنوان سے ہی پیش کیا ہے خصوصاً صوفیانے تو اپنے فلسفی نظریات بھی اسی غلطی پر رکھے ہیں جس کے نتیجے میں مسلکِ اسلاف سے انحراف اور بے سروپا باتیں راہ پاگئیں۔ دوسرے عنوان کو ترجیح دینے والوں نے عقل ہی کو سب کچھ قرار دے کر ایمان کی حلاوت سے محرومی کے سوا کچھ نہ حاصل کیا، یہ دونوں نظریے افراط وتفریط پر مبنی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ دل ودماغ کی ہم آہنگی ہی سے تو ایمان کی حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ اسلاف کرام کثر اللہ سوادہم کا مسلک یہی ہے۔

مولانا عاجز کی دونوں کتابیں اسی اعتدال نقطۂ نظر کی حامل ہیں، ان میں نہ تو بے مقصد اور بے سروپا حکایات جمع کی ہیں اور نہ ہی عقل کی سان پر عقائد کو تراشا گیا ہے، بلکہ خالص کتاب وسنت اور متبعین سنت اہل اللہ کی سبھی حکایات بطور عظمت درج کردی ہیں، اور ساتھ ہی منکرین حدیث وقرآن کے اٹھائے گئے شبہات کے جواب میں اسلامی مفکرین کی آراء کو پیش کرکے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے، عرصہ سے خواہش تھی کہ اس موضوع پر کوئی کتاب منظر عام پر آئے جسے ہم بغیر کسی ذہنی تحفظ کے ہر زندہ وپارسا، اور منکر ومسلم کو دے سکیں، ایک دو کتابیں شائع ہوئیں بھی، ان کی پبلسٹی اور کئی زبانوں میں ترجمے بھی کئے گئے، مگر اس کی بنیادی خامی وہی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا، کہ بے سروپا حکایات اور انداز سراسر غیر تربیتی ہے، اس لحاظ سے یہ دونوں کتابیں نہایت مفید قرار دی جاسکتی ہیں۔

موت کے سائے، ساڑھے پانچ سو صفحات کی ایک خوبصورت کتاب ہے، اس میں موت کے موضوع پر تقریباً ۹ سو عنوانات کے تحت جامع اور مؤثر بحثیں کی گئی ہیں۔

عالم برزخ ۴۰۰ صفحے کی کتاب ہے، برزخ کا مفہوم، کیفیت، اس کا ثبوت کتاب وسنت سے، ارواح کے بارے میں بحثیں، اصحاب کہف، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عزیرؑ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ایمان افروز تذکروں سے لبریز یہ کتاب ایک حسین مرقع ہے،

دونوں کتابیں ہر لحاظ سے خوبصورت جاذب نظر، ظاہری اور معنوی حُسن سے آراستہ ہیں، کتابت، طباعت اور جلد بندی میں کافی نفاست دکھلائی گئی ہے، ہم ہر مسلمان گھرانے میں ان کتابوں کے پہنچانے کی سفارش کرتے ہیں، کتابیں چونکہ تربیتی انداز میں لکھی گئی ہیں، اس لئے بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہیں، خاص کر برطانیہ کے مادہ پرستانہ ماحول میں یہ کتابیں اصلاح نفس کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

عبدالاعلےٰ رحمانی

شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجرہ منڈی ضلع فیصل آباد

کتاب موت کے سائے مصنفہ مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ کا غور و فکر سے جستہ جستہ مقامات سے مطالعہ کیا مصنف موصوف نے کوزے میں دریا بند کر دیا ہے، موت کا صحیح تصور اور اس کا انجام مع اشارۂ قرآن و حدیث اور اُن کی تائید میں عقلی و نقلی دلائل سے کتاب کو نہایت مؤثر و دلنشین بنا دیا ہے، جس کا اندازہ پڑھنے کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے، پڑھنے والا بغیر اثر قبول کئے نہیں رہ سکتا، اور اُسی وقت اللہ تعالےٰ کی توفیق سے گناہوں سے تائب ہو کر فکرِ آخرت اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے، میں اپیل کرتا ہوں کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس کتاب کا ضرور بالضرور مطالعہ کرے۔ الراقم محمد یعقوب گوجرہ ۱۶/ فروری ۸۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرام اللہ ساجد ماہنامہ محدث دسمبر ۱۹۸۱ء جناب طالب ہاشمی

نام کتاب عالم برزخ

مؤلف ، مولانا عبدالرحمن عاجز

ناشر ، رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

آج جبکہ ہر شخص دُنیا کمانے کی فکر میں ایک بھرکی کی طرح گھوم رہا ہے یہاں تک کہ اسے اطمینان سے کھانا کھا لینا اور پانی پی لینا بھی نصیب نہیں، رات کو اگر آرام کرنے کا کچھ موقع ملا بھی تو ہر آن یہ دھڑکا کہ کوئی چور، ڈاکو تجوری میں بند دولت کو اڑا کر نہ لے جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر شخص اعصابی مریض بن کر رہ گیا ہے کہ اسے نہ دن کا چین نصیب ہے نہ راتوں کا سکون، پھر بتائیے کہ اس دولت کا کیا فائدہ جو اپنے ہی کام نہ آسکے؟ ۔ انسان اچھا کھانے اور اچھا پہننے ہی کے لئے تو یہ سب کچھ کر رہا ہے، لیکن جب کھانے، پینے اور پہننے ہی کا ہوش باقی نہ رہے تو ایسی دولت کس کام کی!

کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

أَنْتَ لِلْمَالِ إِذَا أَمْسَكْتَهُ فَإِذَا أَنْفَقْتَهُ فَالْمَالُ لَكَ

کہ جب تو مال کو (گن گن کر) روک رکھے گا تو اس (کی خدمت) کے لئے (وقف) ہے، لیکن جب تو اُسے (راہ خدا میں) خرچ کرے گا تو اس صورت میں یہ مال تیرا (خادم) ہے (آخرت میں تیرے کام آئے گا)۔

یہ حقیقت ہے کہ آج ہم دولت دُنیا برائے دُنیا کے اسیر ہو کر رہ گئے ہیں اور ہماری تمام تر توانائیاں اسی کے لئے صرف ہو رہی ہیں (الا ماشاء اللہ) حالانکہ یہ دولت فانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آنی جانی چیز ہے، لیکن وُہ چیز کہ جسے بقائے دوام حاصل ہے، جس پہ ہماری ابدی کامرانی یا ابدی نامرادی کا انحصار ہے، اسے نہ تو ہم کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی اس راہ کی کٹھن منزلوں کا ہمیں کچھ احساس ہے۔ یہ زندگی ایک نہ ایک دن ختم ہو کر رہے گی، موت ایک اٹل حقیقت ہے، قبر ایک یقینی منزل ہے، حشر ضرور بپا ہو گا، آخرت ایک دائمی زندگی ہے اور جزا و سزا ناقابل تردید حقائق ہیں، لیکن ہم میں سے کتنے ہیں جو ان پُرخطر راہوں سے بہ سلامت گذر جانے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں؟ پھر کیا وُہ لوگ انتہائی خوش قسمت نہیں جو نہ صرف خود اس کے لئے مستعد ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ان آلام و مصائب سے آگاہ کر کے ان سے بچ جانے کی تلقین کو اپنا مقصدِ حیات قرار دے چکے ہیں؟

ایک طرف وُہ لوگ ہیں کہ جنہیں اپنا بھی خیال نہیں اور دوسری طرف وُہ کہ جو دوسروں کے غم میں بھی گھلے جا رہے ہیں، کیا یہ جذبہ انتہائی قابلِ قدر نہیں؟ عالم برزخ، اسی مستحسن جذبہ کا ایک کامیاب اظہار ہے!

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مؤلف "عالم برزخ" سے اس احقر کو ذاتی واقفیت حاصل ہے، موت، انکا ایک مستقل موضوع ہے، وُہ نہ صرف اس موضوع پر نثر و نظم میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں بلکہ وُہ لوگوں سے ملنے جلنے کے وقت دورانِ گفتگو میں بھی انہیں فکرِ آخرت کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

برزخ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے، انسان برزخ ہی سے گزر کر عدم سے وجود میں آیا ہے اور پھر عالمِ وجود سے عالمِ آخرت کی طرف بھی برزخ ہی میں سے گزر کر جائے گا، "برزخ" کے معنی پردہ کے ہیں، یعنی اس کی کیفیات ہماری سمجھ سے ماوراء اور اس کے حالات ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں، مثلاً ہر انسان نے شکمِ مادر میں پرورش پائی ہے لیکن اس کی کیفیت کوئی بھی نہیں جانتا، حتیٰ کہ کسی شخص کو اپنا زمانۂ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیر خوارگی بھی یاد نہیں، علاوہ ازیں کوئی انسان ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا لیکن رحم مادر میں وہ زندگی ایسی نعمت سے سرفراز ہوتا ہے گویا اس کی زندگی کی ابتداء ہی وہاں ہوتی ہے جہاں ہوا کا گزر بھی محال ہے، تو پھر کیا کوئی شخص ان حالات سے عدم واقفیت یا ہوا کے بغیر زندگی کے ناممکن ہونے کے ثبوت کی بناء پر ان کیفیات و حقائق سے انکار کر سکتا ہے؟ بالکل اسی طرح ہر انسان جب مر کر قبر میں پہنچتا ہے تو مختلف احوال و کیفیات سے دوچار ہوتا ہے، جو اگرچہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں لیکن ان کا انکار حقیقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہے، زیر نظر کتاب میں مولانا موصوف نے انہی کیفیات و احوال نیز قبر میں جزا و سزا کی نہ صرف تفصیلات کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کی ہیں بلکہ ان کے مستند، ٹھوس، نقلی اور عقلی دلائل بھی فراہم کئے ہیں، اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ عذاب قبر کا ثبوت قرآن مجید میں کہیں نہیں ملتا، مولانا نے اثبات عذاب قبر سے متعلق متعدد دلائل قرآن مجید سے پیش کر کے اس غلط فہمی کا کما حقہ، ازالہ کر دیا ہے، علاوہ ازیں انہوں نے ان افعال کی نشاندہی بھی کی ہے جو عذاب قبر کا سبب بنتے ہیں اور وہ اعمال بھی درج کئے ہیں جن کے باعث عذاب قبر سے محفوظ رہا جا سکتا ہے قبر و قیامت کے احوال اور ایمان بالآخرت انسان کو اپنا محاسبہ خود کرنے پر مجبور کرتے ہیں جسے مرنے کے بعد محاسبۂ اعمال کا یقین ہے وہ کبھی بھی دنیاوی زیب و زینت کا گرویدہ ہو کر خواہشات نفسانی کا اسیر نہیں رہ سکتا، موجودہ اخلاقی اور روحانی بیماریوں کا ایک بڑا سبب ہم میں فکر آخرت کا فقدان ہے، اور فلمی رسالوں ڈائجسٹوں اور ناولوں کے اس دور میں وہ لوگ انتہائی قابل قدر ہیں جو بے راہ اور غافل انسانوں کو اپنی آخرت سنوارنے کی دعوت دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں کے حلقہ میں شامل ہونے، اپنی آخرت کو کامیاب بنانے اور مولانا کو مزید خدمت دین کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ترجمان الحدیث نومبر ۱۹۸۴ء تبصرہ از مولانا محمد ادریس صاحب

عالم برزخ

مولانا عبدالرحمٰن عاجز صاحب مالیر کوٹلوی ہمارے نہایت مخلص، مجسم اخلاق دوست ہیں، اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی طور پر ان کو دینی دولت سے مالا مال کیا ہے، سنت کے شیدائی اسلام کے فدائی انسان ہیں، ایک عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے انہیں قیام مکہ مکرمہ کا اعزاز بخشا مکہ مکرمہ سے واپسی کے بعد فیصل آباد میں مستقل قیام ہے، رحمانیہ دارالکتب کے نام سے انکا اشاعتی اور تجارتی مکتبہ خاصے پیمانے کا کام کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں کتابوں کے کاروبار کی باریکیوں سے بہت آگاہ فرمایا ہے ان کے مکتبہ میں علمی، تحقیقی اور نایاب کتب کا قابل قدر ذخیرہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے، علمی ذوق کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں شعر و قلم کی دولت سے بھی خوب نوازا ہے، موصوف بہت عمدہ شعر کہتے ہیں، اور خوبصورت نثر لکھتے ہیں، ان کا یہ کمال اس قدر قابل رشک ہے کہ ان کے شعر کی تاثیر اپنے قاری سے اپنا لوہا منوا لیتی ہے، ان کے نثری شاہپارے بھی شعر کی طرح نہایت خوبصورت اور عمدہ ہوتے ہیں ان کے کلام کے متعدد دیوان شائع ہو چکے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ان کی کئی قیمتی تصانیف بھی ملک بھر کے اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ ہمارے ملک میں افسانہ طراز یوں اور قصے کہانیاں بیان کرنے کی پرانی ریت چلی آ رہی ہے، عوامی ذہن بھی سنسنی خیز کہانی اور مبالغہ آمیز قصے کو پسند کرتا ہے، گذشتہ سالوں موت کا منظر، اور مرنے کے بعد کیا ہوگا، نامی کتابیں جب شائع ہو کر عوام میں پہنچیں تو ان کی اشاعت سے قصہ گو واعظین اور کہانیاں بیان کرنے والے افراد کو ہی فائدہ پہنچا، کیونکہ اسمیں کسی معاملے کی کوئی سند اور ثبوت نہیں۔ بڑی شدت سے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی خدا کا بندہ اس موضوع پر قلم اٹھائے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس موضوع کو مدلل انداز میں پیش کرے۔ اللہ بھلا کرے ہمارے فاضل بھائی مولانا عبدالرحمن عاجز کا جن کی دور رس نگاہ نے اس موضوع کا نہ صرف انتخاب کیا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنا کر ایک بہت بڑی دینی ضرورت پوری کر دی، ویسے بھی فکر آخرت مولانا عاجز مالیر کوٹلوی صاحب کا ایک خاص موضوع ہے۔ اللہ تعالے نے مولانا مالیر کوٹلوی صاحب کو فصیح و بلیغ انداز اور فاضلانہ اسلوب نگارش کی وہ خوبیاں اور رعنائیاں عطاء کی ہیں جو ان کے قلم کو خصوصی تاثیر بخشتی ہیں۔ مولانا موصوف نے ہر بات کتاب و سنت کے دلائل سے واضح کی ہے، مولانا صاحب نے اس کتاب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے کوئی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ثقہ یا افسانوی طرز کی اسمیں شائع نہیں کی، عالم برزخ اس کا موضوع ہے، تین سو اسّی عنوانات کے تحت اس کتاب میں یہ واضح کیا ہے، مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے، جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے، یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا ادویات کے ذریعے اُسے محفوظ کر لیا جائے، کیا ان سب حالات میں میت کی رُوح یا جسم دونوں کو عذاب و ثواب راحت و کلفت ہوتی ہے یا کہ نہیں اس پر عقلاً نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے جو موجبِ عذاب و ثوابِ قبر ہیں یہ کتاب اردو کی ۸۵ تحقیقی کتابوں اور ۶۱ عربی کتب سے ماخوذ کی گئی ہے"

کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اِس امر سے لگایا جائے کہ قلیل عرصہ میں اِس کے تین ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں، آخرت کی فکر، قبر کی فکر، عالم برزخ کی فکر، جنت کے حصول کی تمنا۔ اور دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہم اپنے قارئین محترم سے اس نہایت علمی اور قیمتی کتاب کی خریداری کی اپیل کریں گے

قاضی محمد اسلم سیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۸ جنوری ۱۹۸۲ء

(عالم برزخ)

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی قرآن وسنت کے ایک مخلص خادم ہیں، اللہ تعالےٰ نے انہیں لکھنے کا پاکیزہ ذوق بخشا ہے اور اس خداداد ذوق کے ذریعہ یہ اس سے قبل بڑی خدمت کر چکے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب ۴۰۰ کے قریب صفحات پر مشتمل ہے، جسے مصنف نے عربی اردو کی متعدد بنیادی کتابوں سے استفادہ کے بعد مرتب کیا ہے، کتابیات کی فہرست دیکھنے کے بعد موصوف کی محنت کی داد دینا پڑتی ہے، کتاب میں مصنف نے انسان کے مرنے سے حشر تک کے تمام واقعات کی خوب خوب نشاندہی کی ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں بتلایا ہے کہ اس دوران انسان پر کیا کیا گذرتی ہے، قبر کے ثواب وعذاب پر تفصیلی گفتگو ہے، اچھے اور برے اعمال پر قلم اٹھایا ہے اور بتلایا ہے کہ کون سے اعمال خدا کی رضا کا سبب بنتے ہیں تو کون سے اس کے غضب کا، الغرض اس عنوان پر اتنی جامع اور مفصل کتاب ہماری نظر سے پہلے نہیں گذری اور ہماری خواہش ہے کہ مادیت کے بھنور میں پھنسی ہوئی انسانیت کا ہر فرد اس کو پڑھے تاکہ اپنے انجام کا فکر کر سکے، رسمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد نے کتاب چھاپی ہے۔

اعلیٰ آفسیٹ کاغذ پہ چھاپی گئی ہے، معنوی کمالات کے ساتھ حسن ظاہری کا پورا لحاظ ہے اور کتاب ہر اعتبار سے لائق مطالعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ حکمت قرآن / اکتوبر ۱۹۸۵

حضرت مولانا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

موت کے سائے ❁ عالم برزخ

مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی کتابیں، سلفی مسلک سے تعلق رکھنے والے ایک عالم مولانا عبدالرحمٰن عاجز فیصل آباد میں رحمانیہ دارالکتب کے نام سے ایک تجارتی کتب خانہ بنا رکھا ہے جس کے ذریعہ وہ اچھی کتابیں اہتمام سے چھاپتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کا اصلاحی اور تبلیغی انداز سے لکھنے کا بھی مشغلہ ہے اور یہ لکھنا نثر اور نظم دونوں میں بن ہوتا ہے اس وقت ان کی چار کتابیں ہمارے سامنے ہیں دو نثری دو نظم میں۔ نثری کتابوں کے نام موت کے سائے اور عالم برزخ ہیں،

موت جیسی ناگزیر حقیقت پر مختلف انداز سے گفتگو کی گئی ہے اور ایسا انداز اختیار کیا گیا ہے کہ عام لوگوں میں اس کی فکر پیدا ہو انبیاء، سابقین، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگان سلف واقعات و خطبات بھی اس سلسلے میں درج ہیں جو نہایت درجہ مؤثر اور فکر انگیز ہیں"۔

دوسری کتاب عالم برزخ ہے انسان جب مرتا ہے تو اس وقت سے لے کر عرصہ حشر کے عالم بپا ہونے تک کے وقفہ کو عالم برزخ کا نام دیا جاتا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر ہو یا کسی درندے کا پیٹ جس نے انسان کو چیر کھایا، پانی ہو جس میں انسان ڈوب گیا ہر ہی جگہ انسان راحت و کلفت سے دوچار ہوتا ہے"۔ اس پر روایت و درایت کے اعتبار سے بڑی جامع بحث ہے اور بعض فکر انگیز واقعات بھی ہیں جو قبر سے متعلق ہے۔

ان کے علاوہ دو کتابیں نظم میں ہیں ایک کا نام صبحِ صادق اور دوسری کا نام جامِ طہور ہے، صبحِ صادق پر جناب احسان دانش مرحوم اور حفیظ جالندھری مرحوم جیسے نابغۂ روزگار شعرا کی تقاریظ ہیں، جو اس کتاب کے شعری طور پر مستند ہونے کی دلیل ہے اس میں مختلف عنوانات پر بڑا پاکیزہ کلام ہے جس میں سوز و گداز ہے، فکر ہے اور احساس دینی اُجاگر کرنے کی قوت ہے دوسری کتاب جامِ طہور کا پیش لفظ تو لکھا مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے جو ایک ذمہ دار مصنف، مؤلف اور مترجم تھے اور تقریظ ہے احسان دانش مرحوم فیض احمد جھنجھانوی اور پروفیسر غلام احمد حریری جیسے صاحبانِ علم و ادب کی جس نے کتاب کا استنادی درجہ متعین کر دیا ہے۔ اس میں بھی مختلف عنوانات حمد، نعت کے ساتھ احادیث کا منظوم ترجمہ، حرمین شریفین وغیرہ پر بڑا موثر کلام ہے جو اس قابل ہے کہ راگ و رنگ کے اس دور میں خوب پھیلایا جائے اور پڑھا جائے۔

یہ چاروں کتابیں اچھے انداز سے چھاپی گئی ہیں اور اصلاح و فلاح کے عنوان سے بڑی قابلِ قدر ہیں۔

ملنے کا پتہ

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

حضرت مولانا محمد خالد سیف صاحب مدظلہ العالی

موت ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا اس عالم رنگ و بو میں آنے والے ہر نفس نے بالآخر موت کے جام کو پینا اور قبر کے دروازے سے داخل ہونا ہے، اور یہ ایک ایسا اٹل قانون قدرت ہے، جس سے اختلاف کی کوئی گنجائش ہے، اور نہ فرار کی کوئی راہ! بلکہ سچ پوچھئے تو دنیا میں آنا ہی درحقیقت یہاں سے رخت سفر باندھ جانے کی تمہید ہے، اور اس تمہید کے تکمیل تک پہنچنے کا مشاہدہ ہم ہر روز اپنے سر کی آنکھوں سے کرتے ہیں۔

یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ یہ دنیا اور اسکی یہ چمک دمک محض ایک جلوۂ سراب ہے لیکن اسکے باوصف آج ہم دنیا اور اسکی رنگینیوں میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ فکر فردا کا ہوش ہی نہیں، نگاہوں کو خیرہ کرنے والے شان و شکوہ کے قصر زرنگار، مال و دولت کے انبار، مے و مینا اور شاہد و شراب ہی آج کے انسان کا مقصود حیات ہو کر رہ گئے ہیں، اور عاقبت، فکر آخرت اور مابعد الموت پیش آنے والے حالات کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا تھا۔

موت کو بھول گیا دیکھ کے جینے کی بہار
دل نے پیش نظر انجام کو رہنے نہ دیا!

اگر ہم اس دنیا کا بغور جائزہ لیں تو یہ ہمیں ایک مرقع عبرت افسانۂ حسرت اور آئینہ حیرت کے روپ میں نظر آئے گی، دنیا کے وسیع و عریض لیکن سراسر فانی سٹیج پر جن عظیم بادشاہوں نے جاہ و حشمت کے جلوے دکھائے وہ بھی چل بسے جن لوگوں نے اپنے کمالات سے دنیا کی آرائش و زیبائش کو چار چاند لگائے وہ بھی نہ رہے۔ وہ نابغۂ روزگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جن سے استفادہ اور کسب فیض کرنے کیلئے ایک دنیا انکے پاس آتی تھی، وہ بھی رخصت ہو گئے۔

عابد و زاہد اور تہجد گزار و شب زندہ دار لوگ حتیٰ کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی جن سے فرشتے مصافحہ کرتے تھے، یہاں سے رخصت سفر باندھ گئے،

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے ؟

الغرض موت سے کسی کو مفر نہیں، بوعلی سینا ایسے حکیم کو بھی کہنا پڑا۔

از قعر گل سیاہ تا اوج زحل — کردم ہمہ مشکلات گیتی را حل
بیروں جستم ز قید ہر مکر و حیل — ہر بند کشادہ شد مگر بند اجل

موت کے بعد سے لے کر قیامت اور حشر نشر تک کا زمانہ عالم برزخ کہلاتا ہے یہ جہان چونکہ ہماری اس دنیوی زندگی سے بالکل مختلف اور الگ تھلگ ہے، اس لئے یہ قدرت کا ایک ایسا سر نہاں ہے جسکی حقیقت و کیفیت ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔

اس جہاں کی ہمیں فقط انہی حقیقتوں اور کیفیتوں کا علم ہے، جنکی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں نشاندہی کی گئی ہے، کتاب و سنت میں اس موضوع سے متعلق جس قدر تفصیلات موجود ہیں انہیں ہمارے نہایت قابل صد احترام بزرگ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی دامت برکاتہم نے اپنی تازہ تصنیف لطیف "عالم برزخ" میں نہایت سلیقہ سے جمع فرما دیا ہے،،

نیز اس دنیاء فانی کی بے ثباتی اور اہل اللہ جنہیں اس حیات مستعار کے فنا اور عالم آخرت کے بقاء دوام کا سچا شعور و ادراک نصیب تھا، کے درد انگیز واقعات نے کتاب کو نہایت پُر اثر بنا دیا، موت، قبر، برزخ، حشر حساب کتاب اور جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ کے عبرت انگیز حالات کو فاضل مصنف نے اس قدر دلنشین اور مؤثر پیرایۂ بیان میں رقم فرمایا ہے، کہ کتاب پڑھتے ہوئے کبھی کبھی ایسی رقت طاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے، اور کتاب کے صفحات تر ہو جاتے ہیں۔

"عالم برزخ" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ اسکے مصنف کا دل درد مند دنیائے فانی کی محبت سے خالی اور حُبِّ الٰہی سے سرشار ہے، اور اپنی اس کتاب کے ذریعہ مجھے ایسے سیاہ کار قارئین سے بھی انکا تقاضا یہی ہے، کہ اب انکی آنکھیں کھُل جانی چاہئیں بڑا عرصہ خواب خرگوش میں مدہوش رہے، اب آنکھوں کو چاہیئے کہ نامۂ اعمال کی کتاب کے سیاہ صفحات کی سیاہی کو دھونے میں بخل سے کام نہ لیں!

تقریباً چار سو صفحات کی کتاب کا خلاصہ فاضل مصنف کے الفاظ میں یہ ہے،

مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے، جسد خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اسکی خاک کو ہوا میں اُڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے،

ان سب حالات میں میت کی رُوح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے، کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے، قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں، نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے، جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں"

"عالم برزخ" کی کتابت و طباعت، کاغذ اور جلد ہر چیز دیدہ زیب ہے، مصنف کے اسلوب نگارش میں نہایت سلاست، شگفتگی اور دلنشینی پائی جاتی ہے، جابجا موقع و محل کی مناسبت سے اشعار، جو انکے اپنے ہی کہے ہوئے ہیں، انگوٹھی میں نگینے کیطرح سجے ہوئے ہیں، فاضل مصنف جسطرح ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں، اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری اللہ رؤف رحیم کے حضور یہ دعا بھی ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے

محمد خالد سیف

روزنامہ مشرق بروز جمعہ ۸ جنوری ۱۹۸۲ء

عالم برزخ

مصنف عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

مرنے کے بعد حشر برپا ہونے تک کے زمانے کو مذہب کی اصطلاح میں برزخ کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ ان کے اعمال کی جزا و سزا کے مطابق جنت یا دوزخ میں ہمیشہ کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے۔ جسد خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اسکی خاک ہوا میں اڑا دی جائے یا اسے دریا میں بہا دیا جائے مُردہ درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا دواؤں کے ذریعے گلنے سڑنے سے محفوظ کر لیا جائے۔ کیا ان سب حالات میں میت کی رُوح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب راحت و کلفت ہوتی ہے یا نہیں؟ زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں قرآن و حدیث اور آئمہ و علمائے سلف کے حوالوں سے تفصیلی بحث بھی کی ہے۔ نیز ان اعمال کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ جن سے قبر میں عذاب و ثواب لاحق ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں احوال قبر سے متعلق عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ نیز ان اعمال کی نشاندہی بھی کی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے موت کا منظر۔ قبر کی ہولناکی اور دیگر حقائق سامنے آتے ہیں۔ جن سے انسان کو مرنے کے بعد دوچار ہونا ہوتا ہے۔

یہ فکر انگیز کتاب طباعت اور کتابت کی جملہ خوبیوں سے آراستہ ہے۔ اہل ایمان اور اہل تقویٰ کیلئے اسکا مطالعہ یقیناً فلاح و اصلاح کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ وفاق لاہور اتوار ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ جنوری ۱۹۸۲ء ۱۸ گھ ب

عالمِ برزخ

مصنف، مولانا عبدالرحمٰن عاجز

ایک مسلمان گھر میں پیدا ہونے والا بچہ سب سے پہلے یہ آواز سنتا ہے، کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسُول ہیں، یعنی مطاع حقیقی اللہ تعالیٰ ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کس انداز میں ہو، اس سلسلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی مطاع نہیں ہو سکتا، یہی بچہ زندگی کے مراحل طے کر کے موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو اسے سب سے پہلے ان سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے، کہ تمہارا اللہ کون تھا کس کے احکام کے تحت زندگی بسر کی، اور اس ضمن میں کسکا اُسوہ تمہارے سامنے رہا اس موقعہ پر عمل زبان بنتا ہے، جس کے بعد جزا اور سزا کا عمل شروع ہوتا ہے، یہ عمل ہے، عالم برزخ کا، قبر کی زندگی سے قیامت تک کا، جس کی تصریح اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، زیرِ تبصرہ کتاب اس مقصد کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے، کہ ایک مسلمان کو زندگی میں کون سے امور انجام دینے چاہییں کہ اسکی قبر جنت کی پھلواڑیوں میں سے ایک پھلواڑی بن جائے اور کن اعمال سے اجتناب کرنا چاہیئے جو اس کی قبر جہنم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک حصّہ بنا سکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی فاضل مصنّف نے نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عالم برزخ کی ماہیت اور حقیقت پر بھی قلم اٹھایا ہے، یہ اس لئے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے دانشور بھی موجود ہیں جن کی دانش ابھی تک اس حقیقت سے آشنا نہیں ہو سکی کہ امتحان کے فوراً بعد نتیجہ کا اعلان نہ کرنے والا ممتحن منصف نہیں کہلا سکتا، وہ ممتحن جو پرچہ جواب کا ایک ایک لفظ پہلے ہی جانتا ہے، آخر اسے جواب مکمل کرنے کے فوراً بعد نتیجہ نہ سنانے میں کیا مشکل پیش آسکتی ہے؟ وہ جو دم واپسیں تک خود اللہ اور خود ہی رہنما بنے رہے، اور انہوں نے اللہ اور رسولؐ کے نام لیواؤں کا ناک میں دم کیئے رکھا قیامت تک کے لئے انہیں آرام فراہم کرنا انصاف تو نہیں، اس قسم کے انصاف کی آخر اس ذات سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے، جس نے مخلوق کو عدل و انصاف سے آگاہ کیا، تاہم فاضل مصنّف نے عذاب قبر اور عالم برزخ کو عقل کی رُو سے ثابت کرنے پر اس لئے زور نہیں دیا کہ مخاطب مسلمان ہیں، جن کا ایمان ہے، کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی حکم ہماری سمجھ اور عقل سے بالاتر تو ہو سکتا ہے مگر وہ عقل سے مبرّا نہیں ہو سکتا یہ اس لئے کہ جس ذات کی تربیت خود خالق عقل نے کی اسکا کوئی بھی حکم عقل کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے، فاضل مصنّف نے اپنے موضوع سے انصاف کی بھرپور کوشش کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اظہار (ہفت روزہ) گجرات، مورخہ ۱۴، ۲۱/اپریل ۱۹۸۲ء

عالم برزخ

تالیف، عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

مرنے کے بعد عرصہ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گذرتی ہے، عالم برزخ کے بارے میں یہ ایک مکمل کتاب ہے

جو قرآن و حدیث کی روشنی میں لکھی گئی ہے، اور مؤلف نے بڑی محنت کی ہے۔ جو لوگ عالم برزخ (قبر) میں عذاب و ثواب کے قائل نہیں یا اس میں شک کرتے ہیں وہ لوگ خواب کی کیفیت پر غور کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی اس قدرت اور اس حیرت انگیز کرشمے کے متعلق سوچیں تو عالم برزخ کا ایک نمونہ ہے۔

خواب میں جو تکلیف یا راحت ملتی ہے، وہ براہ راست روح کو ہوتی ہے اور روح کے واسطے سے بدن بھی متاثر ہوتا ہے۔

اور کبھی یہ تاثیر اتنی قوی ہوتی ہے، کہ مشاہدے میں بھی آجاتی ہے، مثلاً کسی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے مار رہا ہے۔

اور وہ چیخ رہا ہے۔ جب بیدار ہوا تو چوٹ کا نشان جسم پر دیکھا یا خواب میں دیکھا کہ کوئی چیز کھائی پھر بیدار ہوا تو اس کا ذائقہ منہ میں محسوس کرتا ہے۔

بلکہ بھوک اور پیاس بھی جاتی رہتی ہے۔ بعض دفعہ یہاں تک نوبت آتی ہے، کہ خواب دیکھنے والا خواب میں ہی کھڑا ہو جاتا ہے۔

اور بیدار شخص کی طرح مارتا پکڑتا اور دھکے دیتا ہے۔ حالانکہ وہ نیند میں ہوتا ہے اور ہر بات سے بے خبر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد حریری
ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ علوم اسلامیہ
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
ایم اے عربی (I) ایم اے علوم اسلامیہ (I)
ایم او ایل (عربی)
۶۲ ڈی پی سی ایچ کالونی فیصل آباد

تبصرہ بر "عالم برزخ"

ایمان بالیوم الآخر کا عقیدہ جملہ اسلامی عقائد میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے انسانی زندگی میں عظیم انقلاب بپا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا کوئی پارہ اور کوئی سورت اس کے ذکر و بیان سے خالی نہیں۔ اس عقیدہ سے عاری شخص ایک انسان نہیں بلکہ حیوان سے بھی کم تر ہے جس کے سامنے انسانی زندگی کا کوئی نصب العین موجود ہی نہیں کھانا پینا اور نسل کشی کرنا اس کا اوڑھنا بچھونا ہے وہ احساس ذمہ داری سے یکسر عاری اور حساب و محاسبہ کے تصور سے بیگانہ ہے۔

اسی طرح انسان کو قبر میں جو زندگی حاصل ہوتی ہے وہ ایمان بالغیب کے زمرہ میں شامل ہے اس ضمن میں کتاب و سنت کے نصوص نہایت واضح ہیں اور ان میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں مگر عصر حاضر کا انسان آسانی سے اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ انسان کو قبر میں بھی ایک طرح کی زندگی حاصل ہوتی ہے جس سے اسے الم و رنج اور راحت و آسودگی کا احساس ہوتا ہے۔ قدیم مشرکین کی طرح عصر حاضر کا مغرب زدہ انسان بھی اسی تصور کا شکار ہے کہ ادھر روح قفس عنصری سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت ہوئی ادھر مسرت وغم اور رنج وراحت کے سارے احساسات ختم ہوئے۔

مولانا عبدالرحمٰن عاجز نے عصرِ حاضر کے انسان میں اسی ایمان ویقان کو پیدا کرنا چاہا ہے۔ کہ برزخ کی زندگی برحق ہے اور اسلامی عقائد وایمانیات کا ایک جزو ہے

آپ نے کتاب وسنت کے دلائل وبراہین، آئمہ سلف اور اکابر علماء کے اقوال وارشادات سے اس عقیدہ کی صداقت وحقانیت مبرہن ومدلل کی ہے اور عصرِ حاضر کے انسان کو اس عقیدہ کی اہمیت کا احساس دلایا ہے

میرے خیال میں مولانا عاجز کی یہ جہد وسعی بڑی مبارک اور کامیاب ہے میری دعا ہے کہ خدا کرے یہ کتاب مسلمانوں کے اذہان وقلوب میں ایمان بالیوم الآخر وحیاتِ برزخ کے عقیدہ کو مستحکم کرنے کی موجب ہو اور ہر مسلم زندگی کے ہر لمحہ میں اس اہم عقیدہ کو بھولنے نہ پائے۔ اس سے اس کے اندر احساس ذمہ داری اور محاسبہ کا خوف پیدا ہوگا۔ اور وہ مستقبل میں ہر قدم اٹھاتے وقت اور ہر کلمہ زبان سے نکالتے وقت سو مرتبہ یہ سوچے گا کہ آیا یہ قول وفعل اُخروی زندگی میں اس کے لیے ضرر رساں تو نہیں۔

میں بارگاہ ربانی میں دعاگو ہوں کہ وہ ایزد متعال مولانا کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کے قلم سیال کو مزید روانی عطا کرے تاکہ وہ اس قسم کے مزید علمی کام یادگار چھوڑ جائیں۔

احقر غلام احمد حریری صدر شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلیفون: ۲۶۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)

صدر دفتر جامع مسجد حمانیہ بلڈنگ منڈی فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت المحترم مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز دامت فیوضہم و برکاتہم کی کمال شفقت ہے کہ جب بھی کوئی نئی تصنیف شائع فرماتے ہیں تو اس کا ایک نسخہ ہدیۃً عنایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اپنی تازہ تصانیف "عالم برزخ" اور "موت کے سائے" یکے بعد دیگرے مولانا موصوف نے خصوصی طور پر مرحمت فرمائی ہیں دونوں کتابیں ضخامت اور طباعت کے لحاظ سے نہ صرف معیاری ہیں بلکہ موضوع کے اعتبار سے بھی مثالی حیثیت کی حامل ہیں ہر بات کا ماخذ قرآن و حدیث ہے اور انہی کی روشنی میں سلف صالحین کے اقوال کو بطور تائید لایا گیا ہے اور پھر مصنف کے اپنے اشعار کی جگہ جگہ چاشنی سونے پر سہاگے کا کام کر گئی ہے ع

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی متنفس کو موت سے چھٹکارا نہیں ہے قلعہ میں ہو یا جھونپڑی میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں ہو یا حضر میں، امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا فقیر، کوئی بھی ہو اور کسی جگہ بھی ہو مقررہ وقت پر موت ضرور آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ۔ الآیۃ (نساء)

دنیا کی ہر چیز میں اختلاف تو موجود ہے مگر مرنے میں سب کا اتفاق ہے روزانہ ہی اس حقیقت کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے خود ہمارے اپنے کتنے ہی دوست واحباب، بھائی برادر، خویش واقارب سب اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اور تن تنہا قبروں میں پہنچ گئے اور وہاں سڑ گل گئے کیڑوں مکوڑوں کی نذر ہو گئے مگر ہمارا یہ حال ہے کہ ع

بابربہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

کے مصداق خواب غفلت میں مدہوش ہیں معلوم نہیں کہ اپنا حال وحشر بھی یہی ہونے والا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا:

تم دنیا میں مسافروں یا راہگیروں کی طرح رہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو پھر فرمایا اے ابن عمرؓ!

جب تم صبح کو اٹھو تو شام کا انتظار مت کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار مت کرو (بیہقی)۔

شیخ سعدیؒ نے اسی حدیث کی تشریح میں کہا ہے: ؎

خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

موت کی سختیاں، سکرات وغمرات اور دنیا وآخرت کے درمیان عالم برزخ کی کیفیات ایسی بدیہی حقیقتیں ہیں کہ جن کے تذکروں سے قرآن حکیم اور ابواب حدیث بھرپور ہیں مگر ہم ان سے کوئی نصیحت وعبرت حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر رہے اور نہیں سوچ رہے کہ ایک دن مرجانا ہے اور دنیا کی ہر چیز چھوڑ جانا ہے جس طرح پہلے لوگ مر گئے اور دوسروں کیلئے اپنی چیزیں چھوڑ گئے اور ان کے مال و دولت کے دوسرے لوگ وارث ہو گئے۔

مندرجہ بالا دونوں اہم کتابیں اسی فکرِ موت کی یاد دہانی اور آخرت کی جوابدہی کا احساس دلاتی ہیں۔ فاضل مصنف کی یہ کوشش و محنت اتنی عمدہ اور مدلل ہے کہ ہر صفحہ و ہر سطر لائقِ تحسین ہے جس سے علماء و طلباء اور عوام الناس یکساں استفادہ کر سکتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں کتابیں اہلِ ثروت حضرات خرید کر صدقہ جاریہ کے طور پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں عام کریں تاکہ فکرِ آخرت سے غافل لوگ اصلاحِ عقائد و اعمال کے بعد راہِ نجات پر گامزن ہو جائیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی مساعیِ حسنہ کو بھی ذریعۂ نجاتِ اُخروی بنائے اور قارئین کو ان کی جملہ تصانیف مشعلِ راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے

محمد یوسف انور

۱۵ دسمبر ۱۹۸۱ء

محمد یوسف انور

۱۵ دسمبر ۱۹۸۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

حضرت مولانا قدرت اللہ فوق مدظلہ العالی،
شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار فنا سے دارِ بقا کی طرف جانے کا عمل ابتدائے آفرینش سے آج تک مسلسل جاری و ساری ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش ہے نہ انکار کی ضرورت سبھی دست بستہ اور دم کشادہ اس راہِ آخرت پر گامزن ہیں اور مرتب شدہ پروگرام میں کسی کو ترمیم و تنسیخ کا بھی اختیار نہیں۔ کوئے یاراں اور محفلِ بہاراں کے نازنین، تاج و تخت اور دولت و ثروت کے جانگزیں اس طرح کشاں کشاں رواں دواں نظر آتے ہیں کہ انہیں گویا دنیا کی آرائش و زیبائش سے سروکار ہی نہیں۔

آجر و اجیر، غنی و فقیر اور بادشاہ و وزیر سبھی جس راہ پر گامزن نظر آتے ہیں اس کی پہلی منزل کا نام عالمِ برزخ ہے جس کی حدود دنیائے دوں سے شروع ہو کر عالمِ آخرت پر ختم ہوتی ہیں۔

موت کے پنجۂ استبداد میں آنے والا ہر فرد اس منزل کا مکیں ہے۔ خواہ وہ آغوشِ قبر میں جا چکا ہو۔ درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں کا لقمہ بن چکا ہو یا بحرِ ظلمات کی طلاطم خیز موجوں کی نذر ہو چکا ہو سبھی کی پہلی آماجگاہ یہی عالمِ برزخ ہے

کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا اور انکار کیسے کرے جبکہ اپنے اعزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقارب اور یار واحباب کو اپنے ملائکھوں قبروں کے گڑھوں میں اتارتے ہیں اور یہ عمل سلسل جاری ہے

قانونِ مکافات اور اصولِ جزا وسزا سے کسی کو انکار نہیں۔ ہر بیج کا پھل ہر جڑ کی شاخ اور ہر دوا کی تاثیر جب یقینی ہے تو ہر عمل کی جزا و سزا بھی بدیہی اور لازمی ہے جب سمتِ شرق کا مسافر جہتِ مشرق کو جاتا ہے اور غرب کا قاصد جانبِ مغرب پہنچتا ہے پہاڑ پر چڑھنے والا کوہ پیما کہلاتا ہے اور صحرا میں بسنے والا بادیہ نشین مشہور ہوتا ہے۔ گندم بونے سے گندم اگتی ہے اور جو کاشت کرنے سے خرمنِ جو حاصل ہوتا ہے تو پھر نیکی و بدی کا طالب بھی لازمی طور پر برّ و فاجر کہلائے گا۔ اسی قانونِ پیہم کا نام شریعت نے قانونِ جزا وسزا رکھا ہے

لیکن عمل و جزا کا وقت جُدا جُدا ہوتا ہے گندم کاٹنے کے وقت گندم کاشت نہیں کی جا سکتی۔ امتحان گاہ میں امتحان کی تیاری ناممکن ہے اور انجام کو آغاز کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لیے شریعت نے اس عالمِ فنا کو دارالعمل کہا اور دارِ بقا کا نام دارالجزا رکھا ہے

مولا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی دامت برکاتہم کی کتاب "عالم برزخ" دارالعمل کی صحیح راہنمائی اور دارالجزا کی صحیح نقاب کشائی کرتی ہے نیک و بد کا انجام، ظالم و مظلوم کا مقام اور بہی خواہ و بدخواہ کا کردار اس کتاب میں صحیح طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ میدان محشر کے لرزہ خیز واقعات جہنم کے لرزہ براندام نتائج اور جنت کے روح پرور مناظر کو کتاب و سنت سے مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ علمی و تحقیقی مسائل مشکل و پیچیدہ ابحاث کو نہایت سادہ اور مؤثر پیرایۂ بیان کے ساتھ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا ہے بعض متعارض احادیث و آثار پر محدثانہ بحث کر کے کتاب کی افادیت میں بیش بہا اضافہ کر دیا گیا ہے عالمِ برزخ کے مختلف مواقع پر کامیاب و ناکام بنانے والے اعمال کو ذخیرۂ حدیث کی متفرق کتب سے یکجا جمع کر کے کامیابی و کامرانی کو آسان بنا دیا گیا ہے۔ اور جا بجا عمدہ اور اعلیٰ اشعار پیش کر کے کتاب کے محاسن و مناقب کو درخشندہ تر بنا دیا گیا ہے۔

یہ کتاب علماء کے لیے ذخیرۂ علوم و معرفت، طلبہ کے لیے شرحِ ہدایت و حکمت، اتقیاء کے لیے درسِ عبرت و موعظت اور ارباب معاصی کے لیے تازیانۂ عبرت ہے

اس بات کی ضرورت ہے کہ قوم و ملت کے ہر طبقہ میں اس کتاب کو پہنچایا جائے تاکہ دنیا پرست اور زمانہ ساز لوگوں کو ان کے حقیقی ملجا و ماویٰ سے روشناس کرایا جائے۔ اور عیش کوش اور بدکردار لوگوں میں اوصافِ جمیلہ اور خصائلِ حمیدہ پیدا کر کے انہیں دار العمل اور دار الجزاء میں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کیا جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعیِ جمیلہ کو شرفِ قبولیت بخشے اور شرفِ باریابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعاگو

ابوذوق قدرت اللہ فوق فیصل آباد پاکستان

۸ اپریل ۱۹۸۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملزم اسلحہ کو قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون فقط میاری دلیل کو

الجامعۃ العلمیۃ

ڈی بلاک ○ سیٹلائیٹ ٹاؤن ○ سرگودھا

۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

عالم برزخ، کتاب کے دو نسخے ملے۔ اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا کتاب کا مضمون رقت آمیز، دلگداز اور سبق آموز ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کے مطالعہ سے جہاں عالم برزخ کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں رقت قلب اور فکر آخرت ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کا مطالعہ حدیث انہ یرق القلب ویدمع العین ویذکر الاخرۃ کا منظر پیش کرتا ہے، تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ اردو زبان میں عالم برزخ کے موضوع پر آپ نے جو محنت کی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول و منظور فرمائے امید ہے یہ کتاب قارئین کے لئے بہت حد تک کار آمد ثابت ہوگی ان شاء اللہ

اخوکم محمد صدیق

رئیس الجامعۃ العلمیہ

ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت یہ کالونی، جھنگ روڈ فیصل آباد

درسِ آیۂ محمدؐ (ویڈیو)

فون نمبر 43043

تاریخ ۲۴-۶-۲۰۰۲ ع

نمونہ اسلاف گرامی قدر مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز دامت برکاتکم العالیۃ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ،

استمزاج! حسب الحکم مؤقر کتاب "عالم برزخ" کے بارے میں تاثرات حاضرِ خدمت ہیں تاخیر پر معذرت خواہ ہوں

تاثرات

عناصر اربعہ کا حسین امتزاج فنا انجام انسان جو اس دار امتحان میں گنا چنا وقت گذار کر موت کا پل عبور کر کے اس دارِ فانی سے عالمِ ثانی کو چلا جاتا ہے خیر و شر کے تقاضوں کی زد میں آنے والے اس انسان کی حیاتِ ظاہری تو تقریباً سب کے سامنے ہوتی ہے البتہ اس کی دوسری زندگی جو ہمارے فہم و ادراک سے ماورا ہے کے بارے میں کافی سوالات اٹھتے ہیں مثلاً مرنے کے بعد کیا ہوگا، روح اس جسدِ عنصری میں ہوگی یا مثالی میں، کیا حیات بعد الموت ہوگی، اس میں اکل و شرب اور راحت و کلفت کا سلسلہ بھی ہوگا؟ ان سب باتوں کا جواب عملی طور پر تو عالمِ برزخ میں ملے گا لیکن قبل ازیں کہ ہم اس سے دوچار ہوں اس کا وجود مکتوبی واعظ متعظ شاعرِ شیریں سخن مولا عبدالرحمٰن صاحب عاجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خوش آرا زبان، دلنشین اسلوب اور عبرت آموز قلم حقیقت رقم سے منظر عام پر آچکا ہے جس میں مرنے کے بعد سے لیکر حشر تلک کے حالات کو عقل و نقل اور قرآن و حدیث کی روشنی اور راہنمائی میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور حسب مضمون جا بجا طبعزاد اشعاریوں برمحل اور موزوں نقل کیے گئے ہیں جیسے انگشتریوں میں نگینے جڑے یا گلدستوں میں پھول سجے ہوئے ہوں طرز نگارش اس قدر دل پذیر اور پُر تاثیر کہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی خوف خدا پیدا ہوتا اور فکر آخرت پیدا ہوتی ہے معلوم یوں ہوتا ہے گویا عالم برزخ سے گذر رہا ہوں اور یہی ایک بلیغ مصنف کا خاصہ ہوتا ہے کہ اس کا مدعا قاری سمجھے اور اس کا اثر لے۔

جیسے لائق مصنف اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا ہے خدا کرے ہم غلط شعاروں میں بھی فکر فردا پیدا ہو اور اعمال صالحہ بجالا کر فائز المرام ہوں تاکہ عالم برزخ کی حشر سامانیوں اور قیامت کی ہولناک سختیوں اور اذیت ناک تلخیوں سے نجات پائیں۔

پرنسپل _____

درس آل محمد جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

پرنسپل
درس آل محمد جڑانوالہ روڈ
فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس امروہوی
Rais Amrohvi
129 A, Manakji Street, Garden East, Karachi-3
Phones: 710566 710733
۱۲۹۔اے۔مانک جی اسٹریٹ، گارڈن ایسٹ، کراچی ۳
فون: ۷۱۰۵۶۶، ۷۱۰۷۳۳

اخبار جنگ یکم اگست ۱۹۸۴ء

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوملوی پرانے دوست ہیں، مذہبی لگن اور دینی عقیدت کے تحت نثر بھی لکھتے ہیں اور نظم میں بھی اظہار جذبات کرتے ہیں (رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد نے غیر معمولی اہتمام کے ساتھ ان کی چار کتابیں شائع کی ہیں (نہایت عمدہ جلد اور صاف کتابت) **جام طہور** عاجز صاحب کی حمد و نعت اور دینی و قومی نظموں کا مجموعہ ہے، عاجز صاحب کا کلام سادگی، ہمواری اور تاثیر کا نمونہ ہے [illegible] اور خون دل سے لکھتے ہیں "**صبح صادق**" موصوف کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے [illegible] کے موضوعات میں اخلاقی اصلاحی، دینی، اور قومی حمد ہے کہ غزل میں بھی انہوں نے اپنے انفرادی رنگ کو باقی رکھا ہے یہ جذبہ اور کوشش قابل قدر ہے "**عالم برزخ**" میں انہوں نے حیات بعد الممات پر خالص قرآن و حدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں بحث کی ہے "

یہ کتاب اہل دل کے لئے ایمان افروز ثابت ہوگی، **موت کے سائے** عاجز صاحب کی چوتھی تصنیف ہے، عبرت انگیز اور عبرت آموز کتاب ہے، موت اور بعد الموت اور منازل موت اور حیات اخروی پر سادگی سے بحث کی ہے مگر پر تاثیر ان کتابوں کا مطالعہ افادے سے خالی نہیں "

رئیس امروہوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اشرف خان شوق عرفانی

بی، اے ـــــ متعلم پاکستان

صحافی، شاعر ـــــ ادیب، پنجابی فاضل

اردو فاضل ۔ صدر پنجابی رچنا فیصل آباد

صدر ۔ پنجابی ادبی محاذ پنجاب

صدر ۔ مجلس ابو ذرؓ پاکستان

سیکرٹری پاکستان رائٹرز گلڈ فیصل آباد و انجمن اتحاد المسلمین فیصل آباد

زیر نظر کتاب "عالم برزخ" معروف شاعر و ادیب مولانا عبدالرحمن عاجز کی تخلیق ہے جس میں مصنف نے نثر کے میدان میں طبع آزمائی کی ہے اس سے پہلے منظوم کتابیں "جام طہور" اور "صبح صادق" مقبول عام ہیں منظوم کتابیں شائع کرنے کے بعد ایک بات شدت سے محسوس کی کہ منظومات میں مصنف اپنا مافی الضمیر واضح طور پر قاری تک نہیں پہنچا سکتا اس لیے زیر تبصرہ کتاب نثر میں لکھی اور شائع کی ہے تاکہ قارئین کے یہ ذہن نشین کرایا جا سکے کہ موت کیا ہے اور موت کے بعد کیا ہوگا؟ قبر میں کیا گذرتی ہے؟ یوم حشر تک کا انتظار، پھر زندگی اور روز حساب میدان محشر میں کیسے ہوگا۔ بعض شعرا نے تو اشعار میں بھی مرنے کے بعد حشر تک کے انتظار کا حوالہ دیا ہے کسی کا شعر ہے کہ ؎

جاگنا ہے جاگ سے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا ہے گا خاک کے سایہ تلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں موت کے بعد دوبارہ زندگی کا تصور موجود ہے مرنے کے بعد دوبارہ زندگی تک کے لمبے عرصہ کے انتظار کو درج ذیل شعر میں سمویا گیا ہے ؎

اور ہو گئی طویل رات انتظار کی
موت سے رہِ حیات مختصر نہ ہو سکی

زیرِ نظر کتاب میں مصنف نے بھی کہیں کہیں اشعار کا سہارا لیا ہے علاوہ ازیں آیاتِ قرآنی اور احادیث کے حوالوں سے بھی مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ دراصل عالمِ برزخ ایک ایسا موضوع ہے جس میں مشاہدات کا کوئی دخل عمل نہیں ہے صرف پختہ اعتماد، یقینِ کامل اور ایمانِ محکم کی موجودگی میں عالمِ برزخ کے معاملات کو سمجھا یا جا سکتا ہے مصنف اپنے اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے قارئینِ کتاب خود ہی فیصلہ کر سکیں گے راقم الحروف کی ذاتی رائے یہ ہے کہ مصنف نے لوگوں کو چند روزہ زندگی میں اصلاح و فلاح کی جانب توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے جو ایک کامیاب کوشش ہے زیرِ بصرہ کتاب دوسرتبہ چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے قارئین حضرات رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد یا نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے خرید سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نیکی کی دعوت دینے والے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

شوق عرفانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رانا صفدر حسین خاں پروفیسر میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

انسان موت اور قیامت کے درمیان ایک محدود اور عارضی زندگی گزارتا ہے جسے قرآن مجید میں برزخ کا نام دیا گیا ہے۔ برزخ ایک درمیانی منزل اور ایسی کڑی ہے جو موجودہ دنیا کی زندگی اور جاودانی زندگی کو آپس میں جوڑ دیتی ہے اور جہاں انسان ایک خاص قسم کی روحانی زندگی گزارتا ہے۔ اگر وہ نیک ہو تو نیک اور خدا رسیدہ لوگوں کے درمیان خوشی اور نیک بختی کی زندگی بسر کرتا ہے اور اگر بد ہو تو اپنا وقت عذاب اور تکلیف میں بُرے لوگوں کے ساتھ بسر کرتا ہے۔

جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی کی گراں قدر کتاب "عالم برزخ" میں موت کے بعد زندگی کی اسی درمیانی منزل پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں نقلی اور عقلی ٹھوس دلائل کے ساتھ عالم برزخ کے وجود کو ثابت کیا گیا ہے اور قرآن و حدیث کی مدد سے اسکی کیفیات ایسے سادہ اور دلنشین انداز سے بیان کی گئی ہیں کہ اُس عالم کا منظر دل کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور قاری مرنے کے بعد سے قیامت تک کے زمانہ اور اسمیں پیش آنے والے حالات و واقعات کا نگاہِ دل سے مشاہدہ کر لیتا ہے۔ مزید برآں اس کتاب میں انسان پر عالم برزخ میں جو حالات وارد ہو سکتے ہیں ان کے اسباب اور تدارک بھی تحریر فرما دیے گئے ہیں۔

زیر نظر کتاب اہل اسلام کی خیر خواہی اور ہمدردی ایسے مبارک نقطۂ نظر اور پاک نیت سے لکھی گئی ہے۔

اسکا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بندگان خدا الٰہی تعلیمات کے مطابق اپنے احوال و اعمال کی اصلاح کر کے اُخروی سعادت حاصل کر سکیں۔

اس کتاب کی ایک قابل تعریف و تحسین خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں تفرقہ انگیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحث کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ کاش! تمام علماء کرام فرقہ وارانہ تنگ نظری سے باز آجائیں اور افتراق باہمی کو خیرباد کہہ کر امتِ مسلمہ کی بھلائی یک جہتی اور اتحاد کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔"

ہر مسلمان، چاہے وہ کسی مسلک کے ساتھ منسلک ہو، کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو بنظرِ غائر مطالعہ فرما کر اپنے آپ کو اس منزل کیلئے تیار کرے جو بڑی کٹھن اور طویل ہے اور جس سے راہِ فرار ممکن نہیں ہے۔"

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اس مفید کتاب کے مؤلف کو اجرِ عظیم اور جزاءِ جمیل عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس کے فیوض سے مستفید فرمائے۔"

صفدر حسین خاں پروفیسر میونسپل ڈگری کالج

فیصل آباد

مصنف متعدد کتب بلند پایہ شاعرِ اسلام جناب راسخ عرفانی صاحب حفظہ اللہ

راسخ عرفانی ڈائمنڈ بلڈنگ چوک نیائیں

گوجرانوالہ ۲۰/ نومبر ۱۹۸۱ء

برادر مکرم مولانا عبدالرحمٰن عاجز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے آپ بفضلِ خدا بخریت ہونگے عرصہ کے بعد عریضہ بھوار ہا ہوں، سابقہ تغافل کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ احسانمند ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ آپ کی تازہ تصنیف "عالم برزخ" موصول ہوئی اس کرم کے لئے شکر گزار ہوں، آپ نے جس کاوش سے یہ کتاب ترتیب دی ہے، یہ آپ ہی کا حصہ ہے اللہ تعالےٰ آپکو اجرِ عظیم سے نوازے اور مزید دینی کام کے لئے توفیق عطا فرمائے۔ تندرستی اور درازیِ عمر کیلئے بھی دعاگو ہوں۔

نیازکیش راسخ عرفانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحمید حبیب اللہ نشاطی ص ب ۶۶۰۰ المدینۃ المنورہ ۱۴۰۲/۲/۲۲

محترم المقام جناب مولانا عبدالرحمٰن عاجز دامت برکاتہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے مزاج گرامی بخیریت ہونگے آپ کے عارفانہ کلام کا تو پہلے ہی معترف تھا، مگر آپکی علمی اور تحقیقی کتابیں (عالم برزخ اور موت کے سائے) دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا، چند قسطیں پاکستان کے ایک ہفت روزہ میں پڑھی تھیں بہت متاثر کن تھیں، خصوصاً عذاب قبر کے اثبات کے متعلق کیونکہ منکرین حدیث اس بات کو بڑے زور سے اچھالتے ہیں کہ قرآن میں عذاب قبر کا کہیں ذکر نہیں بہرحال آپنے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے، اللہ تعالےٰ آپکے علم وفضل عمر اور جذبۂ خیر میں برکت عطا فرمائے۔ عبدالحمید حبیب اللہ

حضرت مولانا محمد خالد ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ، گوجرانوالہ

آپ کی کاوش کو بہت اہم وقت کی ضرورت اور بنظر تحسین دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ آپکو دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے، ہماری نئی نسل جس طرح خدا سے بے خوفی اور برائی دنیے حیائی میں بڑھتی جارہی ہے، اس کے سدباب کے لئے اور اس طوفان بدتمیزی کے آگے اس جیسی کوششوں سے بند باندھنے کی کوشش کرنا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے، اللہ تعالےٰ آپ کی اس کوشش کو قبول فرمائے:

محمد خالد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گورداس پوری خطیب جامع مسجد اہلحدیث "بورے والا"

میرے قابل صد احترام دوست حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی حال فیصل آباد اُن معدودے چند علماء اہلحدیث و مخلصین جماعت سے ہیں، جن سے ملنے سے قلبی سکون و فرحت حاصل ہوتی ہے، حضرت عاجز مدظلہ العالی مشرقی پنجاب کی مسلم ریاست مالیر کوٹلہ کے اصل باشندے ہیں، جو کہ جماعت اہلحدیث کا بہت بڑا مرکزی مقام ہے، اُس کی مرکزیت کا آپ اس سے اندازہ فرمادیں کہ حضرت شیخ الاسلام امام المناظرین فاتح قادیان شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمت اللہ علیہ نے بیعتی وقت شیخ العرب والعجم حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ و دیگر اساتذہ کرام سے اپنی تعلیم مکمل فرمانے کے بعد مالیر کوٹلہ ہی میں قرآن پاک و علم حدیث کی شمع روشن فرمائی جس کی وجہ سے وہاں کی جماعت میں علمی ذوق اور سلفی تعلق میں پختگی نمایاں طور پر پیدا ہوئی، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز سلمہ اللہ تعالےٰ اُن اسلاف جماعت کی بہترین یادگار ہیں۔

تقسیم ملک سے کئی سال بیشتر ترک سکونت فرماکر سعودی عرب جیسے محترم ملک میں سکونت پذیر ہوگئے تھے، جس نے مزید آپ میں روحانی قوت اور مسلک سے والہانہ عقیدت پیدا فرمادی، اسلئے جب کبھی فیصل آباد جانا ہوتا ہے، اور اکثر جاتا ہوں کیونکہ پاکستان میں فیصل آباد شہر جماعت اہلحدیث کا ایک مرکزی مقام ہے، تو حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، جس سے دلی طور پر مسرت ہوتی ہے۔

اور وہ بھی یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ کے تحت مل کر خوش ہوتے ہیں، اور انتہائی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں، اور اُن کا بندہ کے متعلق حسن ظن اللہ کریم پورا فرمائے وہ مجھے علماء اہلحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بزرگوں کی یادگار سلف سمجھتے ہیں۔

پچھلے دنوں بندہ کا فیصل آباد جانا ہوا، نماز عصر کے وقت مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں ادا کی اور نماز کے بعد احباب کے حکم کی تعمیل میں بندہ نے چند منٹ درس قرآن پاک دیا۔ حضرت عاجز صاحب بھی موجود تھے اُن سے ملاقات ہوئی اور اپنے کتب خانہ میں لے گئے جو کہ اُسی مسجد مذکور کی دکانوں میں ہے، چائے وغیرہ سے بار اور تواضع فرمائی اور الوداعی دعائیہ کلمات کے علاوہ اپنی دو کتب بنام "موت کے سائے" "عالم برزخ" تحفتہً دیکر نوازا، میں اُن کی اِس ذرہ نوازی اور عزت افزائی کا نہایت مشکور ہوں۔

دونوں کتابیں نہایت دیدہ زیب کتابت و تجلید و ٹائیٹل سے مزین ہیں۔ میں ان کا اکثر رات کو مطالعہ کرتا ہوں، اُن کتابوں میں حضرت ممدوح نے باارشادِ نبوی علیہ السلام کفیٰ بالموت واعظاً: کی تشریح نہایت عمدگی سے فرمائی ہے، بلکہ اعمال کی جزا و سزا کا پڑھکر محشر کا تصور سامنے آجاتا ہے۔ حدیث پاک کے مطابق تسخیر قلب کا بہترین وظیفہ کثرت ذکر ھاذم اللذات ہے، اُن کے مطالعہ سے سخت ترین طبیعت میں بھی انقلاب آجاتا ہے، حکم رسول احب للناس ما تحب لنفسك کے تحت میری خواہش ہے کہ ہر مسلمان کو ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے بوردِ روحانیت میں اضافہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور حضرت مولانا عاجز صاحب کی محنت کی داد دینی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے، حضرت نے نہایت جانفشانی اور بڑی بڑی نایاب کتابوں کا مطالعہ فرما کر ان کتابوں کو مرتب کیا ہے"

اِس سے حضرت ممدوح کے وسعتِ مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے، اللہ تعالےٰ میرے اس اِس مخلص اور بہترین ساتھی کی محنت قبول فرمائے، اور مزید اپنے دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق رحمت فرمائے، آمین ثم آمین۔

اور حضرت کے اِس صدقۂ جاریہ سے قیامت تک بنی نوع انسان مستفید ہوتے رہیں۔ آمین

محمد عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف "عالم برزخ" کی

دوسری تصانیف

نظم میں :-

جامِ طہور { حمد، نعت، اخلاقیات اور فکرِ آخرت پر مشتمل نظموں کا مجموعہ،

میں :-

موت کے سائے { موت کے موضوع پر مختلف پہلو سے بحث اور موت کے عبرت انگیز سچے واقعات

صبحِ صادق — "جامِ طہور" کے بعد حمد، نعت، اخلاقیات اور فکرِ آخرت پر مشتمل جدید نظموں کا مجموعہ شمع فروزاں

زیرِ تصنیف :- (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت

(۲) جہاد اور مجاہدینِ اسلام (۳) دلہن موت کی آغوش میں

(۴) مال خیر بھی ہے اور شر بھی (۵) تمباکو نوشی

(۶) امر بالمعروف و النہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا)

(۷) خطرہ کی گھنٹی (۸) ایمان اور عملِ صالح

قارئینِ کرام! مندرجہ بالا زیرِ تصنیف کتب کا کافی کام ہو چکا ہے۔ میں ذیابیطس (شوگر) کا مریض ہوں صحت درست نہیں رہتی، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ زندگی میں اس کام کی تکمیل فرما دے اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین ——— عبدالرحمٰن عاجز (۱۶ اپریل ۱۹۸۱ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید معنی و مترجم ، تفاسیر و احادیث ، کتبِ درسِ نظامی

اور

کتبِ تواریخ ، کتبِ اخلاقیات ، طبّی کتب

مکہ مکرمہ، مصر، بغداد، ترکی، بیروت، طہران وغیرہ کی

عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور

جدید و قدیم، نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی

خرید و فروخت کا ——— عظیم ادارہ

رحمانیہ دارالکتب ، امین پور بازار فیصل آباد فون نمبر ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات عالم برزخ

عربی کتب

تفسیر بحر المحیط	لابی حیان الاندلسی رح
" القرطبی	لمحمد بن احمد الانصاری القرطبی رح
" الکبیر	للامام الفخر الرازی رح
" ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر رح
" جامع البیان	ملا معین الدین رح
" ابن عباس	حضرت عبداللہ بن عباس رض
" مدارک	عبداللہ بن احمد بن محمود رح
" الخازن	علاء الدین علی الخازن رح
" الدر المنثور	امام جلال الدین السیوطی رح
" روح المعانی	السید محمود الالوسی رح
" طبری	ابوجعفر محمد بن جریر رح
" فتح القدیر	امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی رح
بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ، ترمذی	
الترغیب والترہیب	امام منذری رح
مجمع الزوائد	الحافظ نور الدین علی الہیثمی رح
کنز العمال	علامہ علاء الدین رح
مشکوٰۃ	محمد بن عبداللہ الخطیب رح
المستدرک	ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم
حلیۃ الاولیاء	للامام ابی نعیم الاصبہانی رح
تاریخ طبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری رح
کتاب الروح	امام ابن قیم رح
مدارج السالکین	"
الاصابہ	احمد بن علی العسقلانی رح
اسد الغابہ	امام ابن اثیر رح
صفۃ الصفوۃ	امام ابن جوزی رح
صید الخاطر	"
البدایہ والنہایہ	امام اسماعیل بن کثیر
احیاء علوم الدین	امام غزالی رح
کتاب الزہد	امام احمد بن حنبل رح
کتاب الزہد	عبداللہ بن مبارک رح
الطبقات الکبریٰ ابن سعد رح	

اردو کتب

تفسیر مواہب الرحمٰن	علامہ سید امیر علی رح
" تدبر القرآن	مولانا امین احسن اصلاحی
" جواہر القرآن	مولانا حسین علی رح
" معارف القرآن	مفتی محمد شفیع رح
" تفہیم القرآن	مولانا مودودی رح
" بیان القرآن	حضرت اشرف علی تھانوی رح
" احسن التفاسیر	مولانا سید احمد حسن رح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر عثمانی ۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
" ستاری ۔ مولانا عبدالستار دہلویؒ
" ابن کثیر ۔ اسماعیل بن کثیرؒ
" حقانی ۔ شیخ ابو محمد عبدالحق الدھلویؒ
" ماجدی ۔ علامہ عبدالماجد دریابادی
رسالہ قشیریہ ۔ امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیریؒ

عوارف المعارف حضرت شہاب الدین سہروردیؒ
منبہات ۔ لابن حجرؒ
شرح الصدور ۔ جلال الدین السیوطیؒ
تاریخ الخلفاء "
سیرت النبیؐ شبلی نعمانی

۹۹... ے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 05269

قلمی مخطوطات

ہاتھ سے لکھا ہوا قدیم سے قدیم تر قرآن مجید اور ہاتھ سے لکھی ہوئی یا قدیم مطبوعہ کسی بھی فن پر ملکی یا غیر ملکی کوئی بھی کتاب آپ بیچنا یا خریدنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں ۔

مینجر:۔ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون نمبر ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر فہرست عربی کتب

تفسیر کبیر للرازی	تفسیر فی ظلال القرآن	عون المعبود	الفوائد
تفسیر ابن جریر (طبری)	تفسیر الجمل علی الجلالین	تحفۃ الاحوذی	کتاب الزہد لابن حنبل
تفسیر روح المعانی	تفسیر جلالین مع کمالین	نیل الاوطار	النہایہ لابن الاثیر
تفسیر روح البیان	تفسیر ابن عباس	الترغیب والترہیب	حلیۃ الاولیاء
تفسیر ابن کثیر	تفسیر جواہر العلوم	شرح السنۃ	اُسد الغابہ
تفسیر فتح القدیر	تفسیر منہج الصادقین	معارف السنن	الاصابہ
تفسیر درِّ منثور	تفسیر بحر المحیط	کنز العمال	الطبقات الکبریٰ
تفسیر سراج المنیر	تفسیر خفاجی علی	المستدرک للحاکم	حیاۃ الحیوان
تفسیر المراغی	البیضاوی	سنن الدارمی	تاریخ طبری
تفسیر مجمع البیان	حاشیہ شیخ زادہ	سنن الکبریٰ	البدایہ والنہایہ
تفسیر الخازن مع النسفی	الاتقان فی علوم القرآن	تلخیص الحبیر	القاموس المحیط
تفسیر بیضاوی	اعجاز القرآن	المغنی لابن قدامہ	سبل السلام
تفسیر الصاوی	احکام القرآن للجصاص	التعلیق المغنی	منہاج السنۃ
تفسیر قرطبی	المعجم المفہرس لالفاظ	علی سنن الدار قطنی	الخصائص الکبریٰ
تفسیر المنار	القرآن	ریاض الصالحین	الحاوی للفتاویٰ
تفسیر ضوء البیان	فتح الباری	المحلّٰی لابن حزم	المنجد
تفسیر الکشاف	عمدۃ القاری	مدارج السالکین	السیرۃ النبویہ
تفسیر المنار	فیض الباری	اعلام الموقعین	کتاب التوحید

منیجر رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر: ۳۲۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر فہرست اردو کتب

تفسیر حقانی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر تدبر القرآن
تفسیر تفہیم القرآن
تفسیر موضح القرآن
احسن التفاسیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر ثنائی
تفسیر ستاری
تفسیر نعیمی
تفسیر مواہب الرحمٰن
درس قرآن
تفسیر ابن عباس
لغات القرآن
مصباح اللغات
فیروز اللغات
المعجم اردو عربی
بخاری مترجم
مسلم مترجم
ابو داؤد مترجم
ابن ماجہ مترجم
نسائی مترجم
ترمذی مترجم

ریاض الصالحین
بلوغ المرام مترجم
مؤطا امام مالک مترجم
مظاہر حق
مشکوٰۃ مترجم
مذاق العارفین
غنیۃ الطالبین
نسخۂ کیمیاء
الفتح الربانی
اسلامی خطبات
کیمیائے سعادت
رحمۃ العالمین
سیرۃ النبی شبلی نعمانی
بستان المحدثین
واضح البیان
فی تفسیر ام القرآن
علم الفقہ
آفتاب ہدایت
حقیقت مذہب شیعہ
الفاروق
تبلیغی نصاب
بہشتی زیور
فرہنگ آصفیہ
تذکرۃ الحفاظ اردو
الارشاد الی سبیل الرشاد

تاریخ الخلفاء
خلفائے راشدین
مخزن اخلاق
فتاویٰ رشیدیہ
فتاویٰ نذیریہ
فتاویٰ اہلحدیث
مجموعۂ توحید
جملہ طبعی کتب تصنیفات
(مولانا حکیم محمد عبداللہ رح)
مکتوبات امام ربانی
تاریخ التقلید
کشف المحجوب
عوارف المعارف
سیرت عمر بن عبدالعزیز
کتاب الروح
سیرت عائشہ صدیقہ
سیرت صحابیات
اسلام کی کتاب
مکمل ۵ حصے
موت کا منظر
حصن حصین

مولانا محمد صادق کی
جملہ تصنیفات
جام طہور (مجموعۂ نظم)
صبح صادق
عالم برزخ
موت کے سلسلے
تصنیفات علامہ
اقبال وغیرہ
ترجمان السنۃ
تذکرہ علمائے پنجاب
قصص القرآن
تحریک آزادی فکر
حیاۃ الصحابہ
فوائد الفوائد
اسلامی خطبات
تزکیۂ نفس
ظفر المبین
تیسیر الباری (اردو ترجمہ
بخاری)

منیجر رحمانیہ دار الکتب
امین پور بازار۔ فیصل آباد
فون نمبر ۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائستہ اشعار

غذائے روحانیات، درسِ اخلاقیات

شستہ افکار

برائیوں سے اجتناب۔ نیکیوں کی تلقین۔ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اور احادیث مطہرہ کا ترجمہ و مفہوم وجد آفریں اشعار کی صورت میں، حمد، نعت، توحید، نماز، روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ اسلام۔ قرآن، احادیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے فضائل پر مستقل نظمیں، مرد، عورت، بچے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور واعظین کیلئے خصوصی تحفہ

جامِ طہور

مصنفہ
عبدالرحمٰن عاجز
مالیر کوٹلوی

صبحِ صادق

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے
لبریز سوز و گداز سے بھرپور ہے

جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو
گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔

جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی
کامیاب کوشش ہے

جامِ طہور افکارِ حمیدہ کا مرقع ہے

صبحِ صادق۔ خوابیدہ دلوں کے لیے
پیغامِ بیداری ہے۔

صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ
نور و ہدایت ہے۔

صبحِ صادق الحاد و دہریت کے
اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

صبحِ صادق جذباتِ پاکیزہ کی آئینہ دار ہے

شمعِ فروزاں

نظمیات کا تیسرا مجموعہ بھی چھپ گئی

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار، فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ